امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ

ایک بیش قیمت کتاب، سلیس اور رواں اردو ترجمے، شرح اور تخریج کے ساتھ

اپنی نوعیت کی منفرد اور اولین کاوش

# مسند امام شافعی رحمہ اللہ (اردو)

ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ المتوفی ۲۰۴ھ

فقہی ترتیب: امیر سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ

ترجمہ، تخریج و شرح: حافظ محمد فہد — نظر ثانی: پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

2

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

**﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے



www.KitaboSunnat.com

سلسلة خدمة الحديث النبوي 10

امامِ شافعیؒ کی روایت کردہ احادیثِ مبارکہ

ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور رواں اُردو ترجمے، شرح اور تخریج کے ساتھ

اپنی نوعیت کی منفرد اور اولین کاوش

# مُسندِ امام شافعی رحمہ اللہ (اُردو)

ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۰۴ھ

فقہی ترتیب: امیر سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ

ترجمہ، تخریج وشرح
حافظ محمد فہد

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

2

اسلامی اکادمی ۱۷ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
042-37357587

نام کتاب: **مُسند امام شافعی** رحمہ اللہ (اُردو)

ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ
المتوفی ۲۰۴ھ

فقہی ترتیب: امیر سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ

ترجمہ تخریج وشرح
حافظ محمد فہد

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

---

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور 042-37357587

**Dar-us-Salam**
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

# فہرست

## نذر کے مسائل



## نفلی صدقے، ہبہ اور مشرک والد اور بھائی سے صلہ رحمی کے مسائل



## وقف کرنے، عمریٰ اور رقبیٰ کے مسائل

## آزادی، ولاء، مدبر، مکاتب اور حسن ملکہ کے مسائل



## نکاح کے مسائل

## عورتوں سے معاشرت ایلاء اور خلع کے مسائل



## طلاق کے مسائل

## رجوع کے مسائل



## عدتوں، رہائش اور خرچے کے مسائل

## لعان کے مسائل



## میراث اور وصیت کے مسائل



## خرید و فروخت کے مسائل

## کوئی چیز گروی رکھنے ...... کے مسائل



## شفعہ، صلح اور بنجر زمین کو آباد کرنے کے مسائل

## کھانے، شکار اور قربانی کے مسائل



## پینے پلانے، نبیذ اور برتنوں کے مسائل



## حدود کے مسائل

## قتل، قصاص، دیتوں اور قسامت کے مسائل

## غلام آزاد کرنے کے مسائل



## قضا، حکومت، مقدمات اور گواہیوں کے مسائل

## جہاد اور مال غنیمت تقسیم کرنے کے مسائل

## قید، فدیہ، جزیہ لگانے اور لینے کے مسائل



## قریش کے فضائل اور ان کے علاوہ دوسروں کے فضائل....

10

# كِتَابُ النُّذُورِ

# نذر کے مسائل

## بَابُ وَفَاءِ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

### [1]......جس نے جاہلیت میں نذر مانی اس کے پورا کرنے کا بیان

[١٠٤١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْإِسْلَامِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں (مسجد حرام میں) اعتکاف کی نذر مانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام میں اعتکاف کا حکم دیا۔

**فوائد** :...... ❶ معلوم ہوا نذر کا رواج زمانہ جاہلیت میں بھی تھا۔

❷ اسلام نے بھی نذر کو مشروع رکھا ہے ارشادِ ربانی تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ﴾ (البقرة: ٢٧٠)

”تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا جو بھی نذر مانو اللہ تعالیٰ اسے بخوبی جانتے ہیں۔“

---

❶ اخرجه البخاري، الاعتكاف، باب من لم ير عليه اذا اعتكف، صومًا (٢٠٤٢)، (٢٠٤٣)۔ ومسلم، الأيمان، باب نذر الكافر، وما يفعل فيه اذا اسلم (١٦٥٦).

❸ اسلام نے نذر کے کچھ اصول وضوابط رکھے ہیں جو آئندہ احادیث میں موجود ہیں۔

❹ حالت کفر میں شرعی طور پر جائز مانی ہوئی نذر کو اسلام لانے کے بعد پورا کرنا ضروری ہے۔

❺ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔

(بخاری، رقم: ۲۰۳۲۔ مسلم، رقم: ۱۶۵۶)

معلوم ہوا ایک دن یا رات کا اعتکاف بھی درست ہے۔

## بَابُ مَنْ نَذَرَ الْحَجَّ مَاشِيًا

## [2]......جس نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی

[۱۰۴۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أُذَيْنَةَ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِي عَلَيْهَا مَشْيٌ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالَى، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَجَزَتْ، فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ ثُمَّ لِتَمْشِ ثُمَّ حَيْثُ عَجَزَتْ. قَالَ مَالِكٌ: وَعَلَيْهَا هَدْيٌ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. ❶

عروہ بن اذینہ نے بیان کیا کہ میں اپنی دادی کے ساتھ (حج کے لیے) نکلا انہوں نے بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تھی۔ حتی کہ راستے میں وہ (پیدل چلنے سے) عاجز آ گئیں۔ تو میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں سوار ہونے کا کہو، پھر وہ چلے پھر جہاں عاجز آ جائے، (تو سوار ہو جائے۔) امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اور اس پر قربانی واجب ہے۔''

**فوائد**: ...... ❶ اگر کوئی شرعاً جائز کام کی ادائیگی کی نذر مانے اور اسے بجا لانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کی ادائیگی واجب نہیں ہے جیسا کہ عہد نبوی میں ایک بزرگ نے بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی اور وہ عاجز ہونے کی وجہ سے اپنے بیٹوں کے کندھوں کا سہارا لے کر چل رہے تھے کہ نبی علیہ السلام نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

(بخاری، رقم: ۱۸۶۵)

❷ امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ اگر کوئی بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانے اور پھر عاجز آ جائے تو وہ سوار ہو کر جائے اور اس پر ہدی بھی ضروری ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب درحقیقت درج ذیل فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی جبکہ وہ اس

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ۱۰/ ۸۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۴۳)۔ ومالك في الموطأ، النذور، باب ماجاء في من نذر شيئًا الى بيت الله.

کی طاقت نہیں رکھتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((ان اللہ عزوجل لغنی عن مشی اختك فلتركب ولتهد بدنة))

"بے شک اللہ عزوجل تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے اسے چاہیے کہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹنی کی قربانی دے۔" (سنن ابو داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب من رایٰ علیه کفارةً اذا کان فی معصیة، رقم: ٣٣٠٣، ٣٢٩٦۔ المنتقی لابن الجارود، رقم: ٩٣٦)

## بَابُ مَنْ نَذَرَ طَاعَةً أَوْ مَعْصِيَةً

## [3]......جس نے فرمانبرداری یا نافرمانی کی نذر مانی

[١٠٤٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَبِي إِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ))؟ قَالُوا: نَذَرَ أَلا يَسْتَظِلَّ وَلا يَقْعُدَ وَلا يُكَلِّمَ أَحَدًا وَيَصُومَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَظِلَّ، وَيَقْعُدَ وَأَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ، وَيُتِمَّ صَوْمَهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِكَفَّارَةٍ. ❁

طاؤس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابواسرائیل کے پاس سے گزرے اور وہ سورج کی دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "اسے کیا ہے؟" لوگوں نے کہا، اس نے نذر مانی ہے کہ نہ سائے میں جائے گا، نہ بیٹھے گا، اور نہ ہی کسی سے بات چیت کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ تو نبی ﷺ نے اسے سایہ اختیار کرنے، بیٹھنے اور لوگوں سے بات چیت کرنے اور روزہ مکمل کرنے کا حکم دیا، اور اسے کفارہ کا حکم نہیں دیا۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا غیر مشروع کام نذر کے ذریعہ اپنے اوپر واجب قرار دے لینے سے واجب نہیں ہوتا۔ نبی علیہ السلام نے ابواسرائیل کو عبادت پورا کرنے اور غیر مشروع اعمال کو ترک کرنے کا حکم دیا۔

❷ عہد حاضر میں صوفیا اور نام نہاد مسلمانوں کا اپنے اوپر ایسے امور کو لازم قرار دے لینا جن کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں مثلاً عام لوگوں سے میل ملاپ نہ کرنا، کئی کئی سال غسل نہ کرنا، بالوں کو نہ کٹوانا، میلے کپڑے زیب تن کرنا وغیرہ۔ یہ سب شیطانی اوہام ہیں جو جہالت وضلالت کے عکاس ہیں ان کا شریعت سے کوئی واسطہ نہیں۔

[١٠٤٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❁ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخاري، الأيمان والنذور، باب النذر فيما لا يملك وفي معصية (٦٧٠٤).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ. ❶

''جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

**فوائد**:...... ❶ اللہ کے لیے نذر ماننا عبادت ہے اور اسے پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

❷ جو نذر معصیت و نافرمانی پر مبنی ہو اس کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً: قبروں پر نذر ماننا، کسی کو گالی گلوچ دینے یا ناحق قتل کرنے کی نذر ماننا یا غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنے کی نذر ماننا وغیرہ۔

❸ نیکی کے کاموں مثلاً نماز، روزہ، حج و عمرہ وغیرہ کی ادائیگی کی نذر ماننا اور پھر اسے پورا کرنا باعث ثواب ہے۔ اگر کوئی شرعاً جائز کام کی نذر مانے اور پھر اسے پورا نہ کر سکے تو اس کے ذمہ کفارہ ہے، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كفارة النذر كفارة اليمين))

''نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''

(صحيح مسلم، كتاب النذر، باب في كفارة النذر، رقم: ١٦٤٥)

قسم کے کفارہ سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدة: ٨٩)

''اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں فرماتا لیکن ان پر مؤاخذہ فرماتا ہے جو تم ارادۃً اٹھاؤ اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور جس کو مقدور نہ ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنے احکامات بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔'' (سنن ابو داؤد، رقم: ٣٣١٦)

❶ اخرجه البخاري، الأيمان والنذور، باب النذر في الطاعة، وما انفقتم من نفقة أو نذر تم من نذر" (٦٦٩٦)، (٦٧٠٠).

## بَابٌ: لا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلا فِيمَا لا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

## [4]......اللہ کی نافرمانی اور جس چیز کا انسان مالک نہیں اس سے متعلق نذر پوری کرنا ضروری نہیں

[١٠٤٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلا فِيمَا لا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). وَكَأَنَّ الثَّقَفِيَّ سَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ ذَكَرَهُ. ❶

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی نافرمانی میں (ایفائے) نذر نہیں، اور نہ ہی وہ (نذر پوری کرنی ضروری ہے) جس کا ابن آدم مالک نہیں۔''

[١٠٤٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلا فِيمَا لا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْكَفَّارَاتِ وَالنُّذُورِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ اللہ کی نافرمانی میں نذر کو پورا کرنا جائز ہے اور نہ ہی وہ نذر کہ جس کا ابن آدم مالک نہیں ہے۔''

**فوائد:** ...... ❶ اللہ کی نافرمانی کی نذر ماننا جائز نہیں اور اگر کوئی نذر مان لے تو اس کے لیے اسے پورا کرنا ضروری نہیں۔

❷ ایسی چیز سے متعلق نذر ماننا بھی جائز نہیں جس کا آدمی مالک نہیں۔ (مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۰۷)

## بَابٌ مِنْهُ

## [5]......اسی مسئلہ کا بیان

[١٠٤٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سُبِيَتِ امْرَأَةٌ مِنَ

عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا انصار سے ایک

---

❶ اخرجه مسلم، النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد (١٦٤١).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٤٥)

الأَنْـصَارِ وَكَانَتِ النَّاقَةُ قَدْ أُصِيبَتْ قَبْلَهَا . قَالَ الشَّـافِعِيُّ: كَأَنَّهُ يَعْنِي نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَنَّ آخِرَ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ عِـمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: فَكَانَتْ تَكُونُ فِيهِمْ فَكَانُوا يَـجِيئُونَ بِالنَّعَمِ إِلَيْهِمْ ، فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْـوَثَاقِ فَأَتَتِ الإِبِلَ ، فَجَعَلَتْ كُلَّمَا أَتَتْ بَعِيرًا مِنْهَا فَمَسَّتْهُ رَغَا ، فَتَتْرُكُهُ حَتَّى أَتَتْ تِلْكَ النَّاقَةَ فَـمَسَّتْهَـا فَلَمْ تَرْغُ ، وَهِيَ نَاقَةٌ هَدِرَةٌ ، فَقَعَدَتْ فِـي عَـجُـزِهَـا ، ثُمَّ صَاحَتْ بِهَا ، فَانْطَلَقَتْ ، فَطُلِبَتْ مِنْ لَيْلَتِهَا ، فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهَا ، فَجَعَلَتْ لِلّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا ، فَلَمَّا قَـدِمَـتِ الْـمَـدِيـنَـةَ عَرَفُوا النَّاقَةَ ، وَقَالُوا: نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَـدْ جَـعَـلَـتْ عَـلَيْهَـا إِنْ أَنْـجَـاهَا اللّٰـهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا ، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ لا تَنْحَرِيهَا حَتَّى نُؤْذِنَ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ فَـأَخْبَـرُوهُ: أَنَّ فُـلانَةَ قَدْ جَاءَتْ عَلَى نَاقَتِكَ ، وَإِنَّهَـا قَـدْ جَـعَـلَـتْ لِلّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللّٰهُ عَـلَيْهَـا لَتَـنْـحَـرَنَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ! بِئْسَمَا جَزَتْهَا أَنْ أَنْـجَـاهَا اللّٰهُ لَتَنْحَرَنَّهَا لا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ الـلّٰـهِ ، وَلا وَفَـاءَ لِـنَـذْرٍ فِيمَا لا يَمْلِكُ الْعَبْدُ أَوْ قَالَ: ابْنُ آدَمَ . "[1]

عورت قید ہوگئی، جبکہ اونٹنی (عضباء) اس سے پہلے قید ہوچکی تھی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا دیا وہ نبی ﷺ کی اونٹنی ہے کیونکہ حدیث کا آخری حصہ اسی پر دلالت کرتا ہے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت ان (کافروں) میں (قید) تھی۔ اور وہ اپنے اونٹ اس کے پاس لاتے، ایک رات وہ عورت قید سے بھاگ نکلی اور اونٹوں کے پاس آئی، وہ جس اونٹ کے پاس جاتی اسے ہاتھ لگاتی تو وہ آواز نکالتا، وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ وہ اس اونٹنی کے پاس آئی۔ اور اس کو ہاتھ لگایا تو اس نے آواز نہ نکالی۔ اور یہ بڑی زور آور اونٹنی تھی۔ عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی پھر اس عورت نے اسے ڈانٹا تو وہ چل پڑی۔ اس رات اس کی تلاش کی گئی لیکن اس پر وہ (کافر) قدرت حاصل نہ کرسکے، اس عورت نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے اس پر بچالیا تو وہ اس کو قربان کر دے گی۔ جب وہ عورت مدینہ آئی تو لوگوں نے اونٹنی کو پہچان لیا، اور انہوں نے کہا یہ تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہے۔ تو اس عورت نے کہا، کہ اس نے تو اس کی نذر مان لی ہے کہ اگر اللہ نے مجھے اس پر نجات دی تو اس کو نحر کروں گی۔ یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اللہ کی قسم! تو اس کو نحر نہ کرتی کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیں وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو ساری بات بتائی، کہ فلاں عورت آپ کی اونٹنی پر آئی ہے اور اس نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے اسے اس پر بچایا تو وہ اس کو نحر کرے گی، اس پر آپ ﷺ نے (تعجب سے) فرمایا:

[1] انظر الحديث السابق برقم (١٠٤٥)

"سبحان اللہ! اس عورت نے برا بدلہ دیا کہ اللہ نے اسے نجات دی تو وہ اسے نحر کر دے گی، جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کا انسان یا ابن آدم مالک نہیں ہے، اس میں نذر نہیں ہے۔"

[١٠٤٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا فَأَصَابُوا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَنَاقَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ وَالنَّاقَةُ عِنْدَهُمْ ثُمَّ انْفَلَتَتِ الْمَرْأَةُ فَرَكِبَتِ النَّاقَةَ فَأَتَتِ الْمَدِينَةَ فَعُرِفَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي نَذَرْتُ لَأَنْ أَنْجَانِيَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لَأَنْحَرَنَّهَا فَمَنَعُوهَا أَنْ تَنْحَرَهَا حَتَّى يَذْكُرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((بِئْسَمَا جَزَيْتِهَا أَنْ نَجَّاكِ اللّٰهُ عَلَيْهَا أَنْ تَنْحَرِيهَا لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). وَقَالَا مَعًا أَوْ أَحَدُهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْأُسَارَى وَالْغُلُولِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ السِّيَرِ عَلَى الْوَاقِدِيِّ.[1]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قوم نے یلغار کی تو وہ انصار کی ایک عورت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو لے گئے۔ عورت اور اونٹنی ان کے پاس تھے پھر عورت بھاگ نکلی اور اونٹنی پر سوار ہوئی۔ مدینہ آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پہچان لی گئی۔ اس عورت نے کہا میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے مجھے اس کی پیٹھ پر بچا لیا تو میں اس کو نحر کروں گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے ذبح کرنے سے روک دیا یہاں تک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کریں، (جب انہوں نے نبی علیہ السلام سے بات کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برا بدلہ دیا تو اس نے اس کو، یہ کہ اللہ نے تجھے اس کی پیٹھ پر نجات دی اور تو اس کو نحر کرے گی۔ اللہ کی نافرمانی اور جس کا ابن آدم مالک نہ ہو اس میں نذر نہیں ہے۔" امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا سفیان اور عبدالوہاب رحمہما اللہ دونوں نے اکٹھا کہا یا ان میں سے ایک نے حدیث میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو پکڑ لیا۔

**فوائد:**...... 1 امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ عورت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔

(سنن ابوداود، رقم: ٣٣١٦)

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام "عضباء" تھا اور یہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھی۔

3 اگرچہ جانور کو قربان کرنا جائز ہے لیکن مشکل وقت میں کام آنے والے جانور سے ایسا سلوک کرنا درست نہیں۔

[1] انظر الحديث السابق برقم (١٠٤٥)

4 اللہ کی نافرمانی کی نذر باطل و مردود ہے۔

5 امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی نافرمانی کی مانی ہوئی نذر کو پورا نہ کرنے پر کفارہ نہیں ہے۔
(شرح النووی علی مسلم: ۱۱/ ۱۰۰)

6 انسان جس چیز کا مالک نہیں اس سے متعلق نذر ماننا درست نہیں اس واقعہ میں چونکہ عورت اونٹنی کی مالک نہ تھی اس لیے اُس کی نذر کو لغو قرار دیا گیا۔

7 اگر کسی مسلمان کا مال کفار لوٹ کر لے جائیں اور پھر وہ مال دوبارہ کسی طرح مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے تو وہ مال اسی مسلمان کا شمار ہوگا جو اس کا پہلے مالک تھا، ایسے مال کو مالِ غنیمت کا درجہ حاصل نہ ہوگا۔

8 عورت مجبوری کی صورت میں اکیلی بغیر محرم سفر کرسکتی ہے۔

11

# كِتَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ وَالْهِبَةِ وَصِلَةِ الْوَالِدِ وَالْأَخِ الْمُشْرِكِ

# نفلی صدقے، ہبہ اور مشرک والد اور بھائی سے صلہ رحمی کے مسائل

## بَابُ الصَّدَقَةِ

## [1]......صدقہ کا بیان

[١٠٤٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُونَ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ)). ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے وارث (میرے ترکہ میں سے) ایک دینار بھی تقسیم نہ کریں، میری بیویوں کے خرچہ اور میری جائداد کا اہتمام کرنے والے کے خرچہ کے بعد جو بچ جائے وہ صدقہ ہے۔"

[١٠٥٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. ❷

ایک اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسی سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

---

❶ اخرجه البخاري، الوصايا، باب نفقة القيم للوقف، رقم: ٢٧٧٦- ومسلم، الجهاد، باب قول النبي ﷺ لا نورث ما تركنا فهو صدقة (١٧٦٠).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٤٩)

**فوائد:** ...... ❶ رسول اللہ ﷺ مال فے اور غنائم کے خمس سے جو آپ کے لیے مخصوص تھا۔ اپنی اور ازواجِ مطہرات کی ضروریات پوری فرماتے آپ علیہ السلام نے مذکورہ بات بھی اسی مال سے متعلق ارشاد فرمائی کہ اسے بطورِ وراثت تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

❷ رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و رسل علیہم السلام نے علم وحی کے علاوہ اور کوئی وراثت نہیں چھوڑی اور نہ ہی کسی کو اپنا وارث بنایا اللہ کے فرمان: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ﴾ (النمل: ١٦) اور ﴿فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا o يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ﴾ (المريم: ٥۔ ٦) میں علم و کتاب اور وحی کی وراثت کا ہی ذکر ہے نہ کہ مال و دولت کی وراثت کا۔

❸ "مؤنة عاملي" سے مراد وہ افراد ہیں جو زمین پر محنت و مزدوری کرتے ہیں۔

❹ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد خلفاءِ راشدین آپ کی ہدایات کے مطابق آپ کی تحویل میں رہنے والے اموال سے اہل حق کے حقوق ادا کرتے رہے گو ابتداء میں بعض نبی علیہ السلام کے قرابت داروں نے اس کا مطالبہ کیا لیکن ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے انہیں صاحب علم و فضل صحابہ رضی اللہ عنہم کے روبرو صریح دلائل سے مطمئن فرما دیا۔ کیونکہ نبی علیہ السلام کا بڑا واضح فرمان ہے: "لا نورث ما تركنا فهو صدقة" ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔
(صحیح بخاری، رقم: ۴۰۳۴۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۷۵۸)

❺ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں بھی ضروریات سے زائد کچھ بھی جمع نہ فرمایا بلکہ سال بھر کے کم از کم خرچ سے بھی آپ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے اور آپ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی بھی یہی حالت تھی اور یہی وصیت نبی علیہ السلام نے اپنی تحویل میں رہنے والے مال سے متعلق بھی فرمائی کہ ضروری اخراجات کے بعد باقی سب صدقہ ہوگا۔

[١٠٥١]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ قَالَ: وَسَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَدَنِي......

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِعَبْدٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَهُوَ لَكَ بِمِيرَاثِكَ)). [1]

بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ میں نے اپنی ماں پر ایک غلام کا صدقہ کیا اور اب وہ فوت ہو چکی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیرا صدقہ واجب ہو چکا اور وہ تیرے لیے تیری میراث ہے۔"

**فوائد:** ...... ❶ والدین کی خدمت و خاطر بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

---

[1] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، الصيام، باب قضاء الصوم عن الميت (١١٤٩).

2 ماں، باپ کو صدقہ (عطیہ) دیا جا سکتا ہے۔

3 ماں، باپ کو صدقہ کی ہوئی چیز ترکہ کی صورت میں واپس آ جائے تو اس کا مالک بننا جائز ہے۔

4 صدقہ اگر ترکہ کی صورت میں واپس مل جائے تو یہ صدقہ واپس لینے کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی صدقہ کا ثواب منقطع ہوگا۔ (واللہ اعلم)

[١٠٥٢]...... أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ، وَأَحْسَبُهُ قَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقَتْ بِمَالِهَا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ فَأَدْخَلَ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ. ❶

عبداللہ بن حسن بن حسین نبی علیہ السلام کے کئی ایک گھر والوں سے روایت ہے محمد بن علی کہتے ہیں میرے خیال سے انہوں نے زید بن علی کا کہا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ نے اپنے مال کو بنو ہاشم اور بنو مطلب پر صدقہ کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے ان پر صدقہ (تقسیم) کر دیا اور ان کے ساتھ اوروں کو بھی دیا۔

[١٠٥٣]...... أَخْبَرَنِيهِ مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهِ خُبْزًا وَأُدْمَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أَرَ بُرْمَةَ لَحْمٍ))؟ فَقَالَتْ: ذٰلِكَ شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ. فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الرَّضَاعِ آخِرُهَا آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو روٹی اور گھر کا سالن آپ کے سامنے رکھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نے (چولہے پر) ہانڈی گوشت کی نہیں دیکھی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ چیز بریرہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔''

**فوائد**:...... 1 رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر صدقہ و زکوۃ کا مال حرام ہے تاہم آپ کی ازواج

---

❶ اسناده ضعيف لجهالة من حديث عبدالله بن حسين، وان كان هو زيد بن علي فهو منقطع لعدم ادراكه فاطمة، اخرجه البيهقي: ٦/ ١٧٣.

❷ اخرجه البخاري، الأطعمة، باب الأدم (٥٤٣٠)۔ ومسلم، الزكاة، باب اباحة الهدية للنبي ﷺ ولبني هاشم وبني المطلب...... الخ (١٠٧٥).

مطہرات کے غلاموں اور ان کی لونڈی کے لیے صدقہ وزکوۃ کا مال لینا اور اسے استعمال کرنا جائز ہے۔

2 معلوم ہوا ملکیت بدلنے سے چیز کا حکم بدل جاتا ہے لہٰذا غربا ومساکین پر کیے گئے صدقات وخیرات کے اموال کو امراء کا خریدنا یا ان کی دعوت پر امراء کا اس مال سے کھانا جائز ودرست ہے۔

3 گھر میں کھانا پکانا اور دیگر ضروری برتن رکھنا جائز ہے۔

4 بیوی کی ذمہ داری ہے کہ کھانے کے اوقات میں خاوند کو کھانا لا کر دے۔

5 اگر گھر میں کوئی پسندیدہ چیز موجود ہو تو اسے کھانے کے لیے طلب کرنا درست ہے۔

## بَابٌ: فِي الْهِبَةِ

## [2]...... ہبہ کا بیان

[١٠٥٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَحُمَيْدِ الأَعْرَجِ......

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: إِنِّي وَهَبْتُ لابْنِي نَاقَةً حَيَاتَهُ، وَإِنَّهَا تَنَاتَجَتْ إِبِلا. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ. فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَيْهِ بِهَا، فَقَالَ: ذٰلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا. 1

حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ اہل بادیہ میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے کہا، میں نے اپنے بیٹے کو اونٹنی اس کی زندگی تک ہبہ کی تھی، اور اس نے کثرت سے اونٹ جنے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے۔ اس آدمی نے کہا: میں نے اس پر وہ صدقہ کی تھی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر یہ بات ہے تو پھر تو تو کسی صورت نہیں لے سکتا۔

[١٠٥٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ مِثْلَهُ إِلا أَنَّهُ أَصْبَتْ وَاضْطَرَبَتْ. 2

ایک اور سند سے حبیب بن ابی ثابت کے واسطہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں انہوں نے یہ الفاظ زیادہ کہے، کہ اس نے بچے جنے اور وہ بے قرار ہو رہے ہیں۔

[١٠٥٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنُ أَبِي نَجِيحٍ......

---

1 اسنادہ صحیح: اخرجه البیهقی: ٦/ ١٧٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٧٩٤)۔ وعبدالرزاق (١٦٨٧٧)، (١٦٨٧٩)۔ وابن ابی شیبة (٢٢٦١٦).

2 اسنادہ صحیح: اخرجه البیهقی: ٦/ ١٧٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٧٩٥).

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ بَعْضَ بَنِيَّ نَاقَةً حَيَاتَهُ. قَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ: وَإِنَّهَا تَنَاتَجَتْ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ فِي حَدِيثِهِ: وَإِنَّهَا أَضْنَتْ وَاضْطَرَبَتْ، فَقَالَ: هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ، قَالَ: فَإِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ. ❶

حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا، میں نے اپنے ایک بیٹے کو اونٹنی اس کی زندگی تک دی۔ عمرو نے حدیث میں کہا، اور اس نے کثرت سے بچے جنے، اور ابن نجیح نے اپنی حدیث میں کہا، کہ اس کے بہت سے بچے ہو گئے اور وہ بے قرار ہو رہے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے۔ اس آدمی نے کہا میں نے تو اس پر صدقہ کی تھی۔ فرمایا: پھر تو کسی صورت نہیں لے سکتا۔

**فوائد** :...... ❶ عمریٰ کی تفصیل کے لیے دیکھئے: حدیث نمبر: ۱۰۶۴۔

❷ معلوم ہوا صدقہ وخیرات کیے ہوئے مال کو کسی بھی صورت واپس لینا جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

## بَابُ مَنْ نَحَلَ بَعْضَ وَلَدِهِ دُونَ بَعْضٍ

## [3]...... جس نے اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسروں کے بغیر (ہدیہ) دیا

[۱۰۵۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَوْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هَذَا))؟ فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَارْجِعْهُ)). قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: كَانَ عِنْدَ أَصْحَابِنَا كُلِّهِمْ: مَالِكٌ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام بطور ہدیہ دیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، ''کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟'' تو انہوں نے کہا، نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر (اس سے بھی) واپس لے لو۔'' ابو العباس نے بیان کیا کہ ہمارے تمام ساتھیوں کے پاس یہ روایت امام مالک کے واسطہ سے

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٠٥٤، ١٠٥٥)

فَلِذَلِكَ جَعَلْتُهُ بِالشَّكِّ . أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . ❶ ہے اس لیے میں نے اس کو شک سے بیان کر دیا ہے۔

**فوائد**:...... ❶ والدین اپنی اولاد کو عطیات دے سکتے ہیں لیکن اپنی ساری اولاد (بیٹوں، بیٹیوں) سے برابر سلوک کرنا واجب ہے۔

❷ اولاد سے برابر حسن سلوک کا فائدہ یہ ہوگا کہ اولاد بھی والدین کے ادب واحترام کی برابر کوشش کرے گی۔

❸ آج کل والدین اپنی زندگی میں جائیداد اپنے بیٹوں کے نام لگوا دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہے کیونکہ والدین پر زندگی میں بیٹوں، بیٹیوں سے برابر سلوک لازم ہے اور اگر وہ بیٹوں کو بیٹیوں پر فضیلت دیں گے تو ظلم کے مرتکب ٹھہریں گے جس کا عنداللہ انہیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

## بَابُ رُجُوعِ الْوَالِدِ فِيمَا وَهَبَ مِنْ وَلَدِهِ

## [4]...... باپ کا بیٹے سے دیا ہوا تحفہ واپس لینے کا بیان

[١٠٥٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ......

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا وَهَبَ إِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ)) . أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . ❷

طاؤس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی تحفہ دینے والے کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کو دیا ہوا تحفہ واپس لے لے، سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے (تو وہ اسے واپس لے سکتا ہے۔)

**فوائد**:...... ❶ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینا ممنوع اور حرام ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا: ((العائد فی هبته كالكلب الذی یعود فی قیئه)) کہ ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

(صحیح بخاری، رقم: ٢٥٨٩)

❷ والد اپنی اولاد کو ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے۔

---

❶ اخرجه البخاری، الهبة وفضلها، باب الهبة للولد (٢٥٨٦)۔ ومسلم، الهبات، باب كراهة تفضيل بعض الأولاد فی الهبة (١٦٢٣).

❷ ثبت موصولا: اخرجه الترمذی، البيوع، باب ماجاء فی كراهية الرجوع فی الهبة (١٢٩٩)، (٢١٣٢)۔ وقال "حسن صحيح" وابوداود، البيوع، باب الرجوع فی الهبة (٣٥٣٩)۔ وابن ماجة، الهبات، باب من اعطى ولده ثم رجع فيه (٢٣٧٧)۔ وصححه ابن الجارود(٩٩٤)۔ والحاكم: ٢/ ٤٦ .

## بَابُ صِلَةِ الْوَالِدِ وَالأَخِ الْمُشْرِكِ

## [5]......مشرک باپ اور بھائی سے صلہ رحمی کا بیان

[۱۰۵۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). ❶

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میری ماں قریش کے عہد میں میرے پاس آئیں اور وہ مسلمان نہیں تھیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

**فوائد:**...... ❶ والدین کے ساتھ حسن سلوک ہر حال میں لازم ہے۔ اگرچہ والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اولاد پر فرض ہے۔

❷ شادی شدہ عورت سے شریعت نے والدین کی اطاعت کو اٹھا لیا ہے لیکن والدین سے حسن سلوک سے پیش آنا اس کے اخلاقی فرائض میں شامل ہے۔

❸ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ''باب الهدية للمشركين'' قائم کر کے اس سے مشرکین و کفار کو تحائف دینے کے جواز پر بھی استدلال کیا ہے۔

[۱۰۶۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لا خَلاقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ)). ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً. فَقَالَ عُمَرُ: يَا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیراء کا ایک (ریشمی) حلہ مسجد کے دروازے کے پاس دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں تو جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفد آئیں تو پہن لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی قسم کے کئی حلے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

❶ اخرجه البخاري، الهبة، وفضلها، باب الهدية للمشركين (۲٦۲۰)۔ ومسلم، الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين...... الخ (۱۰۰۳).

رَسُولَ اللّٰهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا)). فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [1]

اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے یہ دیا ہے اور جبکہ آپ نے دیئے ہوئے حلہ کے متعلق پہلے جو کہا سو وہ کہا ہے (یعنی پہننے سے منع فرمایا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو اسے پہنے“ تو عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں اپنے مشرک بھائی کو پہننے کے لیے بھیج دیا۔“

**فوائد**:...... 1 جمعہ، عیدین، مہمانوں کے استقبال اور خاص مواقع پر عمدہ لباس پہننا مستحسن ہے۔

2 ریشمی لباس مردوں کے لیے حرام ہے۔

3 ریشم فی نفسہٖ جائز ہے اور اس کا عورتوں کے لیے استعمال درست ہے جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کو لکیر دار ریشمی کپڑے کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ (صحيح بخاری، کتاب اللباس، باب الحرير للنساء، رقم: ٥٨٤٢)

تھوڑا بہت ریشم مردوں کے لیے بھی جائز ہے۔(صحیح بخاری، رقم: ٥٨٢٨، ٥٨٢٩)

4 آخرت میں حصہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لباس کفار کا ہے یا جو اس کو دنیا میں پہن لے گا وہ آخرت میں ریشم نہیں پہن سکے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں ریشم پہن لیا وہ آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔“ (صحیح بخاری، رقم: ٥٨٣٤، ٥٨٣٣)

5 صحابہ رسول اللہ ﷺ کو اور آپ علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تحائف دیتے تھے۔

6 ایسا لباس جو بندہ خود استعمال نہ کر سکتا ہو وہ بھی بطور تحفہ دینا جائز ہے۔

7 اسلام رشتہ داروں بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے۔ اگرچہ وہ کافر اور مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

8 کفار و مشرکین سے ایسے تعلقات رکھنا جن سے الحب لله والبغض فی اللہ متاثر نہ ہو جائز ہیں۔

9 کفار و مشرکین رشتہ داروں کو تالیف قلب کے علاوہ صدقات و زکوۃ کا مال دینا جائز نہیں البتہ ان سے نفلی صدقات اور دیگر اموال سے تعاون کرنا درست ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] اخرجه البخاری، الهبة وفضلها، باب هدية ما يكره لبسها (٢٦١٢)۔ ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال (٢٠٦٨).

12

# كِتَابُ الْوَقْفِ وَالْعُمْرَى وَالرُّقْبَى

# وقف کرنے، عمریٰ اور رقبیٰ کے مسائل

## بَابُ تَحبِيسِ الْأَصْلِ وَتَسْبِيلِ الثَّمَرَةِ

## [1]......اصل کو روکنے اور پھلوں کو اللہ کی راہ میں وقف کرنے کا بیان

[١٠٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ اشْتَرَاهَا فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مَا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، فَقَالَ: ((حَبِّسِ الْأَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خیبر سے سو حصوں کے مالک بنے جنہیں انہوں نے خریدا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر فرمایا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا مال ملا ہے کہ اس سے پہلے مجھے اس سے بہتر مال کبھی نہیں ملا، اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کروں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''باغ کی ملکیت کو تو قائم رکھ، اور اس کا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے۔''

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا اصل مال کو محفوظ رکھتے ہوئے اس کی آمدن کو صدقہ کر دینا جائز ہے۔

❶ اخرجه ابن ماجة، الصدقات، باب من وقف (٢٣٩٧)۔ والنسائی، الاحباس، باب حبس المشاع (٣٦٣٣)، (٣٦٣٤)، (٣٦٣٥)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٤٨٦)۔ وابن حبان.

2 خیبر سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غنائم کی شکل میں کثیر مال ملا تھا۔

3 قیمتی مال کو وقف کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ۹۲)

''تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ تم اپنی محبوب چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔''

4 اللہ کے قرب کا حصول ہی دراصل مقصد زندگی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے۔

5 وقف کرنے والے کو چاہیے کہ وقف شدہ مال اور زمین وغیرہ سے متعلق دیانتداری اور انصاف سے کام لے تاکہ اسے پورا پورا اجر و ثواب ملتا رہے۔

[۱۰۶۲]...... أَخْبَرَنِي ابْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي وَهُوَ عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مِنْ خَيْبَرَ مَا لَا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَعْجَبَ إِلَيَّ وَأَعْظَمَ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهُ وَسَبَّلْتَ ثَمَرَهُ))، فَتَصَدَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهِ ثُمَّ حَكَى صَدَقَتَهُ بِهِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے خیبر سے ایسا مال ملا ہے کہ اس سے بہتر اور میرے نزدیک زیادہ عظمت والا مال کبھی نہیں ملا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو باغ کی ملکیت کو قائم رکھ اور اس کے میوہ کو اللہ کی راہ میں وقف کردے۔'' تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ کر دیا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے صدقہ کا طریقہ بیان کیا۔

[۱۰۶۳]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((احْبِسْ أَصْلَهُ وَسَبِّلْ ثَمَرَهُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرَّضَاعِ،

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا مال ملا ہے کہ اس سے بہتر مال مجھے پہلے کبھی نہیں ملا، اور میں نے اس کے ذریعہ سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ملکیت اپنے پاس رکھ، اور اس کے میوہ جات کو اللہ کی راہ میں صدقہ کردے۔''

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخاري، الشروط، باب الشروط في الوقف (۲۷۳۷)۔ ومسلم، الوصية، باب الوقف (۱۶۳۲).

وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ. ❶

## بَابُ الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى

## [2]......عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان

[١٠٦٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا؛ لأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ)). ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے عمریٰ کرے تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کے لیے عمریٰ کیا، اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا، اس لیے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی وارثوں کا حق ہو گیا۔)

[١٠٦٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْمَدِينَةِ بِالْعُمْرَى عَنْ قَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❸

سلیمان رحمہ اللہ بن یسار سے روایت ہے کہ طارق نے مدینہ میں عمریٰ کا فیصلہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کے مطابق کیا۔

**فوائد:** ...... ❶ اہل عرب کسی پر احسان کرتے ہوئے کوئی چیز زندگی بھر کے لیے دے دیتے تو اسے عمریٰ کہا جاتا۔

❷ عمریٰ کی مختلف صورتیں ہیں۔ (i) کوئی چیز مطلق طور پر عمر بھر کے لیے ہبہ کر دینا۔ (ii) جس کو ہبہ کی ہے اس کی زندگی کی شرط پر ہبہ کرنا۔ (iii) یوں کہنا کہ یہ چیز تیرے لیے اور بعد میں تیرے ورثاء کے لیے ہے۔

❸ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عمریٰ کو جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ دینے والا کہے ''یہ (چیز) تیرے اور تیرے ورثاء کے لیے ہے۔'' اور اگر وہ یہ کہے کہ ''جب تک تو زندہ ہے تب تک تیرے لیے ہے'' تو ایسی صورت میں یہ (چیز اس کی وفات کے بعد) عمریٰ دینے والے کے پاس واپس لوٹ جائے گی۔ معمر کہتے ہیں امام زہری رحمہ اللہ بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الهبات، باب العمرىٰ، رقم: ١٦٢٥)

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٠٦١)

❷ اخرجه مسلم، الهبات، باب العمرىٰ (١٦٢٥).

❸ انظر الحديث السابق برقم (١٠٦٤)

4 نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (اپنی بہن) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے وارث بنے وہ (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) اپنا گھر زید بن خطاب کی بیٹی کو عمر بھر کے لیے دے گئی تھیں زید رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی وفات کے بعد خود کو اس گھر کا وارث سمجھتے ہوئے واپس لے لیا۔ (مؤطا امام مالك، كتاب الاقضية، باب القضاء فى العمرىٰ)

5 بعض علماء کے نزدیک عمریٰ عام ہبہ کے حکم میں ہے اور اگر اسے صرف اس کی زندگی تک ہبہ کیا تو بھی یہ چیز ہبہ کرنے والے کو واپس نہیں ملے گی بلکہ موہوب لہ کے ورثاء میں تقسیم ہوگی۔

6 معلوم ہوا عمریٰ میں بھی وراثت قائم ہوگی۔

7 شریعت اسلامیہ نے اہل عرب میں رائج بعض جائز امور کو ضروری اصلاح کے بعد قائم رکھا۔

[١٠٦٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ. ❶

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کو وارثوں کے لیے قرار دیا۔

[١٠٦٧]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تُعْمِرُوا وَلا تُرْقِبُوا، فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرْقَبَهُ فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ)). ❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ اور رقبیٰ کے انداز میں ہدیہ مت کرو، جس نے کوئی چیز عمریٰ یا رقبیٰ کی تو وہ میراث کے طریق سے ہے۔''

**فوائد**:...... 1 عمریٰ کی تفصیل کے لیے دیکھیے: فوائد حدیث نمبر: ١٠٦٤۔

2 رقبیٰ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی کو کوئی چیز اس شرط پر ہبہ کرے کہ اگر تو میری زندگی میں فوت ہو گیا تو یہ چیز میری ہوگی اور اگر میں پہلے فوت ہوا تو یہ چیز تیری ہوگی۔

3 معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے عمریٰ اور رقبیٰ کو پسند نہیں فرمایا کیونکہ طویل عرصہ تک جب ایک چیز کسی کے تصرف میں رہے تو وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے لیے وہ چیز واپس دینا مشکل ہو جاتی ہے اسی لیے شریعت نے مطلق تحفے تحائف اور ہدیہ دینے کی ترغیب دلائی اور اس کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

4 عمریٰ کی طرح رقبیٰ میں بھی وراثت قائم ہوگی۔

---

❶ اخرجه ابوداود، البيوع، باب فى الرقبىٰ (٣٥٥٩)۔ وابن ماجة، الهبات، باب العمرىٰ (٢٣٨١)۔ والنسائى، الرقبىٰ، ذكر الاختلاف على ابى الزبير (٣٧٤٩) وصححه ابن حبان.

❷ اخرجه ابوداود، البيوع، باب من قال فيه ولعقبه (٣٥٥٦)۔ والنسائى، العمرى، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر جابر فى العمرىٰ (٣٧٦٢)۔ وصححه ابن حبان.

[١٠٦٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ)). ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی چیز (بطور) عمریٰ (ہبہ) کی تو وہ اسی کے لیے (جس کو ہبہ کی) ہے۔''

[١٠٦٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ: ((الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ)). أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ. ❷

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے کوئی چیز بطور عمریٰ دی گئی کے لیے ہے۔''

---

❶ اخرجه مسلم، الهبات، باب العمرىٰ (١٦٢٥).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٦٦)

13

# كِتَابُ الْعِتْقِ وَالْوَلَاءِ وَالْمُدَبَّرِ وَالْمُكَاتَبِ وَحُسْنِ الْمَلَكَةِ

# آزادی، ولاء، مدبر، مکاتب اور حسن ملکہ کے مسائل

## بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ

## [1]......جس نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا

[١٠٧٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، وَأُعْطِيَ شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے، اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کے موافق ہو، اس پر عدل کے ساتھ قیمت لگائی جائے۔ اور تمام شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا، ورنہ غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ ہو چکا۔

**فوائد**:...... ❶ شریعت اسلامیہ نے مختلف انداز سے غلاموں کو آزادی دلانے کی ترغیب دلائی جیسا کہ مختلف کفارات میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا علاوہ ازیں غلاموں کو آزاد کرنے اور کرانے کے فضائل بھی بیان فرمائے

❶ اخرجه البخاری، العتق، باب اذا اعتق عبدًا بين اثنين أو امة بين الشركاء (٢٥٢٢)، ٢٥٢٣۔ ومسلم، العتق، باب من اعتق شركا له فی عبد (١٥٠١).

ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ نبی ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((من اعتق رقبة مؤمنة اعتق الله بكل ارب منها اربا منه من النار))

''جس نے ایک مؤمن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں۔'' (صحيح مسلم، كتاب العتق، باب فضل العتق، رقم: ۱۵۰۹)

2 مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا ایک غلام کئی افراد کی مشترکہ ملکیت ہو سکتا ہے۔

3 مشترکہ غلام کے حصہ داروں میں سے کوئی ایک اگر اپنا حصہ آزاد کر دے تو یہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اسے آزاد کیا گیا ہے۔

4 اگر کوئی آدمی اپنا حصہ آزاد کرتا ہے تو اسے چاہیے غلام کے باقی حصوں کی جائز قیمت لگا کر باقی حصے بھی آزاد کروائے تاکہ وہ مکمل طور پر آزاد ہو جائے۔

5 اگر کسی کے پاس دیگر حصے آزاد کرنے کے لیے رقم موجود نہ ہو تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

6 اسلام میں کسی کو غلام بنا کر رکھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ شخص شرعی اصولوں کے مطابق غلام بنا ہو۔

[۱۰۷۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يَقُومُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيمَةِ أَوْ قِيمَةِ الْعَدْلِ لَيْسَتْ بِوَكْسٍ وَلَا شَطَطٍ ثُمَّ يَغْرَمُ لِهَذَا حِصَّتَهُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام دو حصہ داروں کے درمیان مشترک ہو، اور ان دونوں میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا، اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو اس کی اعلیٰ قیمت یا انصاف والی قیمت لگائی جائے گی۔ جو نہ کم ہو اور نہ ہی زیادہ پھر اس حصے کا اس سے مال لیا جائے۔

## بَابُ الْعِتْقِ فِي مَرَضِ الْمَوْتِ

## [2]......مرض الموت میں غلام آزاد کرنے کا بیان

[۱۰۷۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا، يَقُولُ:......

❶ اخرجه البخاري، العتق، باب اذا اعتق عبدا بين اثنين أو امة بين الشركاء (۲۵۲۱)۔ ومسلم، الايمان، باب من أعتق شركا له في عبد (۱۵۰۱۔ بعد ۱۶۶۷).

سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: أَعْتَقَتِ امْرَأَةٌ أَوْ رَجُلٌ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهَا، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ غَيْرُهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ ثُلُثَهُمْ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: كَانَ ذٰلِكَ فِي مَرَضِ الْمُعْتِقِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. ❶

سعید بن مسیب بیان فرماتے ہیں کہ ایک عورت یا ایک مرد نے اپنے چھ غلام آزاد کی۔ جبکہ اس کا اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، اس معاملہ کو نبی ﷺ کے سامنے لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی اور ان کے ثلث (یعنی دو کو) آزاد کر دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ آزاد کرنے والے کی اس بیماری کا واقعہ ہے جس میں وہ فوت ہوا۔

[١٠٧٣]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمَالِيكَ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، أَوْ قَالَ: أَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهِ سِتَّةَ مَمَالِيكَ وَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا، اور اس کا اس کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ یا فرمایا (راوی کو شک ہوا ہے) کہ اپنی موت کے وقت چھ غلاموں کو آزاد کیا اور اس کے پاس ان کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اس پر سخت تبصرہ کیا پھر ان غلاموں کو بلایا اور ان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کے ذریعے دو کو آزاد کر دیا، اور چار کو غلام رکھا۔

**فوائد**:...... ❶ غلام آزاد کرنا بہت بڑی نیکی اور کار ثواب ہے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ١٠٧٠۔

❷ وفات کے وقت جائز وصیت کرنا درست ہے۔

(٣) قریب المرگ انسان کا سارے مال کو صدقہ و خیرات کر دینا درست نہیں۔

❹ اگر کوئی آدمی وفات کے قریب اپنا سارا مال صدقہ کر دے تو اس کے جمیع مال سے تیسرا حصہ صدقہ جبکہ باقی مال بطور وراثت تقسیم ہوگا۔

❺ نبی علیہ السلام ناپسندیدہ امور پر سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم الايمان، باب من اعتق شركاله فى عبد (١٦٦٧).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٧٢)

6 قرعہ اندازی کے ذریعے فیصلہ کرنا درست ہے۔

## بَابٌ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

## [3]......آزادی کی نسبت اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا

[١٠٧٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا، وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ ذَلِكَ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور اس نے کہا، میں نے اپنے آقاؤں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کرلی ہے ہر سال ایک اوقیہ قسط ادا کرنی ہے، لہٰذا آپ میری مدد کریں۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا اگر تیرے آقا یہ چاہتے ہیں کہ میں یہ مال ان کو دے دوں تو میں دینے کے لیے تیار ہوں البتہ تیری آزادی کی نسبت میری طرف ہوگی۔ بریرہ اپنے آقاؤں کے پاس گئیں۔ اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے اس بات کا انکار کردیا، وہ اپنے آقاؤں کے پاس سے آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، اس نے کہا، میں نے ان کے سامنے یہ بات رکھی تو انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کردیا مگر یہ کہ آزادی کی نسبت ان کے لیے ہو۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری بات پوچھی تو آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: ''اس کو پکڑ اور ان کے لیے ولاء کی شرط لگا کیونکہ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: ''کچھ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں

كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). *

نہیں ہیں، جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے۔ اگر چہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں، اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اس کی شرط زیادہ مضبوط ہے اور بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔"

**فوائد:**...... 1 غلام اور آقا کے درمیان مخصوص معاوضے کے بدلے آزادی کا معاہدہ مکاتبت کہلاتا ہے اور ایسا معاہدہ کرنے والے غلام کو مکاتب کہا جاتا ہے۔

2 مکاتبت جائز ہے غلاموں کی طرح لونڈیاں بھی مکاتبت کرسکتی ہیں بشرطیکہ وہ جائز طریقوں سے طے شدہ معاوضہ حاصل کر کے ادا کریں۔

3 مکاتب دوسروں سے معاونت لے سکتا ہے۔

4 معروف میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے۔

5 صرف مکاتبت سے آزادی نہیں ملتی۔ کیونکہ آزاد آدمی کی بیع حرام جبکہ مکاتب کی بیع جائز ہے۔

6 نبی علیہ السلام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنے کا حکم فرمایا نہ کہ "ولاء" کو کیونکہ "ولاء" کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔

7 ایسا تعلق جو آزاد کرنے والے اور آزاد ہونے والے کے درمیان قائم ہوگا "ولاء" کہلاتا ہے اور اسی تعلق کی بنا پر مالک اپنے غلام کا اس کی وفات کے بعد نسبی ورثاء نہ ہونے کی صورت میں وارث بھی بنتا ہے۔

8 جو کسی کو آزادی دلائے رشتہ "ولاء" کا مالک بھی وہی ہوگا۔

9 اہم مسائل کی نشاندہی کے لیے خطبہ دینا مسنون ہے۔

10 نبی علیہ السلام اپنے خطبوں کا آغاز اللہ کی حمد وثناء سے کرتے تھے۔

11 دورانِ خطبہ حمد وثنا کے بعد "اما بعد" کہنا درست ہے۔

12 غلط کام کرنے والوں کا نام لیے بغیر ان کی اصلاح کرنا ہی حکمت ودانائی کی علامت ہے۔

13 مسلمانوں کو خلافِ شرع شرائط عائد نہیں کرنی چاہئیں۔

14 شریعت کے خلاف طے کی گئی شرائط پر اگرچہ فریقین رضامندی ظاہر کر دی وہ پھر بھی باطل ہیں۔

15 باطل شروط بیع کو باطل نہیں کرتیں۔

---

* اخرجه البخاری، البیوع، باب اذا اشترط فی البیع شروطا لا تحل (٢١٦٨)۔ مسلم، العتق، باب بیان أن الولاء عن اعتق (١٥٠٤).

16 "لیست فی کتاب الله" کا ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ حدیث حجت نہیں، بلکہ صحیح حدیث کتاب اللہ کے مترادف ہے کیونکہ نبی علیہ السلام کی اتباع کا حکم خود اللہ نے دیا ہے اور آپ کی بات کو ماننا گویا اللہ ہی کی بات کو تسلیم کرنا ہے۔ اور پھر حدیث میں مذکور الفاظ "انما الولاء لمن اعتق" کے الفاظ قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں ہیں۔

17 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی علیہ السلام کے فرامین کو اللہ کے فرامین کہا کرتے تھے۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٨٨٦)

18 لین، دین کے معاملات میں شرائط طے کرنا درست ہے۔

19 ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

20 عائشہ رضی اللہ عنہا نے صرف مکاتبت کی رقم ادا نہیں کی بلکہ بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

[١٠٧٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ. ❶

ایک دوسری سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے اسی طرح مروی ہے۔

[١٠٧٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔"

[١٠٧٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا. فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے کہا، ہم اس شرط پر آپ کو بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہو۔ تو انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ اخرجه البخاری، الصلاة، باب ذکر البیع والشراء علی المنبر فی المسجد (٤٥٦).

❷ انظر الحدیث السابق برقم (١٠٦٤)

❸ اخرجه البخاری، البیوع، باب اذا اشترط فی البیع شروطًا لا تحل (٢١٦٩)۔ ومسلم، العتق، باب بیان أن الولاء لمن اعتق (١٥٠٤).

"تجھے یہ بات (اسے آزاد کرنے سے) نہ روک دے، کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔"

[١٠٧٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَذَٰلِكَ مُرْسَلٌ. *

یحییٰ بن سعید نے عمرہ کے واسطہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ کے بغیر مرسل بیان کیا ہے۔

[١٠٧٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ ذَٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى، فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ آئی اور اس نے کہا میں نے اپنے آقاؤں سے نو اوقیہ چاندی ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کرنے پر مکاتبت کی ہے لہٰذا آپ میری مدد کریں۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا: اگر تیرے آقا چاہیں تو میں یہ مال ان کو دینے کے لیے تیار ہوں البتہ تیری ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے آقا کے پاس گئیں (واپس آئیں) تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اس نے آ کر کہا، میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کر دیا مگر یہ کہ ولاء کی نسبت ان کی طرف ہو۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ساری بات بتلائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم ان سے لے لو اور ولاء کی شرط عائد کر لو، کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے"، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح کیا، پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: "کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی بنیاد اللہ کی کتاب میں نہیں، جو

* انظر الحديث السابق برقم (١٠٧٥)

الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). ❶

شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل (غلط) ہے۔ اگرچہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اس کی شرط زیادہ مضبوط ہے اور بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔"

[۱۰۸۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقا نے کہا، ہم اس شرط پر اسے آپ کو بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء کی نسبت ہماری طرف ہو۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تجھے یہ بات (اسے آزاد کرنے سے) نہ روکے اور بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔"

[۱۰۸۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ......

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بریرہ مدد طلب کرنے کے لیے آئیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تیرے آقا یہ پسند کرتے ہیں کہ میں تیری قیمت انہیں یکمشت دے کر تجھے آزاد کردوں تو میں ایسا کرتی ہوں، بریرہ نے یہ بات اپنے آقا سے کہی تو انہوں نے کہا نہیں مگر یہ کہ تیری ولاء ہمارے لیے ہو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یحییٰ نے کہا عمرہ کا خیال ہے کہ یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تجھے یہ بات (اسے آزاد کرنے سے) نہ روکے۔ تو شرط عائد کرکے اسے آزاد کردے، بے شک ولاء اس

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٩٧٤)

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٧٧)

الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالسَّابِعَ وَالثَّامِنَ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ وَهُمَا أَوَّلُ مَا فِيهِ. ❶

کے لیے ہے جو آزاد کرے۔"

## بَابُ وَلَاءِ الْمَنْبُوذِ

## [4]......راستے میں پڑے ہوئے بچے کی ولاء کا بیان

[١٠٨٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ سُنَيْنِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ: أَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَخْذِ هَذِهِ النَّسَمَةِ؟ قَالَ: وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَأَخَذْتُهَا، فَقَالَ لَهُ عَرِيفِي: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ، قَالَ: أَكَذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: اذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ وَلَكَ وَلَاؤُهُ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❷

بنو سلیم کے ایک آدمی سنین بن ابی جمیلہ سے روایت ہے کہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں راستے میں پڑا ہوا ایک بچہ ملا تو وہ اسے لے کر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے اس جان کو اٹھانے پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا یہ پڑے پڑے مرجاتا لہٰذا اس کو میں نے اٹھالیا، ان کو میرے سردار نے کہا اے امیر المومنین! یہ نیک آدمی ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم چلے جاؤ یہ آزاد ہے، اور اس کی ولاء تیرے لیے ہے اور اس کا خرچہ ہمارے ذمہ ہے۔

**فوائد**:...... ❶ وہ بچہ جو راستے میں پڑا ہوا ملے اسے منبوذ کہتے ہیں۔

❷ حاکم وقاضی کو چاہیے کہ معاملات کی اچھی طرح تحقیق کر کے فیصلہ دے۔

❸ کسی قوم، قبیلے یا علاقے کے سردار کو "عریف" کہتے ہیں۔ ایسے شخص عموماً حاکموں کے پاس رہتے تھے تاکہ انہیں مختلف علاقوں اور اقوام کے احوال سے آگاہی دلاتے رہیں۔

❹ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے "عریف" نے انہیں بچے کو اٹھانے والے سے متعلق مطمئن کیا کہ یہ نیک آدمی ہے۔

❺ لاوارث بچوں کے نان ونفقہ کو برداشت کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔

❶ اخرجه البخاري، المكاتب، باب بيع المكاتب اذا رضى (٢٥٦٤).

❷ اسناده صحيح، اخرجه البيهقي: ٦/ ٢٠١، ٢٠٢ـ وعبدالرزاق (١٦١٨٢)ـ وابن ابى شيبة (٣١٥٦٩).

6 لا وارث لوگوں کو غلام بنانا درست نہیں وہ آزاد ہی رہیں گے۔

7 امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایسے لوگوں کی ولاء مسلمانوں کو ملے گی اور وہی ان کے وارث بھی ہوں گے اور وہی اس کی طرف سے دیت بھی دیں گے۔ (مؤطا امام مالك، الاقضيه، باب القضاء في المنبوذ)

## بَابُ إِرْثِ الْوَلَاءِ

## [5]...... ولاء کی وراثت کا بیان

[١٠٨٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْـرِ بْـنِ عَبْـدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَـلَكَ وَتَـرَكَ بَنِينَ لَهُ ثَلَاثَةً: ابْنَيْنِ لِأُمٍّ، وَرَجُلًا لِـعِـلَّةٍ فَهَـلَكَ أَحَـدُ الـلَّذَيْنِ لِأُمٍّ، وَتَرَكَ مَـالًا وَمَـوَالِـيَ، فَوَرِثَهُ أَخُوهُ الَّذِي لِأُمِّهِ وَلِأَبِيهِ مَالَهُ وَوَلَاءَ مَـوَالِيـهِ ثُـمَّ هَـلَكَ الَّذِي وَرِثَ الْمَـالَ وَوَلَاءَ الْـمَـوَالِي وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ، فَقَالَ ابْـنُـهُ: قَـدْ أَحْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءَ الْمَوَالِي، وَقَالَ أَخُوهُ: لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّمَا أَحْـرَزْتُ الْمَالَ فَأَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِي فَلَا، أَرَأَيْتَ لَـوْ هَلَكَ أَخِي الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ أَنَا؟ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ . ❶

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا کہ عاص بن ہشام فوت ہوگیا تو اس نے تین بیٹے چھوڑے: دو سگے بھائی اور ایک سوتیلا (جس کی ماں اور تھی) سگے بھائیوں میں سے ایک فوت ہوا تو اس نے ترکہ میں مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے۔ اس کا وارث سگا بھائی بنا، اس کے مال کا اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا۔ پھر مال اور غلاموں کی ولاء کا وارث بننے والا بھی فوت ہوگیا۔ تو اس نے وارثوں میں ایک بیٹا اور سوتیلا بھائی چھوڑا۔ تو اس کے بیٹے نے کہا، میں مال اور آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا وارث ہو جو میرے باپ نے حاصل کی تھی۔ اور اس مرنے والے کے بھائی نے کہا، مسئلہ اس طرح نہیں ہے، کیونکہ تو نے مال تو وراثت سے حاصل کیا ہے لیکن غلاموں کی نسبت ولاء نہیں، تیرا کیا خیال ہے کہ اگر آج میرا بھائی فوت ہوتا تو کیا میں اس کا وراث نہ ہوتا؟ اب یہ دونوں جھگڑا لے کر عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا فیصلہ بھائی کے حق میں کیا۔

❶ اسناده ضعيف لانقطاعه: اخرجه البيهقي: ١/ ٣٠٣۔ والبغوي في شرح السنة (٢٢٢٧)۔ ومالك في الموطأ العتاقة والولاء، باب ميراث الولاء.

## بَابُ الإِرْثِ بِالْوَلاءِ

### [6]...... ولاء سے وارث بننے کا بیان

[١٠٨٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ: أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرَقِّعِ أَعْتَقَ أَهْلَ بَيْتٍ سَوَائِبَ وَأُتِيَ بِمِيرَاثِهِمْ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَعْطُوهُ وَرَثَةَ طَارِقٍ فَأَبَوْا أَنْ يَأْخُذُوهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَاجْعَلُوهُ فِي مِثْلِهِمْ مِنَ النَّاسِ. ❶

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے اپنے گھریلو غلاموں کو سائبہ کیا ان کی میراث آئی۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ طارق کے ورثاء کو دے دو، لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان جیسے لوگوں میں اس کو بانٹ دو۔

**فوائد**: ...... سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس پر آزاد کرنے والے کا کوئی حق نہ رہے نہ اس کا وارث بنے اور نہ ہی دیت دے۔

[١٠٨٥]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرَقِّعِ أَعْتَقَ أَهْلَ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ سَوَائِبَ، فَانْقَلَعُوا عَنْ بِضْعَةَ عَشَرَ أَلْفًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَى طَارِقٍ، أَوْ وَرَثَةِ طَارِقٍ أَنَا شَكَكْتُ فِي الْحَدِيثِ هَكَذَا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ صِفَةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❷

عطاء سے روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے یمن سے اپنے گھر والوں میں غلام سائبہ کر کے آزاد کیے۔ تو انہوں نے دس ہزار اور کچھ ترکہ چھوڑا، جب اس بات کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں یہ طارق یا طارق کے ورثاء کی طرف لوٹا دوں۔ مجھے حدیث میں اس بارے میں شک ہوا ہے۔

---

❶ اسنادہ ضعیف لانقطاعه فان عطاءً لم يسمع من عمر اخرجه البيهقي: ١٠/ ٣٠٠، ٣٠١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٦٠٦٤)۔ وعبدالرزاق (١٦٢٢٦)۔ وابن ابي شيبة (٣١٤٢٦).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٨٤)

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

## [7]...... ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت کا بیان

[١٠٨٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا ولاء کا تعلق نا قابل انتقال ہے لہٰذا اسے تبدیل کرنا بیچنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔

[١٠٨٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْوَلَاءُ بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ، أُقِرُّهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى. ❷

مجاہد سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولاء قسم کی طرح ہے میں اس کو اسی برقرار رکھوں گا جس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے۔

[١٠٨٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. ❸

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

[١٠٨٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. ❹

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

[١٠٩٠]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولاء

---

❶ اخرجه البخاری، العتق، باب بيع الولاء وهبته (٢٥٣٥)۔ ومسلم، العتق، باب النهى عن بيع الولاء وهبته (١٥٠٦).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ١٠/ ٢٩٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له، رقم: ٦٠٥٤۔ وعبدالرزاق (١٦١٤٠)۔ وابن ابى شيبة (٣١٦٠٠).

❸ انظر الحديث السابق برقم (١٠٨٦)

❹ انظر الحديث السابق برقم (١٠٨٦)

قَالَ: ((الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ. ❶

اسی طرح ایک رشتہ ہے جیسے نسب کا رشتہ ہوتا ہے نہ اسے بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے۔"

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا رشتہ ولاء نسبی رشتہ کی مانند ہے، جس طرح نسبی رشتے نہ بدل سکتے ہیں اور نہ ہی فروخت یا ہبہ کیے جا سکتے ہیں اسی طرح ولاء کا رشتہ بھی نا قابل انتقال ہے۔

## بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

## [8]...... مدبر کی بیع کا بیان

[١٠٩١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ:......

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: إِنَّ أَبَا مَذْكُورٍ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ قِبْطِيٌّ فَأَعْتَقَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ بِذَلِكَ الْعَبْدِ، فَبَاعَ الْعَبْدَ، وَقَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَلْيَبْدَأْ مَعَ نَفْسِهِ بِمَنْ يَعُولُ، ثُمَّ إِنْ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلًا فَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى غَيْرِهِمْ)). وَزَادَ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا. ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ابو مذکور ایک آدمی تھا جو عذرہ قبیلہ سے تھا۔ اور اس کا ایک قبطی غلام تھا جسے اس نے مدبر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے متعلق سنا تو آپ نے اس غلام کو بیچ دیا اور فرمایا: "جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو پہلے اپنے آپ سے ابتداء کرے، اگر مال زائد ہو تو اپنے ساتھ اپنے زیر کفالت لوگوں سے شروع کرے، پھر اس کے بعد اگر مال زائد پائے تو دوسروں پر صدقہ کر دے۔"

فوائد:...... ❶ "مدبر" اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہے۔

❶ اخرجه البيهقي: ١٠/ ٢٩٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٦٠٥٣)۔ وصححه الحاكم: ٤/ ٣٤١۔ وابن حبان.

❷ اخرجه البيهقي: ١٠/ ٣٠٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٦٠٧١)۔ وعبدالرزاق (١٦٦٦٢)۔ واحمد: ٣/ ٢٩٤۔ وصححه ابن الجارود (٨٩٤).

2 جب تک مالک زندہ ہو "مدبر" غلام ہی رہتا ہے۔

3 بوقت ضرورت مدبر غلام کو بیچنا درست ہے۔

4 مالی طور پر کمزور انسان کو اپنا اور بیوی بچوں کا احساس کرتے ہوئے صدقہ وخیرات وغیرہ کرنا چاہیے۔

5 اپنی اور اہل خانہ کی ضروریات سے زائد مال صدقہ کرنا درست ہے۔

6 انسان کا اپنے اوپر اور گھر والوں کی ضروریات پر مال خرچ کرنا باعث ثواب ہے۔

7 مذکورہ غلام کو سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے عوض خریدا جیسا کہ آئندہ حدیث سے واضح ہے۔

8 اپنی رعایا کی خبر گیری کرتے ہوئے ان کی ہر ممکن طریقے سے خیر خواہی کرنا حاکم وقت کی ذمہ داری ہے۔

[١٠٩٢]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ رَجُلا أَعْتَقَ غُلامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَأَعْطَاهُ الثَّمَنَ. ❶

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد غلام کی آزادی کے لیے کہا جبکہ اس کے لیے اس کے علاوہ اور مال نہیں تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون اس کو مجھ سے خریدے گا؟" نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم کے بدلے خرید لیا، اور اس کو قیمت دے دی۔

[١٠٩٣]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. ❷

ایک اور سند سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

[١٠٩٤]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ، وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟)) فَقَالَ: لا.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا بنی عذرہ قبیلہ سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنا لیا، جب نبی ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: "کیا تیرے پاس

---

❶ اخرجه البخاري، كفارات الأيمان، باب عتق المدبر وام الولد والمكاتب في الكفارة...... الخ (٦٧١٦)، ٦٩٤٧۔ ومسلم، الايمان، باب جواز بيع المدبر (٩٩٧۔ بعد ١٥٠٣).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٩٢)

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟))فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِذَوِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذَوِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، يُرِيدُ عَنْ يَمِينِكَ وَشِمَالِكَ)). ❶

اس کے علاوہ بھی مال ہے؟'' تو اس نے کہا: نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' نعیم رضی اللہ عنہ بن عبداللہ العدوی نے آٹھ سو درہم میں آپ ﷺ سے اسے خرید لیا، وہ اس کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے یہ غلام ان کے حوالے کردیا، پھر فرمایا: ''اپنے آپ سے ابتداء کر اور اس پر صدقہ کر، اگر تیرے نفس سے کچھ بچ گیا تو اپنے گھر والوں پر صدقہ کر، اگر پھر بھی کچھ بچ گیا تو تیرے رشتہ داروں کے لیے اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی بچ جائے تو ادھر، ادھر، دائیں، بائیں (یعنی اردگرد والے دوسروں پر خرچ کر۔)

**فوائد**:...... ❶ اہل و عیال کے بعد صدقہ و خیرات کے حقدار انسان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے بعد گلی، محلے والے اور پھر اہل علاقہ ہیں۔

❷ شریعت اسلامیہ نے حقوق العباد کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی ہے اور پھر حقوق العباد میں سے نسبی رشتہ داروں کو دوسروں کی نسبت زیادہ حق دیے ہیں۔ (مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر:۱۰۹۱)

[۱۰۹۵]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ...... سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟))فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ. قَالَ عَمْرٌو: فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَزَادَ أَبُو الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ: يَعْقُوبُ. ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں ہم میں سے ایک آدمی نے غلام کو مدبر بنا لیا اور اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' اس کو نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے خرید لیا، عمرو نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی

❶ اخرجه مسلم، الزكاة، باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم اهله ثم القرابة (۹۹۷).

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع المدبر (۲۱٤۱)، (۲۲۳۱)۔ ومسلم، الزكاة، باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم اهله ثم القرابة (۹۹۷).

[١٠٩٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَامَّةَ دَهْرِي، ثُمَّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ فَإِمَّا أَنْ يَكُونَ خَطَأً مِنْ كِتَابِي أَوْ خَطَأً مِنْ سُفْيَانَ، فَإِنْ كَانَ مِنْ سُفْيَانَ فَابْنُ جُرَيْجٍ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ سُفْيَانَ وَمَعَ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدِيثُ اللَّيْثِ وَغَيْرُهُ. وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَحُدُّ الْحَدِيثَ تَحْدِيدًا يُخْبِرُ فِيهِ حَيَاةَ الَّذِي دَبَّرَهُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ عَمْرٍو مِنْ سُفْيَانَ وَحْدَهُ. وَقَدْ يُسْتَدَلُّ عَلَى حِفْظِ الْحَدِيثِ مِنْ خَطَئِهِ بِأَقَلَّ مِمَّا وَجَدْتُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَاللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرٍو وَغَيْرِ حَمَّادٍ، يَرْوِيهِ عَنْ عَمْرٍو كَمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. وَقَدْ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِمَّنْ لَقِيَ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَدِيمًا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُدَاخِلُ فِي حَدِيثِهِ: ((مَاتَ))، وَعَجِبَ بَعْضُهُمْ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي وَجَدْتُ فِي كِتَابِي: ((مَاتَ)). قَالَ: وَلَعَلَّ هٰذَا خَطَأً أَوْ زَلَلًا مِنْهُ حَفِظْتُهَا عَنْهُ. [1]

خلافت کے پہلے سال فوت ہوا۔ ابوزبیر نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے کہ اس کا نام یعقوب تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ان سے اپنے دور میں عموماً اسی طرح سنا، پھر میں نے اپنی کتاب میں دیکھا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے غلام مدبر کیا اور وہ مرگیا، یہ (عبارت) یا تو میری کتاب کی غلطی ہے یا سفیان رحمہ اللہ سے غلطی ہوئی ہے۔ اگر یہ غلطی سفیان رحمہ اللہ کی طرف سے ہے تو پھر ابن جریج ابوزبیر کی حدیث کو سفیان سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور پھر ابن جریج کے ساتھ لیث اور دیگر بھی یہی (ابن جریج والی) حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور ابوالزبیر حدیث میں مدبر کی زندگی کی حد بھی لگاتے ہیں۔ اور حماد بن زید، حماد بن سلمہ اور ان کے علاوہ دوسرے (راوی) عمرو کی حدیث کو اکیلے سفیان سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔ حدیث کے حفظ پر استدلال ان کم غلطیوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے جو میں نے ابن جریج اور لیث کی ابوالزبیر کے واسطہ سے حدیث میں پائی ہیں۔ اور حماد کی حدیث میں جو عمرو کے واسطہ سے ہے۔ اور حماد کے علاوہ بھی جو عمرو سے روایت ہے جیسا کہ حماد بن زید نے اس کو بیان کیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ سے پہلے ملاقات کرنے والوں میں سے مجھے کئی ایک نے بتایا کہ وہ اپنی حدیث میں لفظ "مات" بیان نہیں کرتے تھے۔ اور جب میں نے اُن کو بتایا کہ میں نے اپنی کتاب میں لفظ "مات" پایا ہے تو ان میں سے بعض نے تعجب کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید یہ ان کی

[1] اخرجه البيهقي: ١٠/ ٣٠٩، ٣١١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٦٠٧٥).

غلطی یا لغزش ہے جو میں نے ان سے یاد کی ہے۔

[١٠٩٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَبَّرَتْ جَارِيَةً لَهَا فَسَحَرَتْهَا، فَاعْتَرَفَتْ بِالسِّحْرِ وَأَمَرَتْ بِهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ تُبَاعَ مِنَ الْأَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيءُ مَلَكَتَهَا فَبِيعَتْ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الْأَحَادِيثَ، وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ صِفَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكِتَابِ الْمُدَبَّرِ وَهِيَ جَمِيعُ مَا فِيهِمَا، وَالسَّابِعَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❶

عمرہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی تھی جسے انہوں نے مدبر کیا، اس نے ان پر جادو کر دیا، اور پھر اس نے جادو کا اعتراف بھی کیا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اس کو ان دیہاتیوں کے پاس بیچا جائے جو اپنے غلاموں سے برا سلوک کرتے ہیں، لہٰذا وہ بیچ دی گئی۔

**فوائد**:...... ❶ غلاموں کی طرح لونڈیوں کو بھی مدبرہ کیا جاسکتا ہے۔

❷ غلام کو اس کی غلطی کے مطابق سزا دینا درست ہے۔

❸ مدبر غلام کی طرح مدبرہ لونڈی کی خرید و فروخت بھی جائز ہے۔

## بَابُ الْمُكَاتَبِ

## [9]...... مکاتب کا بیان

[١٠٩٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ. ❷

مجاہد سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب غلام سے متعلق فرمایا: جب تک اس پر ایک درہم (کی ادائیگی بھی) باقی ہے وہ غلام ہے۔

**فوائد**:...... ❶ غلام اور آقا کے مابین طے شدہ معاوضے کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ مکاتبت کہلاتا ہے اور ایسا معاہدہ کرنے والے غلام کو مکاتب کہا جاتا ہے۔

---

❶ اخرجه البيهقي: ١٠/ ٣١٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٦٠٧٧)۔ واحمد: ٦/ ٥٠۔ والدارقطني: ٤/ ١٤٠۔ وصححه الحاكم: ٤/ ٢١٩، ٢٢٠.

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ١٠/ ٣٢٤، ٣٣١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٦٠٩٩)۔ وعبدالرزاق (١٥٧١٧)، (١٥٧٢٥)۔ والبخاري تعليقًا قبل الحديث (٢٥٦٤).

❷ معلوم ہوا مکاتب غلام طے شدہ معاوضے کی ادائیگی مکمل ہوتے تک آزاد نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((ایما عبد کوتب علی مائة اوقیة فأداها الا عشر اوقیات، فهو رقیقٌ))
"جس غلام سے سو اوقیہ کے عوض مکاتبت کی گئی اور اس نے دس اوقیوں کے علاوہ باقی ساری رقم ادا کر دی تو وہ غلام ہی رہے گا۔" (سنن ابن ماجه، ابواب العتق، باب المکاتب، رقم: ۲۵۱۹)

❸ مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر ۱۰۷۴۔

[۱۰۹۹]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَاتَبَ غُلَامًا لَهُ عَلَى ثَلَاثِينَ أَلْفًا، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ. فَقَالَ: إِذَنْ أَمْحُو كِتَابَتَكَ. فَقَالَ: قَدْ عَجَزْتُ فَامْحُهَا أَنْتَ. قَالَ نَافِعٌ: فَأَشَرْتُ إِلَيْهِ: امْحُهَا وَهُوَ يَطْمَعُ أَنْ يُعْتِقَهُ، فَمَحَاهَا الْعَبْدُ وَلَهُ ابْنَانِ أَوِ ابْنٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اعْتَزِلْ جَارِيَتِي، قَالَ: فَأَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ بَعْدُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمُكَاتَبِ، وَهُمَا مَا فِيهِ. ❶

اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے کہ نافع نے اس کو بتایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے تیس ہزار پر مکاتبت کر لی۔ پھر وہ غلام ان کے پاس آیا اور اس نے کہا، میں بے بس ہو چکا ہوں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تب اپنی کتابت کو مٹا دے، اس نے کہا، میں بے بس ہوں آپ خود ہی مٹا دیں۔ نافع نے کہا، میں نے اس غلام کو اشارہ کیا اس کو مٹا دے کیونکہ وہ اسے آزاد کرنا چاہتے تھے۔ اس غلام نے مکاتبت کو مٹا دیا اور اس کے ایک یا دو بیٹے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری لونڈی سے علیحدہ ہو جا، نافع نے کہا، بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹے کو بھی آزاد کر دیا۔

## بَابُ حُسْنِ الْمَلَكَةِ

## [10]...... غلاموں سے اچھے سلوک کا بیان

[۱۱۰۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ أَبِي مُحَمَّدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "غلام کے لیے (مالک کے ذمہ) اچھا کھانا اور لباس ہے اور اس سے اتنا ہی کام لیا جائے جس کی اسے

❶ صحیح: اخرجه البیهقی: ۱۰/ ۳۴۱، ۳۴۲۔ وعبدالرزاق (۱۵۷۲۳)، (۱۵۷۲۴).

إلا مَا يُطِيقُ)). ❶ طاقت ہو۔

فوائد: ...... ❶ غلاموں اور نوکروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

❷ غلاموں، نوکروں اور ملازمین کے حقوق اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا مالک کی ذمہ داری ہے۔

❸ شریعت نے انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں بنایا ہے لہٰذا انسانوں کی بھی چاہیے کہ اپنے ماتحتوں پر ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔

[١١٠١]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ......

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لِلْمَمْلُوكِينَ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ. ❷

عتبہ بن ابی لہب سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو غلاموں کے متعلق فرماتے سنا کہ ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔

[١١٠٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ أَبَى فَلْيُرَوِّغْ لَهُ لُقْمَةً فَلْيُنَاوِلْهُ إِيَّاهَا أَوْ يُعْطِهِ إِيَّاهَا)) أَوْ كَلِمَةً هَذَا مَعْنَاهَا. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْقُرْعَةِ وَالنَّفَقَةِ عَلَى الأَقَارِبِ وَهِيَ جَمِيعُ مَا فِيهِ. ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا خادم اس کو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں سے بچائے۔ تو کھاتے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھا لے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کھانے سے ایک تر بہ تر نوالہ اسے دے دے یا عطا کر دے۔“ یا اس معنیٰ کا کلمہ کہا (یہ راوی کا شک ہے۔)

فوائد: ...... ❶ خادموں اور نوکروں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا درست ہے۔

❷ جب خادم کھانا لائے تو اسے کھانے میں شریک ہونے کی دعوت دینی چاہیے اگر وہ ساتھ بیٹھنے سے انکار کرے تو اسے اسی کھانے سے کچھ دے دینا مستحب ہے۔ مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۱۱۰۰۔

---

❶ اخرجه مسلم، الايمان، باب اطعام المملوك مما يأكل، والباسه مما يلبس، ولا يكلفه ما يغلبه (١٦٦٢).

❷ فی اسناده مقال: اخرجه البيهقی: ٨/ ٨۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٤٧٧٧).

❸ اخرجه البخاری، الأطعمة، باب الأكل مع الخادم (٥٤٦٠)، (٢٥٥٧)۔ ومسلم، الايمان، باب اطعام المملوك مما يأكل...... الخ (١٦٦٣).

14

# كِتَابُ النِّكَاحِ

# نکاح کے مسائل

## بَابُ زَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

### [1]...... نبی ﷺ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا بیان

[١١٠٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنَةُ سَبْعٍ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ، وَكُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ، وَكُنَّ جَوَارِي يَأْتِينَنِي، فَإِذَا رَأَيْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عقد کیا میں سات سال کی تھی، اور مجھ سے ہم بستری کی جبکہ میں نو برس کی تھی۔ اور میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی اور وہ چھوٹی بچیاں تھیں جو میرے پاس آتیں۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو آپ سے چھپ جاتیں اور نبی ﷺ ان کو میرے پاس بھیجا کرتے تھے۔

[١١٠٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ

❶ اخرجه البخاري، النكاح، باب من بنى بامرأة وهي بنت تسع سنين (٥١٥٨)۔ ومسلم، النكاح، باب جواز التزويج الأب البكر الصغيرة (١٤٢٢).

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.
أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❶

نے عقد کیا اور میں سات سال کی تھی اور مجھ سے ہم بستری کی جبکہ میں نو سال کی تھی۔

فوائد:...... 1 معلوم ہوا چھوٹی نابالغ بچی کا نکاح درست ہے مگر صحبت کے لیے بلوغت ضروری ہے۔

2 مذکورہ حدیث میں نکاح کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر سات سال تھی جبکہ صحیحین میں ہے آپ کی بوقت نکاح عمر چھ سال تھی۔ ان روایات میں امام نووی رحمہ اللہ تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں چھ سال سے کچھ زائد عمر کو بعض روایات میں زیادتی حذف کر کے مکمل چھ سال بیان ہوئے ہیں جبکہ کہیں سات کا ذکر ہے اور کمی کو پورا گن لیا گیا ہے۔
(شرح مسلم، للنووی: ۹/ ۲۰۷)

3 بوقت نکاح رخصتی ضروری نہیں۔

4 چھوٹے بچوں اور بچیوں کا کھلونوں سے کھیلنا درست ہے۔

5 عمروں میں واضح فرق کے باوجود نکاح درست ہے۔

6 خاوند کی ذمہ داری ہے کہ بیوی کی خوشی کا خیال رکھے اور اس کے لیے خوشی کے مواقع پیدا کر دے۔

7 نکاح کے سلسلہ میں عمر کی شرعاً کوئی شرط نہیں لہٰذا ہمارے ملک کے عائلی قوانین میں نکاح سے متعلق جو عمر کی شرط لگائی گئی ہے شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

8 ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہجرت مدینہ سے دو سال قبل شوال میں ہوا جبکہ رخصتی ہجرت کے پہلے سال شوال میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی احادیث میں بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے، سورۂ نور میں آپ کی برأت سے متعلق آیات بھی موجود ہیں آپ ۵۷ یا ۵۸ ہجری کو ماہ رمضان میں فوت ہوئیں۔

## بَابُ زَوَاجِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

## [2]......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان

[۱۱۰۵]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ: أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَاهُ......

❶ انظر الحديث السابق برقم (۱۱۰۳)

أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَكَذَّبُوهَا، وَقَالُوا: مَا أَكْذَبَ الْغَرَائِبَ! ، حَتَّى أَنْشَأَ إِنْسَانٌ مِنْهُمُ الْحَجَّ، فَقَالُوا: أَتَكْتُبِينَ إِلَى أَهْلِكِ؟ فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ: فَصَدَّقُونِي وَازْدَدْتُ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ: مَا مِثْلِي نُكِحَ. أَمَّا أَنَا فَلَا وَلَدَ لِي وَأَنَا غَيُورٌ ذَاتُ عِيَالٍ، قَالَ: "أَنَا أَكْبَرُ مِنْكِ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ فَيُذْهِبُهَا اللّٰهُ، وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَأْتِيهَا وَيَقُولُ: ((أَيْنَ زُنَابُ))؟ حَتَّى جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاخْتَلَجَهَا، وَقَالَ: هَذِهِ تَمْنَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُرْضِعُهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيْنَ زُنَابُ))؟ فَقَالَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ وَوَافَقَهَا عِنْدَهَا: أَخَذَهَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي آتِيكُمُ اللَّيْلَةَ)). قَالَتْ: فَقُمْتُ فَوَضَعْتُ ثِفَالِي وَأَخْرَجْتُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِي جَرٍّ وَأَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدْتُهُ أَوْ عَصَرْتُهُ، قَالَتْ: فَبَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا، کہ جب وہ مدینہ آئیں تو انہوں نے مدینہ والوں کو بتایا کہ وہ ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہیں تو انہوں نے ان کی بات نہ مانی۔ اور کہا، اجنبی لوگ کتنے جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک انسان حج کو گیا تو انہوں نے کہا کیا تو اپنے گھر والوں کے لیے کوئی پیغام لکھنا چاہتی ہے؟ انہوں نے ان کو لکھ کر دے دیا، جب وہ مدینہ واپس آئے، تو فرماتی ہیں، انہوں نے میری تصدیق کی اور میری پہلے سے زیادہ عزت کرنے لگے، فرماتی ہیں جب میں حلال ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور مجھے منگنی کا پیغام دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، میرے جیسی سے کون نکاح کرے گا، اب میرے ہاں اولاد نہ ہوگی، اور میں غیرت مند، صاحب اولاد ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تجھ سے (عمر میں) بڑا ہوں، رہی غیرت تو اللہ اس کو دور فرما دیں گے۔ اور اولاد وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہے"، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عقد کرلیا اور آپ ان کے پاس آتے تو فرماتے: "زناب کہاں ہے؟" یہاں تک کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کو جلدی سے (ام سلمہ کی گود سے) چھین لیا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکتی ہے، جبکہ وہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) اسے دودھ پلاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: "زناب کہاں ہے؟" قریبہ بنت ابوامیہ، جو اس وقت وہاں موجود تھیں اس نے کہا اس کو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے

وَأَصْبَحَ فَقَالَ حِينَ أَصْبَحَ: ((إِنَّ لَكِ عَلَى أَهْلِكِ كَرَامَةً، فَإِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَإِنْ أُسَبِّعْ أُسَبِّعْ لِنِسَائِي)). ❶

لے لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں رات کو تمہارے پاس آؤں گا۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں اٹھی اور چکی کے نیچے رکھنے والے چمڑے کو بچھایا، اور گھڑے سے جو کے دانے نکالے، پھر چربی نکالی اور اس کو ان پر نچوڑ دیا، فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے رات گزاری اور صبح کی۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تیرے لیے تیرے گھر والوں کے ہاں عزت ہے، اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے سات دن مقرر کرتا ہوں، اور اگر میں نے سات دن مقرر کیے تو اپنی دوسری عورتوں کے لیے بھی سات کروں گا۔''

**فوائد**:...... ❶ بیوہ یا مطلقہ کو پیغام نکاح بھیجا جا سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ نکاح مسنون ہے۔ اگر چہ وہ اولاد والی ہی کیوں نہ ہو۔

❷ رشتہ داری قائم کرتے وقت اپنے حالات صحیح واضح کر دینے چاہئیں تاکہ بعد میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

❸ جب نبی علیہ السلام نے سیدہ ام سلمہ کو پیغام نکاح بھیجا اس سے کچھ عرصہ قبل ان کے ہاں سیدہ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تھی اور یہ انہیں دودھ پلاتی تھیں انہیں زینب کو نبی علیہ السلام پیار سے ''زناب'' کہتے تھے۔

❹ سیدہ ام سلمہ، نبی علیہ السلام سے عمر میں چھوٹی تھیں۔

❺ اولاد والی عورت سے نکاح کی صورت میں اس کے بچوں کی پرورش کا ذمہ دار اس کا بعد والا خاوند ہوگا اور یہ اولاد اس کی ''ربائب'' کہلائے گی۔

❻ مدخولہ بیوی کی پہلے خاوند سے جو جو لڑکیاں ہوں ان سے اب اس شوہر کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ (سورۃ النساء:۲۳)

❼ وہ چمڑا جسے چکی کے نیچے اس لیے بچھایا جاتا ہے کہ آٹا اس پر گرے اسے ''ثفال'' کہتے ہیں۔

❽ معلوم ہوا چربی کھانا اور اسے استعمال میں لانا درست ہے۔

❾ رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد شروع ایام میں ان کے کہنے پر مسلسل تین راتیں گزاریں۔

---

❶ اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٠١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٨٠)۔ واحمد: ٦/ ٢٩٥، ٣٠٧، ٣٠٨۔ والنسائي في الكبرىٰ (٨٩٢٦)۔ وصححه الحاكم: ٤/ ١٦، ١٧، وابن حبان.

⑩ نبی علیہ السلام نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خدشات رفع کرتے ہوئے انہیں بھرپور عزت واکرام سے نوازا۔

⑪ پہلی بیوی کی موجودگی میں جب دوسری شادی کی جائے تو نئی دلہن کے پاس چند دن رہنے کے بعد باری مقرر کرنی چاہیے۔

⑫ نئی آنے والی اگر دلہن کنواری ہو تو خاوند کو اس کے پاس پورا ہفتہ رہنا چاہیے اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو تین دن اقامت مسنون ہے جیسا کہ حدیث نمبر: ۱۱۰۷ سے واضح ہے۔

⑬ اگر خاوند بیوی یا مطلقہ سے نکاح کرے اور پھر شروع میں اس کے پاس مسلسل سات راتیں گزارے تو پھر دوسری بیوی یا بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہ کر باری کا آغاز کرنا ہوگا۔ پھر بعد میں خاوند کے لیے اخراجات شب باشی اور رہن سہن کے معاملات میں تمام بیویوں کو مساوی حقوق دینے ضروری ہیں۔

⑭ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ تھے ان کی وفات کے بعد ۴ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا۔ آپ نے ۵۹ یا ۶۱ ہجری میں وفات پائی۔

[۱۱۰۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ......

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا: ((لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ، وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ)). قَالَتْ: ثَلِّثْ. ❶

عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، اور ان کے ہاں صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا: "تیری وجہ سے تیرے گھر والوں پر کوئی رسوائی نہیں، اگر تو چاہے تو میں تیرے پاس سات دن گزاروں، اور سات ہی ان کے پاس، اور اگر تو چاہے تو تیرے پاس تین دن گزاروں گا پھر باری مقرر کروں گا۔" ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ تین دن گزاریں۔

[۱۱۰۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: لِلْبِكْرِ سَبْعٌ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ. ❷

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: کنواری کے لیے (شادی کے بعد خاوند کے رات گزارنے کے) سات دن ہیں اور بیوہ سے شادی کی صورت میں تین دن ہیں۔

---

❶ اخرجه مسلم، الرضاع، باب قدر ما تستحقه البكر والثيب عن اقامة الزوج عندها عقب الزفاف (١٤٦٠).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٠٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٨١)۔ (٤٣٨٢)۔

فوائد :...... مذکورہ روایت سیدنا انس کے واسطے سے اسی معنی میں مرفوعاً بھی مروی ہے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب اذا تزوج البکر علی الثیب، رقم: ۵۲۱۳، ۵۱۲٤۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ما تستحقه البکر...... الخ، رقم: ١٤٦١)

[١١٠٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا فَسَاقَ نِكَاحَهَا وَبِنَاءَهُ بِهَا وَقَوْلَهُ لَهَا: ((إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❶

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے منگنی کی، پھر اپنے نکاح، اور آپ ﷺ کے ان کے پاس رات گزارنے کی بات بیان کی اور آپ ﷺ کی اس بات کو بھی جو آپ ﷺ نے ام سلمہ سے کہی کہ ''اگر تو چاہے تو میں تیرے ہاں سات دن ٹھہروں گا اور سات ہی اُن (دوسری بیویوں) کے ہاں۔''

## بَابُ الْقِسْمَةِ

### [3]...... باری مقرر کرنے کا بیان

[١١٠٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، آپ نے آٹھ کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔

فوائد :...... ❶ اسلام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے افراد کو بیک وقت ایک سے زائد چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت دیتا ہے لیکن ان سب کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آنا بھی ضروری ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُئْوِيْ﴾ (الاحزاب: ٥١) سے بیویوں کی باری کے سلسلہ میں رخصت عنایت فرمائی تھی لیکن اس کے باوجود آپ باری کا اہتمام فرماتے جو آپ کے اعلیٰ اخلاق کی دلیل ہے۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١١٠٥)

❷ اخرجه البخاری، النكاح، باب كثرة النساء (٥٠٦٧)۔ ومسلم، الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها (١٤٦٥).

3 معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی نو بیویاں حیات تھیں۔

[۱۱۱۰]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ بَيْنَهُنَّ لِثَمَانٍ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں اور آپ نے ان میں آٹھ کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔

[۱۱۱۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❷

ہشام اپنے باپ سے روایت ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔

**فوائد** :...... 1 خاوند کا باری کے مطابق اپنی بیوی کے پاس رات رہنا یہ عورت کا حق ہے اگر عورت اس حق سے دست بردار ہونا چاہیے یا اپنا یہ حق کسی دوسری بیوی کو تفویض کرنا چاہیے تو وہ کر سکتی ہے۔

2 اگر کوئی عورت اپنا حق چھوڑ دے یا کسی دوسری بیوی کو دے دے تو بھی اس کی دیگر ضروریات کو پورا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔

3 رسول اللہ ﷺ کو ازواجِ مطہرات میں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ پیار تھا اس لیے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا حق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

4 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ پیار و محبت ہونے کے باوجود نبی علیہ السلام اپنی دیگر ازواج کے ساتھ معاشرتی برتاؤ میں ہر طرح سے عدل و انصاف فرماتے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: كان رسول الله ﷺ يقسم فيعدل ويقول: "اللهم هذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملك و لا املك" کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی ازواج میں ایام کو) تقسیم فرمائے اور عدل کرتے اور فرمایا کرتے۔ "اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جو میرے بس میں ہے اور مجھے اس بات پر ملامت نہ کرنا۔ جس کا تو مالک ہے اور اس پر میرا اختیار نہیں۔" (سنن ابو داود، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، رقم: ۲۱۳٤۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۱٤۰)

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (۱۱۰۹)

❷ اخرجه البخاري، الهبة وفضلها، باب هبة المرأة لغير زوجها، وعتقها اذا كان لها زوج فهو جائز...... الخ (۲۵۹۳)، (۵۲۱۲)۔ ومسلم، الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها (۱٤٦۳).

## بَابُ الْقُرْعَةِ

### [4]......قرعہ اندازی کا بیان

[۱۱۱۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ. [1]

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیوی کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔ ان میں سے جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے۔

**فوائد**:...... 1 دورانِ سفر بیوی کو ساتھ لے کر جانا اور عورت کا محرم کے ساتھ گھر سے ضرورت کے لیے نکلنا درست ہے۔

2 قرعہ اندازی جائز ہے۔

3 کسی مبہم معاملے کے تصفیہ کے لیے اور اگر کسی چیز کے ایک سے زائد حقدار ہوں تو ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے قرعہ اندازی کرنا مسنون ہے۔

## بَابُ صَدَاقِهِ لِأَزْوَاجِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### [5]......آپ ﷺ کے بیویوں کو دیئے ہوئے حق مہر کا بیان

[۱۱۱۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِيلَاءِ وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عائشہ ؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا حق مہر کیا تھا؟ (جو آپ نے بیویوں کو دیا) انہوں نے فرمایا: آپ کا حق مہر اپنی بیویوں کے لیے بارہ اوقیے اور ایک نش تھا۔ پھر فرمایا: جانتے ہو نش کتنا ہوتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے فرمایا: آدھا اوقیہ۔

---

[1] اخرجه البخاری، الشهادات، باب تعديل النساء بعضهن بعضا (٢٦٦١)۔ ومسلم، التوبة، فی حديث الإفك وقبول توبة القاذف (٢٧٧٠).

فِيهِ . ❶

**فوائد** :...... ❶ نکاح میں حق مہر ضروری ہے یہ عورت کا حق ہے اور اس کی ادائیگی مرد پر لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ (النسآء: ٤) عورتوں کو ان کے مہر بخوشی ادا کرو۔

❷ مہر کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کوئی شرعی مقدار نہیں ہے ہر آدمی اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق کم یا زیادہ دے سکتا ہے۔

❸ مہر کو بہت زیادہ بڑھا دینا ناپسندیدہ ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''عورتوں کا مہر بہت زیادہ قیمتی مت باندھو کیونکہ یہ چیز دنیا میں عزت اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا باعث ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تم سے زیادہ مستحق تھے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب الصداق، رقم: ٢١٠٦۔ سنن ترمذی، رقم: ١١١٤) لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ مہر بالکل واجبی سا برائے نام مقرر کیا جائے۔

❹ ایک اوقیہ چالیس درہم چاندی کے برابر ہے اور بارہ اوقیے پانچ سو درہم کے اور نش نصف اوقیہ یعنی بیس درہم، کل مقدار پانچ سو بیس درہم تقریباً (١/٢-١) ڈیڑھ کلوگرام چاندی کے برابر بنتی ہے۔ (واللہ اعلم)

## بَابُ الزَّوَاجِ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

## [6]......شادی میں گٹھلی کے وزن کے برابر سونا بطورِ حق مہر دینے کا بیان

[١١١٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَسْهَمَ النَّاسَ الْمَنَازِلَ، فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتَّى أُقَاسِمَكَ مَالِي وَأَنْزِلَ لَكَ عَنْ أَيِّ امْرَأَتِي شِئْتَ؟ وَأَكْفِيكَ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَأَصَابَ شَيْئًا، فَخَطَبَ امْرَأَةً فَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کی رہائش گاہوں کے لیے قرعہ اندازی فرمائی، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قرعہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے نام نکلا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ آئیں میں آپ کے لیے اپنا مال تقسیم کروں، اور میں آپ کے لیے اپنی دو بیویوں میں سے جس کو آپ چاہتے ہیں علیحدہ ہو جاتا ہوں، اور آپ کے لیے مزدوری بھی کروں گا، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے بازار کا راستہ بتا دیجیے۔ آپ

❶ اخرجه مسلم، النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد...... الخ (١٤٢٦).

كَمْ تَزَوَّجْتَهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ))؟ قَالَ: عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)). ❶

بازار نکل گئے اور کچھ مال کمایا، پھر ایک عورت کو منگنی کا پیغام بھیجا، بعد میں اس سے شادی کرلی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا: ''اے عبدالرحمٰن! کتنے مہر پر تو نے اس سے شادی کی؟'' عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا، سونے کی ایک گٹھلی پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ کر، اگرچہ ایک بکری ہی کا ہو۔''

**فوائد**: ...... ❶ نبی علیہ السلام نے مہاجرین وانصار کے مابین بھائی چارہ قائم فرمایا تو انصار نے ایثار وقربانی کی بے مثال تاریخ رقم فرمائی کہ اپنی منقولہ وغیر منقولہ جائیدادوں میں مہاجرین کو شریک فرما لیا۔

❷ اگر کوئی مسلمان بھائی خیر خواہی کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا اخلاقی فریضہ ہے۔

❸ عہد نبوی میں اہل اسلام مدینہ منورہ کے بازاروں میں تجارت کرتے تھے۔

❹ سونا اور چاندی بطور حق مہر دینا درست ہے۔

❺ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ:

''النواة خمسة دراهم ولانش عشرون والاوقية اربعون''

''ایک نواۃ (گٹھلی) پانچ درہم کے اور نش بیس درہم کے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔''

(سنن ابو دائود، رقم: ٢١٠٩)

❻ شادی کے موقع پر حسب استطاعت ولیمہ مسنون ہے۔

[١١١٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا))؟ قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی طرف آئے تو ان (کے کپڑے یا جسم) پر زرد رنگ کا نشان تھا، رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے شادی کرلی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتنا مہر دیا ہے؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک

❶ اخرجه البخاری، البیوع، باب ماجاء فی قول اللّٰه عزوجل فاذا قضیت الصلوة...... الخ (٢٠٤٩)۔ ومسلم، النکاح، باب الصداق وجواز کونه تعلیم قرآن وخاتم جدید...... الخ (١٤٢٧).

لَـهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)). ❶

گٹھلی برابر سونا دیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اچھا، تو ولیمہ کر خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔''

**فوائد**:...... ❶ زعفران اور زرد رنگ کا استعمال مردوں کے لیے ممنوع ہے ممکن ہے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی بیوی کی خوشبو وغیرہ کا زرد رنگ ان کے لباس پر لگ گیا ہو جس سے متعلق نبی علیہ السلام نے ان سے دریافت فرمایا ہو۔

❷ شادی کے لیے حسب ونسب اور ذات برادری کا ایک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اپنی قوم اور باہر کسی دوسری قوم میں دونوں طرح شادی کرنا جائز ودرست ہے۔

❸ حق مہر کی فوری ادائیگی بہتر ہے۔

❹ اسلام میں مروجہ بارات کا کوئی تصور نہیں وگرنہ یہ کیسے ممکن ہے ایک چھوٹی سی بستی میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی شادی ہو اور وہ اپنی محبوب ترین شخصیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ساتھ نہ لے کر جائیں۔

❺ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہ تھے۔

❻ شادیوں میں لمبی چوڑی باراتیں، پرتکلف اور انواع واقسام کے کھانوں سے ضیافتیں سراسر اسراف وتبذیر ہے۔

[۱۱۱۶]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَـنْ أَنَـسٍ: أَنَّ عَبْـدَ الـرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَـلَـى وَزْنِ نَـوَاةٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الـصَّدَاقِ وَالْإِيلاءِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک گٹھلی برابر سونا پر شادی کی۔

## بَابُ الزَّوَاجِ عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ

## [7]...... قرآن کی کسی سورت پر شادی کر دینے کا بیان

[۱۱۱۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَـنْ سَهْـلِ بْـنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ الـلّٰهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَـوِيـلا، فَـقَـامَ رَجُـلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ:

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے خود کو آپ کو ہبہ کر دیا، وہ دیر تک کھڑی رہی، پھر ایک صحابی کھڑا ہوا اور اس نے

❶ اخرجه البخاری، النكاح، باب الصفرة للمتزوج (٥١٥٣).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١١١٤)

زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ))؟ ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلا إِزَارِي هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ، جَلَسْتَ لا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا))، فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا . قَالَ: ((فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)) . فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ))؟ قَالَ: نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) . [1]

کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سے میرا نکاح کر دیں اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ”اس کو مہر دینے کے لیے تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟“ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے پاس اس تہبند کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ تم اسے دے دو گے تو تم بیٹھ جاؤ گے تمہارے پاس تہبند نہ ہوگا، کوئی چیز تلاش کرلو۔“ اس نے کہا: میں کچھ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔“ اس صحابی نے تلاش کیا مگر کچھ نہ ملا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے۔“ اس نے کہا: ہاں، فلاں، فلاں سورۃ، انہوں نے سورتوں کے نام لیے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارا نکاح اس سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمہیں قرآن یاد ہے۔“

**فوائد** :...... 1 حدیث میں مذکور ہبہ کا معاملہ صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الاحزاب : ٥٠)

”اور وہ ایمان والی عورت جو اپنا آپ نبی کو ہبہ کر دے اور نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہئیں تو یہ خاص طور پر صرف (اے نبی!) آپ کے لیے ہے اور مومنوں کے لیے نہیں ہے۔“

2 معمولی سے معمولی چیز بھی بطورِ حق مہر دی جا سکتی ہے۔

3 تعلیم قرآن کو حق مہر مقرر کرنا درست ہے۔

4 معلوم ہوا غیر مادی اشیاء بھی بطورِ حق مہر متعین کرنا جائز ہے۔

[1] اخرجه البخاري، الوكالة، باب وكالة المرأة الامام في النكاح (٢٣١٠)، (٥٠٢٩)، (٥٠٣٠)۔ ومسلم، النكاح، باب الصداق جواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد...... الخ (١٤٢٥).

5 حاکم وامیر ولی کی حیثیت سے کسی عورت کا نکاح کر سکتا ہے۔

6 انتہائی کنگال اور مفلس انسان کا بھی نکاح کیا جا سکتا ہے۔

7 عورتوں کے لیے لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

8 رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے اسے فرمایا: ''کیا بات ہے کہ میں تجھ پر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں۔'' (سنن ابو داؤد، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی خاتم الحدید، رقم: ۴۲۲۳۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۷۸۵)

[۱۱۱۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَ امْرَأَةً بِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ. [1]

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نکاح قرآن کی سورتوں کے عوض کیا۔

[۱۱۱۹]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ: أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً قَائِمَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدَاقِهَا، فَقَالَ: ((الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِيلَاءِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [2]

ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ اس نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک صحابی نے نبی ﷺ کی طرف کھڑی عورت سے منگنی کا پیغام بھیجا، تو نبی ﷺ نے انہیں اس کے مہر کے متعلق کہا، اور فرمایا: ''جاؤ تلاش کرو، اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔''

## بَابُ النِّكَاحِ فِي الْمَرَضِ وَصَدَاقِ الْمِثْلِ

## [8]...... بیماری میں نکاح کرنے اور مہر مثل کا بیان

[۱۱۲۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۱۱۱۷)

[2] انظر الحديث السابق برقم (۱۱۱۷)

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ سَأَلَ امْرَأَةً لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ مِيرَاثِهَا مِنْهُ فِي مَرَضِهِ فَأَبَتْ فَقَالَ: لَأُدْخِلَنَّ عَلَيْكِ فِيهِ مَنْ يَنْقُصُ حَقَّكِ أَوْ يَضُرُّ بِهِ فَنَكَحَ ثَلَاثًا فِي مَرَضِهِ أَصْدَقَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ، فَأَجَازَ ذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ: إِنْ كَانَ صَدَاقَ مِثْلِهِنَّ جَازَ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ رُدَّتِ الزِّيَادَةُ وَقَالَ فِي الْمُحَابَاةِ كَمَا قُلْتُ أَنَا فِي كِتَابِ الْوَصَايَا الَّذِي لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ. ❶

عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ ام حکیم کے بیٹے نے اپنی بیماری میں اپنی بیوی سے کہا کہ وہ اس کے لیے اس کی میراث سے کچھ نکال دے، تو اس عورت نے انکار کردیا، تو ام حکیم کے بیٹے نے کہا، میں تجھ پر اس میراث میں ان کو داخل کروں گا جو تیرے حق کو کم کریں گی یا اس میں نقصان دہ ثابت ہوں، لہٰذا انہوں نے اپنی بیماری میں تین نکاح کرلیے، اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ہزار حق مہر دیا، عبدالملک بن مروان نے اس کو جائز قرار دیا۔ سعید بن سالم کہتے ہیں اگر تو ان عورتوں کا مہر، مہر مثل ہو تو درست ہے اور اگر مثل سے زیادہ ہے تو پھر زائد رقم کو واپس کردیا جائے گا۔

[۱۱۲۱]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ:...... أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ: أَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ فِي شَكْوَاهُ أَنْ يُخْرِجَ امْرَأَةً مِنْ مِيرَاثِهَا فَأَبَتْ فَنَكَحَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ نِسْوَةٍ وَأَصْدَقَهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ، فَأَجَازَ ذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ وَشَرَّكَ بَيْنَهُنَّ فِي الثُّمُنِ. قَالَ الرَّبِيعُ: هَذَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ نَصٌّ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَرَى ذَلِكَ صَدَاقَ مِثْلِهِنَّ وَلَوْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ صَدَاقِ مِثْلِهِنَّ جَازَ النِّكَاحُ، وَبَطَلَ مَا زَادَ عَلَى صَدَاقِ مِثْلِهِنَّ إِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ؛ لِأَنَّهُ فِي حُكْمِ الْوَصِيَّةِ وَالْوَصِيَّةُ لَا تَجُوزُ لِوَارِثٍ. ❷

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ام حکم نے اپنی بیماری میں ارادہ کیا کہ اس کی بیوی اس کی میراث سے (صدقہ، خیرات وغیرہ) نکالے، اس عورت نے انکار کردیا، تو انہوں نے اس پر تین اور عورتوں سے نکاح کرلیا، اور ان میں سے ہر ایک عورت کو ایک ہزار دینار حق مہر دیا، عبدالملک بن مروان نے اس کو جائز قرار دے کر ان کو آٹھویں حصے میں حصہ دار بنا دیا۔ ربیع نے کہا، امام شافعی رحمہ اللہ کی یہ بات نص ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے خیال میں یہ مہر مثل تھا، اور اگر ان کے مہر مثل سے زائد ہو تو نکاح تو تب بھی جائز ہے البتہ مہر مثل سے زیادہ مہر باطل قرار پائے گا اگر وہ اپنی اسی

❶ اسنادہ ضعیف لعنعنۃ ابن جریج: اخرجہ البیہقی فی المعرفۃ السنن والآثار (۳۹۲۹).

❷ اسنادہ ضعیف لعنعنۃ ابن جریج: اخرجہ البیہقی: ٦/ ٢٧٦۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (۳۹۲۷).

بیماری میں فوت ہو جائے۔ کیونکہ یہ وصیت کے حکم میں ہے اور وارثوں کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔

[١١٢٢]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ......

عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ بِنْتُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَهَا فَحُدِّثَ أَنَّهَا عَاقِرٌ لَا تَلِدُ، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ مُجَامَعَتِهَا فَمَكَثَتْ حَيَاةَ عُمَرَ وَبَعْضَ خِلَافَةِ عُثْمَانَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ لِتَشْرَكَ نِسَاءَهُ فِي الْمِيرَاثِ وَكَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع نے بیان کیا کہ حفص بن مغیرہ کی بیٹی عبداللہ بن ابی ربیعہ کے نکاح تھی اور انہوں نے اسے طلاق دے دی، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کرلی۔ ان سے یہ بات بیان کی گئی کہ یہ عورت بانجھ ہے اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو انہوں نے اس کے ساتھ صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے کچھ عرصہ اسی طرح رہی۔ پھر اس سے عبداللہ بن ابی ربیعہ نے دوبارہ شادی کرلی، وہ بیمار تھے (شادی اس لیے کی) تاکہ وہ اس کی بیویوں میں ان کی میراث کی حصہ دار بن سکے، اور ان کی آپس میں رشتہ داری بھی تھی۔

[١١٢٣]...... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ فِي كِتَابِ النِّكَاحِ فِي الْإِمْلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ نَكَحَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَجَازَ ذَلِكَ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ. ❷

نافع سے روایت ہے کہ ابن ابی ربیعہ نے بیماری میں نکاح کیا اور یہ جائز ٹھہرا۔

## بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ

## [9]...... نکاح کی ترغیب دلانے کا بیان

[١١٢٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ لَا يَنْكِحُ

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

❶ اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٦/ ٢٧٦- وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٩٢٦).

❷ اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٣٩٢٨)- وعبدالرزاق (١٠٦٦٩).

فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ: تَزَوَّجْ، فَإِنْ وُلِدَ لَكَ وَلَدٌ فَعَاشَ مِنْ بَعْدِكَ دَعَوْا لَكَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❶

نکاح نہ کرنے کا ارادہ کیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کہا، شادی کرلو، اگر تیرے ہاں اولاد ہوئی تو وہ تیرے (فوت ہو) جانے کے بعد تیرے لیے دعا کریں گی۔

**فوائد**:...... ❶ نکاح کے بے شمار معاشی، معاشرتی اور شرعی فوائد ہیں جن کی بنا پر شریعت اسلامیہ نے اس کی بہت زیادہ ترغیب دلائی ہے۔ یہ ایک ایسا مہذب رشتہ ہے جو جذبات کو محفوظ بناتا اور عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے بہترین علاج تجویز کرتا ہے۔

❷ نکاح کے بے شمار فوائد میں سے ایک اخروی فائدہ نیک وصالح اولاد ہے جو انسان کی وفات کے بعد اس کے حق میں دعائے خیر کرتی ہے اور انسان کے لیے بلندی درجات کا باعث بنتی ہے۔

❸ بڑی بہنوں کو اپنے چھوٹے بھائیوں کی اصلاح کرنی چاہیے۔

## بَابٌ: لا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

## [10]......تم میں سے کوئی کسی عورت کو اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام (نکاح) نہ بھیجے

[١١٢٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)). ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے۔

**فوائد**:...... ❶ نکاح کے پیغام پر پیغام بھیجنا ممنوع اور حرام ہے۔

❷ اس ممانعت کا سبب یہ ہے کہ ایسا کرنے سے دو خاندانوں میں عداوت کا قوی امکان ہے جو اسلام کے مزاج کے منافی ہے۔

❸ جن کو پیغام نکاح بھیجا گیا ہے اگر ان کی طرف سے انکار ہو یا ابھی تک انہوں نے مرد کو قبول کرنے کا فیصلہ نہ کیا ہو تو ایسی صورت میں پیغام نکاح بھیجنا درست ہے۔

[١١٢٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٧٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٠٥٧)۔ وعبدالرزاق (١٠٣٨٨)۔ وسعيد بن منصور (٥٠٨).

❷ اخرجه البخاري، النكاح، باب لا يخطب على خطبة اخيه حتى ينكح او يدع (٥١٤٢)، (٢١٣٩)۔ ومسلم، النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن أو يترك (١٤١٢).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَقَدْ زَادَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ: ((حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ)). ❶

ایک اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔ اور بعض محدثین نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ "یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لے یا وہ منگنی توڑ دے۔"

[١١٢٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)). ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے۔"

[١١٢٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)). ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے۔"

[١١٢٩]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَيَّاطِ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ التَّعْرِيضِ بِالْخِطْبَةِ. ❹

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی منگنی پر آدمی کو منگنی کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ اس سے نکاح نہ کرے یا اسے چھوڑ نہ دے (یعنی منگنی توڑ دے۔)

---

❶ اخرجه البخاري، النكاح، باب لا يخطب على خطبة اخيه حتى ينكح او يدع (٥١٤٤)، (٢١٤٠)۔ ومسلم، النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه...... الخ (١٤١٣).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١١٢٥)

❸ انظر الحديث السابق برقم (١١٢٦)

❹ صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤١٨٧)۔ واحمد: ٢/ ٤٢ .

## بَابُ التَّعْرِيضِ بِالْخِطْبَةِ

### [11]......اشارہ، کنایہ میں نکاح کا پیغام بھیجنے کا بیان

[۱۱۳۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ [البقرة: ۲۳۵] . أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا: إِنَّكِ عَلَيَّ لَكَرِيمَةٌ، وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى سَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ رِزْقًا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.[1]

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارہ، کنایہ سے عورتوں کو نکاح کے متعلق کہو“ (البقرۃ: ۲۳۵) سے متعلق فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کسی عورت کو اس کے خاوند کی وفات کی عدت میں کہے، تو میرے لیے باعث عزت ہے، میں تجھ میں رغبت رکھنے والا ہوں، اللہ تعالیٰ تیری طرف خیر یا رزق لانے والے ہیں یا اس سے ملتی جلتی بات کہے۔

**فوائد:** ......معلوم ہوا دورانِ عدت بیوہ عورت کو اشارے کنائے سے پیغامِ نکاح بھیجنا درست ہے۔

[۱۱۳۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: ((وَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي)) . قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ)) .[2]

فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: ”جب تیری عدت ختم ہو جائے مجھے اطلاع کرنا۔“ کہتی ہیں جب میری عدت ختم ہوئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ معاویہ اور ابوجہم رضی اللہ عنہما نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”معاویہ مفلس آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابوجہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔“ اللہ نے ان سے نکاح میں اتنی خیر وخوبی دی

---

[1] صحیح: اخرجه البيهقي: ۷/ ۱۷۸- وابن ابی شيبة (۱۶۸۳۵)، (۱۶۸٤٤)- ومالك في الموطا، النكاح، باب ماجاء في الخطبة.

[2] اخرجه مسلم، الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (۱٤۸۰).

کہ مجھ پر، دوسری عورتیں رشک کرنے لگیں۔

**فوائد:** ...... 1 سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند نے طلاق بتہ دی تھی اور یہ اس کی عدت گذار رہی تھیں کہ نبی علیہ السلام نے انہیں فرمایا: ((اذا حللت فآذنینی))۔

2 ان کے پہلے خاوند کا نام ابوحفص بن مغیرہ یا ابوعمر بن حفص تھا۔

3 طلاق یافتہ عورت کو بھی دورانِ عدت پیغامِ نکاح بھیجا جاسکتا ہے۔

4 نکاح کا پیغام دینے والے کے ہر طرح کے حالات کا بغور جائزہ لے کر اسے قبول یا رد کرنا چاہیے۔

5 شرعی ضرورت سے کسی کا عیب بیان کرنا ممنوعہ اور حرام غیبت کے زمرے میں نہیں آتا۔

6 اللہ اور اس کے رسول کی بات ماننے میں ہی خیر ہے۔

[١١٣٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ فَاطِمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِ زَوْجِهَا: ((فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي)). قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ انْكِحِي أُسَامَةَ)). قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ قَالَ: ((انْكِحِي أُسَامَةَ)). فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّالِثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

فاطمہ رضی اللہ عنہا (بنت قیس) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے خاوند کی طرف سے طلاق کی صورت میں عدت کے دوران کہا: ''جب تیری عدت پوری ہوجائے تو مجھے بتانا۔'' فرماتی ہیں، جب میری عدت پوری ہوئی تو میں نے آپ کو بتایا کہ معاویہ اور ابوجہم رضی اللہ عنہما نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاویہ مفلس آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابوجہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، لہٰذا تو اسامہ سے نکاح کرلے۔'' فرماتی ہیں، مجھے یہ بات ناپسند لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ کہا: ''تم اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلو۔'' پھر میں نے ان سے نکاح کرلیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر دی کہ عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

❶ انظر الحدیث السابق برقم (١١٣١)

## بَابُ لا نِكَاحَ إِلا بِوَلِيٍّ مُرْشِدٍ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ

## [12]......مرشد ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہے

[۱۱۳۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لا نِكَاحَ إِلا بِوَلِيٍّ مُرْشِدٍ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا: مرشد ولی اور دو دیانتدار گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

**فوائد**:...... ❶ نکاح کے سلسلہ میں جہاں والدین کو لڑکی پر جبر کرنے اور اس کی رضا مندی حاصل کیے بغیر اس کی شادی سے منع کیا گیا ہے وہیں ولی سرپرست کی اجازت کے بغیر منعقد ہونے والے نکاح کو شرعاً غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

❷ اگر ولی جابر یا ذہنی طور پر معذور پاگل ہو تو لڑکی کے باپ کی طرف سے قریبی تعلق دار مثلاً دادا، چچا، تایا وغیرہ اس کے ولی ہوں گے لیکن کسی لڑکی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ گھر سے بھاگ کر چوری چھپے اپنا نکاح خود کر لے۔

❸ معلوم ہوا نکاح کے موقع پر کم از کم دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم وغیرہ میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(سنن ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا ببینة، رقم: ١١٠٤)

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے "ولا تشترط العدالة حتى ينعقد بحضرة الفاسقين عندنا" کہ نکاح کے گواہوں میں عدالت شرط نہیں ہے بلکہ ہمارے نزدیک دو فاسقوں کے روبرو بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

(الهدايه، كتاب النكاح: ٤/ ٣٠٦)

[١١٣٤]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لا نِكَاحَ إِلا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ وَوَلِيٍّ مُرْشِدٍ، وَأَحْسَبُ مُسْلِمًا قَدْ سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ خُثَيْمٍ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِيَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ولی، دو دیانتدار گواہوں اور مرشد ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اور میرے خیال میں مسلم بھی کہا اس کو ابن جریج نے ابن خثیم سے سنا ہے۔

---

❶ صحيح بطرقه: اخرجه البيهقى: ٧/ ١١٢، ١٢٤، ١٢٦۔ وعبدالرزاق (١٠٤٨٣)۔ وابن ابى شيبة (١٥٩١٧).

مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ . ❶

## بَابُ إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ

## [13]...... جب دو ولی نکاح کریں تو پہلا زیادہ حق دار ہے

[١١٣٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ، وَإِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ)) . ❷

نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب دو ولی نکاح کریں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے، اور جب دو صاحبِ اختیار ایک ہی چیز کو بیچیں تو پہلے بیع کرنے والے کی بیع درست ہو۔''

[١١٣٦]...... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ)) . أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ . ❸

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔''

## بَابُ: الْمَرْأَةِ لَا تَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ

## [14]......عورت عقد نکاح کی ولی نہیں بن سکتی

[١١٣٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُخْطَبُ إِلَيْهَا

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے بیان کیا، فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کے خاندان میں سے کسی عورت کا

---

❶ سنده قوى: اخرجه البيهقى: ٧/ ١٢٦۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٠٧٦).

❷ اخرجه ابوداود، النكاح، باب اذا انكح الوليان (٢٠٨٨)۔ والترمذى، النكاح، باب ماجاء فى الوليين يزوجان (١١١٠)۔ وقال حسن. والنسائى البيوع، باب الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق (٤٦٨٦)۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٣٥، ١٧٤، ١٧٥.

❸ انظر الحديث السابق برقم (١١٣٥)

الْـمَرْأَةُ مِـنْ أَهْـلِهَـا فَتَشْهَـدُ، فَإِذَا بَقِيَتْ عُقْدَةُ النِّكَاحِ قَالَتْ لِبَعْضِ أَهْلِهَا: زَوِّجْ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لا تَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ. ❶

خطبہ نکاح پڑھا جاتا اور وہ حاضر ہوتیں۔ جب عقد نکاح باقی رہ جاتا تو وہ گھر والوں میں سے کسی کو کہتیں اس کی شادی کرو کیونکہ عورت عقد نکاح کی ولی نہیں بن سکتی۔

[۱۱۳۸]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لا تُنْكِحُ الْـمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ؛ فَـإِنَّ الْـبَغِيَّ إِنَّمَا تُنْكِحُ نَفْسَهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت کی ولی بن کر نکاح نہ کرے، بے شک زانیہ عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

**فوائد:**...... ❶ معلوم ہوا ولایت کے لیے مرد کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

❷ عورت عورت کی ولی نہیں بن سکتی یعنی باپ کی بجائے ماں ولی نہیں بن سکتی اگر باپ نہیں ہے تو چچا یا بھائی ولی ہوگا۔

❸ لڑکی اپنا نکاح خود بھی نہیں کرسکتی اگر ایسا کرے گی تو وہ بدکاری کا ارتکاب کرے گی۔

❹ لڑکے کے لیے ولایت ضروری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

## بَابُ بُطْلانِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَرَدِّهِ

## [15]...... بغیر ولی کے نکاح کے باطل اور مردود ہونے کا بیان

[۱۱۳۹]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلاثًا)). ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

---

❶ اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٧/ ١١٢ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٠٨٦)۔ وعبدالرزاق (١٠٤٩٩)۔ وابن ابي شيبة (١٥٩٥٣).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ١١٠ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٠٧٧)۔ وعبدالرزاق (١٠٤٩٤)۔ وابن ابي شيبة (١٥٩٦٠)۔ وقد ثبت مرفوعًا به، رواهُ ابن ماجة (١٨٨٢)۔ والدارقطني: ٣/ ٢٢٧، ٢٢٨.

❸ اخرجه ابوداود، النكاح، باب في الولي (٢٠٨٣)۔ وابن ماجة، النكاح، باب لا نكاح الا بولي (١٨٧٩)۔ والترمذي، النكاح، باب ماجاء لا نكاح الا بولي (١١٠٢)۔ وقال "حسن" وصححه ابن الجارود (٧٠٠)۔ والحاكم: ٢/ ١٦٨ـ وابن حبان.

کلمات تین مرتبہ دہرائے۔

[١١٤٠]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثًا، وَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)). ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس عورت سے ہم بستری کرے تو اس پر حق مہر کی ادائیگی واجب ہے۔ کیونکہ اس نے اس کے بدلے عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا۔ اگر اولیاء کا آپس میں اختلاف ہوجائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہے۔“

**فوائد**:...... ❶ ولی کے بغیر نکاح باطل ہے۔

❷ عورت از خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔

❸ صحبت کے بعد جدائی کی صورت میں مرد کے ذمہ پورے حق مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

❹ نظامِ خلافت میں امیر اور حاکم کو نکاح کے معاملات میں مداخلت کا حق حاصل ہے۔

❺ لاوارث بچی کا اگر کوئی ایسا رشتہ دار موجود نہ ہو جو اس کے مفادات کا احساس کرنے والا ہو تو ایسی صورت میں حاکم کو سرپرست کا کردار ادا کرنا چاہیے۔

❻ صحیح احادیث کے خلاف ہدایہ میں لکھا ہے: ”ينعقد نكاح الحرة العاقلة البالغة برضاء ها وان لم يعقد عليها ولي بكرا كانت او ثيبا.“ ”آزاد، عاقلہ، بالغہ کا نکاح اس کی مرضی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ اس کے ولی نے نہ کیا ہو، عورت خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ ہو۔“ (هدايه، باب فى الاولياء: ٢/ ٣١٣)

❼ عقد نکاح کے لیے ولایت کو ضروری نہ سمجھنا غلط ہے اور ایسے منعقد ہونے والے نکاح کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[١١٤١]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: نَكَحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ، يُقَالُ لَهَا: بِنْتُ أَبِي ثُمَامَةَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُضَرِّسٍ، فَكَتَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ

عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بنی بکر بن کنانہ میں سے ایک عورت نے جسے بنت ابی ثمامہ کہا جاتا تھا، عمر بن عبداللہ بن مضرس سے نکاح کیا۔ علقمہ بن علقمہ العتواری

❶ انظر الحديث السابق برقم: (١١٣٩)

عَـلْقَمَةَ الْعُتْوَارِيُّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، إِذْ هُوَ وَالِي الْمَدِينَةِ: إِنِّي وَلِيُّهَا وَإِنَّهَا نَكَحَتْ بِغَيْرِ أَمْـرِي فَـرَدَّهُ عُـمَرُ وَقَدْ أَصَابَهَا قَالَ: فَأَيُّ امْرَأَةٍ نَـكَـحَـتْ بِـغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَلا نِكَاحَ لَهَا ، لأَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَنِكَاحُهَا بَـاطِـلٌ ، وَإِنْ أَصَـابَـهَـا فَـلَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا بِمَا أَصَـابَ مِـنْهَا بِمَا قَضَى لَهَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❶

نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا جبکہ وہ مدینہ کے گورنر تھے کہ میں اس عورت کا ولی ہوں اور اس نے میرے مشورہ کے بغیر شادی کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو فسخ کردیا، جبکہ وہ آدمی اس سے ہم بستری کر چکا تھا۔ فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح نہیں ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا نکاح باطل ہے۔ اور اگر مرد نے اس سے ہم بستری کی تو اس کے لیے مہر مثل ہے۔ اس کے بدلے جو اس نے اس سے حاجت پوری کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ کے مطابق جو آپ نے ایسی عورت کے لیے کیا۔

[١١٤٢]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ:......

أَخْبَـرَنِـي عِـكْـرِمَةُ بْـنُ خَـالِدٍ ، قَالَ: جَمَعَتِ الـطَّـرِيـقُ رُفْـقَةً فِيهِـمُ امْرَأَةٌ ثَيِّبٌ فَوَلَّتْ رَجُلا مِـنْهُـمْ أَمْـرَهَا فَزَوَّجَها رَجُلا ، فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا . ❷

عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ دوران سفر ایک جماعت اکٹھی ہوگئی اور ان میں ایک عورت بیوہ تھی، ایک آدمی ان میں سے اس کا ولی بنا اور اس نے اس کا دوسرے آدمی سے نکاح کرا دیا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے اور کروانے والوں کو کوڑے لگوائے اور اس نکاح کو فسخ کردیا۔

[١١٤٣]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَـنْ عَبْـدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبَدٍ: أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِكَاحَ امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ وَلِيٍّ . ❸

عبدالرحمٰن بن معبد سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے نکاح کو باطل قرار دیا جس نے ولی کے بغیر نکاح کیا۔

[١١٤٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

❶ اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج والجزء المرفوع مرسل: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٠٧٩)۔ وعبدالرزاق (١٠٤٨٤)۔ وابن ابی شيبة (١٥٩٤١).

❷ اسنادهٗ ضعيف لانقطاعه ، فان عكرمة بن خالد لم يسمع من عمر بن الخطاب: اخرجه البيهقي: ٧/ ١١١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٠٧٢)۔ والدارقطني: ٣/ ٢٢٥۔ وعبدالرزاق (١٠٤٨٦)۔ وابن ابی شيبة (١٥٩٣٦).

❸ اسناده ضعيف لانقطاعه فان عبدالرحمن بن معبد لم يسمع من عمر بن الخطاب: اخرجه البيهقي: ٧/ ١١١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٠٧٢)۔ وعبدالرزاق (١٠٤٨٥)۔ وسعيد بن منصور (٥٧٥).

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ إِلا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، فَقَالَ: هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ، فَلا أُجِيزُهُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ. ❶

ابوالزبیر نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے نکاح کا معاملہ لایا گیا جس میں صرف ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خفیہ نکاح ہے، اور میں اسے جائز قرار نہیں دیتا، اور اگر میں پہلے اس کو بیان کر چکا ہوتا تو اب میں رجم کرتا۔

## بَابُ الْمُخْتَفِي وَالْمُخْتَفِيَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمَوْصُولَةِ

### [16]......خلوت کے راز افشا کرنے والا اور کرنے والی، مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی کا بیان

[١١٤٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ......

عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ. ❷

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خلوت کے راز ظاہر کرنے والے اور کرنے والی (دونوں پر) پر لعنت فرمائی۔

**فوائد**:...... مباشرت کے حالات و واقعات لوگوں کو بیان کرنا خلاف مروۃ اور ممنوع ہے۔ ایسا کام کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید سنائی ہے۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ان من اعظم الامانة عند الله يوم القيامة، الرجل يفضي الى امرأته وتفضي اليه ثم ينشر سرها))

''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات امانت میں بہت بڑی خیانت شمار ہوگی کہ ایک مرد اپنی بیوی کے اور بیوی اپنے شوہر کے قریب ہو اور پھر وہ اس کے راز کو پھیلا دے۔''

(صحيح مسلم، النكاح، باب تحريم افشاء سر المرأة، رقم: ١٤٣٧)

[١١٤٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ......

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

اسماء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے

---

❶ اسناده ضعيف لانقطاعه، فان ابا الزبير لم يسمع من عمر اخرجه البيهقي: ٧/ ١٢٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤١٠٣).

❷ اسناده ضعيف لارساله: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٧٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٧٠).

عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ ابْنَةً لِي أَصَـابَتْهَـا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَـقَـالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لُـعِـنَـتِ الْـوَاصِـلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِـنْ كِتَـابِ الْجَنَائِزِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❶

پاس آئی اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیٹی کو خسرہ کا بخار ہوا تو اس کے بال جھڑ گئے، کیا اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔''

**فوائد**:...... ❶ عورتوں کے لیے اپنے خاوند کی خوشی کے لیے شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے زیب و زینت اختیار کرنا درست ہے۔

❷ اگر عورت کے بال چھوٹے یا کم ہوں تو ان بالوں کو بڑھانے کے لیے وِگ کا استعمال کرنا ممنوع اور حرام ہے۔

❸ غلط کام کرنے والا اور غلط کام میں معاونت فراہم کرنے والا دونوں مجرم ہیں۔

❹ عورتوں کو غیر شرعی زیب و زینت اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

## بَابٌ: الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ

## [17]......شوہر دیدہ اپنی ذات پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے

[١١٤٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الأَيِّمُ أَحَـقُّ بِـنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). ❷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت اپنی ذات پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے، اور اس کی اجازت اس کا چپ رہنا ہے۔''

**فوائد**:...... ❶ شوہر دیدہ، بیوہ یا مطلقہ عورت اپنے نفس سے متعلق ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ وہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔

❷ نکاح میں ولایت کے ساتھ ساتھ لڑکی کی رضا مندی بھی ضروری ہے ولی کو جبر و اکراہ کا حاصل نہیں ہے۔

---

❶ اخرجه البخاری، اللباس، باب الموصوله (٥٩٣٦)، (٥٩٤١)۔ ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة...... الخ (٢١٢٢).

❷ اخرجه مسلم، النكاح، باب استيذان الثيب فى النكاح بالنطق، والبكر بالسكوت (١٤٢١).

3 اگر کنواری لڑکی شرم وحیا کی وجہ سے بول کر رضا مندی کا اظہار نہ کرے تو اس کی خاموشی کو رضا مندی تصور کیا جائے گا۔

4 مطلقہ اور بیوہ کا دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے۔

[١١٤٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. 1

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ اپنی ذات پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے، اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔“

## بَابُ وِلايَةِ الآبَاءِ وَرَدِّ نِكَاحِ الثَّيِّبِ إِذَا كَرِهَتْهُ

## [18]...... باپ، دادا کے ولی بننے، شوہر دیدہ کے ناپسندیدگی کی صورت میں ہونے والے نکاح کو باطل قرار دینے کا بیان

[١١٤٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ نُعَيْمًا أَنْ يُؤَامِرَ أُمَّ ابْنَتِهِ فِيهَا. 2

ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نعیم کو بیٹی کی ماں سے (نکاح) کرنے کی صورت میں مشورہ کا حکم دیا۔

[١١٥٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ......

عَنْ خَنْسَاءَ ابْنَةِ خِذَامٍ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا، وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِيَ مِنَ الْجُزْءِ

خنساء بنت خزام سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کردیا، اور وہ ثیبہ تھیں، انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا لہٰذا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو باطل قرار دیا۔

---

1 انظر الحديث السابق برقم (١١٤٧)

2 اسناده ضعيف لإعضاله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٠٨٤).

الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❶

فوائد :...... ❶ ولی کو پہلے لڑکی سے رضا مندی معلوم کرنے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے تا کہ بعد میں ناخوش گوار حالات پیدا نہ ہو۔

❷ ولی کا باکرہ پر جبر درست نہیں بیوہ یا مطلقہ کے مشورہ کے بغیر زبردستی اس کا کہیں نکاح کر دینا تو بالاولی ممنوع ہے۔

❸ اگر شوہر دیدہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو وہ بذریعہ عدالت اس نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے۔

## بَابُ نِكَاحِ الْأَيَامَى

## [19]......غیر شادی شدہ مرد وزن کے نکاح کا بیان

[١١٥١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلا زَانِيَةً﴾ [النور: ٣] الآيَةَ، قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَتْهَا ﴿وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ [النور: ٣٢] فَهِيَ مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ. ❷

ابن مسیب رحمہ اللہ سے اللہ کے فرمان: ''زانی مرد نہ نکاح کرے مگر زانیہ عورت سے'' (النور:۳) کی تفسیر میں مروی ہے فرمایا یہ آیت منسوخ ہے اور اس کو ''تم میں سے جو مرد وعورت بے نکاح ہوں ان کے نکاح کردو۔'' (النور:۳۲) نے منسوخ کیا ہے، اور یہ مسلمانوں سے بے نکاح مرد وعورت ہیں۔

فوائد :...... ❶ شریعت اسلامیہ میں نسخ موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرة: ١٠٦)

''ہم جس آیت کو منسوخ کر دیں یا بھلا دیں تو ہم اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

❷ وانکحوا الایامیٰ مرد وزن دونوں کو شامل ہے اور اس میں کنواری، بیوہ، مطلقہ عورتیں اور ایسے مرد جن کی بیویاں نہیں ہیں سب کی شادی کا حکم ہے۔

❸ اللہ نے اولیاء کو نکاح کر دینے کا حکم دیا یہ نہیں فرمایا کہ خود نکاح کر لو، گویا یہ آیت بھی ولی کی اجازت کو ضروری قرار دیتی ہے۔

---

❶ اخرجه البخاری، النكاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهی كارهة فنكاحه مردود (٥١٣٨)، (٥١٣٩).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقی: ٧/ ١٥٤۔ وابن ابی شيبة (١٦٩٢٢)۔ وسعيد بن منصور (٨٦٢)، (٨٦٣).

[١١٥٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَتْهَا ﴿وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ﴾ [النور: ٣٢] فَهِيَ مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ، يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلا زَانِيَةً﴾ [النور: ٣] الآيَةَ. ❶

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: یہ منسوخ ہے اور اس کو ﴿وانكحوا الايامى منكم .....﴾ نے منسوخ کیا ہے اور اس سے مراد مسلمانوں کے بے نکاح مرد وزن ہیں، یعنی اللہ کا یہ فرمان (منسوخ ہے) کہ ﴿الزانى لا ينكح الا زانية .... ﴾ (النور:٣)

[١١٥٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ: فَهُوَ حَكَمٌ بَيْنَهُمَا. ❷

عبداللہ بن ابی یزید نے بعض علماء سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت دونوں کے درمیان فیصلہ کن ہے۔

[١١٥٤]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي بَغَايَا مِنْ بَغَايَا الْجَاهِلِيَّةِ كَانَتْ عَلَى مَنَازِلِهِمْ رَايَاتٌ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❸

مجاہد سے روایت ہے کہ یہ آیت ﴿الزانى لا ينكح .....﴾ (النور:٣) ان زانی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جاہلیت میں اپنے گھروں پر جھنڈے گاڑ کر زنا کرتی تھی۔

## بَابُ مَا كَانَ مِنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

## [20]......نکاح متعہ کے جواز کا بیان

[١١٥٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ......

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١١٥١)

❷ اسناده صحيح الى قائله وهو ابن عباس: اخرجه البيهقى: ٧/ ١٥٤ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٠٣٥).

❸ اسناده ضعيف لارساله: اخرجه البيهقى: ٧/ ١٥٤ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤١٣٤)ـ والطبرى فى [illegible] /٩ ٧١، ٧٢.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتَصِيَ، فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ بِالشَّيْءِ. ❶

جہاد کرتے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہ ہوتیں، سو ہم نے خصی ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا، پھر ہمیں ایک معین مدت تک کسی چیز کے بدلے عورت سے نکاح کی اجازت دے دی گئی۔

**فوائد**:...... ❶ ایسا نکاح جس میں مرد و عورت ایک معینہ مدت تک میاں بیوی کی حیثیت سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے پر رضامندی کا اظہار کرلیں "نکاح متعہ" کہلاتا ہے۔

❷ شروع اسلام میں نکاح متعہ جائز تھا بعد میں حرام قرار دے دیا گیا جیسا کہ اگلے باب کی روایات سے واضح ہے۔

[١١٥٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ......

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتَصِيَ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ بِالشَّيْءِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❷

قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہ ہوتی تھیں، ہم نے خصی ہونا چاہا تو ہمیں اس سے روک دیا، پھر ہمیں ایک عورت سے معین مدت تک کسی چیز کے بدلے میں نکاح کی رخصت دے دی گئی۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

## [41]...... نکاح متعہ کے حرام ہونے کا بیان

[١١٥٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَكَانَ الْحَسَنُ أَرْضَاهُمَا، عَنْ أَبِيهِمَا......

أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: "بے شک رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت

---

❶ اخرجه البخاري، النكاح، باب ما يكره من التبتل والخصاء (٥٠٧٥)، (٤٦١٥)۔ ومسلم النكاح، باب نكاح المتعة وبيان انه ابيح ثم نسخ...... الخ (١٤٠٤).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١١٥٥)

نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ. ❶ کھانے سے منع فرمایا۔"

**فوائد**:...... ❶ نکاح متعہ کی شروع اسلام میں اجازت تھی پھر غزوۂ خیبر کے موقع پر اس کو حرام قرار دیا گیا۔

❷ بعض روایات میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فتح مکہ کے موقع پر متعہ کو حرام قرار دیا۔

❸ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والصواب المختار أن التحريم ولا باحة كانا مرتين وكانت حلا لا قبل خيبر ثم حرمت يوم خيبر ثم أبيحت يوم فتح مكة وهو يوم اوطاس لا تصالهما ثم حرمت يومئذ بعد ثلاثة ايام تحريما مؤبدا الى يوم القيامة واستمر التحريم"

"درست بات یہ ہے کہ متعہ دو مرتبہ حرام اور دو ہی مرتبہ جائز ہوا، یہ غزوہ خیبر سے پہلے حلال تھا پھر غزوۂ خیبر کے موقع پر حرام قرار دیا گیا، پھر فتح مکہ کے موقع پر مباح قرار دیا گیا اور یہی یوم اوطاس بھی ہے پھر تین دن بعد اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا اور حرمت ہی باقی رہی۔"

(شرح مسلم للنووی: ۹/ ۱۸۱)

❹ رافضی، شیعہ حضرات کے علاوہ تمام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاحِ متعہ کی حرمت پر متفق ہے۔

❺ روافض سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرتے اور نکاحِ متعہ کے جواز کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے ایسی روایات بالتصریح بیان فرمائی ہیں جن میں نکاح متعہ کی حلت کے منسوخ ہونے کا ذکر ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛((قد بينهٗ عليٌّ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أنه منسوخٌ))

(صحيح بخاری، كتاب النكاح، باب نهى النبى صلی اللہ علیہ وسلم عن نكاح المتعة خيرًا، رقم: ۵۱۱۹)

❻ نکاح متعہ معین وقت کے لیے ہوتا ہے جبکہ "نکاح حلالہ" میں ہمیشہ کے لیے اکٹھا رہنا مقصود نہیں ہوتا حالانکہ شرعی نکاح غیر معینہ مدت کے لیے اور ہمیشہ کے لیے ہوتا ہے لہٰذا "نکاح حلالہ" بھی حرام ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔((لعن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المحل والمحلل له)) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(سنن ترمذی، كتاب النكاح، باب ماجاء فى المحل والمحلل له، رقم: ۱۱۲۰۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ")

❼ پالتو گدھے کا گوشت حرام ہے جبکہ جنگلی گدھا (نیل گائے) حلال ہے نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

---

❶ اخرجه البخاری، النكاح، باب نهى النبى صلی اللہ علیہ وسلم عن نكاح المتعة اخيرًا (۵۱۱۵)، (۴۲۱۶)۔ ومسلم، النكاح، باب نكاح المتعة وبيان أنه ابيح ثم نسخ...... الخ (۱۴۰۷).

اس کا گوشت کھایا۔ (بخاری، رقم: ۱۸۲۲)

❽ غزوۂ خیبر ۸ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد یہود کے ساتھ ہوا۔

[۱۱۵۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ دَخَلَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَأَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَزِعًا، فَقَالَ: هَذِهِ الْمُتْعَةُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُهُ. ❶

عروہ سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور انہوں نے کہا، بے شک ربیعہ بن امیہ نے عرب میں پیدا ہونے والی ایک عورت سے فائدہ حاصل کیا تو وہ عورت اس سے حاملہ ہوگئی، عمر رضی اللہ عنہ پریشانی میں چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور فرمایا: یہ متعہ ہے، اگر اس سے متعلق کچھ کہہ چکا ہوتا تو میں اس کو رجم کر دیتا۔

[۱۱۵۹]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ. ❷

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

**فوائد**:...... ❶ دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۱۵۷۔

[۱۱۶۰]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ. ❸

ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمایا۔

[۱۱۶۱]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

---

❶ اسناده ضعيف، لإنقطاعه فإن عروة لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ۷/ ۲۰۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۳۳۷)۔ وعبدالرزاق (۱۴۰۳۸).

❷ انظر الحديث السابق برقم (۱۱۵۷)

❸ اخرجه مسلم، النكاح، باب نكاح المتعة وبيان أنه ابيح ثم نسخ ثم ابيح ثم نسخ، واستقر تحريمه الى يوم القيامة (۱۴۰۶).

وَالْحَسَنِ ابْنَيْ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَامَ خَيْبَرَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ. ❶

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال متعہ کے نکاح اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[١١٦٢]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ:......

أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَالثَّانِيَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ مِنْ بَابِ الشِّغَارِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْهُمَا الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❷

ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشِّغَارِ

## [22]......نکاح شغار سے ممانعت کا بیان

[١١٦٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الآخَرُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کو دوسرے کو اس شرط کے ساتھ بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی اس کو بیاہ دے گا، اور ان دونوں کے درمیان حق مہر نہ ہوگا۔

**فوائد**:...... ❶ نکاح شغار کی حدیث میں مذکور تفسیر تقریباً وہی ہے جو پنجاب میں رائج بٹہ سٹہ کی ہے۔

❷ نکاح شغار میں حق مہر نہیں ہوتا بلکہ بیٹی یا بہن کا تبادلہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ اس میں حق مہر نہیں ہوتا جبکہ

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١١٥٧)

❷ انظر الحديث السابق برقم (١١٦٠)

❸ اخرجه البخاری، النكاح، باب الشغار (٥١١٢)۔ ومسلم، النكاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه (١٤١٥).

بٹہ سٹہ میں حق مہر ہونے کے باوجود وہی خرابیاں ہیں جو نکاح شغار میں ہیں۔

3 نکاح شغار تو ہر صورت ممنوع اور حرام ہے لیکن بٹہ سٹہ کے نکاح جس میں حق مہر ادا کیا جائے سے بھی اجتناب ہی بہتر ہے۔

4 عباس بن عبداللہ بن عباس اور عبدالرحمن بن حکم نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنی بیٹیوں کے نکاح کیے اور اس نکاح کو ہی حق مہر قرار دیا (یعنی نکاح شغار کیا) تو سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مروان (بن حکم الاموی) کو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈالنے کا حکم لکھ بھیجا اور فرمایا: ((هـذا الشغار الذی نهی عنه رسول الله ﷺ)) یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الشغار، رقم: ۲۰۷۵۔ ابن حبان، رقم: ۱۲٦۸)۔

5 بعض علماء کے نزدیک نکاح شغار ہر صورت میں حرام ہے خواہ مہر دیا جائے یا نہ دیا جائے۔

[۱۱٦٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ:...... أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا۔

[۱۱٦٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ...... عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ)). ❷

مجاہد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں شغار نہیں۔''

**فوائد:** ...... 1 معلوم ہوا نکاح شغار غیر اسلامی ہے اور یہ غیر مسلموں کا رواج ہے۔

[۱۱٦٦]...... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ، ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَمُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ

ابن عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کے واسطوں سے (دو

---

❶ اخرجه مسلم، النكاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه (۱٤۱۷).

❷ اسناده صحيح لارساله والمتن صحيح كما تقدم: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٤۲۳۲).

جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ كِلاهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. وَزَادَ مَالِكٌ فِي حَدِيثِهِ: وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ بَابِ الشِّغَارِ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ مِنَ الإِمْلاءِ وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❶

مختلف سندوں سے) نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کیے کہ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو بیٹی اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس سے کرے گا۔

## بَابُ مَا لا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَهُنَّ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ وَالأَحْرَارِ

## [23]......ان لونڈیوں اور آزاد عورتوں کا بیان جنہیں آدمی بیک وقت نکاح میں نہیں رکھ سکتا

[١١٦٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الأُخْتَيْنِ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ: هَلْ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ، وَأَمَّا أَنَا فَلا أُحِبُّ أَنْ أَصْنَعَ هَذَا، قَالَ: فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ، ثُمَّ وَجَدْتُ أَحَدًا فَعَلَ ذَلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مِثْلُ ذَلِكَ. ❷

قبیصہ بن ذوئب سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے دو بہنوں کے متعلق پوچھا جو ایک آدمی کی ملکیت ہوں، کیا وہ دونوں سے صحبت کر سکتا ہے؟ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آیت نے ان دونوں کو حلال کیا ہے جبکہ دوسری آیت نے دونوں کو حرام، اور رہی میری بات تو میں یہ کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ قبیصہ نے کہا وہ آدمی ان کے پاس سے نکلا اور نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے ملا تو اس نے کہا، اگر مجھے کچھ بھی معاملہ کا اختیار ہوتا، پھر میں ایک آدمی کو پاتا جس نے یہ کام کیا ہوتا تو میں اس کو عبرت بنا لیتا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن شہاب نے کہا میرے خیال میں وہ علی بن

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٢٢٩).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ١٦٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤١٥٦)۔ وعبدالرزاق (١٢٧٢٧)، (١٢٧٣٢)۔ وابن ابي شيبة (١٦٢٥١)، (١٦٢٥٨)۔ ومالك في الموطأ، النكاح، باب ماجاء في كراهية اصابة الاختين بملك اليمين والمرأة وابنتها.

ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے زبیر بن عوام کے حوالے سے بھی اسی طرح اطلاع ملی ہے۔

**فوائد:** ...... ❶ علاتی، اخیافی رضاعی اور عینی بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا درست نہیں کیونکہ آیت ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ......﴾ (النسآء: ۲۳) میں مذکور اخوت میں یہ سب شامل ہیں۔ البتہ ایک کی وفات یا طلاق کے بعد دوسری سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

❷ آزاد بہنوں کی طرح غلام بہنوں سے ایک آدمی کا بیک وقت مقاربت اختیار کرنا بھی درست نہیں۔

[۱۱۶۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ: هَلْ تُوطَأُ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى؟ فَقَالَ عُمَرُ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُجِيزَهُمَا جَمِيعًا. ❶

بن عتبہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک عورت اور اس کی بیٹی جو ایک ہی آدمی کی لونڈیاں ہوں کے متعلق سوال کیا گیا، کیا آدمی ان دونوں میں سے ایک سے وطی کرنے کے بعد دوسری سے کرسکتا ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ ان دونوں سے بیک وقت وطی کو جائز قرار دوں۔

**فوائد:** ...... ❶ معلوم ہوا جس طرح آزاد ماں اور بیٹی ایک آدمی کے عقد نکاح میں نہیں آسکتیں اسی طرح غلام ماں اور بیٹی سے بیک وقت صحبت بھی درست نہیں ہے۔

[۱۱۶۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ...... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْأُمِّ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ، فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ نُجِيزَهُمَا جَمِيعًا. قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: قَالَ أَبِي: فَوَدِدْتُ أَنَّ عُمَرَ كَانَ أَشَدَّ فِي ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ. ❷

عبدالرحمٰن بن عتبہ نے بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ سے ماں اور اس کی بیٹی جو ایک ہی شخص کی ملکیت میں ہوں، کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ ہم ان دونوں کو جائز قرار دیں۔ عبید اللہ نے کہا کہ میرے باپ (عبداللہ بن عتبہ) نے کہا، میں چاہتا ہوں کہ

---

❶ صحیح: اخرجه البیهقی: ۷/ ۱۶۴۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۱۵۷)۔ والدارقطنی: ۳/ ۲۸۲۔ ومالك فی الموطا، النكاح، باب ماجاء فی كراهية اصابة الاختين يملك اليمين والمرأة وابنتها.

❷ صحیح: اخرجه البیهقی: ۷/ ۱۶۴۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۱۵۹)۔ وعبدالرزاق (۱۲۷۳۱)، ۱۲۷۳۴۔ وابن ابی شیبة (۱۶۲۴۳).

عمر رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں سخت تھے، جیسا کہ وہ ہے۔

[۱۱۷۰]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ جَاءَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ لِي سُرِّيَّةً أَصَبْتُهَا، وَإِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ لَهَا ابْنَةٌ جَارِيَةٌ لِي فَأَسْتَسِرُّ ابْنَتَهَا؟ فَقَالَتْ: لا. قَالَ: فَإِنِّي لا أَدَعُهَا إِلا أَنْ تَقُولِي: حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، فَقَالَتْ: لا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي، وَلا أَحَدٌ أَطَاعَنِي. ❶

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن عبداللہ بن عبید اللہ بن معمر عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میری ایک لونڈی ہے، میں اس سے صحبت کرتا ہوں، اور اس کی بیٹی بھی میری لونڈی ہے تو کیا میں اس کی بیٹی سے بھی صحبت کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا: میں اس وقت تک اسے نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ یہ نہیں کہتیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یہ کام نہ تو میرے گھر والوں میں سے کوئی کرے گا اور نہ ہی میری بات ماننے والوں میں سے۔

[۱۱۷۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کرے۔''

**فوائد**:...... ❶ پھوپھی اور بھتیجی کو اسی طرح خالہ اور بھانجی کو بھی بیک وقت نکاح میں رکھنا منع ہے۔
❷ پھوپھی کی وفات کے بعد بھتیجی سے اور خالہ کی وفات کے بعد بھانجی اور اسی طرح بھتیجی کی وفات کے بعد

---

❶ صحیح: اخرجه البیهقی: ۷/ ۱٦٤- وفی المعرفة السنن والآثار له (٤١٥٩)- وعبدالرزاق (۱۲۷۳۱)، ۱۲۷۳٤- وابن ابی شیبة (۱٦۲٤۳).

❷ اخرجه البخاری، النکاح، باب لا تنكح المرأة علی عمتها (۵۱۰۹)- ومسلم، النکاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها...... الخ (۱٤۰۸).

پھوپھی سے اور بھانجی کی وفات کے بعد خالہ سے نکاح درست ہے۔

## بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَمَا يَحْرُمُ بِالرَّضَاعِ

## [24]...... ربیبہ کے حرام ہونے اور رضاعت سے حرام ہونے والے رشتوں کا بیان

[١١٧٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَاعِلٌ مَاذَا))؟ قَالَتْ: تَنْكِحُهَا . قَالَ: ((أُخْتَكِ))! قَالَتْ: نَعَمْ . قَالَ: ((أَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ))؟ قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، قَالَ: ((فَإِنَّهَا لا تَحِلُّ لِي)) . قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ بِأَنَّكَ تَخْطُبُ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ . قَالَ: ((بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ))؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلا أَخَوَاتِكُنَّ)) . ❶

ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو میری بہن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں کوئی دلچسپی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیا کرنے والا ہوں؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا، آپ اس سے نکاح کرلیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری بہن سے“! انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم یہ پسند کرو گی؟“ (کہ تیری بہن تیری سوکن بنے) انہوں نے کہا، ہاں۔ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور میں خیر و برکت میں اپنی بہن کو اپنا شریک پسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ میرے لیے حلال نہیں۔“ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوسلمہ کی بیٹی؟“ انہوں نے کہا، ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اگر وہ میری ربیبہ اور زیر پرورش نہ ہوتی تو تب بھی حلال نہ ہوتی۔ کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ سے نکاح کے لیے پیش نہ کرو۔“

---

❶ اخرجه البخاری، النكاح، باب ﴿وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف﴾ (٥١٠٧)، (٥١٠١)۔ ومسلم، الرضاع، باب تحريم الربيبة واخت المرأة رقم: ١٤٤٩ .

**فوائد** :...... 1 دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا ممنوع ہے۔

2 آدمی نے جس بیوی سے نکاح کے بعد دخول کیا ہو اس بیوی کی پہلے خاوند سے موجود بیٹی (ربیبہ) سے نکاح بھی حرام ہے۔

3 معلوم ہوا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ السلام آپس میں رضاعی بھائی تھے۔

4 عینی، علاتی، اخیافی اور رضاعی بھائی کی منکوحہ بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے۔

5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فلا تعرضن علی بناتكن ولا اخواتكن" اس لیے فرمایا: کیونکہ کسی بھی ام المومنین کی بہن اور ان کی بیٹی جو نبی علیہ السلام کی ربیبہ ہے سے آپ کا نکاح حرام ہے۔

6 ثویبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں تھیں۔

7 ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ یہ قدیم الاسلام ہیں اور حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں ۷ ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور تقریباً ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

[۱۱۷۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُحَرِّمُ الرَّضَاعَةُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ)): [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رضاعت سے بھی وہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔"

**فوائد** :...... 1 معلوم ہوا رضاعت کی بنا پر قائم ہونے والے وہ سب رشتے حرام ہیں جو نسب کی بنا پر حرام ہیں۔

2 نسب کے سبب ہمیشہ کے لیے سات رشتے حرام ہوتے ہیں:

(i) مائیں (نانیاں، دادیاں اوپر تک)۔ (ii) بیٹیاں (پوتیاں، نواسیاں نیچے تک)۔ (iii) بہنیں (عینی، علاتی، اخیافی)۔ (iv) پھوپھیاں (باپ، نانا، دادا کی بہنیں)۔ (v) خالائیں (ماں، نانی، دادی کی بہنیں)۔ (vi) بھتیجیاں (اخیافی، علاتی اور عینی کی بیٹیاں)۔ (vii) بھانجیاں (تینوں قسم کی بہنوں کی بیٹیاں)۔

ان درج بالا رشتوں کے مماثل وہ رشتے جو رضاعت سے قائم ہوں وہ بھی حرام ہیں۔

---

[1] اخرجه الترمذي، الرضاع، باب ماجاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (۱۱۴۷)۔ وقال "حسن صحيح"۔ وابوداود، النكاح، باب يحرم من الرضاعة، ما يحرم من النسب (۲۰۵۵)۔ والنسائي، النكاح، باب ما يحرم من الرضاع (۳۳۰۲).

3 جیسے نسبی باپ، چچا، بھائی، محرم ہیں۔ اسی طرح رضاعی باپ، چچا، بھائی وغیرہ بھی محرم ہیں ان سے بھی نکاح درست نہیں ہے۔

[۱۱۷۴]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُدْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ، ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ بِنْتِ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ، فَقَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَأَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)). ❶

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے لیے اپنے چچا، حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں کوئی رغبت نہیں، وہ قریش کی سب سے خوب صورت نوجوان لڑکی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا آپ کو علم نہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی بھی ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کردیئے ہیں جونسب سے حرام کیے ہیں۔

**فوائد**:...... 1 سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا تھے اور چچا کی بیٹی سے نکاح درست ہے اس لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چچا کی بیٹی سے نکاح کا مشورہ دیا۔

2 سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہونے کے ساتھ ساتھ رضاعی بھائی بھی تھے۔

3 رضاعی بھتیجی سے نکاح حرام ہے۔ (مزید دیکھیے: فوائد حدیث نمبر: ۱۱۷۳)

[۱۱۷۵]...... أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ایک اور سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق سفیان کی حدیث کی مثل مروی ہے۔

[۱۱۷۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دو بیویاں ہیں۔

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه الترمذى، الرضاع، باب ماجاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (١١٤٦)۔ وقال "صحيح" ۔ واحمد: ١/ ١٣٢، ٢٧٥۔ وعبدالرزاق (١٣٩٤٦).

❷ صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٤٧٠٤).

غُلامًا، وَأَرْضَعَتِ الأُخْرَى جَارِيَةً، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلامُ الْجَارِيَةَ؟ فَقَالَ: لا . اللِّقَاحُ وَاحِدٌ . ❶

ان میں سے ایک نے کسی کے لڑکے کو دودھ پلایا، اور دوسری سے کسی اور کی لڑکی کو، تو ان سے کہا گیا کیا اس لڑکے اور لڑکی کا نکاح درست ہے؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ دونوں میں مادۂ منویہ ڈالنے والا مرد تو ایک ہی ہے۔ (جس سے دونوں عورتوں کا دودھ بنا ہے۔)

**فوائد** :...... ❶ دودھ پلانے والی عورت کا خاوند دودھ پینے والے بچے کا رضاعی باپ ہے۔

❷ عورت کی چھاتی میں دودھ صحبت سے آتا ہے جب دو عورتیں ایک آدمی کے نکاح میں ہوں اور وہ مختلف لڑکے اور لڑکی کو دودھ پلائیں تو یہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضاعی بہن بھائی ٹھہریں گے کیونکہ انھوں نے جن دو مختلف عورتوں کا دودھ پیا ان کا دودھ ایک خاوند کی صحبت کا نتیجہ ہے۔ اور ان عورتوں کا خاوند ان کا مشترکہ طور پر رضاعی باپ ہوگا۔

❸ رضاعی باپ کی بہنیں دودھ پینے والے کی پھوپھیاں اور اس کے بھائی دودھ پینے والے کے چچا یا تایا بن جائیں گے۔

[۱۱۷۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ......

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى حَفْصَةَ . قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَاهُ فُلانًا))، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ كَانَ فُلانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَخَلَ عَلَيَّ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ . إِنَّ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ اس کے ہاں تشریف فرما تھے، کہ اس نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حفصہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کر رہا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ آدمی آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے خیال میں یہ فلاں آدمی ہے۔'' حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کا نام لیا۔ تو میں نے پوچھا، کیا فلاں، جو ان کے رضاعی چچا تھے، اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جا سکتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے

❶ اسناده صحيح: اخرجه الترمذي، الرضاع، باب ماجاء في لبن الفحل (۱۱٤۹)۔ ومالك في الموطا، الرضاع، باب رضاعة الصغير، والبيهقي: ۷/ ٤٥٣ .

الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)) . [1] — ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔"

**فوائد**: ...... 1 لڑکی کا رضاعی باپ، چچا، تایا، بھائی اور ماموں سے پردہ نہیں ہے کیونکہ یہ اس کے محرم رضاعی رشتے ہیں اسی طرح لڑکے کی رضاعی ماں، بہن، خالہ، پھوپھی اس سے پردہ نہیں کریں گی۔

2 عزیز و اقارب کے گھروں میں بھی داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔

3 سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں ۳ ہجری میں ان کا رسول اللہ ﷺ سے عقد ہوا ساٹھ سال کی عمر میں ۴۵ ہجری کو فوت ہوئیں۔

[۱۱۷۸]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي أَفْلَحُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الرَّضَاعِ وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ وَالسَّابِعِ وَقَوْلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَاءَ عَمِّي أَفْلَحُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ میرا چچا افلح آیا اور لمبی حدیث بیان کی۔

## بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ

## [25]...... پانچ بار واضح طور پر دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہونے کا بیان

[۱۱۷۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ صُيِّرْنَ إِلَى خَمْسٍ يُحَرِّمْنَ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَّا مَنِ اسْتَكْمَلَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، قرآن میں یہ بات نازل ہوئی کہ دس دفعہ بار دودھ کا پینا، حرمت کرتا ہے، پھر پانچ بار دودھ پینا حرمت کا سبب ہو گیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہی آتا جس نے پانچ رضعات مکمل کر لی ہوئی تھیں۔

---

[1] اخرجه البخاري، الشهادات، باب الشهادة على الانساب والرضاع ...... الخ (٢٦٤٦)، (٣١٠٥)۔ ومسلم، الرضاع، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة (١٤٤٤).

[2] اخرجه البخاري، التفسير، باب قوله "ان تبدوا شيئا او تخفوه فان الله ...... الخ (٤٧٩٦)، (٢٦٤٤)۔ ومسلم، الرضاع، باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل (١٤٤٥).

خَمْسَ رَضَعَاتٍ. ❶

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا حرمت رضاعت کے لیے ضروری ہے کہ بچے کو کم از کم پانچ مرتبہ الگ الگ دودھ پلایا گیا ہو۔

❷ ایک رضعہ اور مصہ کا مطلب یہ ہے کہ بچہ بھوک کی وجہ سے پستان کو اپنے منہ میں لے کر چوسے یہاں تک کہ اس کی بھوک ختم ہو جائے اور وہ بغیر کسی عارضہ کے دودھ پینا چھوڑ دے۔

❸ حرمت رضاعت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دودھ دو سال سے پہلے پلایا گیا ہو۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا یحرم من الرضاعة الا ما فتق الأمعاء الثدی وكان قبل الفطام))

"وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو چھاتی سے نکل کر آنتڑیوں کو پھاڑ دے اور یہ دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے ہے۔"

(سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء ان الرضاعة لا تحرم...... الخ، رقم: ١٥٢ وقال حسن صحیح)

امام ترمذی رحمہ اللہ مذکور بالا حدیث کے بعد رقمطراز ہیں کہ اکثر اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ رضاعت دو سال سے قبل دودھ پینے سے ثابت ہوتی اور دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوئی۔

❹ شریعت میں نسخ موجود ہے۔

❺ قرآن کی بعض آیات کی تلاوت منسوخ ہوگئی جبکہ حکم باقی ہے جن میں سے ایک حکم اس حدیث میں مذکور ہے۔

[١١٨٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. ❷

مومنوں کی ماں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، قرآن میں نازل ہوا کہ دس بار دودھ پینا حرمت کا سبب ہے۔ پھر یہ منسوخ ہوگیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ پینا حرمت ثابت کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور یہی قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

---

❶ اخرجه مسلم، الرضاع، باب التحريم بخمس رضعات (١٤٥٢).

❷ انظر الحديث السابق برقم: ١١٧٩.

[١١٨١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ لِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَهُوَ صَغِيرٌ يَرْضَعُ فَفَعَلَتْ، فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرَّضَاعِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❶

صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے نافع کو بتایا کہ مومنوں کی ماں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس دس بار دودھ پلانے کے لیے بھیجا تا کہ وہ بڑا ہو کر ان کے ہاں آ جا سکے اور وہ اس وقت چھوٹے دودھ پیتے تھے، تو فاطمہ نے ایسے ہی کیا، بعد میں وہ ان کے ہاں آتے جاتے تھے۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا رضاعی خالہ کا رضاعی بھانجے سے پردہ نہیں ہے اور بھانجا بھی بلا روک ٹوک اپنی رضاعی خالہ کے پاس آ سکتا ہے۔

❷ ازواجِ مطہرات کو مومنوں کی مائیں ہونے کے باوجود غیر محرم مردوں سے پردہ کا حکم تھا۔

## بَابٌ: لا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلا الْمَصَّتَانِ

### [26]...... ایک یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہ ہونے کا بیان

[١١٨٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلا الْمَصَّتَانِ وَلا الرَّضْعَةُ وَلا الرَّضْعَتَانِ)). ❷

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دو دفعہ کا چوسنا، حرمت ثابت نہیں کرتا اور نہ ہی ایک دو دفعہ کا دودھ پینا حرمت ثابت کرتا ہے۔''

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا ایک دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ رضاعت کے لیے کم از کم پانچ دفعہ الگ الگ دودھ پینا ضروری ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ١١٧٩۔

[١١٨٣]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٥٧ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٢٦)۔ وعبد الرزاق (١٣٩٢٩)۔ ومالك في الموطا، الرضاع، باب رضاعة الصغير.

❷ اخرجه مسلم، الرضاع، باب في المصة والمصتان (١٤٥٠).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلا الْمَصَّتَانِ)). ❶

ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی۔"

[١١٨٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يَرْضَعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ فَأَرْضَعَتْهُ ثَلاثَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْهُ غَيْرَ ثَلاثِ رَضَعَاتٍ، فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ لَمْ تُكْمِلْ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرَّضَاعِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❷

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب وہ دودھ پیتے تھے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی بہن ام کلثوم کے پاس بھیجا، تو انہوں نے اسے تین دفعہ دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہوگئیں اور تین دفعہ سے زیادہ دودھ نہ پلاسکیں، لہٰذا میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہیں آجاسکتا تھا کیونکہ ام کلثوم نے میری دس رضاعت مکمل نہیں کی تھیں۔

## بَابٌ: لا يُحَرِّمُ إِلا مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ

### [27]......حرمت اسی دودھ سے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں کو بھر دے

[١١٨٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ أَظُنُّهُ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلا مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرَّضَاعِ. ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رضاعت سے حرمت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ انتڑیاں نہ بھر جائیں۔

فوائد:...... جب تک خوب پیٹ بھر کر دودھ نہ پیا جائے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(مزید دیکھئے، فوائد حدیث نمبر: ١١٧٩)

---

❶ انظر الحدیث السابق: ١١٨٢.

❷ اسناده ضعيف لانقطاعه: فان سالم بن عبد الله لم يسمع من عائشة اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٥٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٢٥)۔ وعبدالرزاق (١٣٩٢٨)۔ وابن ابي شيبة (١٧٠٢٥).

❸ صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٥٦۔ وفي المعرفة السنن والاثار له (٤٧٢٣)۔ وعبدالرزاق (١٣٩١٠)۔ وابن ابي شيبة (١٧٠٥١).

## بَابٌ: الرَّضَاعَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لا تُحَرِّمُ شَيْئًا

## [28]......مرد کی طرف سے رضاعت کچھ بھی حرام نہیں کرتی

[١١٨٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو......

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ: أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَرْضَعَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ امْرَأَةُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ دَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ، فَيَأْخُذُ بِقَرْنٍ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي فَيَقُولُ: أَقْبِلِي عَلَيَّ فَحَدِّثِينِي، أُرَاهُ أَنَّهُ أَبِي، وَمَا وَلَدَ فَهُمْ إِخْوَتِي. ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْحَرَّةِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَخَطَبَ إِلَيَّ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتِي عَلَى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ حَمْزَةُ لِلْكَلْبِيَّةِ فَقَالَتْ لِرَسُولِهِ: وَهَلْ تَحِلُّ لَهُ، إِنَّمَا هِيَ ابْنَةُ أُخْتِهِ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِهَذَا الْمَنْعَ لِمَا قِبَلَكِ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ أَنَا وَمَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ إِخْوَتُكِ، وَمَا كَانَ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ غَيْرُ أَسْمَاءَ فَلَيْسُوا لَكِ بِإِخْوَةٍ، فَأَرْسِلِي فَسَلِي عَنْ هَذَا: فَأَرْسَلْتُ فَسَأَلْتُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا لَهَا: إِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لا تُحَرِّمُ شَيْئًا، فَأَنْكَحَتْهَا إِيَّاهُ فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ. ❶

عبید بن عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ اس کی ماں زینب بنت ابی سلمہ کو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے دودھ پلایا تھا۔ زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ زبیر رضی اللہ عنہ میرے پاس آتے اور میں کنگھی کر رہی ہوتی کہ وہ میری میڈیوں میں ایک میڈی پکڑ کر فرماتے، آؤ مجھ سے باتیں کرو، اور میں انہیں اپنا (رضاعی) باپ اور ان کے بیٹوں کو اپنے بھائی سمجھتی تھی۔ پھر واقعہ حرہ سے پہلے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے میری بیٹی امّ کلثوم سے حمزہ بن زبیر کے نکاح کا پیغام بھیجا۔ اور حمزہ کلبیہ سے تھے، زینب نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قاصد سے کہا، کیا اس کے ساتھ اس کا نکاح جائز ہے۔ کیونکہ یہ تو اس کی بھانجی ہے؟ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ میری طرف قاصد بھیجا اور فرمایا: یہ آپ کا میری طرح بھائی نہیں کیونکہ جو اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں صرف وہ آپ کے بھائی ہیں، اور جو زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے اسماء کے علاوہ دوسری عورتوں سے ہیں وہ آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ کسی کو بھیج کر اس مسئلہ کی تحقیق کر لو۔ زینب کہتی ہیں میں نے قاصد بھی بھیجے اور خود بھی پوچھا اس وقت کافی صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے اور امہات المومنین بھی تھیں۔ تو ان سب نے

---

❶ فی اسناده مقال فان أبا عبيدة بن عبد الله بن زمعة مقبول حيث يتابع، ولم يتابع۔ اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٧٠٩٠)۔ والدارقطني: ٤/ ١٧٩۔ ١٨٠ .

اسے (زینب کو) کہا کہ آدمی کی طرف سے رضاعت سے کچھ بھی حرام نہیں ہوتا۔ پھر زینب نے اس (ام کلثوم) کا نکاح اسی (حمزہ بن زبیر) سے کر دیا اور وہ ان کی وفات تک ان کے عقد میں رہیں۔

[۱۱۸۷]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لا تُحَرِّمُ شَيْئًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

عطاء بن ابی یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آدمی کی طرف سے رضاعت کچھ بھی حرام نہیں کرتی ہے۔

فوائد:...... ① یہ مسئلہ فقہاء کے مابین اختلافی ہے تاہم مذکورہ اثر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی نے جس عورت کا دودھ پیا، اس سے ہی اس کا رشتہ رضاعت قائم ہوگا اگر اس کی رضاعی ماں کی سوکنیں بھی ہیں تو وہ اس کی رضاعی رشتہ دار نہ ہوں گی۔

② جس لڑکے نے عورت کا دودھ پیا وہ اس کا رضاعی بیٹا شمار ہوگا لیکن دودھ پینے والے کے علاوہ دوسرے بہن بھائیوں سے اس کا رشتہ رضاعت قائم نہ ہوگا۔

③ مذکورہ بالا احادیث میں مذکور رضاعی ماں، بیٹے کے احکامات کے علاوہ دیگر احکامات میں رضاعی ماں کی حیثیت حقیقی ماں کی مانند نہیں ہے مثلاً رضاعی ماں نہ بچے کی وارث بن سکتی ہے اور نہ ہی بچہ دودھ پلانے والی عورت کا وارث ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرے کے نفقہ کے ذمہ دار بھی نہ ہوں گے، گویا یہ رضاعی رشتہ صرف حرمت نکاح تک ہے۔ (واللہ اعلم)

## بَابٌ: فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ

## [29]...... بڑی عمر میں رضاعت کا بیان

[۱۱۸۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَتَحْرُمُ بِهِنَّ. [2]

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ پانچ بار سالم کو دودھ پلائے پھر وہ اس کی محرم ہو جائے۔

[1] اسنادہ حسن: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۴۷۱۱)۔ وسعيد بن منصور (۹۸۸)۔

[2] انظر الحديث الآتي، برقم: ۱۱۹۰۔

[۱۱۸۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ يَحْرُمُ بِلَبَنِهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا. ❶

عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو حکم دیا کہ وہ سالم کو پانچ بار دودھ پلائے، اور وہ اس کے دودھ سے محرم ہو جائے گا، انہوں نے ایسا ہی کیا اور وہ اس (سالم) کو اپنا بیٹا سمجھتی تھیں۔

[۱۱۹۰]...... أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ، فَقَالَ:......

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَكَانَ قَدْ تَبَنَّى سَالِمًا الَّذِي يُقَالُ لَهُ: سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، فَأَنْكَحَ أَبُو حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ ابْنُهُ، فَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ [الأحزاب: 5] رَدَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ أُولَئِكَ مَنْ تَبَنَّى إِلَى أَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ أَبَاهُ رَدَّ إِلَى الْمَوَالِي، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ، وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، كُنَّا نَرَى

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بن عتبہ بن ربیعہ، نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے، اور انہوں نے بدر میں شرکت کی تھی، اور انہوں نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنایا۔ جسے سالم ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام کہا جاتا ہے۔ جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو لے پالک بیٹا بنایا تھا۔ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لہٰذا انہوں نے اس کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ولید بن عتبہ سے کر دیا اور وہ پہلے ہجرت کر کے آنے والوں میں سے تھیں اور وہ اس وقت قریش کی ان افضل ترین عورتوں میں سے تھیں جن کے نکاح نہ ہوئے تھے۔ پھر جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ نے قرآن نازل کیا، فرمایا: ''انہیں ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو، یہ بات اللہ کے ہاں زیادہ انصاف والی ہے۔ اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔'' (احزاب:۴) تو ہر ایک نے اپنے لے پالک بیٹے کو اس کے حقیقی باپ کی طرف لوٹا دیا، اگر اس کے باپ کا علم نہ ہوسکا تو اسے آزاد کرنے والوں کی طرف لوٹا دیا گیا، اس

❶ انظر الحدیث الآتی، برقم: ۱۱۹۰.

سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا فُضُلٌ وَلَيْسَ لَنَا إِلا بَيْتٌ وَاحِدٌ فَمَاذَا تَرَى فِي شَأْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا: " أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِهَا، فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَخَذَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيمَنْ كَانَتْ تَخْتَارُ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، وَكَانَتْ تَأْمُرُ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُومٍ وَبَنَاتِ أُخْتِهَا يُرْضِعْنَ لَهَا مَنْ أَحَبَّتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَأَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَقُلْنَ: مَا نَرَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلا كَانَ رُخْصَةً فِي سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ. فَعَلَى هٰذَا مِنَ الْخَبَرِ كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّضَاعَةِ لِلْكَبِيرِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرَّضَاعِ. ❶

کے بعد ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل جو بنی عامر بن لؤی قبیلہ سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے۔ اور وہ میرے پاس آتا جاتا ہے جبکہ میں کام کاج کے لباس میں ہوتی ہوں، اور ہمارا گھر بھی ایک ہی ہے۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بات ہم تک پہنچی ہے اس کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ تو اسے پانچ بار دودھ پلا دے، وہ تیرے اس دودھ سے محرم ہو جائے گا۔“ انہوں نے ایسے ہی کیا، اور وہ سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھتی تھیں۔

اس حدیث سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے استدلال یہ کیا کہ وہ جس کے متعلق پسند کرتیں کہ وہ ان کے پاس آ جا سکے، وہ اپنی بہن ام کلثوم اور بھانجیوں کو حکم دیتیں کہ وہ اسے دودھ پلا دیں (تو وہ ان کو (بڑی عمر میں) دودھ پلاتیں اور وہ ان کے پاس آتے جاتے۔) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی تمام بیویوں نے اس بات سے انکار کیا کہ لوگ اس طرح رضاعت کے ذریعے ان کے پاس آئیں جائیں۔ اور انہوں نے کہا: کہ ہمارے خیال میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل کو حکم دیا وہ صرف سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے۔ ہمارے پاس اس رضاعت کے ذریعے کوئی بھی نہیں آ جا سکتا۔ یہ وہ بات ہے جو بڑے آدمی کی رضاعت کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے منقول ہے۔

**فوائد**:...... ❶ بڑی عمر کے لڑکے یا مرد کو دودھ پلانے سے رضاعت کے قائم ہونے اور نہ ہونے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔

❶ اخرجه البخاری، النکاح، باب الأکفاء فی الدین (٥٠٨٨)۔ (٤٠٠٠)۔

2 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور چند دیگر علماء کے نزدیک بوقت ضرورت اگر بڑی عمر کے لڑکے کو دودھ پلایا جائے تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

3 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر تمام امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے نزدیک بڑی عمر کے لڑکے یا مرد کو دودھ پلانا درست نہیں اور نہ ہی اس سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

4 جمہور اہل علم کے نزدیک دو سال سے کم عمر میں پلائے گئے دودھ سے ہی رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

5 جاہلیت اور شروع اسلام میں لے پالک بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی طرح سمجھا جاتا تھا اور انہیں حقیقی بیٹوں والے تمام حقوق حاصل تھے اللہ تعالیٰ نے "ادعوھم لاباء ھم......... الخ" کے حکم سے اس امر کی نفی کر دی۔ لہٰذا اب لے پالک بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی حیثیت دینا درست نہیں۔

6 سیدنا زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو نبی علیہ السلام نے آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور صحابہ ان کو زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ "ادعوھم لاباء ھم......... الخ" آیت کا نزول ہو گیا۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب ادعوهم لآباء هم ..... الخ، رقم: ٤٧٨٢)

7 معلوم ہوا سالم رضی اللہ عنہ بھی سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ بولے بیٹے تھے اور مندرجہ بالا آیت کے نزول کے بعد ان کے گھر بھی مسئلہ پیدا ہوا تو آپ علیہ السلام نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو انہیں دودھ پلانے کا حکم دیا جس سے ان کا مسئلہ حل ہو گیا۔

8 جان بوجھ کر اپنی ولدیت دوسرے شخص کی طرف منسوب کرنے والے شخص پر جنت حرام ہے۔

(دیکھیے، صحیح بخاری، رقم: ٤٣٢٦، صحیح مسلم، رقم: ٦٣)

9 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام امہات المومنین کے نزدیک سالم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے کا واقعہ انہیں کے ساتھ خاص تھا۔

10 سیدنا سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ان چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو قرآن سیکھنے کا حکم دیا۔ (دیکھیے: بخاری، رقم: ٣٧٥٨)

## بَابُ اسْتِقْرَارِ نِكَاحِ الْمُشْرِكِ إِذَا أَسْلَمَ وَمُفَارَقَةِ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ

## [30]...... مشرک کے مسلمان ہونے کی صورت میں نکاح کے برقرار رہنے اور چار سے زائد بیویوں کو چھوڑ دینے کا بیان

[١١٩١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ أَحْسَبُهُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ......

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمْسِكْ أَرْبَعًا، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)) . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، تو ان کے پاس دس بیویاں تھیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''چار کو (نکاح میں) باقی رہنے دے اور باقی سب کو چھوڑ دو۔''

**فوائد** :...... ❶ اسلام میں آزاد مرد کے لیے بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا حرام ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ (النساء: ۳)

''جو تمہیں اچھی لگیں تم ان عورتوں میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے صحیح بخاری کتاب النکاح میں ''باب لا یتخروج اکثر من اربع'' کہ چار بیویوں سے زائد بیک وقت ایک آدمی نہیں رکھ سکتا قائم کیا ہے۔

❷ اگر کسی کی قبول اسلام سے پہلے چار سے زائد بیویاں ہوں تو اسلام قبول کرنے کے بعد چار کو اپنے نکاح میں رکھ کر باقی کو طلاق دینا ضروری ہے۔

❸ مشرک و کافر کے مسلمان ہونے پر تجدید نکاح ضروری نہیں بلکہ قبل از اسلام کا عقد ہی کافی ہے۔

❹ اسلام قبول کر لینے کے ساتھ ہی شرعی احکامات نافذ ہو جاتے ہیں۔

❺ نبی علیہ السلام کے لیے چار سے زائد شادیوں کی رخصت اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تھی۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کے نکاح میں بیک وقت نو ازواجِ مطہرات موجود تھیں۔

❻ قبول اسلام سے قبل اگر کسی کے نکاح میں بیک وقت دو سگی بہنیں ہوں یا ماں، بیٹی ہو یا خالہ، بھانجی یا پھوپھی، بھتیجی وغیرہ تو بعد از اسلام ان میں سے بھی ایک کو فارغ کرنا ضروری ہے۔

[۱۱۹۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثَ غَيْلَانَ . ❷

مالک عن زہری کے واسطہ سے بھی حدیث غیلان مروی ہے۔

[۱۱۹۳]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ

---

❶ اسناده ضعيف: اخرجه الترمذی، النكاح، باب ما جاء فی الرجل يسلم وعنده عشرة نسوة (۱۱۲۸)۔ وقال سمعت محمد بن اسماعيل البخاری يقول: هذا حديث غير محفوظ۔ ابن ماجه، النكاح، باب الرجل يسلم وعنده اكثر من اربع نسوة (۱۹۵۳).

❷ انظر الحديث الآتی، برقم (۱۱۹۵).

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا))فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ عِنْدِي عَاقِرٌ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا. ❶

نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسلمان ہوا جبکہ میری پانچ بیویاں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کو طلاق دے کر باقی چار کو (نکاح میں) روکے رکھو۔'' تو میں نے ان میں سے سب سے پہلی جو ساٹھ سال کی بانجھ تھی اسے طلاق دے دی۔

[١١٩٤]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ......

عَنِ الدَّيْلَمِيِّ أَوِ / ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ أَيَّتَهُمَا شِئْتُ وَأُفَارِقَ الأُخْرَى. ❷

دیلمی یا ابن دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں مسلمان ہوا اور میرے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں۔ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان میں سے جس کو چاہو ایک کو چن لو اور دوسری کو فارغ کر دو۔''

[١١٩٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ: ((أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)). ❸

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ثقیف قبیلہ کے اسلام لانے والے آدمی کو جس کی دس بیویاں تھیں فرمایا: ''چار کو روک کر باقی سب کو چھوڑ دو (طلاق دے دو۔)''

[١١٩٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ هَرَبَ مِنَ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ اسلام سے

---

❶ اسناده ضعيف، لابهام شيخ الشافعى، وعوف بن الحارث فيه مقال، اخرجه البيهقى: ٧/ ١٧٤ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤١٩٤).

❷ اخرجه الترمذى، النكاح، باب ما جاء فى الرجل يسلم وعنده أختان (١١٢٩)، (١١٣٠) وقال "حسن غريب" وابن ماجة، النكاح، باب الرجل يسلم وعنده أختان (١٩٥١)۔ وابوداؤد، الطلاق، باب فى من اسلم وعنده نساء اكثر من أربع أو اختان (٢٢٤٣).

❸ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيقهى: ٧/ ١٨٢۔ وابوداؤد فى المراسيل (٢٣٤)۔ والدارقطنى: ٣/ ٢٧٠۔ ومالك فى الموطا، الطلاق، باب جامع الطلاق۔

الإِسْلامِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ مُشْرِكًا، وَامْرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ وَاسْتَقَرَّا عَلَى النِّكَاحِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ بَيْنَ إِسْلامِ صَفْوَانَ وَامْرَأَتِهِ نَحْوٌ مِنْ شَهْرٍ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ التَّعْرِيضِ بِالْخِطْبَةِ وَالسَّادِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❶

بھاگ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور غزوہ حنین اور طائف میں حالت شرک میں شرکت کی، جبکہ ان کی بیوی مسلمان تھی اور نبی ﷺ نے ان دونوں کو اسی نکاح پر برقرار رکھا۔ ابن شہاب نے فرمایا: صفوان اور ان کی بیوی کے اسلام میں تقریباً ایک مہینے کا فرق ہے۔

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٤١٩٨)۔ ومالك فى الموطأ، النكاح، باب نكاح المشرك اذا اسلمت زوجته قبله.

15

# كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَالإِيلَاءِ وَالْخُلْعِ

# عورتوں سے معاشرت ایلاء اور خلع کے مسائل

## بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

## [1]...... حائضہ سے مباشرت کا بیان

[١١٩٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا: هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے حیض میں مباشرت کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نچلے حصے پر اچھی طرح ازار باندھ لے پھر وہ اس سے اگر چاہے تو مباشرت کر لے۔

فوائد:...... 1 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرة: ٢٢٢)

''حالت حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ اور جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ١٩٠ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٢٠٦)۔ وعبدالرزاق (١٢٤١).

درج بالا آیت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اصنعوا کل شیٔ الا النکاح)) تم (اپنی بیویوں سے) نکاح یعنی جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها...... الخ، رقم: ۳۰۲)

2 حیض کے دنوں میں بیوی سے ہم بستری (جماع) حرام جبکہ مباشرت (بغل گیر ہونا، بوس و کنار کرنا وغیرہ) جائز ہے۔

3 ایام حیض میں اگر کوئی جماع کرے تو اس پر دینار یا نصف دینار صدقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے حالت حیض میں بیوی سے مجامعت کرنے والے سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

((یتصدق بدینار او نصف دینار))

''وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔'' (سنن ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی اتیان الحائض، رقم: ٢٦٤۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٦٤٠)

4 عہد نبوی میں دینار سونے کے سکے کو کہتے تھے جس کا موجود وزن تقریباً سوا چار گرام سونا بنتا ہے۔ اس سے مراد کویتی دینار نہیں ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

## [2]...... عورتوں کی دبر میں صحبت کرنے کی ممانعت کا بیان

[١١٩٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُحَيْحَةَ بْنِ الْجَلَاحِ أَوْ عَنْ عَمْرِو بْنِ فُلَانِ بْنِ أُحَيْحَةَ بْنِ الْجَلَاحِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَنَا شَكَكْتُ......

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ أَوْ إِتْيَانِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حَلَالٌ))، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟ فِي أَيِّ الْخُرْبَتَيْنِ أَوْ فِي الْخَرَزَتَيْنِ أَوْ فِي الْخَصْفَتَيْنِ أَمِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا فَنَعَمْ أَمْ مِنْ دُبُرِهَا فِي دُبُرِهَا فَلَا، فَإِنَّ

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پچھلی جانب سے عورتوں سے صحبت کرنے یا آدمی کے اپنی بیوی سے مقعد میں صحبت سے متعلق دریافت کیا، (یہ امام شافعی رحمہ اللہ کو الفاظ کا شک ہے) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جائز ہے'' جب وہ آدمی واپس مڑا، تو آپ نے اس کو بلایا یا آپ نے حکم دیا اور اس کو لایا گیا اور اس سے پوچھا: ''تو نے کیا کہا دو شرمگاہوں میں سے کس میں؟ کیا پیچھے سے اگلی شرمگاہ میں اگر اس طرح

اللّٰهَ لا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، لا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: عَمِّي ثِقَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ ثِقَةٌ، وَقَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، عَنِ الأَنْصَارِيِّ الْمُحَدِّثِ بِهَا أَنَّهُ أَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا وَخُزَيْمَةُ مِمَّنْ لا يَشُكُّ عَالِمٌ فِي ثِقَتِهِ فَلَسْتُ أُرَخِّصُ فِيهِ بَلْ أَنْهَى عَنْهُ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. [1]

ہے تو درست ہے، یا پیچھے سے مقعد ہی میں اگر یہ مطلب ہے تو ناجائز ہے۔'' بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتے، تم عورتوں کے پاس ان کی دبر میں نہ آؤ۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے کہا آپ اس سند کے متعلق کیا کہتے ہیں، تو میں نے کہا: میرا چچا اور عبداللہ بن علی السائب دونوں ثقہ ہیں۔ اور فرمایا مجھے محمد رحمہ اللہ نے محدث انصاری کے متعلق بتایا کہ اس نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے ہیں اور خزیمہ ان راویوں میں سے ہیں جن کی ثقات میں کوئی بھی عالم شک نہیں کرسکتا، اسی لیے میں عورتوں سے مقعد میں صحبت کو جائز قرار نہیں دیتا بلکہ میں اس سے منع کرتا ہوں۔

**فوائد**:...... 1 جس طرح عورت کے ساتھ ایام حیض میں مجامعت حرام ہے اسی طرح پاخانہ کی جگہ میں بھی جماع حرام اور لعنت کا کام ہے۔

2 اگر آدمی اپنی بیوی کی پشت کی جانب سے یا کروٹ پر یا کسی بھی طریقے سے فرج میں جماع کرے تو یہ جائز اور مباح ہے۔ اور اللہ کے فرمان: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة: ٢٢٣) ''تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیتی ہیں لہٰذا تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔'' کا یہی مفہوم ہے۔

3 شرعی مسائل دریافت کرنے میں شرم وحیا رکاوٹ نہیں بنی چاہیے۔

4 اعضائے مستورہ سے متعلق مسائل اگرچہ شرم وحیا کے متقاضی ہیں لیکن مناسب مواقع پر ان کو بیان کرتے رہنا مستحسن عمل ہے۔

5 مسائل بیان کرتے وقت اگر سامعین سے متعلق علماء کو شک گزرے کہ ان کی بات سے غلط مفہوم اخذ کیا جا رہا ہے تو علماء کو چاہیے بالتفصیل توضیح فرما دیں۔

6 ہم جنس پرستی اور لواطت حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

---

[1] اخرجه البيهقي: ٧/ ١٩٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٢٢٠)۔ وابن ماجة، النكاح، باب النهي عن اتيان النساء في ادبارهن (١٩٢٤)۔ وصححه ابن الجارود (٧٢٨)۔ وابن حبان.

## بَابٌ :فِي الْعَزْلِ عَنِ الْوَلَائِدِ

## [3]......لونڈیوں سے عزل کرنے کا بیان

[۱۱۹۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُونَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَعْزِلُونَ، لا تَأْتِينِي وَلِيدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلا قَدْ أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا، فَاعْزِلُوا بَعْدُ أَوِ اتْرُكُوا۔ *

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی لونڈیوں سے وطی کرتے ہیں پھر وہ عزل کرتے ہیں۔ اب میرے پاس جو کوئی لونڈی آئی اور اس کے آقا نے اس سے صحبت کا اعتراف کیا تو میں اس کو اس کے بچے سے ملا دوں گا، اس کے بعد تم عزل کرو یا تم چھوڑ دو (تمہیں اختیار ہے۔)

**فوائد**:...... 1 دورانِ مباشرت مرد کا اپنی منی کو عورت کی فرج کی بجائے باہر نکالنا عزل کہلاتا ہے۔

2 عزل شرعاً جائز ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"كنا نعزل على عهد رسول الله والقرآن ينزل"

"ہم عہد نبوی ﷺ میں عزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا۔"

(صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب العزل، رقم: ۵۲۰۹۔ صحيح مسلم، رقم: ۱۴۴۰)

3 لونڈیوں سے عموماً عزل اس لیے کیا جاتا کہ ان کے ہاں اولاد نہ ہو کیونکہ اولاد ہونے کے بعد لونڈیوں کو بیچنا اور انہیں بچوں سے جدا کرنا انتہائی غیر مناسب ہے۔

4 معلوم رہے کہ عزل کی اباحت کراہت کے ساتھ ہے عزل کرنے سے نہ کرنا بہتر ہے۔

5 عزل بنیادی طور پر حمل سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے لیکن آج کل حمل سے بچنے کے متبادل کئی ذرائع موجود ہیں اگر ان ذرائع کے استعمال سے مستقل طور پر حمل سے محفوظ رہنا مقصود ہو تو ان کا استعمال یکسر ناجائز اور حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

[۱۲۰۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ فِي إِرْسَالِ

ایک اور سند سے صفیہ بنت ابی عبید کے واسطہ سے عمر رضی اللہ عنہ سے سالم کی حدیث کی مثل ہی مروی ہے۔

* اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ۷/ ۴۱۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۵۹۷)۔ وعبدالرزاق: ۱۲۵۲۳، ۱۲۵۲۲۔ وابن ابي شيبة (۱۷۴۹۱)۔

الْوَلَائِدِ يُوطَأْنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❶

## بَابٌ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

### [4]...... بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا

[۱۲۰۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الشَّكُّ مِنْ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔''

فوائد:...... ❶ دورِ جاہلیت میں کسی کی لونڈی یا عام زانیہ عورتوں سے ناجائز تعلقات قائم کرنا معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے مردوں کو اپنی بیویوں اور لونڈیوں تک محدود کر دیا۔ اور صرف انہیں سے جنسی خواہش کی تسکین جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ○ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ○﴾ (المومنون: ۵۔ ۷)

''جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے بے شک یہ قابل ملامت نہیں اور جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔''

❷ عہد جاہلیت میں ناجائز تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہونی والی اولاد ناجائز تعلق قائم کرنے والے کی سمجھی جاتی تھی اگر چہ کہیں بھی پیدا ہو جبکہ اسلام نے یہ ضابطہ دیا ہے کہ ''اولاد بستر والے'' یعنی عورت کے شوہر یا لونڈی کے مالک کی ہے۔

❸ ''حَجْر'' اگر جیم کے سکون کے ساتھ پڑا جائے تو مطلب ہوگا زانی بچے کے قانونی فوائد سے محروم ہے اور اگر حَجَرَ جیم کے فتحہ کے ساتھ پڑا جائے تو مطلب ہوگا زانی سزا (رجم یا سوکوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی) کا مستحق ہوگا۔

[۱۲۰۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ۷/ ۴۱۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۵۹۸).

❷ اخرجه البخاري، الحدود، باب للعاهر الحجر (۶۸۱۸)، (۶۷۵۰)۔ مسلم، الرضاع، باب الولد للفراش، وتوقي الشبهات (۱۴۵۸).

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدًا اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)). [1]

عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زمعہ اور سعد ؓ (بن ابی وقاص) زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ سعد نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے میرے نام وصیت کی تھی کہ جب تو مکہ جائے تو زمعہ کی لونڈی کے بچے کو دیکھنا اور اسے لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ عبداللہ بن زمعہ نے کہا، یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کو واضح طور پر عتبہ کا ہم شکل دیکھا (یعنی سعد کے بھائی کا) پھر فرمایا: ”اے عبداللہ بن زمعہ یہ تیرے ساتھ جائے گا، کیونکہ بچہ بستر والے کا ہے (اور سودہ کو حکم دیا) اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔“

**فوائد**: ...... 1 معلوم ہوا جاہلیت میں ناجائز اولاد کو اپنانا باعث عار نہیں تھا۔

2 بچہ صاحب فراش ہی کا مانا جائے گا اگرچہ اس کی شکل وشباہت زانی سے ملتی ہو۔

3 واقعہ میں مذکور بچہ شکل صورت سے عتبہ کا لڑکا معلوم ہوتا تھا اور اس کی شکل سے نمایاں تھا کہ یہ ولد الزنا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے زمعہ کا بیٹا ٹھہرایا کیونکہ اصول یہی ہے۔

4 نبی علیہ السلام نے سیدہ سودہ ؓ کو اس لڑکے سے پردے کا حکم دیا کیونکہ اس کا نسب مشتبہ تھا۔

5 مذکورہ واقع سے معلوم ہوا مشتبہ امور سے اجتناب کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((دع ما يريبك الى مالا يريبك))

”جس چیز کے متعلق تمہیں شک وشبہ ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک وشبہ نہ ہو اسے لے لو۔“ (سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب حديث اعقلها وتوكل...... رقم: ٢٥١٨ وقال الترمذی، حسنٌ صحيحٌ)

[١٢٠٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

---

[1] اخرجه البخاری، البيوع، باب شراء المملوك من الحربی وهبته وعتقه (٢٢١٨)، (٢٠٥٣)۔ ومسلم، الرضاع، باب الولد للفراش وتوقی الشبهات (١٤٥٧).

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ يَعْنِي: ابْنَ الْخَطَّابِ، إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ كَانَ يَسْكُنُ دَارَنَا فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: أَمَّا الْفِرَاشُ فَلِفُلَانٍ، وَأَمَّا النُّطْفَةُ فَلِفُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: صَدَقْتَ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْفِرَاشِ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [1]

عبید اللہ بن ابی یزید نے اپنے باپ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بنی زہرہ کے ایک بوڑھے کی طرف آدمی بھیجا جو ہمارے گھروں میں رہتا تھا، میں بھی اس کے ساتھ عمر کے پاس آیا تو آپ نے اس سے جاہلیت میں اولاد کی پیدائش کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، بستر کسی کا ہوتا اور نطفہ کسی اور کا ہوتا۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ بستر والے کے حق میں دیا ہے۔

## بَابُ إِنْكَارِ لَوْنِ الْوَلَدِ وَاسْتِقْرَارِ النِّكَاحِ عَلَى الشُّبْهَةِ

## [5]...... بچے کے رنگ کے انکار کرنے، اور شک (زنا) ہونے کے باوجود نکاح کے برقرار رہنے کا بیان

[١٢٠٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ))؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَلْوَانُهَا))؟ قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ))؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَنَّى تَرَى ذَلِكَ؟))قَالَ: نَزَعَهُ عِرْقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلَعَلَّ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ)). [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گاؤں میں رہنے والوں میں سے ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ میری بیوی نے کالا بچہ جنم دیا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: ''کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے کہا: سرخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ کے خیال میں یہ کہاں سے آ گیا؟'' اس نے کہا: کسی

---

[1] تقدم تخريجه، برقم: ٩٦٨.

[2] اخرجه البخاري، الطلاق، باب اذا عرض نفى الولد (٥٣٠٥)۔ مسلم، اللعان (١٥٠٠).

رگ نے اس کو کھینچ لیا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''شاید اسے بھی کوئی دور کی رگ کھینچ لائی ہو۔'' (جس کی وجہ سے کسی دور کے رشتہ دار کے مشابہ پڑنے سے اس کا رنگ کالا ہو گیا ہو۔)

**فوائد**:...... 1 محض رنگ و روپ کا فرق اس بات کی دلیل نہیں کہ پیدا ہونے والی اولاد نا جائز ہے۔

2 شک وشبہ کا اظہار حد کے نفاذ یا لعان وغیرہ کو لازم نہیں کرتا۔

3 بعض دفعہ بچے والدین کی بجائے ددھیال یا ننھیال میں سے کسی کے مشابہ بھی ہو سکتے ہیں۔

4 شرعی مسائل کی تفہیم کے لیے معاشرتی اور واقعاتی مثالیں بیان کرنا مسنون ہے۔

5 قاضی کو چاہیے کہ معاملات کا باریک بینی سے جائزہ لے کر فیصلہ صادر فرمائے۔

[١٢٠٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ))؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((مَا أَلْوَانُهَا))؟ قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ))؟ قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: ((فَأَنَّى أَتَاهَا ذٰلِكَ))؟ قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَهٰذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ)). ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ قبیلہ سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی، میری بیوی نے کالا کلوٹا بچہ جنم دیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے کہا: سرخ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ان میں سیاہی مائل سفید بھی ہیں۔'' اس نے کہا: ہاں ان میں سیاہ مائل سفید بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہاں سے آ گئے؟'' اس نے کہا: شاید کوئی رگ کھینچ لائی ہو۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہوسکتا ہے اس (بچے) کو بھی کوئی رگ کھینچ لائی ہو۔''

[١٢٠٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید بن عمیر نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول

❶ انظر الحديث السابق، برقم: ١٢٠٤.

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَطَلِّقْهَا))، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، قَالَ: ((فَأَمْسِكْهَا إِذَنْ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ. ❶

ﷺ! میری بیوی تو کسی ہاتھ لگانے والے کا ہاتھ نہیں روکتی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو طلاق دے دے۔'' اس نے کہا: میں اس سے پیار کرتا ہوں (طلاق نہیں دے سکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اسے روکے رکھ۔''

## بَابُ الْإِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

## [6]......عورتوں کو مسجد میں جانے کے لیے اجازت دینے کا بیان

[۱۲۰۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا خَرَجْنَ فَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ)). ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجد میں آنے سے نہ روکو، اور جب وہ (مسجدوں کے لیے) نکلیں تو خوشبو لگائے بغیر نکلیں۔''

**فوائد**:...... ❶ عورتیں اگر اجازت لے کر مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہیں تو مردوں کو چاہیے کہ انہیں اجازت دے دیں۔

❷ عورت کے لیے ضروری ہے کہ گھر سے باپردہ ہو کر بغیر زیب و زینت اختیار کیے نکلے۔

❸ عورتیں مساجد میں باجماعت نماز میں بھی شریک ہو سکتی ہیں۔

[۱۲۰۸]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔''

---

❶ اخرجه البيهقى: ۷/ ۱۵٤۔ والنسائى، النكاح، باب تزويج الزانية (۳۲۳۱) وقال: هذا الحديث ليس بثابت.

❷ اخرجه ابوداؤد، الصلاة، باب ما جاء فى خروج النساء إلى المسجد (٥٦٥)۔ واحمد: ۲/ ٤۳۸، ٤۷٥، ٥۲۸۔ وصححه ابن خزيمة (۱٦۷۹)۔ وابن الجارود (۳۳۲)۔ وابن حبان.

مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❶

## بَابٌ: فِي النَّفَقَاتِ

## [7]......خرچہ، نفقہ کا بیان

[۱۲۰۹]...... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ هِنْدَ أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَإِنَّهُ لا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ سِرًّا وَهُوَ لا يَعْلَمُ، فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ)). ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں ہند رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ابوسفیان (میرا خاوند) بخیل آدمی ہے۔ مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو۔ ہاں اگر میں ان کی لاعلمی میں اس کے مال سے لے لوں (تو گزارا ہو جاتا ہے) کیا مجھ پر اس کا کوئی گناہ تو نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اچھے طریقے سے اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو۔"

**فوائد**:...... ❶ بیوی کا خرچہ خاوند کے ذمہ واجب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا﴾ (الطلاق: ۷)

"وسعت و کشادگی والے کو اپنی وسعت سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو وہ اللہ کے دیے ہوئے میں سے (حسب توفیق) خرچ کرے اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتے۔"

❷ اگر خاوند بیوی بچوں کی ضروریات پوری کرنے میں بخل سے کام لے تو بیوی خاوند کے مال سے حسب ضرورت بغیر اجازت بھی لے سکتی ہے۔

❸ مصلحت کی غرض سے ایک دوسرے کے عیوب کو ظاہر کرنا معیوب نہیں۔

---

❶ اخرجه البخاری، النكاح، باب استئذان المرأة زوجها فی الخروج الی المسجد وغيره (۵۲۳۸)، ۹۰۰۔ ومسلم، الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد اذا لم يترتب ...... الخ (٤٤٢).

❷ اخرجه البخاری، النفقات، باب نفقة المرأة اذا غاب عنها زوجها ونفقة الولد (۵۳۵۹)۔ ومسلم، الأقضية، باب قضية هند (۱۷۱٤).

4 نان ونفقہ کے سلسلہ میں خاوند کے مالی حالات اور ضرورت کی نوعیت کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

5 قاضی ذاتی معلومات پر بغیر گواہ طلب کیے بھی فیصلہ سنا سکتا ہے۔

6 مظلوم غاصب کے مال سے اپنا جائز حق لے سکتا ہے۔

7 ایک شخص کی عدم موجودگی میں بھی اس کے خلاف فیصلہ سنایا جا سکتا ہے۔

[١٢١٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ لِي مِنْهُ إِلا مَا يُدْخِلُ عَلَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ)). *

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوسفیان بخیل آدمی ہے اور میرے پاس وہی خرچہ ہوتا ہے جو وہ مجھے دیتا ہے۔ (اور یہ میرے اہل کے لیے ناکافی ہے) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''دستور کے موافق اتنا خرچہ اس کے مال سے لے لے جو تیرے اور تیرے بچوں کے لیے کافی ہو۔

[١٢١١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ)). قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ)). قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ)). قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((أَنْتَ أَعْلَمُ)). قَالَ سَعِيدٌ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ: يَقُولُ وَلَدُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ إِلَى مَنْ تَكِلُنِي؟ تَقُولُ زَوْجَتُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِي، يَقُولُ خَادِمُكَ: أَنْفِقْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اپنے آپ پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو بہتر جانتا ہے (کہ اسے کہاں خرچ کرنا ہے۔)'' سعید نے کہا کہ جب

* اخرجه البخاری، البیوع، باب من أجری امر الامصار علی ما یتعارفون ...... الخ (٢٢١١).

عَلَیَّ أَوْ بِعْنِی. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے، تیرا بیٹا کہتا ہے کہ مجھ پر خرچ کرو یا کسی اور کے سپرد کردو؟ تیری بیوی کہتی ہے مجھ پر خرچ کر یا مجھے طلاق دے دے، اور تیرا خادم کہتا ہے کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھے بیچ دے۔

فوائد :...... ❶ انسان کے کمائے ہوئے مال میں سے سب سے مقدم حق اس کا اپنا ہے کیونکہ وہ خود تندرست ہوگا تو دوسروں کے لیے محنت ومشقت کر سکے گا۔

❷ انسان کی اپنی جان کے بعد اس کے بیوی بچے جن کے اخراجات اس کے ذمہ ہیں اس کے مال کے سب سے زیادہ حقدار ہیں پھر زیر کفالت افراد مثلاً عزیز واقارب غلام، نوکر چاکر وغیرہ۔

❸ اگر ضروری اخراجات سے زائد مال موجود ہو تو انسان کو چاہیے خوب سوچ و بچار کے بعد اسے بہتر سے بہتر جگہ پر خرچ کرے۔

[۱۲۱۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّجُلِ لا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: قُلْتُ سُنَّةٌ، فَقَالَ سَعِيدٌ: سُنَّةٌ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي يُشْبِهُ قَوْلَ سَعِيدٍ: سُنَّةٌ، أَنْ تَكُونَ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

ابوالزناد سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سعید رحمہ اللہ بن مسیب سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے تو انہوں نے کہا، دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے۔ ابوالزناد نے کہا میں نے پوچھا یہ سنت ہے؟ سعید نے کہا، ہاں سنت ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سعید کی بات سنت ہے، سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

فوائد :...... ❶ بیوی کے ضروری اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں اگر خاوند کے پاس اخراجات نہ ہوں تو کیا

---

❶ اخرجه ابوداؤد، الزكاة، باب في صلة الرحم (١٦٩١)۔ والنسائي، الزكاة، تفسير ذلك (٢٥٣٦)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٤٣٦)۔ والحاكم: ١/ ٤١٥۔ وابن حبان، وكلام ابى هريرة رواه البخارى، النفقات، باب وجوب النفقة على الاهل والعيال (٥٣٥٥).

❷ صحيح موقوفاً: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٦٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٥٠)۔ والدار قطني: ٣/ ٢٩٧۔ وعبدالرزاق (١٢٣٥٦)۔ وابن ابى شيبة (١٩٠٠٦).

میاں بیوی کے درمیان جدائی کروائی جائے گی یا نہیں؟ تو اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں ایسی صورت میں حاکم جدائی ڈال سکتا ہے کیونکہ یہ صورت معروف طریقے سے اکٹھے رہنے اور عورت کو نقصان نہ پہنچانے کے منافی ہے جس کا ذکر قرآن کی آیات ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النسآء: ١٩) اور ﴿وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا﴾ (البقرة: ٢٣١) میں موجود ہے۔ ابن مسیب رحمہ اللہ کا مذکورہ فرمان بھی اسی ضمن میں ہے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک جدائی نہیں ڈالی جائے گی بلکہ عورت کو ان حالات میں صبر وقناعت اختیار کرنے کا کہا جائے کیونکہ مرد کے ذمہ اتنا ہی خرچہ ہے جتنے کی وہ طاقت واستطاعت رکھتا ہو۔ سفیان ثوری عطاء رحمہ اللہ وغیرہ اسی کے قائل ہیں۔ (دیکھئے: مصنف عبدالرزاق، رقم: ١٢٣٥٦ و مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ١٩٠١٧)

[١٢١٣]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ فِي رِجَالٍ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ فَأَمَرُوهُمْ أَنْ يَأْخُذُوهُمْ بِأَنْ يُنْفِقُوا أَوْ يُطَلِّقُوا، فَإِنْ طَلَّقُوا بَعَثُوا بِنَفَقَةِ مَا حَبَسُوا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کے نام خط لکھا ان آدمیوں کے متعلق جو گھروں سے غائب اپنی عورتوں کے پاس نہیں ہیں۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کا اس بات پر مواخذہ کریں کہ وہ یا تو ان کو نفقہ دیں یا طلاق دے دیں۔ اور اگر وہ طلاق دیں تو جتنی دیر ان کو خرچہ نہیں دیا وہ بھی ساتھ دیں۔

**فوائد**:...... 1 خاوند گھر میں موجود ہو یا بیرون شہر یا بیرون ملک ہر حال میں بیوی کے اخراجات پورے کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔

2 اگر خاوند بیوی کے ضروری اخراجات جان بوجھ کر ادا نہ کرے اور اس معاملہ میں مستقل اسی طرز عمل کا مظاہرہ کرتا ہو تو اسے اس حوالہ سے تنبیہ کرنا درست ہے۔

3 اگر خاوند مستقل اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں غفلت کا مظاہرہ کرے تو میاں بیوی کے درمیان جدائی کروا دینا بہتر ہے۔

4 حاکم وقت کی ذمہ داری ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں رعایا سے متعلق مختلف احکامات جاری کرتا رہے۔

5 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ انتہائی زیرک انسان تھے۔

* صحیح موقوفاً: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٦٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٤٨)۔ وعبدالرزاق (١٢٣٤٦)۔ وابن ابی شيبة (١٩٠١٣).

## بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَقَارِبِ

## [8]......رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا بیان

[١٢١٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا وَعِيَالًا، وَإِنَّ لِأَبِي مَالًا وَعِيَالًا، وَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالِي فَيُطْعِمَهُ عِيَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ)).

أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❶

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے آ کر عرض کی کہ میرے پاس مال ہے اور میں صاحب اولاد بھی ہوں، اور میرے باپ کے پاس بھی مال ہے اور وہ بھی صاحب اولاد ہیں، وہ (یعنی باپ) چاہتا ہے کہ میرے مال سے لے کر اپنے بچوں کو کھلائے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو بھی، اور تیرا مال بھی تیرے باپ کے لیے ہے۔''

**فوائد** :...... ❶ شریعت نے اولاد کی جائز ضروریات کو پورا کرنا والدین کے ذمہ لازم ٹھہرایا ہے تو والدین کے ساتھ حسن سلوک بھی اولاد کے فرائض میں شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (بنی اسرائیل: ٢٣)

''اور آپ کے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ (لقمان: ١٥)

''اور دنیا میں معروف طریقے سے ان کا ساتھ دو۔''

یقیناً والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تقاضا ہے کہ ان کی جائز دنیوی ضروریات کو پورا کیا جائے اور بوقت ضرورت انہیں خرچہ مہیا کیا جائے۔

❷ والدین حسب ضرورت اپنی اولاد کی کمائی سے لے سکتے ہیں۔

❸ ''انت ومالك لأبيك'' کا قطعاً یہ مفہوم نہیں کہ باپ بیٹے کے مال کا کلی طور پر مالک ہے بلکہ حسب ضرورت بغیر اجازت بھی لے سکتا ہے کیونکہ شریعت میں باپ اور بیٹے دونوں کی ملکیت اور تصرف علیحدہ علیحدہ ہیں یہی وجہ ہے کہ ان میں وراثت قائم ہوتی ہے۔

---

❶ صحيح موصولا: اخرجه ابن ماجه، التجارات، باب ما للرجل من مال (٢٢٩١).

## بَابٌ: فِي النُّشُوزِ

## [9]......زوجین کی نا اتفاقی کا بیان

[١٢١٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ كَانَتْ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَكَرِهَ مِنْهَا أَمْرًا؛ إِمَّا كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ، فَأَرَادَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي، وَأَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا بَدَا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا﴾ [النساء: ١٢٨] الآيَةَ.*

سعید بن میںیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں وہ بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے اسے ناپسند کرتے تھے، انہوں نے اُس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا، مجھے طلاق نہ دو، مجھے اپنے پاس روکے رکھو اور میرے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو مجھے منظور ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی بے تعلقی سے ڈرے۔'' (النساء: ۱۲۸)

**فوائد**:...... مذکورہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے تاہم آیت کا حکم اپنی جگہ برقرار ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو کسی وجہ سے ناپسند کرے۔ یا اس سے علیحدہ رہنے کو معمول بنالے یا دوسری بیوی کو اس پر ترجیح دے یا کوئی اور سبب ہو اور عورت خاوند سے علیحدہ نہ ہونا چاہتی ہو تو ایسی صورت میں بیوی طلاق کی بجائے خاوند سے مصالحت کر لے تو ان دونوں پر کچھ بھی گناہ نہ ہوگا جیسا کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہبہ کی تو آپ علیہ السلام نے اس کو قبول فرمالیا۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۱۱۰، ۱۱۱۱۔

[١٢١٦]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، سَمِعَهُ يَقُولُ: تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ بِنْتَ عُتْبَةَ. فَقَالَتْ لَهُ: اصْبِرْ لِي وَأُنْفِقُ عَلَيْكَ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا تَقُولُ لَهُ: أَيْنَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ؟ فَسَكَتَ عَنْهَا، فَدَخَلَ يَوْمًا بَرِمًا، فَقَالَتْ: أَيْنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَيْنَ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ؟ فَقَالَ: عَلَى يَسَارِكِ فِي

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت عتبہ سے شادی کی، تو فاطمہ نے اسے کہا، تو میرے پاس بھی آ اور میں آپ پر خرچ بھی کروں گی، وہ جب بھی اس کے پاس آتے تو اسے کہتے عتبہ اور شیبہ کہاں ہیں؟ تو وہ (یہ سن کر) خاموش ہو جاتیں۔ ایک دن وہ اکتائے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو فاطمہ نے

---

* اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٩٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٦٦)۔ وابن ابی شيبة (١٦٤٦٣).

النَّارِ إِذَا دَخَلْتِ . فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَجَاءَتْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَأَرْسَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لأُفَرِّقَنَّ بَيْنَهُمَا . وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا كُنْتُ لأُفَرِّقَ بَيْنَ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ . قَالَ: فَأَتَيَاهُمَا فَوَجَدَاهُمَا قَدْ شَدَّا عَلَيْهِمَا أَثْوَابَهُمَا فَأَصْلَحَا أَمْرَهُمَا . ❶

کہا، عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کہاں ہیں؟ عقیل نے کہا (غصہ میں) جب تو جہنم میں جائے گی تو وہ تیرے بائیں جانب ہوں گے۔ (یہ بات اس پر سخت گراں گزری) تو اس نے کپڑے باندھے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئی، ان سے یہ ساری بات بیان کی، تو انہوں نے ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم کو (فیصلہ کے لیے) بھیجا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، میں ضرور ان کے درمیان علیحدگی کرواؤں گا۔ اور معاویہ نے فرمایا: "میں بنی عبد مناف کے دو بوڑھوں کے درمیان علیحدگی نہیں ہونے دوں گا۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا، وہ دونوں ان دونوں کے پاس آئے تو ان دونوں کو سخت غصے میں پایا، پھر ان دونوں نے ان کے مابین صلح کروادی۔

[١٢١٧]...... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَنْ عَبِيدَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ [النساء: ٣٥] . قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَأَمَرَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَكَمَيْنِ: تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا ، قَالَ: قَالَتِ الْمَرْأَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَلِي . وَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا الْفُرْقَةُ

عبیدہ سے روایت ہے وہ اس آیت: "اگر تمہیں میاں بیوی کی آپس کی ناچاکی کا خوف ہو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو۔" (النساء:٣٥) کے متعلق فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے عہد خلافت میں) ایک میاں بیوی اپنی برادری کے لوگوں کے ساتھ آئے، علی رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے بھیجیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں منصفوں سے کہا: کیا تم جانتے ہو تمہارا کام کیا ہے، اگر چاہو تو دونوں میں اتفاق کرا دو اور

❶ اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقى: ٧/ ٣٠٦۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٣٩١)۔ وعبدالرزاق (١١٨٨٧)۔ والطبرى فى تفسيره: ٥/ ٧٤۔٧٥۔

فَلا ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ حَتّٰى تُقِرَّ بِمِثْلِ الَّذِي أَقَرَّتْ بِهِ . *

اگر چاہو تو دونوں کو الگ الگ کرا دو، یہ سن کر عورت نے کہا، میں اللہ کی کتاب کے فیصلہ پر راضی ہوں خواہ ملاپ کی صورت میں ہو خواہ جدائی کی صورت میں، اور آدمی نے کہا: مجھے جدائی نامنظور ہے۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو جھوٹا ہے اللہ کی قسم تجھے دونوں صورتیں منظور کرنی پڑیں گی۔

فوائد :...... عورت پر شوہر کی فرمانبرداری فرض ہے اور شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے مال، گھر اور اپنی عفت وعصمت کی حفاظت بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اگر عورت اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرے تو شریعت اسلامیہ نے عورت کو سمجھانے کے لیے چند امور کا تعین فرمایا ہے۔ (i) عورت کو وعظ ونصیحت کی جائے تاکہ وہ خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ (ii) عورت سے وقتی اور عارضی علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اس سے صحبت و بات چیت ترک کر دی جائے، سمجھ دار عورت کے لیے یہ سنگین سزا ہے۔ (iii) اگر نصیحت اور ترک صحبت وکلام کا بھی فائدہ نہ ہو تو ہلکی پھلکی مار کی بھی اجازت ہے لیکن یہ مار ایسی ہرگز نہ ہو جس سے کوئی ہڈی ٹوٹ جائے یا زخم آئے۔ درج بالا تینوں طریقوں کا ذکر اللہ رب العزت کے اس فرمان میں موجود ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ﴾ (النسآء: ٣٤)

''اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں ڈر ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مارو۔''

(iv) اگر مذکورہ تینوں طریقے کارگر ثابت نہ ہوں تو دونوں طرف سے ایک ایک نمائندہ چن لیا جائے اور وہ دونوں کے معاملہ پہ خوب غور وخوض کے بعد جو مناسب سمجھیں فیصلہ سنا دیں اور اسی کا تذکرہ مذکورہ واقعہ میں بھی ہے۔ (v) پانچواں اور آخری حل طلاق ہے لیکن افسوس مرد حضرات اس حق کو انتہائی ناجائز طریقے سے استعمال کرتے ہیں اور ذرا سی بات پر فوراً طلاق دے کر اپنی بیوی اور اولاد کی زندگی تباہ وبرباد کر دیتے ہیں۔

[١٢١٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، قَالَ: كَانَتْ بِنْتُ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی

* صحیح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٠٥، ٣٠٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٨٩)۔ والدار قطني: ٣/ ٢٩٥۔ وعبدالرزاق (١١٨٨٣).

مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا إِمَّا كِبَرًا وَإِمَّا غَيْرَهُ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَقَالَتْ: لا تُطَلِّقْنِي وَأَنَا أَحِلُّ لَكَ . فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨] الآيَةَ . قَالَ: فَمَضَتْ بِذَلِكَ السُّنَّةُ . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ مِنَ الإِمْلاءِ . ❶

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، اور وہ اس کے بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے اسے ناپسند کرتے تے، یہاں تک کہ انہوں نے طلاق دینے کا ارادہ کرلیا، تو اس نے کہا مجھے طلاق نہ دیں، میں آپ کے لیے اپنے حقوق سے دست بردار ہو جاتی ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا .... ﴾ (النساء: ۱۲۸) فرمایا: پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

## بَابُ الإِذْنِ فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ

## [10]......عورتوں کو مارنے کی اجازت کا بیان

[١٢١٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ......

عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ))، قَالَ: فَأَتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، فَأَذِنَ فِي ضَرْبِهِنَّ . فَأَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ، كُلُّهُنَّ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ أَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً، كُلُّهُنَّ يَشْتَكِينَ أَزْوَاجَهُنَّ، وَلا تَجِدُونَ أُولَئِكَ خِيَارَكُمْ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ . ❷

ایاس بن عبداللہ بن ابوذباب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی بندیوں کو مت مارو۔" فرمایا آپ ﷺ کے پاس عمر بن خطاب تشریف لائے اور فرمایا: "اے اللہ کے رسول! عورتیں اپنے خاوندوں کی نافرمان ہوگئیں، تو آپ نے لوگوں کو انہیں مارنے کی اجازت دے دی، بہت سی عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنے شوہروں کی شکایت کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "ستر عورتوں نے محمد ﷺ کے گھر آ کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی ہے، تم دیکھو! ایسے لوگ اچھے نہیں ہیں۔

❶ انظر الحديث السابق برقم: ١٢١٥ .

❷ اخرجه ابوداؤد، النكاح، باب في ضرب النساء (٢١٤٦)۔ وابن ماجة، النكاح، باب ضرب النساء (١٩٨٥)۔ وصححه الحاكم: ٢/ ١٨٨، ١٩١- ووافقه الذهبي وابن حبان.

فوائد :...... ❶ ناگزیر صورت میں عورتوں کی اصلاح اور تادیب کے لیے مارنا جائز ہے لیکن یہ مار ظالمانہ اور وحشیانہ نہ ہو۔

❷ خاوند، بیوی ایک دوسرے کے ناجائز رویے کو ایسے شخص سے بیان کر سکتے ہیں جو اس کا حل نکال سکتا ہو۔

❸ عورتوں پر ظلم و زیادتی کرنا اور انہیں بلاوجہ پیٹنا انتہائی قبیح عمل ہے اور ایسے لوگ سخت ناپسندیدہ ہیں۔ ۵۰) صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم اپنی پریشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ رسول سے بیان کرتے اور پھر نبی علیہ السلام ان کا حل پیش فرماتے۔

## بَابُ الْحَضَانَةِ

## [11]......بچوں کی پرورش کا بیان

[۱۲۲۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ، أَظُنُّهُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو ماں اور باپ میں سے انتخاب کا اختیار دے دیا۔

فوائد :...... ❶ اگر بچہ چھوٹا ہو اور اس کے ماں، باپ کے درمیان جدائی ہو جائے تو جب تک اس کی ماں اور نکاح نہ کرے وہ اس کی نگہداشت اور تربیت کی سب سے زیادہ مستحق ہے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کے لیے برتن، میری چھاتی (پستان) اس کے لیے مشکیزہ اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ تھی اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: ((أنت احق به ما لم تنكحي.)) ”تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک (اور) نکاح نہ کرے۔“

(سنن ابو داؤد، كتاب الطلاق، باب من احق بالولد، رقم: ۲۲۷۶۔ صحيح ابو داؤد، رقم: ۱۹۹۱)

❷ اگر بچہ سن تمیز کو پہنچ جائے تو اسے اختیار دیا جائے گا کہ والدین میں سے جس کے ساتھ جانا چاہے چلا جائے۔

❸ ماں کے بعد تربیت کی مستحق خالہ ہے اور پھر والد۔

[۱۲۲۱]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

❶ اخرجه الترمذي، الأحكام، باب ما جاء في تخيير الغلام بين ابويه اذا افترقا (۱۳۵۷)۔ وقال "حسن صحيح"۔ وابن ماجة، الأحكام، باب تخيير الصبي بين ابويه (۲۳۵۱)۔ والنسائي، الطلاق، باب اسلام أحد الزوجين وتخيير الولد (۳۵۲٦)۔ وصححه الحاكم: ٤/ ۹۷۔ وابن حبان.

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَرْمِيِّ قَالَ: خَيَّرَنِي عَلِيٌّ بَيْنَ أُمِّي وَعَمِّي، ثُمَّ قَالَ لِأَخٍ لِي أَصْغَرَ مِنِّي: وَهٰذَا أَيْضًا لَوْ قَدْ بَلَغَ مَبْلَغَ هٰذَا لَخَيَّرْتُهُ. ❶

یونس بن عبداللہ الجرمی نے بیان کیا کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں اور چچا میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا، پھر میرے چھوٹے بھائی سے کہا، یہ بھی اسی طرح اختیار والا ہے، اگر یہ اس کی عمر کو پہنچ چکا ہوتا تو میں اسے بھی اختیار دے دیتا۔

[١٢٢٢]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ......

عَنْ يُونُسَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ. وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَكُنْتُ ابْنَ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ. ❷

یونس عن عمار کی سند سے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس حدیث میں کہا، میں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

## بَابُ الْإِيلَاءِ

## [12]......ایلاء کا بیان

[١٢٢٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: الْمُولِي الَّذِي يَحْلِفُ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ أَبَدًا. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایلاء کرنے والا وہ ہے، جو ہمیشہ کے لیے عورت کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھا لے۔

**فوائد**:...... ❶ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا لے تو اس کو ایلاء کہتے ہیں۔

❷ مدت ایلاء کی مقدار میں اختلاف ہے تاہم اگر قسم چار ماہ سے کم مدت کے لیے ہو اور قسم پوری کرنے کے بعد تعلق قائم کر لیے جائیں تو شوہر کے ذمہ کچھ بھی نہیں اگر مدت گزرنے سے قبل تعلق قائم کرے تو اس صورت میں کفارۂ قسم ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر قسم چار ماہ سے زائد یا غیر معینہ مدت کے لیے ہو تو ایسی صورت میں مدت چار ماہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ اسناده ضعيف: لجهالة الجرمي اخرجه البيهقي: ٤/ ٨ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٧٢).

❷ اسناده ضعيف جداً: لضعف شيخ الشافعي ولجهاله عمارة الجرمي انظر تخريج الحديث الذى قبله، برقم: ١٢٢١.

❸ صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٨٠ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٥٢٢)ـ وعبدالرزاق (١١٦٠٨).

﴿لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (البقرة: ٢٢٦)

"جو لوگ اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے اگر وہ اپنی بات سے رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والے نہایت رحم کرنے والے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ ایلاء کیا تھا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ٥٢٨٩)

[١٢٢٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمُولِي. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَأَقَلُّ بِضْعَةَ عَشَرَ أَنْ يَكُونُوا ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَهُوَ يَقُولُ: مِنَ الْأَنْصَارِ.*

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے دس سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ ایلاء کرنے والے کو روک کر پوچھتے (کہ وہ رجوع کرے یا طلاق دے۔) امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: "بضعۃ عشر" کی کم سے کم تعداد تیرہ ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

فوائد:...... 1 صرف ایلاء کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

2 ایلاء کرنے والا اگر مدت معینہ گزر جانے پر رجوع نہ کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ یا وہ حقوقِ زوجیت ادا کرے یا پھر طلاق دے۔

3 معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایلاء کرنے والے کو کھڑا کر کے اس سے طلاق دینے یا حقوقِ زوجیت ادا کرنے سے متعلق دریافت کرتے تھے۔

4 اللہ کا فرمان: ﴿وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (البقرة: ٢٢٧) "اور اگر طلاق کا قصد کرلیں تو بے شک اللہ خوب سننے اور جاننے والے ہیں۔" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ چار ماہ گزر جانے سے از خود طلاق واقع نہ ہوگی۔

[١٢٢٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کیا کہ میں نے دس سے زائد رسول اللہ ﷺ کو پایا وہ سارے ایلاء

* اسنادہ صحیح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٥١٣)۔ والبغوي في شرح السنة (٢٣٦٣)۔ وابن ابي شيبة (١٨٥٥٨)۔

وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمُولِي. ❶ | کرنے والے کو کھڑا کر کے (طلاق یا رجوع) کے بارے میں پوچھتے۔

[١٢٢٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْقَفَ الْمُولِيَ. ❷

عمرو بن سلمہ نے بیان کیا کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا تو انہوں نے ایلاء کرنے والے کو (طلاق دینے یا رجوع کرے) کے بارے میں کھڑا کر کے پوچھا۔

[١٢٢٧]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ......

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْقَفَ الْمُولِيَ. ❸

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایلاء کرنے والے کو کھڑا کیا۔

[١٢٢٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ......

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُوقِفُ الْمُولِيَ. ❹

طاؤس سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے کو کھڑا کر کے (طلاق یا رجوع) پوچھتے تھے۔

[١٢٢٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ......

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، إِذَا ذُكِرَ لَهَا الرَّجُلُ يَحْلِفُ أَنْ لا يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ فَيَدَعُهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ لا تَرَى ذٰلِكَ شَيْئًا حَتَّى يُوقِفَ. وَتَقُولُ: كَيْفَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ

قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایسے آدمی کا ذکر کیا جاتا جو قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ اپنی عورت کے پاس نہیں جائے گا پھر وہ اسے پانچ ماہ تک چھوڑ دیتا ہے، کچھ خیال نہیں کرتا یہاں تک کہ اس کو کھڑا کر کے اس سے (طلاق یا صلح) پوچھا گیا تو وہ فرماتیں،

---

❶ انظر الحديث السابق، برقم: ١٢٢٤.

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٧- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٥١٥)- وعبدالرزاق (١١٥٦٧)- وابن ابي شيبة (١٥٥٣٣).

❸ اسناده ضعيف: لضعف ليث بن ابي سليم، الا ان المتن صحيح كما تقدم في الحديث السابق- اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٧- وفي المعرفة السنن والآثار له: ٤٥١٥- وعبدالرزاق (١١٦٥٦)- وابن ابي شيبة (١٨٥٥٤)- والطبري في تفسيره: ٢/ ٤٣٣.

❹ اسناده ضعيف لإنقطاعه: فان طاؤوساً لم يسمع من عثمان- اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٧- وفي المعرفة السنن والاثار له (٤٥١٦)- وابن ابي شيبة (١٨٥٥٧)- وعبدالرزاق (١١٦٦٤).

بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩] . ❶

اللہ تعالیٰ نے کیسے فرمایا ہے کہ "یا دستور کے مطابق روکنا ہے یا اچھے طریقے سے چھوڑ دیا ہے۔" (البقرة:٢٢٩)

**فوائد**:...... اللہ کے فرمان ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْتَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة: ٢٢٩) کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ایلاء کرنے والا یا تو چار ماہ گزرنے کے بعد حقوقِ زوجیت ادا کرے یا پھر بیوی کو طلاق دے دے۔ اگر شوہر ان دونوں باتوں میں سے کسی کو بھی اختیار نہ کرے تو اسے حاکم وقت اور عدلیہ کے ذریعہ کسی ایک بات پر مجبور بھی کیا جا سکتا ہے۔

[١٢٣٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا طَلَاقٌ، وَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ حَتَّى يُوقَفَ، فَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ وَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: "جب آدمی اپنی بیوی سے ایلاء کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی، اگرچہ چار ماہ ہی کیوں نہ گزر جائیں، یہاں تک کہ اس کو کھڑا کیا جائے کہ یا تو وہ طلاق دے دے یا پھر رجوع کر لے۔"

[١٢٣١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُوقِفُ الْمُولِي. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَإِلَى آخِرِ الثَّامِنِ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِيلَاءِ وَهِيَ آخِرُ مَا فِيهِ. ❸

جعفر بن محمد بن اپنے باپ سے روایت کیا کہ علی رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے کو کھڑا کرتے تھے۔

## بَابُ الْخُلْعِ

## [13]...... خلع کا بیان

[١٢٣٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ

عمرہ سے روایت ہے انہوں نے بتلایا کہ حبیبہ بنت

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٨٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٥١٧)۔ وعبدالرزاق (١١٦٥٨)۔ وابن ابي شيبة (١٨٥٦٣).

❷ اخرجه البخاري، الطلاق، باب قول الله تعالى ﴿للذين يولون عن نسائهم تربص اربعة اشهر﴾ (٥٢٩١).

❸ صحيح من غير هذا الطريق: انظر الحديث السابق برقم (١٢٢٦).

أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى صَلاةِ الصُّبْحِ، فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذِهِ))؟ فَقَالَتْ: أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكِ))؟ قَالَتْ: لا أَنَا وَلا ثَابِتٌ لِزَوْجِهَا، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ، قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ)). فَقَالَتْ حَبِيبَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذْ مِنْهَا)) فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا. ❶

سہل رضی اللہ عنہا نے اسے خبر دی کہ وہ ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں۔ اور رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے نکلے تو اندھیرے میں حبیبہ بنت سہل کو اپنے دروازے پر پایا، رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے پوچھا: ''تجھے کیا پریشانی ہے؟'' اس نے کہا، میں اور ثابت اکٹھے نہیں رہ سکتے، پھر جب ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ حبیبہ بنت سہل ہے، اس کے متعلق جو اللہ نے چاہا آپ نے بات چیت کی۔'' حبیبہ نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! جو کچھ اس نے (بطور حق مہر) مجھے دیا ہے وہ میرے پاس ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (ثابت سے) کہا: (اپنا دیا ہوا حق مہر) اس سے لے لو۔'' انہوں نے وہ واپس لے لیا اور حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر خلع لے کر بیٹھ گئیں۔

**فوائد**: ...... ❶ اگر زوجین میں ذہنی ہم آہنگی نہ رہے اور عورت حق مہر واپس دے کر شوہر سے علیحدگی اختیار کرلے تو اس کو خلع کہتے ہیں۔

❷ اگر خاوند بیوی کو چھوڑنے پر رضا مند نہ ہو اور عورت علیحدگی پر مصر ہو تو ایسی صورت میں قاضی بھی حالات و واقعات کا جائزہ لے کر علیحدگی کرواسکتا ہے۔

❸ اگر عورت سمجھے کہ وہ خاوند کی فرمانبرداری میں شرعی حقوق ادانہیں کر سکے گی تو اس کے لیے خلع لینا جائز ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾ (البقرۃ: ۲۲۹)

''اور اگر تمہیں ڈر محسوس ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت کچھ دے کر اپنی جان

---

❶ اخرجه ابوداود، الطلاق، باب في الخلع (۲۲۲۷)۔ والنسائي، الطلاق، باب ما جاء في الخلع (۳۴۹۲)۔ وصححه ابن الجارود (۷۴۹)۔ وابن حبان.

چھڑا (خلع) لے تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔"

4 بلاوجہ عورت کا خلع کا مطالبہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ایما امرأة سألت زوجها طلاقاً فی غیر مابأس فحرامٌ علیها رائحة الجنة))

"جو عورت بغیر کسی وجہ کے خاوند سے طلاق کا سوال کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔"

(سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، رقم: ۲۲۲۶۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۱۸۷ وقال حسنٌ)

5 خلع فسخ نکاح ہے طلاق نہیں اور اس کی عدت ایک حیض ہے سیدہ ام حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا کو نبی علیہ السلام نے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا تھا۔ (دیکھئے: سنن ابوداؤد، رقم: ۲۲۲۹، ۲۲۲۸۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۱۸۵)

6 معلوم ہوا علیحدگی کے بعد ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میکے چلی گئیں، اگر خلع طلاق ہوتا تو وہ شوہر کے گھر عدت گزارتیں۔

7 خلع میں شوہر دیا ہوا حق مہر واپس لے سکتا ہے جبکہ طلاق کی صورت میں مہر واپس لینا جائز نہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا﴾ (البقرة: ۲۲۹)

"تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جو انہیں (بطور حق مہر) دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو۔"

[۱۲۳۳]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ: أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَلَسِ وَهِيَ تَشْكُو شَيْئًا بِيَدَيْهَا وَهِيَ تَقُولُ: لا أَنَا وَلا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا ثَابِتُ خُذْ مِنْهَا)). فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ. 1

حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندھیرے میں آئیں، اور اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کے متعلق شکایت کرتے ہوئے کہنے لگیں، میں اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اکٹھے نہیں رہ سکتے، حبیبہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا: "اے ثابت اس سے دیا ہوا حق مہر لے لے۔" انہوں نے حق مہر لے لیا اور وہ خلع لے کر بیٹھ گئیں۔

[۱۲۳۴]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا، فَلَمْ يُنْكِرْ

نافع رحمہ اللہ نے صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی کے متعلق بیان کیا کہ اس نے اپنے خاوند سے اپنا سب کچھ

1 صحیح: اخرجه البیهقی: ۷/ ۳۱۳، ۳۱۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۳۹۴)۔ وعبدالرزاق (۱۱۷۶۲)۔ وسعید بن منصور فی سننه (۱۴۳۰)، (۱۴۳۱).

ذَلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْخُلْعِ وَالنُّشُوزِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❶

دے کر خلع لیا، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

## بَابٌ: مِنْهُ

## [14]......اسی مسئلہ کا بیان

[١٢٣٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ......

عَنْ أُمِّ بَكْرَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ: أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَسِيدٍ، ثُمَّ أَتَيَا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمَّيْتَ شَيْئًا فَهُوَ مَا سَمَّيْتَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❷

ام بکرہ الاسلمیہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے خاوند عبداللہ بن اسید سے خلع لیا پھر وہ دونوں یہ معاملہ لے کر عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تو آپ نے فرمایا: ''اگر کسی اور چیز کا نام لیا ہے تو یہ وہی ہے جس کا نام لیا اگر نہیں تو یہ طلاق ہے۔

## بَابٌ: لَا يَلْحَقُ الْمُخْتَلِعَةَ طَلَاقٌ بَعْدَ اخْتِلَاعِهَا

## [15]......خلع لینے والی عورت کے خلع لینے کے بعد اسے طلاق نہ دی جائے

[١٢٣٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْمُخْتَلِعَةِ: يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا. قَالَ: لَا يَلْزَمُهَا طَلَاقٌ؛ لِأَنَّهُ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ. ❸

عطاء سے روایت ہے کہ ابن عباس اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہم نے ایسی عورت جس نے خلع لیا اور پھر اس کا خاوند اسے طلاق دے دیتا ہے، کے متعلق فرمایا: اس کو طلاق کی ضرورت نہیں، کیونکہ خاوند نے اس کو طلاق دی جو اس کی بیوی ہی نہیں۔

---

❶ اسناده ضعيف: لجهالة مولاة صفية۔ اخرجه البيهقي: ٧/ ٣١٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٤٩٥)۔ وعبدالرزاق (١١٨٥٢)، (١١٨٥٣)۔ وابن ابي شيبة (١٨٥٢٧).

❷ اسناده ضعيف: فان جمهان مقبول حديث يتابع ولم يتابع عليه۔ اخرجه البيهقي: ٧/ ٣١٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٩٨).

❸ اسناده قوى، ولا تضر عنعنة ابن جريج عن عطاء اخرجه البيهقي: ٧/ ٣١٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤٠٠)۔ وعبدالرزاق (١١٧٧٢)۔ وابن ابي شيبة (١٨٤٨٨).

فوائد :...... 1 خلع چونکہ فسخ نکاح ہے لہٰذا اس کے بعد طلاق لغو ہے۔

2 امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس بات کو نہیں لیا جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ:

((اقبل الحديقة و طلقها تطليقة))

"باغ لے لو اور اسے طلاق دے دو۔"

(بخاری، کتاب الطلاق، باب الخلع وكيف الطلاق...... رقم: ٥٢٧٣)

3 بعض علماء کے نزدیک "طلقها تطليقة" سے لغوی معنی یعنی چھوڑ دے مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

[١٢٣٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَلْحَقُ الْمُخْتَلِعَةَ الطَّلَاقُ فِي الْعِدَّةِ؛ لِأَنَّهُ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.*

ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم دونوں سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: خلع لینے والی کو عدت میں طلاق نہ دی جائے کیونکہ اب خاوند نے اسے طلاق دی ہے جو اس کی بیوی نہیں۔

* انظر الحديث السابق، برقم: ١٢٣٧.

16

# كِتَابُ الطَّلَاقِ

# طلاق کے مسائل

## بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

## [1]......مسنون طلاق کا بیان

[١٢٣٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ عُمَرُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دے دی جبکہ وہ حائضہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ابن عمر سے کہو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرلیں، پھر وہ اپنے نکاح میں روکے رکھیں یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہوجائے۔ پھر وہ حائضہ ہو اور پھر اس کا حیض بند ہو، پھر اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی کو نکاح میں رکھے اور اگر چاہے تو طلاق دے، ہم بستری کرنے سے پہلے پہلے۔ یہی (طہر

❶ اخرجه البخاری، الطلاق، باب وقول الله تعالى ﴿یایها النبی اذا ......﴾ (٥٢٥١)۔ ومسلم، الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها ...... الخ (١٤٧١).

کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

[۱۲۳۹]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ. فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ، فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ)). قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قبلِ عِدَّتِهِنَّ أَوْ لِقبل عِدَّتِهِنَّ﴾ الشَّافِعِيُّ شَكَّ. ①

ابوزبیر نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ایمن مولیٰ عزہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کر رہے تھے اور ابوالزبیر سن رہا تھا، انہوں نے پوچھا، آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (خود) اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے (ابن عمر کو) کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر اگر چاہے تو طلاق دے دے یا اسے نکاح میں روک لے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے شروع میں طلاق دو، امام شافعی رحمہ اللہ نے فی قبل عدتهن اور لقبل عدتهن میں شک کیا ہے۔

[۱۲۴۰]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا كَذَلِكَ. ②

مجاہد سے روایت ہے کہ وہ بھی فطلقوهن لعدتهن کو فی قبل عدتهن ہی پڑھا کرتے تھے۔

[۱۲۴۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا: إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِقبل عِدَّتِهِنَّ. ③

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے کہ ''اذا طلقتم النساء فطلقوهن

---

① اخرجه مسلم، الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، وأنه لو خاف ...... الخ (۱۴۷۱).

② اسناده ضعيف: لعنعنة ابن جريج۔ اخرجه البيهقي: ۷/ ۳۲۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۱۰)۔ وعبد الرزاق في تفسيره: ۳/ ۳۱۵۔ والطبري في تفسيره: ۲۸/ ۱۳۰.

③ صحيح: اخرجه البيهقي: ۷/ ۳۲۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۱۱).

لقبل عدتهن"

[١٢٤٢]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا))، فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا فَقَالَ: ((إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ)). ❶

ابوزبیر نے بیان کیا کہ اس نے عبداللہ بن ایمن کو سنا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہا ہے اور ابوزبیر سن رہا تھا، آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی؟ تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی جب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔" اس کو میری طرف لوٹا دیا اور کچھ حرج نہیں سمجھا، اور فرمایا: "جب یہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر اگر تو چاہے تو طلاق دے یا نکاح میں روک لے۔"

[١٢٤٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا))، فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا، فَقَالَ: ((إِذَا هِيَ طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ)). ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حیض کی حالت میں طلاق دے دی، جب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابن عمر کو حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بغیر کسی حرج کے میری طرف لوٹا دیا، اور فرمایا: "جب یہ حیض سے پاک ہو جائے تو وہ طلاق دے دے یا اپنے نکاح میں روک لے۔"

[١٢٤٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

---

❶ انظر الحديث السابق برقم: ١٢٣٩ .

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٢٣٨).

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْـدِ الـنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُـمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءَ)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، جب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن عمر سے کہو وہ اس سے رجوع کرلے، پھر اسے حیض ختم ہونے تک اپنے نکاح میں رکھے، پھر وہ حائضہ ہو اور جب اس کے بعد وہ حیض سے پاک ہو تو اگر چاہے تو اپنے نکاح میں روکے رکھے اور اگر چاہے تو اس سے ہم بستری سے پہلے ہی طہر میں طلاق دے دے، یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔''

**فوائد**:...... 1 امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں طلاق کا سنت طریقہ یہ ہے کہ عورت کو حالت طہر میں اس حال میں طلاق دے کہ اس سے ہم بستری نہ کی ہو اور دو گواہ بھی مقرر ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الطلاق قبل الحدیث، رقم: ۵۲۵۱)

2 طلاق دینا شرعاً جائز ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی اور پھر ان سے رجوع فرما لیا تھا۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب المراجعة، رقم: ۲۲۸۳)۔

3 اگر میاں بیوی کا اکٹھے رہنا محال ہو جائے تو ایک رجعی طلاق دینا اور تعلق کو ختم کر لینا بہتر ہے۔

4 ایامِ حیض یا ایسا طہر جس میں عورت سے ہمبستری کی ہو طلاق دینا غیر مسنون ہے۔

5 ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو دورانِ حیض طلاق دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجوع کا حکم دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایامِ حیض میں بھی طلاق واقع ہوگی کیونکہ رجوع طلاق کے بعد ہی ہوتا ہے۔

6 ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ۱)

''اے نبی! جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو انہیں عدت کے آغاز میں طلاق دو۔

معلوم ہوا حالت طہر عدت کا آغاز ہے لہٰذا ایامِ حیض یا طہر میں ہم بستری کے بعد طلاق دینا جائز نہیں۔

---

[1] انظر الحدیث السابق برقم (۱۲۳۸).

[١٢٤٥]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُمْ أَرْسَلُوا إِلَى نَافِعٍ يَسْأَلُونَهُ: هَلْ حَسِبَتْ تَطْلِيقَةَ ابْنِ عُمَرَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: نَعَمْ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِبَاحَةِ الطَّلَاقِ وَإِلَى آخِرِ الثَّامِنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

ابن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے نافع رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی کو یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی ﷺ کے عہد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دی ہوئی طلاق شمار کی گئی تو انہوں نے کہا: ہاں۔

## بَابُ صَرِيحِ الطَّلَاقِ

## [2]......طلاق صریح کا بیان

[١٢٤٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْعَلُ وَاحِدَةً وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثٍ مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ. ❷

طاؤس سے روایت ہے کہ ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تین طلاقوں کو رسول اللہ ﷺ کے عہد، ابوبکر کی خلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تین سال تک، ایک کر دیا جاتا تھا، تو ابن عباس نے فرمایا: ہاں۔

**فوائد:** ...... ❶ ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاق (زبانی یا تحریری) دینا ناپسندیدہ عمل ہے تاہم اس سے ایک رجعی طلاق واقع ہو جائے گی۔

❷ معلوم ہوا عہد رسالت، عہد ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ابتدائی دور میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔

❸ عہد نبوی علیہ السلام میں شریعت نازل ہوئی اور مکمل بھی ہوئی لہٰذا ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جائے گا۔

❹ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ((ان الناس قد استعجلوا فی امر قد کانت لهم فيه اناةٌ، فلو امضیاهُ

---

❶ اسناده ضعيف: لإرساله، وعدم تصريح ابن جريج بالسماع من نافع۔ اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٢٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤١٤).

❷ اخرجه مسلم، الطلاق، باب طلاق الثلاث (١٤٧٢).

علیہم)) لوگوں نے جس معاملہ میں ان کے لیے مہلت تھی جلدی کرنا شروع کر دی ہے اگر ہم ان پر اس کو نافذ کر دیں۔ (صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث، رقم: ١٤٧٢)

اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو بیک وقت دی ہوئی تین طلاقوں کو تین نافذ کرنے پر اضطراب تھا۔ اور انہوں نے محض تہدیداً تینوں کے نفاذ کا حکم صادر فرمایا تھا۔

[١٢٤٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عَبَّاسٍ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً، قَالَ: تَأْخُذُ ثَلاثًا وَتَدَعُ سَبْعًا وَتِسْعِينَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [1]

مجاہد نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عباس سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق، طلاق کہہ دیا، تو انہوں نے کہا، تو تین لے لے اور ستانوے کو چھوڑ دے۔

## بَابٌ مِنْهُ: فِي الطَّلاقِ ثَلاثًا قَبْلَ الدُّخُولِ

## [3]...... ہم بستری سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان

[١٢٤٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا، فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. فَقَالا: لا نَرَى أَنْ يَنْكِحَهَا حَتَّى تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَكَ. فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ. [2]

محمد بن ایاس بن بکیر نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا اس سے نکاح کا پروگرام بنا تو وہ مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا اور اس نے ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے خیال میں جب تک وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے شادی نہ کر لے یہ نکاح نہیں کر سکتا، اس آدمی نے کہا، میرا ایک طلاق کا ارادہ تھا، ابن عباس نے فرمایا: تو نے اپنا (سارا) حق استعمال کر لیا۔

---

[1] اسناده ضعيف، لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٣٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له، رقم: ٤٤٢٣۔ وعبدالرزاق، رقم: ١١٣٤٨، ١١٣٤٩۔ وابن ابي شيبة، رقم: ١٧٧٩٧.

[2] صحيح: اخرجه ابوداؤد، الطلاق، نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث (٢١٩٨)۔ والبيهقي: ٧/ ٣٣٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤٦٦)۔ وسعيد بن منصور (١٠٧٥).

[١٢٤٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا. قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: فَقُلْتُ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تَبُتُّهَا، وَالثَّلَاثَةُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. [1]

عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں۔ عطاء بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے کہا، کہ کنواری کے حق میں ایک وارد ہوگی، تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تو قصہ خواں ہے، ایک طلاق اسے بتہ بنا دے گی، اور تین اسے اس وقت تک حرام بنا دیں گی جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

**فوائد**: ...... 1 ''قاص'' اس شخص کو کہتے ہیں جو مختلف واقعات کے ساتھ وعظ و نصیحت کرے۔

2 عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عطاء رحمہ اللہ کو بغیر سوچے سمجھے بات کرنے سے منع کیا۔

[١٢٥٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا عَابَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلَاثًا. [2]

محمد بن ایاس بن بکیر نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا اسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہوا تو وہ مسئلہ پوچھنے آیا تو میں اس کے ساتھ ہولیا تاکہ اس کے لیے مسئلہ پوچھوں، پھر اس نے ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو ان دونوں نے کہا، ہمارے خیال میں یہ اُس وقت تک اس سے نکاح نہیں کرسکتا جب کہ وہ کسی اور خاوند سے شادی نہ کرلے، اس آدمی نے کہا، میں نے تو اسے ایک ہی طلاق دی تھی۔ اس پر ابن عباس نے فرمایا: تو نے اپنا سارا حق استعمال کرلیا

[1] صحيح: أخرجه البيهقي: ٧/ ٣٣٥، وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤٧٦).

[2] انظر الحديث السابق برقم (١٢٤٨).

ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے اس کے تین طلاقیں دینے کو برا نہیں جانتا۔

[۱۲۵۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الأَنْصَارِيِّ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا. قَالَ عَطَاءٌ: فَقُلْتُ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ. الْوَاحِدَةُ تُبِتُّهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَقُلْ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: بِئْسَ مَا صَنَعْتَ حِينَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا. ❶

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے آدمی کا مسئلہ پوچھنے آیا جس نے اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ عطاء کہتے ہیں میں نے کہا، بے شک کنواری کے حق میں ایک وارد ہوگی تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق اسے بتہ بنا دے گی اور تین اسے اس وقت تک کے لیے حرام بنا دیں گی جب تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے جب اس نے تین طلاقیں دیں تو یہ نہیں کہا کہ تو نے بہت برا کیا (یعنی اس کے اس عمل پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔)

[۱۲۵۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ هَذَا الأَمْرَ مَا لَنَا فِيهِ قَوْلٌ، اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا، فَذَهَبَ

ابن ابی عیاش سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے ان کے پاس آکر پوچھا کہ جنگل میں رہنے والوں میں سے ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے سے پہلے اسے تین طلاقیں دے دیں ہیں آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ اس پر ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اس بارے میں ہمیں کسی بات کا علم نہیں آپ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے پاس چلے جایئے، میں نے

❶ انظر الحديث السابق، برقم: ١٢٤٩ .

فَسَأَلَهُمَا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لأَبِي هُرَيْرَةَ: أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ . فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: الْوَاحِدَةُ تَبُتُّهَا، وَالثَّلاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ . قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَعِبَا عَلَيْهِ الثَّلاثَ وَلا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِبَاحَةِ الطَّلاقِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ . ❶

ان دونوں کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود پایا ہے، ان سے مسئلہ پوچھیے پھر ہمیں بھی آ کر بتائیں، وہ گیا اور اس نے ان سے دریافت کیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ آپ کے پاس ایک سنگین معاملہ لایا ہے اسے فتویٰ دیجیے! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق اسے بتہ بنا دے گی اور تین اسے اس وقت تک کے لیے حرام کر دیں گی جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فرمایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ان تین صحابہ نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند نہیں کیا۔

**فوائد** :...... ❶ نکاح کے بعد رخصتی سے قبل دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ایسی مطلقہ عورت کی عدت نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا﴾ (الاحزاب: ۴۹)

''اے ایمان والو! جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو اور انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔''

❷ جب عورت کو چھونے سے قبل طلاق دی گئی ہو تو پھر ایسی صورت میں مرد کے لیے رجوع کا حق بھی نہیں ہے۔

❸ قبل از مباشرت ایک طلاق بھی کافی ہے اور اس سے عورت بائنہ ہو جائے گی۔

❹ شرعی طور پر ازدواجی تعلقات ختم ہونے کے بعد دو صورتیں ایسی ہیں جن کے بعد میاں بیوی دوبارہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ (الف) ایک صورت یہ ہے کہ خاوند وقفے وقفے سے تین طلاقیں دے دے تو ایسی صورت میں مطلقہ سابقہ خاوند کے لیے حرام ہو جاتی ہے الا یہ کہ وہ کسی اور آدمی سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے تو عدت گزرنے کے بعد یہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ (ب) لعان کی صورت میں ہونے والی علیحدگی فیصلہ کن ہوگی اور لعان کرنے والے میاں بیوی کا آپس میں دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔

❶ صحیح: اخرجه البیهقی ۷/ ۳۳۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۴۸۶)۔ والطحاوی فی شرح معانی الآثار: ۳/ ۵۷.

5 جس عورت کو مباشرت سے قبل تین طلاقیں دے دی جائیں اس سے تحلیل شرعی کے بغیر دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں اس مسئلہ میں صحابہ وتابعین کی دو آراء ہیں بعض کے نزدیک تحلیل شرعی ضروری ہے جبکہ بعض کے نزدیک یہ ضروری نہیں راجح بات یہی ہے کہ ایسی صورت میں اگر یہ دونوں آپس میں باہمی رضامندی کے بعد بطور میاں بیوی زندگی گزارنا چاہیں تو شرعی نکاح کے بعد اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

6 امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے قول کہ عورت تین طلاقوں سے خواہ شوہر نے اس سے مباشرت کی ہو یا نہ کی ہو بائنہ ہو جاتی ہے اور یہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوئی جب تک کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔ سے رجوع فرمالیا تھا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث، رقم: ۲۱۹۸)

## بَابٌ مِنْهُ: فِي الطَّلاقِ الثَّلاثِ بَعْدَ الدُّخُولِ

## [4]......ہم بستری کے بعد تین طلاقیں دینے کا بیان

[۱۲۵۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاقِي، وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ تَزَوَّجَنِي وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ)). ❶

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ (القرظی) کی بیوی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہا کہ رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے طلاق دے دی تھی اور طلاق بھی بتہ (بائن) اور پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے مجھ سے نکاح کر لیا، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا: ''تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو اس (اپنے موجودہ شوہر) کا ذائقہ نہ چکھ لے اور وہ تیرا ذائقہ نہ چکھ لے۔''

[۱۲۵٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ......

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ

زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر سے روایت ہے کہ رفاعہ رضی اللہ عنہ

❶ اخرجه البخاري، الطلاق، باب من جوز الطلاق الثلاث، لقول الله تعالىٰ ﴿الطلاق مرتان ...... ﴾ الخ (٥٢٦٠)، (٢٦٣٩)۔ ومسلم، النكاح، باب لا تحل المطلقة ثلاثا ...... الخ (١٤٣٣).

رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثًا، فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَاعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا، وَفَارَقَهَا فَأَرَادَ رِفَاعَةُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الأَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَقَالَ: ((لا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ)). [1]

نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو تین طلاقیں دے دیں، پھر اس سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کرلیا، انہوں نے اس سے ہم بستری سے پہلے ہی اسے علیحدہ کردیا، تو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے جوان کے پہلے خاوند تھے جنہوں نے اسے طلاق دی تھی اس سے پھر نکاح کرنا چاہا، تو یہ بات نبی ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے ان کو اس سے شادی سے منع کردیا اور فرمایا: ''یہ آپ کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کہ اپنے موجودہ خاوند کا ذائقہ نہ چکھ لے۔''

[١٢٥٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ وَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ))، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هٰذِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟. [2]

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رفاعہ رضی اللہ عنہ قرظی کی بیوی نے نبی ﷺ سے آ کر کہا، میں رفاعہ کی بیوی تھی اور اس نے مجھے طلاق بائن دے دی، پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کی، اور اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے (یعنی وہ نامرد ہے) رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا: ''کیا تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ یہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تو اپنے موجودہ خاوند کا اور وہ تیرا ذائقہ نہ چکھ لے۔'' عروہ نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت کے منتظر تھے کہ انہوں نے آواز دی، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت نبی ﷺ کے پاس کیا باتیں کررہی ہے۔

---

[1] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٥١١).

[2] انظر الحديث السابق برقم: ١٣٥٣.

[١٢٥٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ، يَعْنِي: الْقُرَظِيَّ، إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ)). وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هٰذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرَّجْعَةِ وَالرَّابِعَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ القرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھی کہ اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، اور اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''تو دوبارہ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے؟ یہ نہیں ہوسکتا حتی کہ وہ تیرا ذائقہ اور تو اس کا ذائقہ نہ چکھ لے۔'' اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت کے منتظر تھے، کہ انہوں نے آواز دی، اے ابوبکر! کیا آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس کیسی باتیں کر رہی ہے۔

**فوائد** :...... 1 ایسی طلاق جس کے بعد خاوند کے لیے رجوع کا حق باقی نہ رہے ''طلاق بتہ'' کہلاتی ہے۔

2 دو رجعی طلاقیں دینے کے بعد اگر خاوند تیسری طلاق بھی دے دے تو خاوند کے لیے رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے اور اب یہ عورت عدت گزرنے کے بعد کسی دوسرے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

3 اگر کسی وجہ سے دوسرے خاوند کے ساتھ نبھا نہ ہو سکے اور وہ طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو یہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔

4 مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا پہلے خاوند کے پاس واپس آنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے خاوند نے صحبت کے بعد طلاق دی ہو۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم: ١٢٥٣ .

❺ پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی نیت سے مشروط نکاحِ حلالہ حرام ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"لعن رسول الله ﷺ المحلِّل والمحلَّل له"

''رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔'' (سنن ابن ماجه، ابواب النكاح، باب المحلل والمحلل له، رقم: ١٩٣٤، المنتقىٰ لابن الجارود، رقم: ٦٨٤)

## بَابُ طَلاقِ الْعَبْدِ وَإِنَّهَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ بِاثْنَتَيْنِ

## [5]......غلام کی طلاق کا بیان اور اس کی بیوی اس پر دو طلاقوں سے ہی حرام ہو جائے گی

[١٢٥٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ:......

حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَذِنَ لِعَبْدِهِ أَنْ يَنْكِحَ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ لَيْسَ بِيَدِ غَيْرِهِ مِنْ طَلَاقِهِ شَيْءٌ. ❶

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ جس نے اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے دی تو طلاق کا اختیار غلام ہی کے پاس ہے، غلام کے علاوہ اور کسی کو کچھ بھی طلاق کا اختیار نہیں ہے۔

**فوائد** :...... ❶ اسلام خیر خواہی کا نام ہے جو غلاموں کے حقوق کو بھی تحفظ فراہم کرتا اور انہیں شادی بیاہ کی اجازت دیتا ہے غلام کو نکاح کے لیے مالک سے اجازت لینا ضرورت ہے۔

❷ اگر کوئی مالک اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے دے تو طلاق کا اختیار بھی غلام ہی کے پاس ہوگا۔ کیونکہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے چاہے آزاد ہو یا غلام۔

[١٢٥٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ: أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتِبًا لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَةً لِي حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ. ❷

محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے روایت ہے کہ نفیع جس نے اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مکاتبت کی تھی، نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا کہ میں نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دی ہیں، تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٧/ ٣٦٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٤٨٠)۔ وعبدالرزاق (١٢٩٦٨)۔ وابن ابى شيبة (١٨٣٨٣)۔ ومالك فى الموطأ، الطلاق، باب ما جاء فى طلاق العبد.

❷ اسناده ضعيف: لانقطاعه فان محمد بن ابراهيم التيمى لم يسمع من زيد بن ثابت اخرجه البيهقى: ٧/ ٣٦٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٤٨٢)۔ ومالك فى الموطأ، الطلاق، باب ما جاء فى طلاق العبد.

[١٢٥٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتِبًا لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ عَبْدٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا. فَأَمَرَهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ آخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَا: حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ. ❶

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع جس نے اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مکاتبت کی تھی کا ایک غلام تھا جس کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی، اس نے اس کو دو طلاقیں دے دیں، پھر اس سے رجوع کرنا چاہا تو اسے نبی ﷺ کی بیویوں نے کہا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھ لو، وہ ان کے پاس گیا تو وہ اسے درج مقام پر اس حال میں ملے کہ انہوں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اس نے ان دونوں سے سوال کیا، تو ان دونوں نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہو چکی، وہ تجھ پر حرام ہو چکی۔

[١٢٦٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتِبًا لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ، فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الرَّجْعَةِ، وَهِيَ آخِرُ مَا فِيهِ. ❷

ابن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نفیع جس نے اُمّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مکاتبت کی تھی اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔

**فوائد**:...... ❶ غلام مرد کا نکاح آزاد عورت سے اور اسی طرح آزاد مرد کا لونڈی سے نکاح بھی درست ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحیح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٦٠، ٣٦٨۔ وابن ابی شیبة (١٨٢٤٢)۔ ومالك فی الموطأ، الطلاق، باب ما جاء فی طلاق العبد.

❷ صحیح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٦٨۔ ٣٦٩۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٤٤٨٣)۔ ومالك فی الموطأ، الطلاق، باب ما جاء فی طلاق العبد.

﴿وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ﴾ (البقرة: ۲۲۱)

''مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں، مومنہ لونڈی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں مشرکہ اچھی لگتی ہو۔ اور مشرک مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں بھی نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں مومن غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے اگرچہ مشرک تمہیں بہتر لگے۔ یہ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتے ہیں اور وہ اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

2 غلام کو صرف دو طلاقیں دینے کا حق حاصل ہے چاہے بیوی آزاد ہو یا لونڈی۔

3 غلام کی دی ہوئی دو طلاقیں ہی تین کے قائم مقام ہوں گی اور مختلف اوقات میں دی ہوئی دو طلاقوں کے بعد رجوع کا حق ختم ہو جائے گا۔ اور وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی الا یہ کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح کرے اور وہ فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے دے۔

4 مسائل کے حل کے لیے علماء سے فتویٰ طلب کرنا درست ہے۔

5 مکاتب کے تفصیلی احکامات کے لیے دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۰۷۴، ۱۰۹۸۔

## بَابُ كِتَابَةِ الطَّلَاقِ

## [6]......لکھ کر طلاق دینے کا بیان

[۱۲۶۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: خلیہ اور بریہ میں بھی (طلاق) تین، تین دفعہ ہی ہے۔

**فوائد**:...... 1 اگر ارادہ ونیت ہو تو اشارے کنائے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

2 خلیہ اور بریہ یا ان سے ملتے جلتے الفاظ مثلاً تو آج سے آزاد ہے۔ تو اپنے گھر چلی جا وغیرہ طلاق بالکنایہ کے

---

* اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ۷/ ۳۴۴۔ وفي المعرفة السنن والآثار له، رقم: ۴۴۴۴۔ وعبدالرزاق، رقم: ۱۱۸۴۔ وابن ابي شيبة، رقم: ۱۸۱۵۹۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في الخلية والبرية واشباه ذلك.

ہیں جبکہ شوہر کی نیت طلاق کی ہو۔

3 جس طرح اشارے کنائے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی طرح ہنسی مزاح میں بھی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ثلاثٌ جدهن جد وهزلهن جدٌّ النكاح والطلاق والرجعة))

"تین کام ایسی ہیں جن کا ارادہ وقصد بھی قصد ہے اور ہنسی مذاق بھی قصد ہے نکاح، طلاق اور رجوع۔"

(سنن ابو داؤد، كتاب الطلاق، باب في الطلاق عن الهزل، رقم: ٢١٩٤ ـ ترمذی، رقم: ١١٨٤)

## بَابُ تَخْيِيرِ الْأَمَةِ إِذَا عَتَقَتْ

## [7]......آزاد کرنے کے بعد لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

[١٢٦٢]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ وَكَانَتْ فِي إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا. [1]

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تین سنتیں قائم ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہیں آزاد کیا گیا تو پھر اپنے خاوند کے متعلق اختیار بھی دیا گیا (یعنی اگر چاہیں تو نکاح فسخ کر سکتی ہیں۔)

**فوائد** :...... 1 اگر خاوند اور بیوی دونوں غلام ہوں اور عورت خاوند سے پہلے آزاد ہو جائے تو اسے خاوند کے ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار ہے۔

2 بریرہ رضی اللہ عنہا سے متعلق باقی دو سنتیں یہ ہیں۔ (i) بریرہ رضی اللہ عنہا پر لوگوں نے صدقہ کیا اور وہ نبی علیہ السلام کو دیا گیا تو آپ نے تناول فرمایا اور کہا "یہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔"

(ii) نبی علیہ السلام نے فرمایا: "ولاء" کا تعلق اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کرے۔

(صحيح مسلم، كتاب العتق، باب بيان أن الولاء لمن اعتق، رقم: ١٥٠٤)

3 مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۰۷۴۔

[١٢٦٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

[1] اخرجه البخاري، الطلاق، باب لا يكون بيع الأمة طلاقاً (٥٢٧٩)۔ ومسلم، العتق، باب بيان ان الولاء لمن أعتق (١٥٠٤).

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتَعْتِقُ: إِنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمَسَّهَا، فَإِنْ مَسَّهَا فَلا خِيَارَ لَهَا . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما اس لونڈی کے متعلق کہتے جو غلام کے نکاح میں ہو اس کا آقا اسے آزاد کردے تو اگر اس کے خاوند نے اس سے ہم بستری نہیں کی تو اسے اختیار ہے اگر اس نے ہم بستری کر لی تو اس کو کچھ اختیار نہیں ہے۔

**فوائد** :...... ❶ معلوم ہوا آزاد شادی شدہ لونڈی کو اس وقت تک اختیار حاصل ہے جب تک اس کا خاوند آزاد ہونے کے بعد اس سے مقاربت اختیار نہ کرے اور اگر خاوند نے مقاربت اختیار کر لی تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

❷ اگر لونڈی آزاد ہونے کے بعد فسخ نکاح کا اختیار استعمال کرتے ہوئے خاوند سے الگ ہو جائے تو اسے تین حیض عدت گزارنا ہوگی اور اس کے بعد وہ آگے نکاح کر سکتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"أمرت بريرة ان تعتد بثلاث حيض"

''بریرہ رضی اللہ عنہا کو تین حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا۔''

(سنن ابن ماجه، ابواب الطلاق، باب خيار الأمة اذا اعتقت، رقم: ٢٠٧٧)

[١٢٦٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ مَوْلاةً لِبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، يُقَالُ لَهَا: زَبْرَاءُ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ، وَهِيَ أَمَةٌ يَوْمَئِذٍ فَعَتَقَتْ . قَالَتْ: فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْنِي، فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا، وَلا أُحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا، إِنَّ أَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ زَوْجُكِ، قَالَتْ: فَفَارَقَتْهُ ثَلاثًا . ❷

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ بنی عدی بن کعب کی آزاد کردہ لونڈی جس کا نام زبراء تھا اس نے انہیں بتایا کہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی، اور وہ اس وقت لونڈی تھی کہ اس کے آقا نے اسے آزاد کر دیا، وہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پیغام بھیج کر انہیں بلایا اور فرمایا، میں تجھے ایک بات بتلانے لگی ہوں، اور میں پسند نہیں کرتی کہ تو کچھ کرے۔ وہ یہ کہ تیرا معاملہ اب اس وقت تک تیرے ہاتھ میں ہے جب تک کہ تیرا خاوند تیرے ساتھ ہم بستری نہ کرے، تو اس نے اس کو (خاوند کو) تین مرتبہ علیحدہ کر دیا۔

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٢٢، ٢٢٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٢٦٩)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في الخيار.

❷ اسناده ضعيف: لجهاله زبراء۔ اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٢٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٢٧٠)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في الخيار.

[١٢٦٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيٍّ، يُقَالُ لَهَا: زَبْرَاءُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ أَمَةٌ فَعَتَقَتْ. قَالَتْ: فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ حَفْصَةُ فَدَعَتْنِي فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا، وَلَا أُحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنَّ أَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ زَوْجُكِ، قَالَتْ: فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ تَقُلْ لَهَا حَفْصَةُ: لَا يَجُوزُ أَنْ تُطَلِّقِي ثَلَاثًا. ❶

۱۲۶۵۔ عروہ سے روایت ہے کہ بنی عدی کی آزاد کردہ لونڈی جس کا نام زبراء تھا اس نے اسے بتایا کہ وہ جب لونڈی تھی تو اس وقت ایک غلام کے نکاح میں تھی، اس کو اس کے آقا نے آزاد کر دیا، فرماتی ہے، حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلایا اور فرمایا: میں تجھے ایک بات بتانے لگی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ تو کچھ کرے، وہ یہ کہ اب تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے جب تک کہ تیرا خاوند تجھ سے ہم بستری نہ کرے، وہ کہتی ہیں کہ اس نے اس کو تین دفعہ علیحدہ کر دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے یہ نہیں کہا کہ تیرے لیے اسے تین طلاقیں دینا جائز نہیں ہے۔

[١٢٦٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ زَوْجَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي الطَّرِيقِ وَهُوَ يَبْكِي. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: یہ بنی فلاں کا غلام مغیث تھا، گویا اب بھی میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ روتے ہوئے راستے میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے۔

[١٢٦٧]...... أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

---

❶ انظر الحديث الذى قبله، برقم: ١٢٦٤.

❷ اخرجه البخاری، الطلاق، باب خيار الأمة تحت العبد (٥٢٨١).

❸ اسناده ضعيف جدا: لأن القاسم بن عبد الله بن عمر متروك۔ اخرجه البيهقى: ٧/ ٢٢٢۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٢٦٦)۔ والدارقطنى: ٣/ ٢٩٣.

## بَابُ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ

## [8]......جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے اس کا بیان

[١٢٦٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ......

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ. ❶

ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا، جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے وہ خاوند ہے۔

**فوائد** :...... ❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ إِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرة: ٢٣٧)

"اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو اور تم نے ان کا حق مہر مقرر کر دیا ہو تو مقررہ مہر کا آدھا حصہ ادا کر دو الا یہ کہ وہ خود معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔"

آیت میں مذکورہ "بیدہ عقدة النكاح" سے مراد خاوند ہے کیونکہ نکاح کو ختم کرنا اور باقی رکھنا اس کے ہاتھ میں ہے۔

[١٢٦٩]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ. ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ میں نکاح کا عقد ہے وہ خاوند ہے۔

[١٢٧٠]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِيلَاءِ. ❸

ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہیں سعید بن مسیب سے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے فرمایا: وہ خاوند ہے۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٢٣٤)۔ والطبري في تفسيره: ٢/ ٥٤٦.

❷ صحيح بشواهده: اخرجه البيهقي: / ٧ ٢٥١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٢٦)۔ وعبدالرزاق (١٠٨٥٧)۔ وابن ابي شيبة (١٦٩٧٠)۔ والطبري في تفسيره: ٢/ ٥٤٧، ٥٤٨.

❸ صحيح بشواهده: اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٥١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٢٧)۔ وعبدالرزاق (١٠٨٦٠)، (١٠٨٦١)۔ وابن ابي شيبة (١٦٩٧٣)، (١٦٩٨٠)۔ والطبري في تفسيره: ٢/ ٥٤٧.

## بَابُ الطَّلاقِ قَبْلَ الْمَسِّ وَنِصْفِ الصَّدَاقِ

## [9]...... ہم بستری سے پہلے طلاق اور نصف حق مہر کا بیان

[١٢٧١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَيْسَ لَهَا إِلا نِصْفُ الْمَهْرِ وَلا عِدَّةٌ عَلَيْهَا. يَعْنِي لِمَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ [البقرة: ٢٣٧]. وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا﴾ [الأحزاب: ٤٩] ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا، اس کے لیے حق مہر آدھا ہے اور اس پر عدت بالکل نہیں ہے، یعنی وہ عورت جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو، اور تم نے حق مہر بھی مقرر کر دیا ہو۔'' (البقرۃ: ۲۳۷) اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''پھر تم انہیں ہم بستری سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔'' (احزاب: ۴۹)

[١٢٧٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلا الَّتِي فُرِضَ لَهَا الصَّدَاقُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَحَسْبُهَا نِصْفُ الْمَهْرِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لیے متعہ طلاق ہے سوائے اس عورت کے جس کا حق مہر مقرر کیا گیا پھر اسے ہم بستری سے پہلے طلاق دے دی گئی تو اس کا حق مہر آدھا شمار ہوگا۔

**فوائد**:...... ❶ ہر طلاق یافتہ عورت کو متعہ طلاق دینا چاہیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ﴾ (البقرة: ٢٣٦)

''اور انہیں فائدہ پہنچاؤ خوشحال اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق دستور کے ساتھ اچھا فائدہ دے یہ احسان کرنے والوں پر لازم ہے۔''

---

❶ اسناده ضعيف: لضعف ليث بن أبي سليم- اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٥٤، ٢٥٥، ٤٢٤- وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٦٣٢)- وعبدالرزاق (١٠٨٨٢)، (١٠٨٨٣)- وابن ابي شيبة (١٦٦٩٩)، (١٦٧٠٠).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٥٧- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٣٢)- ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في متعة الطلاق.

2 اگر کسی عورت کو ہمبستری سے قبل طلاق دے دی جائے اور اس کا حق مہر متعین ہو چکا ہو تو اس کے لیے متعہ طلاق کی بجائے نصف مہر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ (البقرة: ۲۳۷)

''اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو اور تم نے ان کا حق مہر مقرر کر دیا ہو تو مقررہ (حق مہر) کا آدھا ادا کرو۔''

معلوم ہوا خاوند کے لیے نصف مہر کی ادائیگی ضروری ہے الا یہ کہ عورت معاف کر دے۔

3 جس عورت کو مباشرت سے قبل طلاق دے دی جائے اس کے لیے عدت نہیں ہے۔

(مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۲۴۸)

[۱۲۷۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلا الَّتِي يُطَلِّقُهَا وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا مَا فُرِضَ لَهَا. *1

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے، ہر طلاق یافتہ عورت کے لیے متعہ طلاق ہے سوائے اس کے جس کا حق مہر مقرر کیا گیا پھر اس سے ہم بستری سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی تو اس کے لیے وہی حق مہر شمار ہوگا جو اس کے لیے مقرر کیا گیا۔

[۱۲۷٤]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَخْلُو بِهَا وَلا يَمَسُّهَا، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا: لَيْسَ لَهَا إِلا نِصْفُ الصَّدَاقِ؛ لأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ [البقرة: ۲۳۷] *2

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس نے شادی کے بعد خلوت اختیار کی لیکن ہم بستری نہیں کی، پھر اس نے بیوی کو طلاق دے دی، کہ اس پر آدھا حق مہر واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور تم انہیں طلاق دو ہاتھ لگانے سے پہلے، اور تم نے حق مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو جو تم نے مقرر کیا اس کا نصف دے دو۔'' (البقرة: ۲۳۷)

---

*1 انظر الحديث السابق، برقم: ۱۲۷۲.

*2 انظر الحديث السابق، برقم: ۱۲۷۱.

[۱۲۷۵]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى طَلَّقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِالصَّدَاقِ تَامًّا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْفَضْلِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْعَدَدِ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالإِيلاءِ. ❶

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کے ساتھ صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی، پھر اس کی طرف مکمل حق مہر بھیجا، ان سے اس کے متعلق بات کی گئی تو انہوں نے فرمایا، بچے ہوئے مال میں تصرف کا میں زیادہ حق دار ہوں۔

**فوائد**:...... ❶ مذکورہ روایت اگرچہ کمزور ہے تاہم اگر کوئی شخص نکاح کے بعد مباشرت سے قبل طلاق دے اور وہ حق مہر کی ادائیگی کر چکا ہو یا طے شدہ مکمل مہر بعد از طلاق دے اور اس میں سے کچھ بھی کمی نہ کرے تو ایسا کرنا جائز ہے سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۳۷ میں یہی بات بیان ہوئی ہے۔

## بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ مُطَلَّقَتَهُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ فَهِيَ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ

## [10]......جس نے اپنی مطلقہ سے اس کے کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کے بعد دوبارہ شادی کی تو اسے بقیہ طلاق کا اختیار ہوگا

[۱۲۷۶]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اہل بحرین کے اس آدمی سے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں پھر اس کی عدت ختم ہوگئی تو اس کے ساتھ ایک دوسرے آدمی نے نکاح کر لیا،

❶ فی اسناده مقال: فان واصل بن ابی سعید فی عداد المجهولین اخرجه البیهقی فی المعرفة والسنن والآثار (۴۳۲۲)۔ والبیهقی: ۷/ ۲۵۱۔ والطبری فی تفسیره: ۲/ ۵۴۶.

غَيْرُهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا زَوْجُهَا الأَوَّلُ؟ قَالَ: هِيَ عِنْدَهُ مَا بَقِيَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرَّجْعَةِ. ❶

پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی یا وہ فوت ہو گیا، پھر دوبارہ اس عورت سے پہلے خاوند نے نکاح کر لیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب اس خاوند کو بقیہ (طلاق) کا اختیار ہوگا۔

فوائد: ...... ❶ عورت ایک یا دو طلاقوں کے بعد عدت ختم ہونے پر آگے نکاح کر سکتی ہے۔

❷ اگر دوسرا خاوند طلاق دے دے یا فوت ہو جائے اور یہ عورت بعد از عدت اپنے سابقہ خاوند سے نکاح کر لے تو یہ جائز ہے۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٥٣، ٣٦٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٤٩٢)۔ وابن ابى شيبة (١٨٣٧١)۔ وعبدالرزاق (١١١٤٩)۔ (١١١٥٣)۔

17

# كِتَابُ الرَّجْعَةِ

# رجوع کے مسائل

## بَابُ مَا كَانَ مِنَ الطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةِ

### [1]...... جو طلاق اور رجوع کا طریقہ (جاہلیت میں) رائج تھا

[١٢٧٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ، وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ، فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَمْهَلَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا، ارْتَجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا آوِيكِ إِلَيَّ وَلَا تَحِلِّينَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩] فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا

عروہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا (اسلام سے پہلے دستور تھا) کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے اس سے رجوع کر لیتا، اگرچہ وہ اسے ہزار مرتبہ طلاق دیتا تب بھی آدمی اپنی بیوی کی طرف دوبارہ قصد کر لیتا، پھر اس کو طلاق دینے کے بعد مہلت دے دیتا، یہاں تک کہ جب اس کی عدت ختم ہونے والی ہوتی، وہ اس سے رجوع کر لیتا پھر طلاق دے دیتا، اور وہ کہتا، اللہ کی قسم نہ میں تجھے بساؤں گا اور نہ ہی تجھے چھوڑوں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”یہ

مِنْ يَوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُنَّ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ . ❶

طلاق دو مرتبہ ہے، پھر یا تو دستور کے مطابق روکنا ہے یا اچھے طریقے سے چھوڑ دینا ہے۔" (البقرۃ: ۲۲۹) اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے نئے سرے سے طلاق کا خیال رکھنا شروع کیا، جس نے ان میں سے طلاق دی تھی یا نہ دی تھی۔

[١٢٧٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ، وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَتِهِ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لا آوِيكِ إِلَيَّ وَلا تَحِلِّينَ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿الطَّلاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩] فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلاقَ جَدِيدًا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يُطَلِّقْ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ . ❷

عروہ نے بیان فرمایا، (اسلام سے پہلے دستور تھا) کہ ایک آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے اس سے رجوع کر لیتا، اور اگر وہ اسے ایک ہزار مرتبہ طلاق دیتا تو دوبارہ اپنی بیوی کی طرف قصد کر لیتا، اور پھر اسے طلاق دے دیتا، یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہونے والی ہوتی تو وہ پھر اس سے رجوع کر کے طلاق دے دیتا، پھر کہتا اللہ کی قسم نہ میں تجھے بساؤں گا اور نہ ہی تجھے بالکل چھوڑوں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "کہ طلاق دو مرتبہ ہے، پھر یا تو دستور کے مطابق روکنا ہے یا پھر اچھے طریقے سے چھوڑ دینا ہے۔" (البقرۃ: ۲۲۹) اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں میں سے جس نے طلاق دی اور جس نے نہ دی سب نے نئے سرے سے طلاق کا خیال رکھنا شروع کیا۔

**فوائد**:...... ❶ اسلام ایک معتدل مذہب ہے جو ہر ایک کے حقوق کا تعین فرما کر ان کے مطابق زندگی گزارنے کی دعوت دیتا ہے۔ ظہورِ اسلام سے قبل معاشرتی، عائلی، سیاسی اور نظریاتی خامیوں کی داعی اسلام نے احسن انداز سے اصلاح فرمائی۔

---

❶ اخرجه الترمذي، الطلاق واللعان، باب نزول قوله: ﴿الطلاق مرتان﴾ (١١٩٢) وقال "صحيح"۔ والبيهقي: ٧/ ٤٤٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤٢٥)۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٢٧٩ .

❷ انظر الحديث السابق، برقم: ١٢٧٧ .

❷ زمانۂ جاہلیت کی بے شمار خرابیوں میں سے عورت کا استحصال بھی تھا جس کی ایک قسم مذکورہ بالا حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ نے طلاق کی حد بندی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ رجعی طلاق دو مرتبہ ہے۔ اگر کوئی تیسری بار اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو وہ عورت اس کے لیے حرام ہو جائے گی۔

## بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الْوَاحِدَةِ وَالاثْنَتَيْنِ

## [2]...... ایک یا دو طلاقوں کے بعد رجوع کا بیان

[۱۲۷۹]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ......

عَـنْ نَـافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ: أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْـدِ يَـزِيـدَ طَـلَّـقَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْبَتَّةَ، وَوَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُـولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَ إِلا وَاحِدَةً))، فَقَالَ رُكَانَةُ: مَا أَرَدْتُ إِلا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ. ❶

نافع بن عجیر بن عبد یزید سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اور اللہ کی قسم میرا ایک ہی کا ارادہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے (تصدیق طلب کرتے ہوئے) فرمایا: ''اللہ کی قسم تیرا ایک ہی کا ارادہ تھا۔'' تو رکانہ نے کہا، ہاں میرا ایک کا ہی ارادہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو دوبارہ ان کے پاس بھیج دیا۔

[۱۲۸۰]...... أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ......

عَـنْ نَـافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ: أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْمُزَنِيَّةَ أَلْبَتَّةَ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُـولَ اللّٰهِ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سُهَيْمَةَ أَلْبَتَّةَ، وَوَالـلّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلا وَاحِدَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ لِرُكَانَةَ: ((وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَ إِلا وَاحِدَةً؟))، فَـقَـالَ رُكَـانَةُ: وَاللّٰهِ مَا

نافع بن عجیر بن عبد یزید سے روایت ہے کہ رکانہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ المزنیہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دے دیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین طلاقیں دے دیں اور اللہ کی قسم، میرا ایک ہی طلاق کا ارادہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے رکانہ سے کہا: ''اللہ کی قسم تیرا ایک ہی کا ارادہ تھا، پھر رکانہ نے کہا اللہ کی قسم! میرا ایک ہی کا

---

❶ ضعيفٌ: اخرجه البيهقي: ۷/ ۳۴۲، وفي المعرفة السنن والآثار له (۴۴۳۱).

أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ❶

ارادہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ اسے رکانہ رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹا دیا، پھر رکانہ نے اس کو دوسری طلاق عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں دی اور تیسری طلاق عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں دی۔

[١٢٨١]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو...... أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْبَتَّةَ، ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: فَقَرَأَ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا﴾ [النساء: ٦٦] مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ فَإِنَّ الْوَاحِدَةَ تَبُتُّ. ❷

محمد بن عباد بن جعفر کہتے ہیں کہ مجھے مطلب بن حطب نے بیان کیا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی، پھر وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو یہ بات ان سے عرض کی تو انہوں نے کہا، تو نے یہ کام کیوں کیا؟ مطلب کہتے ہیں میں نے کہا، بس میں نے یہ کام کردیا، یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: "اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے، تو یقیناً یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ مضبوطی والا ہو" (النساء:٦٦) تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے کہا، بس میں نے یہ کردیا۔ پھر انہوں نے فرمایا، اپنی عورت کو اپنے پاس روک لے، بے شک یہ ایک ہی ہیں۔

**فوائد:** ...... ❶ بَتّ کا معنی قطع کردینا اور کاٹنا ہے۔ ایسی طلاق جس میں خاوند نکاح کو منقطع کرتے ہوئے بیوی سے اپنا تعلق مکمل طور پر کاٹ لے طلاق بتہ کہلاتی ہے۔

❷ طلاق بتہ کے الفاظ سے بولنے والے کی مراد کبھی تین طلاقیں ہوتی ہیں اور کبھی ایک بائن۔

❸ طلاق بتہ میں مرد کی نیت پر فیصلہ ہوگا۔

❹ طلاق بتہ سے مقصود اگر ایک رجعی ہو تو اس کے بعد رجوع کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

---

❶ اخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب في البتة، (٢٢٠٦)، (٢٢٠٧) والترمذي، الطلاق، واللعان، باب ما جاء في الرجل يطلق امرأته البتة (١١٧٧) وقال سألت محمداً عن هذا الحديث فقال فيه اضطرابٌ وابن ماجة، الطلاق، باب طلاق البتة (٢٠٥١).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٤٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤٣٣)۔ وعبدالرزاق (١١١٧٥)۔ وابن ابي شيبة (١٨١٣٠).

5 بتہ، خلیہ، بریہ، یہ طلاق بالکنایہ کے الفاظ ہیں بعض صحابہ ومحدثین کے نزدیک یہ الفاظ ایک طلاق جبکہ بعض کے نزدیک یہ تین طلاقوں پر دلالت کرتے ہیں درست بات یہی ہے کہ ان الفاظ کو ادا کرنے والے کی نیت پر فیصلہ ہوگا۔

6 ایمان واطاعت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ہر معاملہ میں احکاماتِ الٰہیہ کو مقدم رکھے اور انہیں کے مطابق اپنے جمیع امور انجام دے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس مقام پر آیت کی تلاوت سے بھی یہی مقصود تھا کہ شرع میں موجود طلاق کے احکامات کو اختیار کرنا بہتر واولیٰ تھا۔ (واللہ اعلم)

[١٢٨٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلتَّوْءَمَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ لِلْمُطَّلِبِ. ❶

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جس طرح مطلب کو کہا اسی طرح ہی توامہ سے بھی کہا تھا۔

[١٢٨٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فِي الْوَاحِدَةِ وَالاثْنَتَيْنِ. ❷

ابن مسیب سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ اس کے رجوع کا زیادہ حقدار ہے، یہاں تک کہ وہ تیسرے حیض سے غسل کرے، یہ رجوع پہلی اور دوسری طلاق کی صورت میں ہے۔

فوائد:...... 1 مطلقہ عورت سے رجوع کا حق اس کا خاوند زیادہ رکھتا ہے۔

2 پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع ہوسکتا ہے۔ تیسری طلاق کے ساتھ ہی رجوع کی گنجائش بھی ختم ہوجاتی ہے۔

3 دورانِ عدت خاوند بلا نکاح رجوع کرسکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا﴾ (البقرة: ٢٢٨)

''اور ان کے خاوند اگر صلح کا ارادہ رکھیں تو وہ انہیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔''

4 اگر پہلی اور دوسری طلاق کے بعد عدت گزر جائے اور یہ دونوں رجوع کرنا چاہیں تو ایسی صورت میں نکاح

---

❶ ١٢٨٢ـ اسناده ضعيف لانقطاعه، فان سليمان بن يسار لم يسمع من عمر بن الخطاب. اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٤٣. وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤٣٤). وعبدالرزاق (١١١٧٣).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤١٧. وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦١٣). وعبدالرزاق (١٠٩٨٣)، (١٠٩٨٤). وابن ابي شيبة (١٨٨٩٤).

جدید کے ساتھ آپس میں مل سکتے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: ٢٣٢)

''اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے (سابقہ) خاوندوں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ وہ آپس میں معروف طریقے سے رضا مند ہوں۔

5 قول وفعل یعنی گفتگو اور مقاربت دونوں طرح سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

6 رجوع کے سلسلہ میں عورت کی رضا مندی کا اعتبار نہ ہوگا اللہ کے فرمان ﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ﴾ (البقرة: ٢٢٨) کا تقاضا یہی ہے۔ واللہ اعلم

[١٢٨٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ فِي مَسْكَنِ حَفْصَةَ، وَكَانَ طَرِيقَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْآخَرَ مِنْ أَدْبَارِ الْبُيُوتِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اور ان کا مسجد کا راستہ ادھر سے گزرتا تھا، اس کے بعد وہ گھروں کے پیچھے سے دوسرے راستے سے مسجد جاتے، اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ کہیں وہ ان کے ہاں آ نہ جائے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

## بَابُ الْإِشْهَادِ عَلَى الرَّجْعَةِ

### [3]...... رجوع پر گواہ بنانے کا بیان

[١٢٨٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُشْهِدُ عَلَى رَجْعَتِهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِذَلِكَ، قَالَ: هِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ

علی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق مروی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کے ساتھ رجوع کرنے پر کسی کو گواہ بنایا جبکہ اس کی بیوی کو علم نہیں ہے۔ تو فرمایا: یہ عورت پہلے خاوند کے لیے ہے، دوسرے نے

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٥٠٣)۔ وعبد الرزاق (١١٠٢٤).

الرَّجْعَةِ . ❶

اس کے ساتھ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا ایک آدمی کچھ لوگوں کی موجودگی میں اپنی بیوی سے رجوع کرے اور اس کی بیوی کو علم نہ ہو تب بھی اس کا وہ رجوع شمار ہوگا۔

❷ رجوع کے وقت گواہ بنالینا بہتر واولیٰ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ (الطلاق : ٢)

''اور جب یہ عورتیں اپنی عدت مکمل کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں دستور کے مطابق اپنے نکاح میں روکے رکھو یا اچھے طریقے سے انہیں جدا کردو اور آپس میں سے دو عادل افراد کو گواہ بنالو۔''

## بَابٌ: فِي تَمْلِيكِ الْمَرْأَةِ أَمْرَهَا

## [4]...... عورت کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

[١٢٨٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلا أَنْ يُنَاكِرَهَا الرَّجُلُ، فَيَقُولَ: لَمْ أُرِدْ إِلا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ، وَيَكُونُ أَمْلَكَ لَهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا . ❷

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق کا مالک بنا دے، تو فیصلہ وہی ہے جو عورت نے کیا سوائے اس کے کہ مرد اس کا انکار کرے اور کہے، میں نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا (یعنی اسے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا) اور وہ اس بات پر قسم بھی اٹھائے، اور وہ خاوند جب تک عورت عدت میں ہے اس کے بارے میں زیادہ اختیار والا ہے۔

[١٢٨٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ......

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا

خارجہ بن زید نے بیان کیا کہ وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس محمد بن ابی عتیق روتے ہوئے آئے۔ تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسے

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٥٠٣)۔ وابن ابي شيبة (١٨٨٩٨).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٤٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٤٤٦)۔ وعبد الرزاق (١١٩٠٥)، (١١٩٠٦)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما يبين من التمليك .

شَأْنُكَ؟ قَالَ: مَلَّكْتُ امْرَأَتِي أَمْرَهَا فَفَارَقَتْنِي، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ لَهُ: الْقَدَرُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: ارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ، وَأَنْتَ أَمْلَكُ بِهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ❶

پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے عورت کو اس کے معاملہ کا اختیار دیا تو اس نے مجھے اپنے آپ سے جدا کر دیا، زید رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا، تقدیر میں ایسا ہی تھا۔ پھر زید رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، اگر تو چاہے تو اس سے رجوع کر لے، کیونکہ یہ ایک ہی طلاق ہے، اور تو اس کا اب بھی زیادہ مالک ہے۔

**فوائد** :...... ❶ اگر خاوند بیوی کو طلاق کا اختیار سونپ دے اور عورت بھی علیحدگی اختیار کر لے تو طلاق واقع ہو جائے گی لیکن محض اختیار سونپنے سے طلاق واقع نہ ہوگی جب تک کہ عورت اس اختیار کو استعمال نہ کرے۔

❷ رسول اللہ ﷺ نے بھی ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ....﴾ (الاحزاب: ۲۸) آیت نازل ہوئی تو نبی علیہ السلام نے اپنی بیویوں کو اختیار دے دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ یا ایھا النبی قل لازواجك...... الخ، رقم: ٤٧٨٥۔ صحیح مسلم، رقم: ١٤٧٥)

❸ اگر ایک یا تین طلاقوں کے اختیار میں میاں بیوی کے مابین نزاع ہو جائے تو خاوند سے حلف کے ذریعے ایک یا تین طلاقوں کے اختیار کی تصدیق کی جائے گی۔

❹ عورتوں کو طلاق کا اختیار دینے کے معاملہ میں مرد حضرات کو احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ عورت فطرتاً جذباتی اور ناشکرے پن کی مالک ہے جبکہ مرد اس کے مقابلہ میں مضبوط اعصاب اور بہترین قوت فیصلہ رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت نے طلاق کا حق مرد کے پاس رکھا ہے۔

❶ اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ۷/ ۳٤۸۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (٤٤٤٥)۔ وعبد الرزاق (١١٩٩٣)۔ ومالك فی الموطأ، الطلاق، باب ما یجب فیہ تطلیقۃ واحدۃ من التملیك.

18

# كِتَابُ الْعِدَدِ وَالسُّكْنَى وَالنَّفَقَاتِ

# عدتوں، رہائش اور خرچ کے مسائل

## بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ

## [1]......مطلقہ کی عدت کا بیان

[۱۲۸۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: انْتَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: صَدَقَ عُرْوَةُ، وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذَلِكَ نَاسٌ، وَقَالُوا: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ [البقرة: ۲۲۸] فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: صَدَقْتُمْ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ؟ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ. ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہوگئیں تو مکان بدل لیا۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عمروہ بنت عبدالرحمٰن سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا، عروہ نے سچ کہا ہے بلکہ لوگوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر اعتراض کرتے ہوئے کہا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تین قروء'' (تک مطلقہ اپنے آپ کو روکے رکھیں) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بالکل سچ کہا، کیا تمھیں پتا

❶ اسنادہ صحیح: اخرجه البيهقي: ۷/ ٤١٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٠٤)۔ وعبد الرزاق (١١٠٠٤)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب ما جاء في الاقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض.

ہے اقراء سے کیا مراد ہے؟ اقرار سے مراد طہر ہیں۔

**فوائد** :...... ① ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ (البقرة: ٢٢٨) ''اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین قرؤ تک روکے رکھیں۔'' آیت میں موجود لفظ ''قرؤ'' کی تفسیر میں سلف صالحین کے درمیان اختلاف ہے بعض نے اس کا معنی حیض اور بعض نے طہر کیا ہے۔

② تین حیض یا تین طہر عدت اس عورت کی ہے جو نہ حاملہ ہو نہ ایسی جسے مقاربت سے قبل طلاق دی گئی ہو اور نہ ہی وہ عورت جس کو حیض آنا بند ہو گیا ہو یا ابھی حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا۔

③ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو تین حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

(سنن ابن ماجه، ابواب الطلاق، باب خيار الامة اذا اعتقت، رقم: ٢٠٧٧)

[١٢٨٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:......

سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلا وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا. يُرِيدُ الَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. ❶

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں میں نے تمام فقہاء کو یہی بات کہتے ہوئے پایا ہے یعنی جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہی، (کہ قروء سے مراد طہر ہے۔)

[١٢٩٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا، جب مطلقہ عورت کو حیض کا تیسرا خون آنا شروع ہو جائے تو وہ اپنے خاوند کی عدت سے فارغ ہو گئی۔

[١٢٩١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ:......

أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ: أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ. وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ: إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ احوص کی بیوی تیسرے حیض میں داخل ہوئی تو احوص شام میں وفات پا گئے، انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے مسئلہ پوچھا، تو زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا، کہ جب یہ تیسرے حیض

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤١٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٠٥)۔ وعبد الرزاق (١١٠٠٥)۔ ابن ابی شيبة (١٨٨٨٥)۔ والطحاوي في شرح المعاني: ٣/ ٦١.

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٦٠٦).

الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِءَ مِنْهَا، وَلا تَرِثُهُ وَلا يَرِثُهَا. ❶

کے خون میں داخل ہوئی تھی تو یہ اپنے خاوند سے اور وہ اس سے بری ہو چکے تھے، یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

**فوائد**:...... ❶ اگر عورت عدت میں ہے تو میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں لیکن بعد از انقضاءِ عدت ہر قسم کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔

❷ خاص و عام کو چاہیے جید علماء سے دینی مسائل دریافت کریں۔

[١٢٩٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ. ❷

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب مطلقہ کا تیسرا حیض شروع ہو جائے تو یہ عدت سے فارغ ہو جاتی ہے۔

[١٢٩٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِءَ مِنْهَا، لا تَرِثُهُ وَلا يَرِثُهَا. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❸

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ تیسرے حیض کے خون میں داخل ہو جائے تو یہ عورت اپنے خاوند سے اور وہ اس سے بری ہو جاتے ہیں۔ نہ یہ اس کی وارث بنے گی اور نہ وہ اس کا وارث بنے گا۔

## بَابُ عِدَّةِ الْأَمَةِ

## [2]......لونڈی کی عدت کا بیان

[١٢٩٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٧/ ٤١٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٦٠٧)۔ وعبد الرزاق (١١٠٠٦)، (١١٠٠٨)۔ وابن ابى شيبة (١٨٩٩٢).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٧/ ٤١٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٦٠٨)۔ وعبد الرزاق (١١٠٠٣)۔ وابن ابى شيبة (١٨٨٨٣)۔ (١٨٨٨٦).

❸ اسناده صحيح اخرجه البيهقى: ٧/ ٤١٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٦٠٩)۔ وعبد الرزاق (١١٠٠٤)۔ وابن ابى شيبة (١٨٨٨٦)۔ ومالك فى الموطأ، الطلاق، باب ما جاء فى الاقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض.

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ امْرَأَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَتَعْتَدُّ الأَمَةُ حَيْضَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرَيْنِ أَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ثِقَةً. ❶

فرمایا: ”غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے، اور وہ دو ہی طلاقیں دے گا، اور لونڈی کی عدت دو حیض شمار ہوگی، اگر وہ حائضہ نہ ہو تو عدت دو یا ڈیڑھ ماہ ہوگی۔

**فوائد** :...... ❶ غلام بیک وقت دو عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے۔

❷ آزاد مرد کی طرح اسے تین طلاقوں کا اختیار نہیں، وہ صرف دو طلاقیں دے سکتا ہے۔ بیوی چاہے لونڈی ہو یا آزاد عورت مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۲۵۹۔

❸ لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

❹ ایسی لونڈی جس کو چھوٹی عمر کی وجہ سے ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہے اس کی عدت ڈیڑھ یا دو ماہ ہے۔

[۱۲۹۵]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ......

عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَوِ اسْتَطَعْتُ لَجَعَلْتُهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا، فَقَالَ رَجُلٌ: فَاجْعَلْهَا شَهْرًا وَنِصْفًا. فَسَكَتَ عُمَرُ. ❷

ثقیف کے ایک آدمی سے روایت ہے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں طاقت رکھتا تو میں اس کی عدت ڈیڑھ حیض کر دیتا، اس پر ایک آدمی نے کہا، آپ اس کی عدت ڈیڑھ ماہ کر دیں، تو عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

[۱۲۹۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ فِي أُمِّ الْوَلَدِ يُتَوَفَّى عَنْهَا سَيِّدُهَا، قَالَ: تَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❸

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام ولد جس کا آقا فوت ہو جائے تو وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٢٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٣٩)۔ وعبد الرزاق (١٢٨٧٢)، ١٣١٣٤۔ والدارقطني: ٣/ ٣٠٨.

❷ إسناده ضعيف: لإبهام شيخ عمرو بن أوس۔ اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٢٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٤٠)۔ وعبد الرزاق (١٢٨٧٤)۔ وابن ابي شيبة (١٨٧٦٨).

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٤٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٩٣)۔ وعبد الرزاق (١٢٨٧٠)، (١٢٩٣٠)۔ وابن ابي شيبة (١٨٧٤٧).

فوائد: ...... ❶ ایسی لونڈی جس سے صحبت کی وجہ سے مالک کی اولاد ہو"ام الولد" کہلاتی ہے۔

❷ معلوم ہوا ام الولد کا جب مالک وفات پا جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

❸ بعض علماء کے نزدیک ام الولد کی عدت تین حیض جبکہ بعض کے نزدیک چار ماہ دس دن ہے۔

❹ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا﴾

(البقرة: ٢٣٤)

اورتم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو عدت میں رکھیں۔"

ام الولد "ازواج" میں شامل نہیں۔

❺ جب مالک و آقا اپنی لونڈی سے مقاربت اختیار کرے تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد آزاد ہوگی۔

❻ ام الولد کے بیچنے میں اختلاف ہے۔

❼ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی تھیں۔

❽ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت میراث میں کوئی درہم، دینار، غلام اور لونڈی وغیرہ نہیں چھوڑا سوائے سفید خچر، اپنے جنگی ہتھیار اور زمین کے جسے آپ نے صدقہ فرما دیا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصیا، رقم: ٢٧٣٩)

معلوم ہوا ام الولد آقا و مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

## بَابُ مَنْ رَفَعَتْهَا حَيْضَةٌ

## [3]...... جس کو حیض آنا بند ہو جائے اس کی عدت کا بیان

[١٢٩٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَةٌ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ، وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ أَشْهُرٍ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ

ابن مسیب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق ہوئی پھر اسے ایک یا دو حیض آئے، اور اس کے بعد حیض آنا بند ہو گیا تو وہ نو ماہ انتظار کرے گی، اگر حمل واضح ہو گیا تو یہی عدت کی مدت ہے، وگرنہ وہ نو ماہ بعد تین مہینے اور انتظار کرے گی پھر

حَلَّتْ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ . ❶ — عدت سے فارغ ہوگی۔

فوائد: ...... ❶ جس عورت کو حیض آتا ہے اس کی بعد از طلاق تین حیض عدت ہے۔

❷ حیض کا خون عموماً حمل کی وجہ سے منقطع ہوتا ہے لہٰذا خون کے بند ہو جانے پر ایسی عورت کو نو ماہ وضع حمل کی مدت بطور عدت گزارنا ہوگی۔ (واللہ اعلم)

## بَابُ عِدَّةِ مَنْ نَكَحَتْ فِي الْعِدَّةِ

## [4]......جس نے عدت میں دوسرا نکاح کر لیا اس کی عدت کا بیان

[١٢٩٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ طُلَيْحَةَ كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا أَلْبَتَّةَ، فَنَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا. فَضَرَبَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمِخْفَقَةِ ضَرَبَاتٍ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا، فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ، وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ، وَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا. قَالَ سَعِيدٌ: وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا. ❷

ابن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلیحہ، رشید ثقفی کے نکاح میں تھیں کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق بائن دے دی، پھر اس نے اپنی عدت میں دوسرا نکاح کر لیا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اور اس کے دوسرے خاوند کو درے لگائے اور ان کے درمیان جدائی ڈال دی پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنی عدت میں نکاح کیا، اگر اس کے اس خاوند نے جس سے اس نے شادی کی ہے صحبت نہیں کی تو اس دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے گی، پھر وہ اپنے پہلے خاوند سے باقی رہنے والی عدت گزارے گی اور یہ (دوسرا خاوند) نکاح کا پیغام بھیجنے والوں میں سے ایک نکاح کا پیغام بھیجنے والا شمار ہوگا۔ اگر انہوں نے صحبت کر لی ہے تو بھی ان کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی، پھر یہ عورت پہلے اور دوسرے خاوند دونوں کی عدت

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤١٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٢٦)۔ وعبد الرزاق (١١٠٩٥)۔ وابن ابي شيبة (١٨٩٩٠).

❷ اسناده ضعيف: لإنقطاعه فإن سعيد بن المسيب وسليمان بن يسار لم يسمعا من عمر۔ اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٤١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٨٠)۔ وعبد الرزاق (١٠٥٣٩).

گزارے گی پھر ہمیشہ کے لیے اس (دوسرے) سے نکاح بھی نہیں کر سکتی۔ سعید نے کہا، اس عورت کے لیے صحبت کرنے کی وجہ سے مہر بھی ادا کرنا ہوگا۔

[١٢٩٩]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ......

عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَضَى فِي الَّتِي تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَتُكْمِلُ مَا أَفْسَدَتْ مِنْ عِدَّةٍ، وَتَعْتَدُّ مِنَ الْآخَرِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❶

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کے متعلق فیصلہ دیا، جس نے اپنی عدت میں شادی کی کہ ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے (یعنی نکاح فسخ کر دیا) اور اس عورت سے صحبت کی وجہ سے اس کے لیے حق مہر بھی ہے، جس عدت کو عورت نے خراب کیا اسے بھی مکمل کرے، اور دوسرے خاوند سے بھی عدت گزارے۔

## بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

## [5]...... اس حاملہ کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا

[١٣٠٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَقَالَ: قَدْ تَصَنَّعْتِ لِلْأَزْوَاجِ، إِنَّهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سُبَيْعَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((كَذَبَ أَبُو السَّنَابِلِ، أَوْ لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو السَّنَابِلِ، قَدْ حَلَلْتِ فَتَزَوَّجِي)). ❷

عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے کچھ دنوں بعد بچہ جنا، تو اس کے پاس سے ابوسنابل رضی اللہ عنہ بن بعکک گزرے تو انہوں نے کہا، تو نے شادی کے لیے بناؤ سنگھار کر لیا، جبکہ تیری عدت تو چار ماہ دس دن ہے، سبیعہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوسنابل نے غلط بیان کی یا جس طرح ابوسنابل نے کہا مسئلہ ایسے نہیں، تم عدت سے نکل چکی ہو، شادی کر لو۔''

---

❶ اسناده ضعيف: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٤١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٨٠)۔ وعبد الرزاق (١٠٥٣٢)۔ وابن ابي شيبة (١٨٧٨٦).

❷ صحيح ثبت موصولاً: اخرجه البخاري، المغازي، باب فضل من شهد بدراً (٣٩٩١)۔ ومسلم، الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفى عنها وغيرها، بوضع حمل (١٤٨٤).

فوائد :...... 1 ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا﴾ (البقرة: ٢٣٤)

''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو عدت میں رکھیں۔''

اس آیت میں موجود حکم ایسی عورتوں کے لیے ہے جو حمل سے نہ ہوں اور اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ٤) اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ٤) عام ہے اس میں مطلقہ اور بیوہ شامل ہیں اور اسی طرح یہ آیت ﴿وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا﴾ (البقرة: ٢٣٤) کے لیے تخصیص بھی ہے۔ (شرح النووی علی مسلم: ۱۰/ ۱۰۹)

2 معلوم ہوا پیغامِ نکاح بھیجنے والوں کے لیے عورتوں کا زیب و زینت اختیار کرنا مستحب ہے۔

3 اختلافی امور میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی طرف رجوع کرنا ہی ایمان ہے۔

[١٣٠١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرَ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ. فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ. فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا شَابٌّ، وَالْآخَرُ كَهْلٌ، فَخَطِبَتْ إِلَى الشَّابِّ، فَقَالَ الْكَهْلُ: لَمْ تَحْلِلْ، وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا، وَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْثِرُوهُ بِهَا، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اس حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو جائے تو ابن عباس نے فرمایا، دو عدتوں میں سے آخری عدت اسے گزارنی ہوگی، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب بچہ پیدا ہو جائے تو عدت ختم ہو جائے گی، پھر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اُمّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، کہ سبیعہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے آدھا ماہ بعد بچہ جنا، تو اسے دو آدمیوں نے نکاح کا پیغام بھیجا، ان میں سے ایک نوجوان تھا جبکہ دوسرا ادھیڑ عمر کا، تو انہوں نے بھی نوجوان کو نکاح کا پیغام بھیج دیا، پھر ادھیڑ عمر نے کہا، ابھی تیری عدت ختم نہیں ہوئی، اور ان کے

فَقَالَ: ((قَدْ حَلَلْتِ، فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ)). ❶

گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے، اس شخص نے یہ امید کی کہ جب وہ آئیں گے تو اسے (نوجوان پر) ترجیح دیں گے۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تیری عدت ختم ہو چکی ہے جس سے تو چاہے نکاح کر لے۔"

**فوائد**: ..... "اخر الاجلین" یعنی دو عدتوں میں سے بعد والی اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بیوہ کو چار ماہ دس دن سے پہلے حمل ہو جائے تو اسے چار ماہ دس دن پورے کرنا ہوں گے اور اگر چار ماہ دس دن گزرنے کے بعد وضع حمل ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہو گی۔ یہ سیدنا ابن عباس، سیدنا علی رضی اللہ عنہما وغیرہ کا موقف ہے جبکہ راجح بات یہی ہے کہ بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

[١٣٠٢]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تَنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرَ الأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِذَا نَفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ. قَالَ: فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي، يَعْنِي: أَبَا سَلَمَةَ، فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: ((قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي)). ❷

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عباس اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہم کا اس عورت کے متعلق اختلاف ہو گیا جس کے ہاں خاوند کی وفات کے کچھ دن بعد بچہ پیدا ہوا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دو عدتوں میں سے آخری عدت اسے گزارنی ہو گی، اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب اسے نفاس کا خون آ گیا تو اس کی عدت ختم ہو گئی، سلیمان نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے کہا میں بھی اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں (یعنی میرا بھی یہی فتویٰ ہے) آخر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کریب کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو اس نے ان سے یہی مسئلہ پوچھا، پھر وہ ان کے

---

❶ اخرجه النسائي، الطلاق، باب عدة الحاحل المتوفى عنها زوجها (٣٥٤٠)۔ واحمد: ٦/ ٣١٩۔ وصححه ابن حبان.

❷ اخرجه البخاري، التفسير، باب ﴿وأولات الأحمال اجلهن ان يضعن حملهن ...... ﴾، (٤٩٠٩)، (٥٣١٨)۔ ومسلم، الطلاق باب انقضاء عدة المتوفى عنها وغيرها، بوضع الحمل (١٥٨٥).

پاس آیا اور اس نے بتایا کہ انہوں نے کہا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے کچھ دن بعد بچہ جنا تو اس نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: ''تیری عدت ختم ہو چکی لہٰذا تو نکاح کر لے۔''

[١٣٠٣]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا. ❶

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبیعہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے کچھ دن بعد بچہ جنا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔

[١٣٠٤]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ. فَأَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْ وَلَدَتْ وَزَوْجُهَا عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنْ لَحَلَّتْ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❷

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ حاملہ ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وضع حمل ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی، ان کو ایک انصاری آدمی نے بتایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی عورت نے بچہ جنا کہ اس کا خاوند چارپائی پر ہے ابھی دفن نہیں کیا گیا تو بھی اس کی عدت ختم ہو گئی۔

**فوائد**: ......معلوم ہوا اگر خاوند کی وفات کے فوراً بعد وضع حمل ہو جائے تو اس کے ساتھ ہی عدت بھی ختم ہو جائے گی۔

---

❶ اخرجه البخاري، الطلاق، باب اولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن (٥٣٢٠).

❷ صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٣٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٤٩)۔ ومالك في الموطأ، الطلاق، باب عدة المتوفى عنها زوجها اذا كانت حاملاً.

## بَابُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا

## [6]......عدت ختم ہونے سے پہلے جس عورت کا خاوند فوت ہوگیا

[١٣٠٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ: حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ، وَهِيَ تُرْضِعُ ابْنَتَهُ فَمَكَثَتْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا لَا تَحِيضُ، يَمْنَعُهَا الرَّضَاعُ أَنْ تَحِيضَ ثُمَّ مَرِضَ حَبَّانُ بَعْدَ أَنْ طَلَّقَهَا بِسَبْعَةِ أَشْهُرٍ أَوْ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ امْرَأَتَكَ تُرِيدُ أَنْ تَرِثَ. فَقَالَ لِأَهْلِهِ: احْمِلُونِي إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَحَمَلُوهُ إِلَيْهِ، فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ امْرَأَتِهِ وَعِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَا: نَرَى أَنَّهَا تَرِثُهُ إِنْ مَاتَ، وَيَرِثُهَا إِنْ مَاتَتْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقَوَاعِدِ اللَّاتِي قَدْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ، وَلَيْسَتْ مِنَ الْأَبْكَارِ اللَّاتِي لَمْ يَبْلُغْنَ الْمَحِيضَ، ثُمَّ هِيَ عَلَى عِدَّةِ حَيْضِهَا مَا كَانَ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ، فَرَجَعَ حَبَّانُ إِلَى أَهْلِهِ وَأَخَذَ ابْنَتَهُ، فَلَمَّا فَقَدَتِ الرَّضَاعَ حَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ حَاضَتْ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تُوُفِّيَ حَبَّانُ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّالِثَةَ، فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَوَرِثَتْهُ.

قَالَ: فِي كِتَابٍ فِي حَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ بِالْبَاءِ. ❶

عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ حبان بن منقذ انصاری نے تندرستی میں اپنی بیوی کو طلاق دی، اور وہ عورت ان کی بیٹی کو دودھ پلاتی تھی کہ سترہ ماہ گزر گئے اور اسے حیض نہ آیا، دودھ پلانے کی وجہ سے اسے حیض نہیں آتا تھا، پھر طلاق دینے کے سترہ یا اٹھارہ ماہ بعد حبان بیمار ہوگئے، تو میں نے ان سے کہا، آپ کی بیوی آپ کی وارث بننا چاہتی ہے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا، مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو، وہ انہیں ان کے پاس لے آئے، تو انہوں نے انہیں اپنی بیوی کے ارادہ کے متعلق بتایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس، علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم دونوں کا کیا خیال ہے؟ ان دونوں نے کہا، ہمارے خیال میں اگر یہ فوت ہوجائے تو وہ عورت اس کی وارث بنے گی، اور اگر وہ فوت ہوجائے تو یہ وارث بنے گا، کیونکہ یہ نہ تو ان عورتوں میں سے ہے جن کا حیض آنا بند ہوچکا ہو، اور نہ ہی ان لڑکیوں میں سے ہے جو ابھی حیض کی عمر کو نہ پہنچی ہوں۔ پھر یہ اپنی حیض کی عدت پر ہے۔ (یہ سن کر) حبان اپنے گھر آئے اور اس سے اپنی بچی لے لی، جب دودھ پلانا بند ہوا تو اسے ایک حیض پھر دوسرا حیض آیا، پھر اس کو تیسرا حیض

❶ اسناده ضعيف: لعنعنة ابن جريج وعبد الله بن ابى بكر لم يدرك عثمان۔ اخرجه البيهقى: ٧/ ٤١٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٦٢٠)۔ وعبد الرزاق (١١١٠١)، (١١١٠١).

آنے سے پہلے ہی حبان وفات پا گئے، تو اس نے وہ عدت گزاری جو فوت شدہ خاوند والی عورت گزارتی ہے اور اس کے مال کی وارث بھی بنی۔

[١٣٠٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَدِّهِ هَاشِمِيَّةٌ وَأَنْصَارِيَّةٌ، فَطَلَّقَ الأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ هَلَكَ وَلَمْ تَحِضْ. فَقَالَتْ: أَنَا أَرِثُهُ لَمْ أَحِضْ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَضَى لِلأَنْصَارِيَّةِ بِالْمِيرَاثِ، فَلامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هَذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ، هُوَ أَشَارَ عَلَيْنَا بِهَذَا، يَعْنِي: عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❶

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ اس کے دادا کے نکاح میں ایک ہاشمی اور ایک انصاری عورت تھی۔ انہوں نے انصاری عورت کو طلاق دے دی، جبکہ وہ دودھ پلاتی تھی اور ایک سال گزر گیا کہ وہ فوت ہو گئے اور اس عورت کو حیض نہ آیا، اس عورت نے کہا، میں اس کی وارث بنوں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا، یہ اپنا جھگڑا لے کر عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے انصاری عورت کے لیے میراث کا فیصلہ دیا، اس پر ہاشمی عورت نے عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو انہوں نے فرمایا: یہ کام تمہارے چچا زاد بھائی کا ہے، ان کا اشارہ اس سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔

## بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا

## [7]......جس عورت کا خاوند ہم بستری سے پہلے ہی فوت ہو گیا اس کی عدت کا بیان

[١٣٠٧]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ......

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا أَنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلا صَدَاقَ لَهَا. ❷

عبد خیر سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا، جس نے شادی کی پھر ہم بستری سے پہلے ہی فوت ہو گیا، اور اس نے بیوی کا حق مہر بھی مقرر نہیں کیا تو اس عورت کے لیے میراث کا حصہ ہے اور اس

---

❶ اسناده ضعيف لإنقطاعه، فإن محمد بن يحيى بن حبان لم يدرك جده۔ اخرجه البيهقي: ٧/ ٤١٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦١٩)۔ وعبد الرزاق (١١١٠٢).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٤٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٠٩).

پر عدت بھی ہے البتہ اس کے لیے حق مہر نہیں ہے۔

**فوائد:** ...... 1 ایسی بیوہ جس کا شوہر سے ملاپ نہ ہوا ہو، شوہر کی وفات پر پوری عدت وفات گزارے گی۔

2 عدت خاوند کی وفات کی وجہ سے ہے۔

3 نکاح کے بعد بیوی کو تمام حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔

4 خاوند و بیوی ایک دوسرے کے ترکہ میں حصہ دار ہوں گے اگر چہ نکاح کے بعد رخصتی نہ بھی ہوئی ہو۔

5 مذکورہ روایت میں ہے رخصتی سے قبل جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کے لیے حق مہر نہیں ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن مرہ رضی اللہ عنہ کی بیوہ بروع بنت واشق کے لیے مہر مثل مقرر فرمایا تھا۔ (سنن ابو داؤد، کتاب النكاح، باب فيمن تزوج ولم يسم لها صداقا حتى مات، رقم: ٢١١٦۔ ٢١١٤)

مہر مثل سے مراد یہ ہے کہ عورت کے مہر کا تعین اس عورت کے خاندان کی دوسری عورتوں کے حق مہر کی روشنی میں کیا جائے گا۔

6 بوقت نکاح اگر مہر کا تعین نہ بھی ہو تو درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ تعین کر لیا جائے۔

[١٣٠٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

أَنَّ بِنْتَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَا بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا، فَابْتَغَتْ أُمُّهَا صَدَاقَهَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ، وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نَمْنَعْكُمُوهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا، فَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ، فَجَعَلَ بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَضَى أَنَّ لا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالإِيلاءِ. *

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور اس کی ماں، زید بن خطاب کی بیٹی سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ (عبید اللہ بن عمر کی بیٹی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھی، کہ وہ صحبت سے پہلے ہی وفات پا گئے اور انہوں نے اس کے لیے حق مہر بھی مقرر نہ کیا تھا، جب اس کی ماں نے اس کے لیے حق مہر کی ادائیگی کا مطالبہ کیا، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے حق مہر نہیں ہے اور اگر اس کا حق مہر بنتا تو ہم اسے نہ روکتے اور نہ ہی اس عورت پر ظلم کرتے، اس کی ماں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا تو انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فیصل مقرر کیا، تو انہوں نے فیصلہ دیا کہ اس کے لیے حق مہر نہیں البتہ میراث ہے۔

---

* اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٢٤٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٣٠٨).

## بَابُ الإِحْدَادِ

## [8]......سوگ کا بیان

[١٣٠٩]......أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ......

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ، قَالَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). [1]

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ اسے زینب بنت مسلمہ نے تین احادیث بیان کیں فرمایا کہ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اُمّ المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت آئی جب ان کے والد ابوسفیان کا انتقال ہوا تھا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق کی زردی یا کسی اور چیز کی ملاوٹ تھی، پھر وہ ایک لونڈی نے انہیں لگائی، پھر خود انہوں نے اسے اپنے رخساروں پر لگایا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی خواہش نہ تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار ماہ دس دن ہے۔“

**فوائد**:...... (1) معلوم ہوا سوگ ترک زینت کا نام ہے۔

(2) اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، زیورات پہننا وغیرہ زینت کے کام ہیں۔

(3) عدت گزارنے والی بیوہ پر بھی لازم ہے کہ زیب و زینت ترک کر دے اور وہ اسی مکان میں عدت گزارے جہاں وہ شوہر کے ساتھ مقیم تھی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کو اسی مکان میں عدت گزارنے کا حکم دیا جس میں وہ شوہر کے ساتھ رہتی تھیں، اور پھر انہوں نے وہیں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی المتوفی عنها تنتقل، رقم: ٢٣٠٠۔ سنن ترمذی، رقم: ١٢٠٤ وقال حسنٌ صحیحٌ)

---

[1] اخرجه البخاری، الطلاق، باب تحد المتوفی عنها اربعة اشهر وعشراً (٥٣٣٤)۔ ومسلم، الطلاق، باب وجوب الإحداد فی عدة الوفاة ...... الخ (١٤٨٦).

4 عورتوں کے لیے عام رشتہ داروں کی وفات پر تین دن جبکہ خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ ہے۔

5 اللہ اور آخرت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ آدمی احکام شرع کی پابندی کرے۔

6 تعزیت و سوگ کے سلسلہ میں مسجد، گھروں یا کسی اور جگہ پر اکٹھے ہو کر بیٹھنا ثابت نہیں ہے۔

7 مردوں کے لیے سوگ نہیں ہے۔

8 عام حالات میں عورتوں کے لیے بھی خوشبو کا استعمال درست ہے۔

9 اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد سیدنا ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ رضی اللہ عنہ اسلام سے قبل کفارِ مکہ کے سپہ سالار اور قائد تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔

[۱۳۱۰]...... وَقَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). [1]

اور زینب نے بیان فرمایا کہ اس کے بعد میں زینب بنت جحش کے پاس اس وقت آئی جب ان کے بھائی فوت ہوئے، تو انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی خواہش نہ تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کہ ''کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے اس کے خاوند کی میت کے، کیونکہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔''

**فوائد:**...... 1 معلوم ہوا عمل بالحدیث کی غرض سے بعض اوقات غیر ضروری کاموں کا بجا لینا مستحب ہے۔

2 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم اتباع نبوی کے جذبہ صادقہ سے سرشار تھے۔ مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۰۹۔

[۱۳۱۱]...... وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا، أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور زینب نے بیان کیا کہ میں نے اپنی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا، اور اس کی آنکھیں خراب ہیں کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں''

[1] اخرجه البخاري، الطلاق، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا (۵۳۳۵)۔ ومسلم، الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة ...... الخ (۱۴۸۷).

وَسَلَّمَ: ((لا))، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا. كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: ((لا))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)). قَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، دَخَلَتْ حِفْشًا، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ أَوْ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَقْبِضُ بِهِ، فَقَلَّمَا تَقْبِضُ بِشَيْءٍ إِلا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ، فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَهُ مَا شَاءَتْ مِنَ الطِّيبِ أَوْ غَيْرِهِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: الْحِفْشُ: الْبَيْتُ الصَّغِيرُ الذَّلِيلُ مِنَ الشَّعْرِ وَالْبِنَاءِ وَغَيْرِهِ. وَالْقَبْصُ: أَنْ تَأْخُذَ مِنَ الدَّابَّةِ مَوْضِعًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهَا. وَالْقَبْضُ: الأَخْذُ بِالْكَفِّ كُلِّهَا. [1]

دو یا تین دفعہ کہا، ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں، پھر فرمایا ''یہ (عدتِ شرعی) چار ماہ دس دن ہے، جاہلیت میں تو تمہیں ایک سال بعد مینگنی پھینکنی پڑتی تھی۔ (یعنی جاہلیت میں تو عدت ایک سال تھی اور اب چار ماہ دس دن پر بھی صبر نہیں۔)'' زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا، جب کسی عورت کا (زمانۂ جاہلیت میں) خاوند فوت ہوجاتا تو وہ ایک تنگ کوٹھڑی میں داخل ہوجاتی، اور وہ سب سے برے کپڑے زیب تن کرتی، خوشبو یا کوئی اور چیز استعمال نہ کرتی یہاں تک کہ اسی حال میں سال گزر جاتا، پھر (عدت سے باہر آنے کے لیے) ایک چوپایا، گدھا یا بکری یا کسی پرندے کو لایا جاتا اور وہ اس کو پکڑتی، ایسا کم ہی ہوتا کہ وہ کسی جانور کے کسی حصے کو پکڑتی اور وہ نہ مرتا ہو، پھر عدت سے نکلتی، اور اسے مینگنی دی جاتی جسے وہ پھینکتی، پھر وہ خوشبو یا اور کوئی چیز استعمال کرتی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حفش کا مطلب ہے، چھوٹا، بالوں اور اینٹوں وغیرہ سے بنا ہوا گھر، اور القبص سے مراد ہے کہ آپ اپنی انگلیوں سے چوپائے کی کسی جگہ کو پکڑیں۔ اور قبض سے مراد تمام ہتھیلی سے پکڑنا بھی ہے۔

**فوائد**: ...... 1 عورت کے لیے دورانِ عدت ایسی چیزوں کا استعمال بطور علاج بھی درست نہیں جو بطور زینت استعمال ہوتی ہیں مثلاً سرمہ، مہندی وغیرہ۔

2 اسلامی احکامات غیر اسلامی رسم ورواج سے کہیں زیادہ بہتر اور آسان ہیں۔

3 معلوم ہوا جاہلیت میں بیوہ عورت خاوند کی وفات کے بعد ایک سال تک ایک جھونپڑی میں رہتی، انتہائی بوسیدہ کپڑے زیب تن کرتی، کسی قسم کی خوشبو وغیرہ استعمال نہ کرتی، اور پھر ایک اونٹ کی مینگنی لے کر پھینکتی گویا اس بات کا

[1] اخرجه البخاري، الطلاق، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا (٥٣٣٦)۔ ومسلم، الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، وتحريمه في غير ذلك ...... الخ (١٤٨٨)، (١٤٨٩).

اظہار کرتی کہ خاوند کی محبت میں ایک سال کا سوگ بھی انتہائی معمولی ہے۔ اسلام نے اس قبیح رسم کا خاتمہ کیا۔

4 زمانہ جاہلیت کے لوگ رسم ورواج پر بڑی سختی سے عمل کرتے اور آج بھی نام نہاد مسلمان احکامِ شرع کی بجائے رسم ورواج ہی کے دلدادہ ہیں۔

5 مسلمانوں کو چاہیے اللہ کی شریعت پر عمل کریں کیونکہ اسی میں خیر ہے۔

6 اسلام نے عورتوں کو جو حقوق عطا کیے ہیں کسی اور مذہب میں بالکل نہیں، آج بھی ہندوؤں میں ''ستی'' کے نام سے خاوند کے ساتھ ہی بیوہ ہو جانے والی عورت کو زندہ جلانے کی رسم موجود ہے۔

[۱۳۱۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَحَفْصَةَ، أَوْ عَائِشَةَ أَوْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ إِلا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❶

عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا اپنے خاوند کے کہ (اس کا سوگ) چار ماہ دس دن ہے۔''

## بَابٌ: فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ

## [9]......جس عورت کا خاوند گم ہوگیا

[۱۳۱۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الأَسَدِيِّ......

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ: إِنَّهَا لا تَتَزَوَّجُ. ❷

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گم شدہ خاوند والی عورت کے متعلق فرمایا: وہ (دوسری جگہ) شادی نہیں کرے گی۔

---

❶ اخرجه مسلم، الطلاق، باب وجوب الإحداد فی عدة الوفاة وتحريمه فی غير ذلك الا ثلاثة ايام (۱۴۹۰)، (۱۴۹۱).

❷ اسناده ضعيف، لضعف عباد بن عبد الله الأسدی- اخرجه البيهقی: ۷/ ۴۴۴- وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۶۸۷).

[١٣١٤]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّان، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ......

عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ إِذَا قَدِمَ، وَتَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَلَا تُخَيَّرُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. *

یسار بن ابی الحکم سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے گمشدہ خاوند والی عورت کے متعلق فرمایا: جب اس کا خاوند واپس آئے اور اس کی بیوی نے دوسری جگہ شادی کر لی ہو، تو وہ اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر چاہے تو نکاح میں روکے رکھے، اور عورت کو اس کا اختیار نہیں دیا جائے گا۔

**فوائد** :...... ❶ اس باب کی دونوں روایات سنداً کمزور ہیں تاہم ایسی عورت جس کا خاوند لا پتہ ہو اور تمام ممکنہ ذرائع استعمال کرنے کے باوجود اس کا سراغ نہ ملے تو اس کو دوسرے نکاح کے لیے کتنا عرصہ انتظار کرنا پڑے گا۔ اس مسئلہ میں متقدمین آئمہ دین میں خاصا اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کا باعث اس مسئلہ میں صحیح مرفوع حدیث کا نہ ہونا ہے۔ احناف کے نزدیک ایسی عورت خاوند کے یوم ولادت سے لے کر ایک سو بیس سال تک انتظار کرے گی اور ایک قول کے مطابق اس کے خاوند کے ہم عمر افراد کی وفات کا اعتبار ہوگا۔ (الهدایه، مفقود الخبر: ١/ ٤٢٣)۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ایسی عورت خاوند کے لا پتہ ہونے کے وقت سے چار سال گزرنے تک انتظار کرے گی پھر اس کے خاوند پر فوت ہونے کا حکم لگایا جائے گا، اس کے بعد وہ عدتِ وفات گزار کر آگے نکاح کر سکتی ہے۔ (موطا امام مالك، كتاب الطلاق، باب عدة التى تفقد زوجها)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں "باب حكم المفقود فى اهله و ماله" کے تحت جو احادیث و آثار پیش کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک لا پتہ خاوند والی عورت ایک سال تک انتظار کرے گی۔ پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث لقطہ سے بھی اس بات پر استدلال فرمایا ہے کہ اگر کسی کو کوئی گری پڑی چیز ملے تو وہ اس کا ایک سال تک اعلان کرے۔ (صحيح بخارى، كتاب الطلاق، باب حكم المفقود فى اهله وما له، رقم: ٥٢٩٢)

موجودہ حالات میں جہاں ذرائع مواصلات عام ہیں اور جدید ترین کمیونیکیشن کا دور ہے امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف قرین قیاس دکھائی دیتا ہے لہٰذا ایک سال کا انتظار کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

❷ ایسی صورت میں بذریعہ عدالت فسخ نکاح کا سرٹیفکیٹ لے کر عورت کو آگے نکاح کرنا چاہیے۔ (٣) عدالت یا پنچائیت کے بغیر لا پتہ خاوند والی عورت کا آگے نکاح کرنا درست نہیں۔

* اسناده ضعيف: فان هثيم بن بشير مدلس وقد عنعن۔ اخرجه البيهقى: ٧/ ٤٤٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له ٤٦٨٧.

## بَابٌ: فِي سُكْنَى الْمُطَلَّقَةِ

## [10]......طلاق یافتہ عورت کی رہائش کا بیان

[١٣١٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا أَلْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ. ❶

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوعمرو بن حفص نے اسے طلاق بتہ (تیسری طلاق بائن) دی جبکہ وہ شام میں تھے پھر لمبی حدیث بیان کی اور اس میں کہا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیرا خرچہ اس کے ذمہ نہیں ہے۔“ اور آپ نے اسے ام شریک رضی اللہ عنہا کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا، یہ ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا کثرت سے آنا جانا ہے لہٰذا تو ابن ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت گزار، وہ نابینا آدمی ہے تو وہاں اپنے کپڑے (حجاب) بھی اتار سکتی ہے۔“

**فوائد**:...... ❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ﴾ (الطلاق: ١)

”نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ از خود نکلیں۔“

اسی طرح ایک آیت میں ہے:

﴿أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ﴾ (الطلاق: ٦)

”اپنی حیثیت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو انہیں (طلاق یافتہ عورتوں کو) بھی رکھو۔“

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقہ رجعیہ کی دورانِ عدت رہائش کا بندوبست کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔

❷ طلاق بائن کے بعد دورانِ عدت عورت کی رہائش کا بندوبست کرنا خاوند کے ذمہ نہیں ہے۔

❸ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند نے شام سے تیسری اور فیصلہ کن طلاق بھیجی تھی۔

❹ گھر سے غیر حاضر آدمی بھی اپنی منکوحہ کو طلاق دے سکتا ہے۔

❶ اخرجه مسلم، الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (١٤٨٠).

5 بیوی کی عدم موجودگی میں دی ہوئی طلاق بھی موثر ہوگی۔

6 اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ عورت اجنبی اور غیر محرم مرد کی طرف دیکھ سکتی ہے جبکہ مرد غیر محرم عورتوں کی طرف نہیں دیکھ سکتے حالانکہ یہ استدلال کمزور ہے صحیح بات یہ ہے کہ غیر محرم مرد وزن کا ایک دوسرے کو دیکھنا ممنوع ہے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: ٣٠)

''مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔''

اس سے اگلی آیت میں یہی حکم عورتوں کو بھی دیا گیا ہے۔ اور پھر مذکورہ حدیث میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ اجازت بھی نہیں دی گئی کہ تم عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دیکھ لینا بلکہ محض اتنا ہے کہ وہاں عدت گزارنے میں یہ سہولت ہے کہ اس کی نظر سے بچنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[١٣١٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى......

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِهَا، فَدُفِعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَبْتُوتَةِ، فَقَالَ: تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا. فَقُلْتُ: فَأَيْنَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ فَقَالَ: هَاهْ وَوَصَفَ أَنَّهُ تَغَيَّظَ، وَقَالَ: فَتَنَتْ فَاطِمَةُ النَّاسَ وَكَانَ لِلِسَانِهَا ذَرَابَةٌ فَاسْتَطَالَتْ عَلَى أَحْمَائِهَا فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ مَكْتُومٍ. ❶

میمون بن مہران کہتے ہیں، میں مدینہ آیا اور میں نے مدینہ کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو مجھے سعید بن میتب رحمہ اللہ کے پاس بھیجا گیا، میں نے ان سے طلاق بائن والی عورت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ اپنے خاوند کے گھر عدت گزارے گی، تو میں نے کہا، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث میں تو یہ مسئلہ نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہائے افسوس، انہوں نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: فاطمہ کے واقعہ نے لوگوں کو ہلاک کر دیا، حالانکہ اس کی زبان میں درشتگی تھی، جو اس کے خاوند کے رشتہ داروں کے لیے ناگوار ہوگئی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم دیا۔

[١٣١٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنِ الْقَاسِمِ وَسُلَيْمَانَ: أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ: أَنَّ

قاسم اور سلیمان بن یسار رحمہما اللہ سے روایت ہے، دونوں

❶ صحيح من غير هذا الطريق- اخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب من أنكر ذلك على فاطمة بنت قيس (٢٢٩٦).

يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ أَلْبَتَّةَ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَكَمِ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مَرْوَانُ، وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا. فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي. وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ: أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ فَقَالَتْ: لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ شَأْنَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ: إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ. [1]

بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاقِ بتہ دے دی، تو عبدالرحمٰن بن حکم انہیں شوہر کے گھر سے لے آئے، عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے امیر مدینہ مروان بن حکم کو پیغام بھیجا اور فرمایا، اے مروان اللہ سے ڈرو! اور عورت کو اس کے (خاوند کے) گھر لوٹا دو، سلیمان کی بیان کردہ حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا، عبدالرحمٰن نے میری بات نہیں مانی، اور قاسم کی حدیث میں ہے کہ مروان نے جواباً کہا، کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس کے معاملہ کا علم نہیں ہے؟ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم فاطمہ کا واقعہ نہ بیان کرتے تو بھی تمہارا یہ حق نہیں (کیونکہ وہ تمہارے لیے دلیل نہیں ہے) مروان نے اس کے جواب میں کہا، اگر فاطمہ کا شوہر کے گھر سے منتقل ہونا شوہر کے رشتہ داروں کے مابین کشیدگی کی وجہ سے تھا تو وہ کیفیت یہاں بھی موجود ہے (یعنی ان کے ہاں بھی کشیدگی ہے۔)

**فوائد**: ......سیدنا عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ تیسری طلاق کے بعد عدت گزارنے والی عورت کے نان ونفقہ اور رہائش کا بندوبست خاوند کے ذمہ ہے جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اس بات کا انکار کیا اور اس سلسلہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ہی کی بات راجح ہے کہ مطلقہ بائنہ کے لیے نان ونفقہ اور رہائش نہیں ہے۔ مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۱۵۔

[۱۳۱۸]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: اتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ فَقَدْ

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں، اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو تجھے معلوم ہے کہ یہ حکم کیوں

[1] اخرجه البخاری، الطلاق، باب قصة فاطمة بنت قيس وقول الله عزوجل ﴿واتقوا الله ......﴾ الخ، رقم: ٥٣٢١، ٥٣٢٢.

عَلِمْتِ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ ذَٰلِكَ . ❶

تھا؟ (یعنی شوہر کے گھر کی بجائے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا)

[١٣١٩]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ [الطلاق: ١] قَالَ: أَنْ تَبْدُوَ عَلَى أَهْلِ زَوْجِهَا فَإِذَا بَدَتْ فَقَدْ حَلَّ إِخْرَاجُهَا. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ''سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں۔'' (الطلاق:۱) کے سلسلہ میں روایت ہے فرمایا کہ اس کی بے حیائی اس کے گھر والوں پر واضح ہوجائے تو پھر اس کو گھر سے بھیج دینا درست ہے۔''

**فوائد:** ...... ❶ اللہ تعالیٰ نے مطلقہ رجعیہ کے لیے خاوند کے ذمہ نان ونفقہ اور رہائش رکھی ہے ساتھ ہی یہ بات بھی بیان فرمائی کہ اگر ایسی عورتیں دورانِ عدت بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کو گھروں سے نکالنا جائز ہے۔ (سورۃ الطلاق:۱) معلوم ہوا اگر عورت بدکاری، بدزبانی یا بداخلاقی وغیرہ کا مظاہرہ کرے جس سے گھر والوں کو تکلیف ہو تو اس کو گھر سے نکالنا جائز ہے۔

## بَابٌ: فِي نَفَقَةِ الْمُطَلَّقَةِ

## [11]...... طلاق یافتہ کے خرچہ کا بیان

[١٣٢٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا أَلْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوعمرو بن حفص نے انہیں تیسری آخری طلاق دی اور وہ اس وقت شام میں تھے، وہاں موجود نہ تھے (یعنی وہیں سے طلاق بھیج

---

❶ اخرجه البخاری، الطلاق، باب قصة فاطمة بنت قيس ...... الخ (٥٣٢٢)۔ ومسلم، الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها (١٤٨٠) بمعناه۔

❷ اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٣١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٥٦)۔ وعبد الرزاق (١١٠٢١)، (١١٠٢٢)۔ وابن ابی شيبة (١٩١٩٨)۔

عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ)). ❶

دی)، تو اس کے وکیل نے ان (فاطمہ) کی طرف کچھ جو بھیج دیئے، جس پر وہ ناراض ہوگئیں تو اس نے کہا، اللہ کی قسم! تمہارا کچھ بھی حق ہم پر نہیں ہے، (یہ سن کر) وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے تیرا نفقہ (خرچہ) اس کے ذمہ نہیں ہے۔''

**فوائد**: ...... ❶ نان ونفقہ اور لین دین کے معاملات میں وکالت جائز ہے۔

❷ رجعی طلاق یافتہ عورت کے لیے اس کے خاوند کے ذمہ نان ونفقہ ہے جبکہ طلاق بائن کے بعد دورانِ عدت عورت کو خرچہ دینا مرد کے ذمہ نہیں ہے۔

❸ طلاق بائن کے بعد اگر عورت حاملہ ہے تو ایسی صورت میں دوران عدت اس کا خرچہ خاوند کے ذمہ ہے کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ٦)

''اور اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان پر خرچ کرو۔''

ایک روایت میں ہے نبی علیہ السلام نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((لا نفقة لك الا ان تكون حاملا))

''تیرے لیے کوئی خرچہ نہیں الا یہ کہ تو حاملہ ہوتی۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی نفقة المبتوتة، رقم: ٢٢٩٠) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ١٣١٥۔

[١٣٢١]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَفَقَةُ الْمُطَلَّقَةِ مَا لَمْ تَحْرُمْ فَإِذَا حَرُمَتْ فَمَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ. ❷

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مطلقہ کا خرچہ ہے جب تک کہ وہ حرام نہ ہو اور جب حرام ہوگئی (یعنی تین طلاقیں واقع ہوگئیں) تو اسے اچھے طریقے سے فائدہ پہنچانا ہے۔

**فوائد**: ...... ❶ مطلقہ بائنہ کے لیے نان ونفقہ نہیں ہے جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا البتہ اسے طلاق کے وقت

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم: ١٣١٥ .

❷ اسناده صحیح: اخرجه البیهقی: ٧/ ٤٧٥۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٧٦٢) .

تھوڑا بہت مالی تعاون کر دینا درست ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: ٢٤١) اور مطلقہ عورتوں کو اچھی طرح فائدہ پہنچانا متقین پر لازم ہے۔

[١٣٢٢]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَتِ الْمَبْتُوتَةُ الْحُبْلَى مِنْهُ فِي شَيْءٍ إِلا أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا مِنْ أَجْلِ الْحَبَلِ ، فَإِذَا كَانَتْ غَيْرَ حُبْلَى فَلا نَفَقَةَ لَهَا . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ . *

ابن جریج رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: تین طلاق یافتہ، حاملہ کے لیے خاوند کے ذمہ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ اس کے حمل کی وجہ سے جو اس پر خرچ کرے، اور اگر وہ حاملہ نہ ہو، تو اس کا خرچہ (خاوند پر) نہیں ہے۔

**فوائد**:...... ① دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۲۰۔

## بَابٌ: فِي سُكْنَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَنَفَقَتِهَا

## [12]...... بیوہ عورت کے مکان اور خرچہ کا بیان

[١٣٢٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ:......

أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ ، فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ. فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ))، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ بِي فَدُعِيتُ ، فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتِ))؟ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ

فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ مجھے اپنے (ماں، باپ کے) گھر بنی خدرہ میں بھیج دیں، ان کا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا، جب وہ قدوم کے مقام پر پہنچا تو وہ اسے مل گئے، پھر انہوں (غلاموں) نے اسے قتل کر دیا، فریعہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میکے چلے جانے کے متعلق دریافت کیا کیونکہ میرے خاوند نے مجھے کسی ایسے گھر نہیں چھوڑا تھا جس کا وہ مالک ہو، کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' (تم میکے جا سکتی ہو۔) جب میں واپس حجرے یا مسجد میں پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا یا مجھے بلانے کا حکم دیا اور

* اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٣٧٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٦٣)۔ وعبد الرزاق (١٢٠١٥).

الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي . فَقَالَ: ((امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ)) . قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ . [1]

مجھے بلایا گیا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تو نے کیا کہا؟'' فرماتی ہیں پھر میں نے دوبارہ اپنے خاوند کا واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے پہلے گھر ہی رہو یہاں تک کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔'' وہ کہتی ہیں، میں نے وہاں چار ماہ دس دن عدت گزاری، مزید کہتی ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے تو انہوں نے کسی کو میرے پاس بھیجا اور مجھ سے یہ مسئلہ دریافت کیا، تو میں نے انہیں بتایا پھر انہوں نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

فوائد:...... 1 معلوم ہوا بیوہ عدت کو عدت اسی مکان میں گزارنی چاہیے جہاں وہ خاوند کی وفات سے قبل رہائش پذیر ہو۔

2 اگر فتویٰ دینے اور مسئلہ بتا دینے کے بعد دلیل یاد آ جائے تو رجوع کر لینا چاہیے۔

3 خلفائے راشدین احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں فیصلے صادر فرماتے تھے۔

4 عورتیں مسائل پوچھ بھی سکتی ہیں اور آگے بیان بھی کر سکتی ہیں۔

[١٣٢٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ الْبَادِيَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا: إِنَّهَا تَنْتَوِي حَيْثُ يَنْتَوِي أَهْلُهَا . [2]

ہشام بن عروہ رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے اس دیہاتی عورت کے متعلق فرمایا: جس کا خاوند فوت ہو گیا کہ یہ وہیں قیام پذیر ہو گی جہاں اس کے گھر والے رہتے ہیں۔

[١٣٢٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا

ایک اور سند سے ہشام نے اپنے باپ اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سابقہ حدیث کی طرح یا اس کے ہم معنی بیان کیا ہے۔

---

[1] اخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب فی المتوفی عنها تنتقل (٢٣٠٠)۔ والترمذی، الطلاق واللعان، باب ما جاء أين تعتد المتوفى عنها زوجها (١٢٠٤) وقال "حسن صحيح"۔ وابن ماجة (٢٠٣١)۔ والنسائی (٣٥٥٨)۔ وصححه ابن الجارود (٧٥٩)۔ والحاكم: ٢/ ٢٠٨۔ وابن حبان۔

[2] اسناده صحيح: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (٤٦٦٧)۔

يُخَالِفُهُ . ❶

[١٣٢٦]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ، حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بیوہ کے لیے خرچہ نہیں ہے اسے صرف وراثت (کا حصہ) ہی کافی ہے۔

فوائد :...... ❶ بیوہ کے لیے شوہر کی وفات کے بعد خرچہ نہیں بلکہ وہ خاوند کے ترکہ سے وراثت میں حصہ دار بنے گی۔

❷ اگر بیوہ حاملہ ہو تو خرچہ لازم ہے امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "تجب على الزوج للزوجة والمطلقة رجعيا لا بائنًا ولا في عدة الوفاة فلا نفقة ولا سكنى الا ان تكونا حاملتين" خاوند پر بیوی کا خرچہ لازم ہے، طلاقِ رجعیہ والی کے لیے بھی خرچہ ہے جبکہ بائنہ کے لیے نہیں اور نہ ہی عدت گزارنے والی بیوہ کے لیے مرد پر خرچہ اور رہائش ہے الا یہ کہ دونوں (مطلقہ بائنہ اور متوفی عنہا زوجہا) حاملہ ہوں۔

(الدر البهيه، كتاب الطلاق، باب النفقة)

[١٣٢٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ تَبِيتُ لَيْلَةً وَاحِدَةً إِذَا كَانَتْ فِي عِدَّةِ وَفَاةٍ أَوْ طَلَاقٍ إِلَّا فِي بَيْتِهَا. ❸

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی عورت کے لیے یہ بات درست نہیں کہ وہ خاوند کی وفات یا طلاق کی عدت میں سے کوئی ایک رات اپنے گھر کے علاوہ (کہیں اور) گزارے۔

[١٣٢٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِ

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بیٹی

❶ صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار له (٤٦٦٨).

❷ اسناده ضعيف: لعنعنة ابن جريج وابي الزبير- اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٣١- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٥١)- وعبد الرزاق (١٢٠٨٥)- (١٢٨٧)- وابن ابي شيبة (١٨٩٧٠).

❸ صحيح: اخرجه البيهقي: ٧/ ٤٣٦- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٦٧٤)- ومالك في الموطأ، الطلاق، باب مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل.

اللّٰهِ، فَطَلَّقَهَا أَلْبَتَّةَ، فَخَرَجَتْ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِدَدِ. ❶

عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی کہ عبداللہ نے اسے طلاق بتہ دے دی، تو وہ ان کے گھر سے چلی گئی جسے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ناپسند کیا۔

**فوائد**:...... ❶ عورت کے لیے خاوند کے گھر عدت گزارنے کا حکم ہے اگر کوئی شرعی عذر ہو تو دوسری جگہ بھی عدت گزار سکتی ہے۔

❷ عدت والی عورت کے لیے بلا ضرورت گھر سے نکلنا درست نہیں ہے۔

❶ اسنادہ صحیح۔ اخرجہ البیهقی: ۷/ ۴۳۱۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۴۶۶۱)۔ والطحاوی فی شرح المعانی: ۳/ ۸۰.

19

# كِتَابُ اللِّعَانِ

# لعان کے مسائل

## بَابُ سُنَّةِ اللِّعَانِ

## [1]......لعان کے مسنون طریقہ کا بیان

[١٣٢٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ:......

أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ. فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ،

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر العجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا، اے عاصم! تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو وہ اسے قتل کردے تو تم اسے قصاص میں قتل کرو گے، پھر وہ کیا کرے؟ عاصم میرے لیے آپ یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کردیجیے۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سوالات کو ناپسند کیا اور اس سلسلے میں آپ ﷺ نے جو بات کہی وہ عاصم رضی اللہ عنہ پر ناگوار گزری پھر جب عاصم رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے آکر پوچھا کہ

فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَنِي عَنْهَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا)). فَقَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: فَتَلاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلاعُنِهِمَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلاعِنَيْنِ. ❶

اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا؟ تو عاصم رضی اللہ عنہ نے عویمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ سے مجھے خیر نہیں پہنچی، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناگوار جانا جو تم نے پوچھی تھی۔ عویمر نے کہا، اللہ کی قسم! میں یہ مسئلہ پوچھے بغیر نہیں رہوں گا، چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، عویمر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاتا ہے اس کو قتل کردے تو پھر تم اسے قصاصاً قتل کر دو گے؟ وہ کیا کرے؟ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے، لہٰذا تم جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔'' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر دونوں (میاں، بیوی) نے لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھا، جب لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (مطلب یہ ہوگا) کہ میں جھوٹا ہوں، لہٰذا اس نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی تین طلاق دے دیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا، کہ پھر لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

[۱۳۳۰]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ الْعَجْلانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، فَقَالَ: يَا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر العجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا، اے عاصم! میرے

❶ اخرجه البخاری، الطلاق، باب اللعان ومن طلق بعد اللعان (۵۳۰۸)۔ ومسلم، اللعان (۱۴۹۲).

عَاصِمُ بْنَ عَدِيٍّ: سَلْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ أَيُقْتَلُ بِهِ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَسَأَلَ عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ، فَلَقِيَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ الْمَسَائِلَ. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا فَدَعَاهُمَا فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: إِنِ انْطَلَقْتُ بِهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ، فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا))فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. ❶

لیے رسول اللہ ﷺ! سے یہ مسئلہ پوچھ دو کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پاتا ہے اور وہ اس (غیر مرد) کو قتل کردے تو پھر اسے قصاصاً قتل کیا جائے گا؟ لہٰذا وہ کیا کرے؟ عاصم نے نبی ﷺ سے سوال کیا، تو نبی ﷺ نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا۔ پھر عاصم رضی اللہ عنہ کو عویمر رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے پوچھا: آپ نے (میرے مسئلہ کا) کیا کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے پوچھا لیکن تجھ سے مجھ سے بھلائی نہیں پہنچی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ کو یہ مسئلہ ناگوار گزرا۔ پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میں خود رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر دریافت کروں گا، وہ آئے تو آپ پر ان دونوں (میاں، بیوی) کے متعلق قرآن نازل ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا اور ان کے درمیان لعان کروایا، پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر اب بھی میں اس کو ساتھ لے کر جاؤں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دیکھو! اگر یہ سیاہ فام، کالی آنکھوں والا، بڑی سرینوں والا بچہ جنے تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا، اور اگر یہ (عورت) سرخ، وحرہ کی طرح پست قد والا بچہ جنے تو میں سمجھوں گا کہ عورت سچی ہے (اور خاوند نے تہمت لگائی ہے)۔ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ بری صفت پر تھا (یعنی اس مرد کے ہم شکل تھا جس سے وہ بدنام ہوئی تھی۔) ابن شہاب نے

❶ صحيح: اخرجه ابن ماجة، الطلاق، باب اللعان (٢٠٦٦)، وابوداؤد، الطلاق، باب في اللعان (٢٢٤٨)

بیان کیا، کہ پھر لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ رائج ہوگیا۔

**فوائد**: ...... ❶ غیرت اچھی چیز ہے لیکن اس کی وجہ سے قتل و غارت جائز نہیں۔

❷ کسی دوسرے شخص کے ذریعے شرعی مسائل دریافت کرنے جائز ہیں۔

❸ نبی علیہ السلام نے اس سوال کو معیوب اس لیے جانا کہ ابھی تک ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا تھا ورنہ دین سے متعلقہ ضروری مسائل تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معمول کے مطابق دریافت کرتے اور آپ اس پر اعتراض نہ فرماتے تھے۔

❹ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھے تو اس کے لیے بیوی کو قتل کرنا جائز نہیں گویا غیرت کے نام پر قتل و غارت کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

❺ اگر کوئی شخص کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ چار گواہ پیش کرے ورنہ اس کو اسی درے حد قذف لگے گی۔ (سورۃ النور:۴)

❻ اگر شوہر اپنی بیوی کے متعلق زنا کاری کا دعویٰ کرے تو اس پر حد قذف نہیں لگے گی۔ بلکہ وہ چار گواہوں کے نہ ہونے پر اپنی صداقت کی چار قسمیں کھائے گا اور پانچویں مرتبہ اپنے آپ پر لعنت کرے گا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت۔ اگر عورت خاوند کی بات کا انکار کرے تو وہ اپنے دفاع میں چار قسمیں اٹھائے گی کہ میرا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے گی کہ اگر یہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ (سورۃ النور: ۶،۹)۔ اسی کو لعان کہتے ہیں۔

❼ لعان حاکم و قاضی کے روبرو ہونا چاہیے۔

❽ لعان میں مشروع یہ ہے کہ مرد سے ابتداء کی جائے۔

❾ لعان کے طلاق یا فسخ نکاح ہونے میں علماء کے مابین اختلاف ہے راجح بات یہی ہے کہ لعان فسخ نکاح ہے اور اس کے بعد میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے علیحدگی ہو جاتی ہے اور پھر رجوع بھی نہیں ہو سکتا (واللہ اعلم)۔

❿ لعان خود جدائی کا باعث ہے اس کے بعد طلاق کی ضرورت نہیں۔

⓫ مسجد میں لعان درست ہے چنانچہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ لعان مسجد میں ہوا اور میں وہاں موجود تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب القضاء واللعان فی المسجد، رقم: ٤٢٣)

⓬ "ففارقها قبل ان یأمره رسول الله ﷺ" سے معلوم ہوا عویمر رضی اللہ عنہ نے طلاق رسول اللہ ﷺ کے حکم سے نہیں، بلکہ فطری غیرت وغصہ کی وجہ سے دی تھی۔ واللہ اعلم۔

⓭ "فجاءت به علی النعت المكروه" سے مراد یہ ہے کہ وہ بچہ ایسی شکل وشباہت کا مالک تھا جس سے عورت کا جرم ثابت ہوتا تھا۔

❹ معلوم ہوا آیاتِ لعان کے نزول کا سبب مذکورہ واقعہ اور اس طرح کے دیگر واقعات ہیں۔

[۱۳۳۱]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ إِلَى عَاصِمٍ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا فَرَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى عُوَيْمِرٍ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ خِلَافَ عَاصِمٍ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ نَزَلَ فِيكُمَا الْقُرْآنُ فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَمَا أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَتْ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ. ❶

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عویمر رضی اللہ عنہ عاصم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا، ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پاتا ہے اور وہ اسے قتل کر دے، پھر تم اسے بھی قصاص کے طور پر قتل کر دو گے؟ لہٰذا وہ آدمی کیا کرے؟ عاصم میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھ دو، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اسے ناپسند جانا اور ناگواری کا اظہار کیا، عاصم رضی اللہ عنہ، عویمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ کو ناپسند جانا اور ناگواری کا اظہار بھی کیا، تو عویمر نے کہا، اللہ کی قسم! میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا، وہ آئے تو عاصم رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد قرآن نازل ہو چکا تھا، انہوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے، پھر وہ دونوں (میاں، بیوی) آئے اور انہوں نے لعان کیا، پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر میں اب بھی اسے اپنے نکاح میں رکھوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں جھوٹا ہوں چنانچہ انہوں نے اسے علیحدہ کر دیا (یعنی طلاق دے دی) جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا، پھر یہی طریقہ لعان کرنے والوں میں رائج ہو گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو! اگر اس (عورت) نے سرخ، پست قد والا چھپکلی کی مانند بچ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے شوہر نے اس پر تہمت لگائی ہے اور

❶ اخرجه البخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من التعمق والتنازع ...... الخ (۷۳۰٤).

اگر اس نے سیاہ رنگ کا، بڑی آنکھوں والا، اور بڑی سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ ناپسندیدہ صفت کا تھا (یعنی زنا سے تھا۔)

[۱۳۳۲]...... سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَشْقَرَ سَبْطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ فَهُوَ لِلَّذِي يَتَّهِمُهُ قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ. [1]

سعید بن میتب رحمہ اللہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ سرخ اور سیدھے بالوں والا بچہ جنے تو وہ اس کے خاوند کا ہے، اور اگر یہ کالا سیاہ بچہ جنے تو وہ اس کا ہے، جس کے بارے میں تہمت لگی ہے، فرمایا: پھر اس نے کالا سیاہ بچہ جنا۔

[۱۳۳۳]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ، قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ، ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ. [2]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے تو وہ اسے قتل کردے؟ پھر آپ بھی اسے قصاص میں قتل کریں گے یا اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی وہ آیات نازل کیں جن میں لعان کرنے والوں کی تفصیل ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں فیصلہ ہوگیا۔" بیان کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا اور میں وہاں موجود تھا، پھر شوہر نے بیوی کو نبی ﷺ کی موجوگی میں تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کے بعد یہ دستور ہوگیا کہ لعان کرنے

---

[1] اسنادہ ضعیف: لارسالہ۔ اخرجہ البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (٤٥٥٨).

[2] اخرجہ البخاری، الطلاق، باب التلاعن فی المسجد (٥٣٠٩)۔ ومسلم، اللعان (١٤٩٢).

والوں کو علیحدہ علیحدہ کرایا جائے، اور وہ عورت حاملہ تھی تو اس کے خاوند نے بچے کا باپ بننے سے انکار کر دیا تو وہ بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

[١٣٣٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ...... عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ الْمُتَلاعِنَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُهَا)). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ قَدْ أَعْلَنَتْ. *

قاسم بن محمد سے روایت ہے فرمایا کہ میں اس وقت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب انہوں نے لعان کرنے والوں کی بات بیان کی، تو عبداللہ بن شداد نے انہیں کہا، یہ وہی تھی جس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو بغیر گواہی کے رجم کرتا تو اس عورت کو کرتا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں وہ تو علانیہ فحش حرکات کرتی تھی۔

**فوائد**:...... 1 شرعی حد زنا کے نفاذ کے لیے چار چشم دید گواہ ہوں گے یا پھر مجرم خود اعتراف جرم کرے گا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَّأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (النور: ٤)

''اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت زنا لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں۔''

2 غامدیہ عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اعتراف زنا پر رجم کیا۔

(صحیح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، رقم: ١٦٩٥)

اسی طرح ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ کو بھی اعترافِ زنا کرنے پر رجم کیا گیا۔

(بخاری، كتاب الحدود، باب هل يقول الامام للمقر لعلك لمست ...... الخ، رقم: ٦٨٢٤)

3 شکوک وشبہات کی بنا پر حدود کا نفاذ نہ ہوگا۔

4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شرعی احکامات کے پابند تھے۔

5 مقدمات کا فیصلہ گواہوں اور ثبوتوں کی بنیاد پر ہونا چاہیے محض شک اور الزام کی بنا پر لوگوں کو کئی کئی سالوں کے

* اخرجه البخاری، الحدود، باب من اظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغير بينة (٦٨٥٥)، (٧٢٣٨)۔ ومسلم، لعان (١٤٩٧).

لیے جیلوں میں ڈال دینا درست نہیں۔

6 مشکوک کردار کے مالک افراد کو تنبیہ کرنا درست ہے۔

[١٣٣٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ابْصُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ، فَلا أُرَاهُ إِلا قَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلا أُرَاهُ إِلا كَاذِبًا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ)). [1]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے لعان کرنے والوں کی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دیکھو! اگر اس نے سیاہ فام، سیاہ آنکھوں والا، بڑی سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اُس کے شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا اور اگر اس نے سرخ، چھپکلی کی مانند (پستہ قد والا) بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے شوہر نے اس پر تہمت لگائی ہے، اس عورت نے اس آدمی کے ہم شکل بچہ جنا جو بری صفت والا تھا۔''

[١٣٣٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ جَاءَتْ بِهِ أُمَيْغِرَ سَبْطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ جَعْدًا فَهُوَ لِلَّذِي يَتَّهِمُهُ)). فَجَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ. [2]

سعید بن میب اور عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سرخ، سیدھے بالوں والا بچہ جنے تو وہ اس کے خاوند کا ہے، اور اگر یہ کالا اور گھنگھریالے بالوں والا بچہ جنے تو وہ اس کا ہے جس سے تہمت لگائی گئی ہے۔'' اس نے کالا سیاہ بچہ جنا۔

[١٣٣٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْلَانِيُّ وَهُوَ أُحَيْمِرُ سَبْطُ نِضْوُ الْخَلْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ شَرِيكَ بْنَ السَّحْمَاءِ، يَعْنِي: ابْنَ عَمِّهِ، وَهُوَ رَجُلٌ عَظِيمُ الأَلْيَتَيْنِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ حَالُ

ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عویمر رضی اللہ عنہ عجلانی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور وہ سرخ رنگ سیدھے بالوں والے اور کمزور جسم کے مالک تھے۔ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا شریک بن سحماء یعنی میرے چچا زاد بھائی کے متعلق کیا خیال ہے۔ وہ بڑی سرین

[1] انظر الحديث السابق ١٣٣٠.

[2] انظر الحديث السابق برقم (١٣٣٢).

الْخَلْقِ يُصِيبُ فُلَانَةَ، يَعْنِي: امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حُبْلَى، وَمَا قَرِبْتُهَا مُنْذُ كَذَا، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيكًا فَجَحَدَهُ وَدَعَا الْمَرْأَةَ فَجَحَدَتْ، فَلَاعَنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَهِيَ حُبْلَى، ثُمَّ قَالَ: ((تُبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا)). فَجَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا: ((إِنَّ أَمْرَهُ لَبَيِّنٌ لَوْلَا مَا قَضَى اللَّهُ)). يَعْنِي: أَنَّهُ لِمَنْ زَنَى لَوْلَا مَا قَضَى اللَّهُ مِنْ أَنْ لَا يُحْكَمَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ أَوِ اعْتِرَافٍ عَلَى نَفْسِهِ، لَا يَحِلُّ بِدَلَالَةِ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَإِنْ كَانَتْ بَيِّنَةً، فَلَوْلَا مَا قَضَى اللَّهُ لَكَانَ لِي فِيهَا قَضَاءٌ غَيْرُهُ وَلَمْ يَعْرِضْ لِشَرِيكٍ وَلَا لِلْمَرْأَةِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ، وَأَنْفَذَ لِلْحُكْمِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ. ثُمَّ عَلِمَ بَعْدُ أَنَّ الزَّوْجَ هُوَ الصَّادِقُ. ❶

والے، کالی آنکھوں اور مضبوط اعضاء کے مالک، زیادہ گوشت والے آدمی تھے۔ وہ فلاں عورت ۔یعنی ان کی بیوی۔ کو پہنچا اور وہ اب حاملہ ہے، اور میں اس دن سے اس کے قریب نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے شریک کو بلایا، تو انہوں نے انکار کر دیا اور پھر عورت کو بلایا تو اس نے بھی انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان لعان کرایا، جب کہ وہ عورت حاملہ بھی تھی۔ پھر فرمایا: ''تم دیکھنا اگر اس نے کالا سیاہ، بڑی سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس کے خاوند نے سچ کہا ہے اور اگر اس نے سرخ، چھپکلی کی مانند بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ اس (کے خاوند) نے اس پر تہمت لگائی ہے۔ پھر اس نے کالا، بڑی سرینوں والا بچہ جنا، جو بات ہمیں پہنچی ہے وہ یہ کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہوا ہوتا تو اس کا معاملہ واضح ہے۔'' یعنی یہ بچہ اسی کا ہے جس سے اس نے زنا کیا، اگر اللہ کا یہ حکم نہ ہوتا کہ فیصلہ اقرار یا بذاتِ خود اعتراف پر کیا جائے، لہٰذا دونوں میں سے کسی ایک کے دوسرے پر تہمت لگانے پر فیصلہ درست نہیں اگرچہ معاملہ واضح ہی ہو۔ اور اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس میں دوسرا فیصلہ (یعنی رجم) کرتا۔ بعد میں نہ آپ ﷺ نے شریک سے کچھ کہا اور نہ ہی اس عورت سے، اور بہتر علم اللہ کے پاس ہے۔ اور حکم الٰہی کا نفاذ زیادہ بہتر ہے باوجود اس کے کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پھر بعد میں پتہ بھی چل گیا کہ خاوند اپنے دعویٰ میں سچا تھا۔

❶ اسناده معضل، الا ان المتن صحيح، انظر تخريج الحديث السابق برقم (١٣٣١)، (١٣٣٣)، (١٣٢٩).

[١٣٣٨]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلا جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا لِي عَهْدٌ بِأَهْلِي مُنْذُ عِفَارِ النَّخْلِ، قَالَ: وَعِفَارُهَا أَنَّهَا إِذَا كَانَتْ تُؤَبَّرُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لا تُسْقَى بَعْدَ الإِبَارِ، قَالَ: وَقَدْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلا، قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا مُصَفَّرًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَالَّذِي رُمِيَتْ بِهِ خَدْلا إِلَى السَّوَادِ جَعْدًا قَطَطًا مُسْتَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ بَيِّنْ)). ثُمَّ لاعَنَ بَيْنَهُمَا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُشْبِهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! جب سے کھجوروں کی تعفیر (پیوندکاری) ہوئی میں اپنے گھر والوں سے نہیں ملا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اعفار کا یہ مطلب ہے کہ کھجور کے درخت کو پیوند لگا کر چالیس روز تک یوں ہی چھوڑ دیتے پھر اسے پیوند لگانے کے بعد پانی نہیں دیتے تھے۔ اس آدمی نے کہا، (واقعہ یہ ہے) کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا، فرمایا: اس کا خاوند زرد رنگ والا، پتلی پنڈلیوں والا، اور سیدھے بالوں والا تھا، اور جس کے ساتھ اس پر تہمت لگائی گئی وہ موٹا، سیاہی مائل رنگت والا اور سخت گھنگھریالے بالوں والا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس معاملہ کو واضح کر دے۔'' پھر ان دونوں کے درمیان لعان کرایا، پھر اس نے بچہ اسی آدمی کی شکل کا جنا جس کے ساتھ زنا کی اس پر تہمت لگی تھی۔

[١٣٣٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ لاعَنَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ أَمَرَ رَجُلا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ، وَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ مُوجِبَةٌ)). [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان لعان کرایا تو ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ قسم کھانے والے کے منہ پر پانچویں قسم کے وقت ہاتھ رکھ دے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ

[1] صحیح من غیر هذا الطریق۔ اخرجه البخاری، الطلاق، باب قول النبی ﷺ، "لو كنت راجماً بغير بينة" (٥٣١٠)۔ ومسلم، اللعان (١٤٩٧).

[2] اسناده حسن: اخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب فی اللعان (٢٢٥٥)۔ والنسائی، الطلاق، باب الأمر بوضع اليد على فی المتلاعنين عند الخامسة (٣٥٠٢).

(پانچویں قسم) ہلاکت وتباہی کی موجب ہے۔"

**فوائد**:...... ❶ لعان سے قبل دونوں میاں بیوی کو خوف الٰہی دلا کر یہ بات باور کروانی چاہیے کہ دنیا کی ذلت اور اس کا عذاب آخرت کے عذاب اور ذلت ورسوائی کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے لہٰذا گناہگار اقرار کر کے خود کو حد کے لیے پیش کر دے اسی میں اس کے لیے خیر ہے۔

❷ قاضی کو چاہیے دوران لعان موقع بموقع دونوں مرد وعورت کو اللہ کی لعنت اور غضب کی سنگینی سے آگاہ کرے۔

❸ معلوم ہوا جھوٹا اللہ کے غضب یا لعنت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

[١٣٤٠]...... حَدَّثَنَاهُ سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلاعِنَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ فَلَمْ يُتْقِنْهُ إِتْقَانَ هَؤُلاءِ. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الظِّهَارِ وَاللِّعَانِ، وَالسَّابِعَ وَالثَّامِنَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالتَّاسِعَ مِنْ كِتَابِ إِبْطَالِ الاسْتِحْسَانِ وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَإِلَى آخِرِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❶

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والے میاں بیوی کو نبی ﷺ کے پاس دیکھا تھا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ پھر لمبی حدیث بیان کی اور اسے ان دوسروں کی مانند پختگی سے محفوظ نہیں کیا۔

## بَابٌ مِنْهُ: وَإِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْمَرْأَةِ

## [2]......لعان میں بچہ عورت کو دینے کا بیان

[١٣٤١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور لڑکا عورت کو دے دیا۔

---

❶ اخرجه البخاری، الحدود، باب من اظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغير بينة (٦٨٥٤).

❷ اخرجه البخاری، الفرائض، باب ميراث الملاعنة(٦٧٤٨)۔ ومسلم، اللعان (١٤٩٤).

فوائد: ...... ❶ لعان کرنے والوں کا بچہ ماں کے حوالے کیا جائے گا اور اس کا نسب بھی ماں کی طرف سے قائم ہوگا۔

❷ یہ دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

❸ لعان کی وجہ سے جدائی ہونے پر عورت کا خاوند بچے کا باپ نہیں کہلائے گا۔

❹ ایسے بچوں کو صحیح تربیت ہونی چاہیے اور انہیں والدین کے کیے ہوئے گناہ کی عار نہیں دلانی چاہیے تاکہ یہ معاشرے میں باوقار زندگی گذار سکیں۔

[١٣٤٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الظِّهَارِ وَاللِّعَانِ وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک آدمی نے اپنی عورت سے لعان کیا اور پھر اس کے بچے سے بھی انکار کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچہ عورت کو دے دیا۔

## بَابٌ: فِي صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ
## [3]......لعان کرنے والی عورت کے حق مہر کا بیان

[١٣٤٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: ((حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي، قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَلِكَ أَبْعَدُ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والے میاں بیوی سے کہا: ''تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر کوئی حق نہیں ہے۔'' اس صحابی نے کہا، یارسول اللہ! میرا مال (یعنی حق مہر واپس دلا دیجیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے لیے کوئی مال نہیں، اگر تم

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٣٤٢).

لَكَ مِنْهَا أَوْ مِنْهُ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الظِّهَارِ وَاللِّعَانِ. ❶

سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ہے جو تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا، اور اگر تو نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے تو یہ پھر تیرے لیے اس سے بعید تر ہے (یعنی پھر تجھے وہ حق مہر کسی صورت بھی نہیں ملنا چاہیے)

**فوائد** :...... ❶ معلوم ہوا لعان کے بعد کسی قسم کی حد نہیں لگائی جائے گی اور ان دونوں میاں بیوی کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیا جائے گا۔

❷ لعان کی صورت میں خاوند کو ادا کیے ہوئے حق مہر سے کچھ بھی واپس نہیں ملے گا۔

## بَابُ عَرْضِ التَّوْبَةِ وَمَنْ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ جَحَدَ وَلَدَهُ

## [4]......توبہ کی بات سامنے رکھنے، اور جس عورت نے کسی قوم میں کسی غیر قوم والے کو داخل کیا، اور جس نے اپنے بچے کا انکار کیا

[١٣٤٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:......

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ هٰكَذَا بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى فَفَرَّقَهُمَا الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا، يَعْنِي الْمُسَبِّحَةَ، وَقَالَ: ((اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)). ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو میاں، بیوی کے درمیان علیحدگی کرا دی، اور اس طرح کیا کہ اپنی شہادت اور درمیان والی انگلیوں کو ملایا پھر علیحدہ کر کے اشارہ سے بات سمجھائی۔ اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟''

**فوائد** :...... ❶ معلوم ہوا لعان کرنے والوں کو لعان کے عمل سے پہلے توبہ کی ترغیب دلانی چاہیے۔

❷ زانی کی توبہ یہ ہے کہ وہ خود کو حد کے نفاذ کے لیے پیش کر دے اور تہمت لگانے والا حد قاذف کو قبول کرلے۔

[١٣٤٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ الْقُرَظِيَّ، قَالَ الْمَقْبُرِيُّ:......

❶ اخرجه البخاري، الطلاق، باب قول الإمام للمتلاعنين: ان احدكما كاذب ...... الخ (٥٣١٢)۔ ومسلم، اللعان (١٤٩٣).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٣٤٤).

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلاعَنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَلَمْ يُدْخِلْهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ. وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، احْتَجَبَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْهُ، وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلائِقِ فِي الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الظِّهَارِ وَاللِّعَانِ.[1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو جب لعان کی آیات نازل ہوئیں تو فرماتے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت نے کسی قوم میں کسی کو داخل کر دیا جو ان میں سے نہیں ہے (یعنی زنا کی اولاد پیدا کی) تو اس عورت کے لیے اللہ کی طرف سے کچھ خیر نہیں ہے اور نہ ہی اللہ اسے جنت میں داخل کریں گے، اور جس آدمی نے اپنے بچے کا انکار کر دیا باوجود اس کے کہ وہ اس کی طرف دیکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے پردہ فرمالیں گے اور اسے پہلوں اور پچھلوں تمام لوگوں کے سامنے رسوا کریں گے۔''

**فوائد**:...... 1 اسلام نے حسب ونسب کو شفاف بنانے کا بہت زیادہ اہتمام کیا ہے کیونکہ انسانی زندگی کے بے شمار معاملات کا انحصار اس کے نسب کے ثبوت وعدم ثبوت پر ہے۔

2 اگر کوئی عورت بدکاری کے بعد حاملہ ہو جائے اور بچے کو اپنے شوہر کی قوم سے ملا دے تو یہ خیانت اور کبیرہ گناہ ہے۔

3 باپ کا بلا وجہ بچے سے انکار کر دینا بھی سنگین جرم اور انتہائی قبیح فعل ہے۔

---

[1] اخرجه ابوداؤد، الطلاق، باب التغليظ فى الانتفاء (٢٢٦٣)۔ والنسائى، الطلاق، باب التغليظ فى الإنتفاء من الولد (٣٥١١)۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٢٠٢، ٢٠٣۔ وابن الحبان.

20

# كِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالْوَصِيَّةِ

# میراث اور وصیت کے مسائل

## بَابٌ: لا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

## [1]...... مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

[١٣٤٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). ❶

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔''

**فوائد:** ...... ❶ قبل از اسلام لا قانونیت عام تھی کمزوروں اور ناداروں کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم کر دیا جاتا اسلام نے ہر ایک کے حقوق کا تعین کیا اور اسے تحفظ فراہم کیا۔ رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا رشتہ داری اور تعلق کے مطابق وارث بھی بنایا اور وراثت کے احکامات اسباب، موانع اور شرائط کو بالتفصیل بیان کیا۔

❷ معلوم ہوا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔ لہٰذا اختلاف دین وراثت کے موانع میں سے ہے خواہ کتنی ہی قریبی رشتہ داری کیوں نہ ہو۔

---

❶ أخرجه البخاري، المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح (٤٢٨٣)۔ ومسلم، الفرائض، باب لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم (١٦١٤).

[۱۳۴۷]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: إِنَّمَا وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ. وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ، قَالَ: فَلِذَلِكَ تَرَكْنَا نَصِيبَنَا مِنَ الشِّعْبِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرَضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❶

علی بن حسین نے بیان کیا کہ ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے، علی اور جعفر رضی اللہ عنہما وارث نہیں بنے، فرمایا اسی لیے ہم نے اپنا شعب ابی طالب کا حصہ چھوڑ دیا۔

**فوائد**:...... ❶ مذکورہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ سیدنا علی اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہما مسلمان ہونے کی وجہ سے ابوطالب کے وارث نہیں بنے تھے۔

❷ صحیحین میں موجود حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہوئے نے وارث بنتے ہی جائیداد کو فروخت کر دیا تھا جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ آپ کل کہاں اتریں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "وهل ترك لنا عقيلٌ منزلاً" کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے۔ (صحيح بخاری، رقم: ۳۰۵۸۔ صحيح مسلم، رقم: ۱۳۵۱)

❸ ابوطالب کے دو بیٹے عقیل اور طالب اس کے وارث بنے تھے۔ (دیکھئے: صحيح بخاری، رقم: ۱۵۸۸)

## بَابٌ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنْ مَقْتُولِهِ شَيْئًا

## [2]...... قاتل اپنے مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا

[۱۳۴۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، يُقَالُ لَهُ: قَتَادَةُ، حَذَفَ ابْنَهُ أَوْ حَذَفَ بِسَيْفٍ، فَأَصَابَ سَاقَهُ فَنُزِيَ فِي جُرْحِهِ فَمَاتَ. فَقَدِمَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ.

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ بنی مدلج کے ایک آدمی قتادہ نے اپنے بیٹے کو مارا یا تلوار سے مارا (یہ راوی کا شک ہے) جو اس کی پنڈلی کو لگی تو اس کے زخم سے خون مسلسل بہتا رہا یہاں تک کہ وہ مرگیا۔ پھر سراقہ بن جعشم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس

❶ اسناده ضعيف لإنقطاعه، فان على بن الحسين لم يسمع من جده على بن ابى طالب۔ اخرجه عبد الرزاق (۹۸۵۳)، (۹۸۵۴)۔ والمروزى فى السنة (۱۰۸).

فَقَالَ عُمَرُ: اعْدُدْ لِي عَلَى قُدَيْدٍ عِشْرِينَ وَمِائَةَ بَعِيرٍ حِينَ أَقْدَمُ عَلَيْكَ. فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَذَ مِنْ تِلْكَ الإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ أَخُو الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: هَأَنَا ذَا، قَالَ: خُذْهَا؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❁

واقعہ کا ذکر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں آپ کے پاس آؤں تو مقام قدید پر ایک سو بیس اونٹ تیار رکھنا۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے ان اونٹوں سے تیس حقے، تیس جذعے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں لے کر فرمایا، مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ اس نے کہا، میں یہاں ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان کو لے لے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قاتل کے لیے کچھ بھی (میراث یا دیت سے حصہ) نہیں ہے۔"

**فوائد**: ...... ❶ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "لا یقاد الوالد بالولد" کہ والد سے بچے کے بدلے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب ماء فی الرجل تقیل...... الخ، رقم: ۱۴۰۰۔ صحیح ترمذی، رقم: ۱۱۲۹، ۱۱۳۰)

معلوم ہوا والدین کو اولاد کے بدلے قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا تاہم ان سے دیت لینا درست ہے جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیت وصول فرمائی۔

❷ دیت میں اصل سو اونٹ ہیں ان کے علاوہ جو کچھ بھی دیا جائے گا وہ سو اونٹوں کی قیمت کے مطابق ہوگا۔

❸ سو اونٹوں میں تیس حقے (تین سالہ اونٹنیاں) تیس جذعے (چار سالہ اونٹنیاں) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں شامل ہیں۔

❹ قاتل کو وراثت سے محروم کرنے کا سبب وراثت کے حصول کے لیے اقدامِ قتل کی حوصلہ شکنی ہے کیونکہ قاتل کو قتل کی وجہ سے ترکہ بھی نہیں ملے گا اور اگر قصاص سے بچ بھی گیا تو بطورِ دیت اپنی دولت سے بھی محروم ہونا پڑے گا۔

❺ قاتل ہر حال میں مقتول کا وارث نہیں ہوگا اگرچہ قتل خطا ہی کیوں نہ ہو۔

## بَابُ تَوْرِيثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

## [3]...... شوہر کے خون بہا سے بیوی کی میراث کا بیان

[۱۳۴۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے کہ دیت وارثوں پر واجب ہے۔ اور

---

❁ إسناده حسن بشواهدم: اخرجه ابن ماجة، الديات، باب القاتل لا يرث (٢٦٤٦)۔ واحمد: ١/ ٤٩۔ والبيهقي: ٨/ ٣٨، ٧٢، ٦/ ٢١٩۔ ومالك في الموطأ، العقول، باب ميراث العقل والتغليظ فيه.

زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُورِثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. ❶

بیوی اپنے شوہر کے خون بہا سے کسی چیز کی بھی وارث نہ ہوگی، حتیٰ کہ انہیں ضحاک رضی اللہ عنہ بن سفیان نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف لکھ کر بھیجا کہ اشیم الضبابی رضی اللہ عنہ کے خون بہا سے اس کی بیوی کو وارث بناؤ، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا۔

**فوائد**:...... ❶ مقتول کی ملنے والی دیت اس کی وراثت شمار ہوگی اور یہ دیت بھی اس کے ترکے کے ساتھ تمام ورثاء میں تقسیم ہوگی۔

❷ مقتول کی بیوہ چونکہ اس کے شرعی ورثاء میں شامل ہے لہٰذا اسے بھی دیت سے حصہ ملے گا۔

❸ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی ایمان کا تقاضا ہے۔

❹ اللہ اور اس کے رسول کی بات کے مقابلے میں کسی کی بھی بات نہیں مانی جائے گی۔ یہی دین اسلام کی بنیاد اور اللہ و رسول کی محبت کا تقاضا ہے۔

بس اتنی سی حقیقت ہے، ہمارے دین و ایمان کی
کہ اس جان جہاں کا، آدمی دیوانہ ہو جائے

[۱۳۵۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنْ يُورِثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَشْيَمُ قُتِلَ خَطَأً. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❷

ابن شہاب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کی طرف لکھا کہ اشیم رضی اللہ عنہ ضبابی کی بیوی کو اس کے خون بہا سے وارث بناؤ۔

---

❶ اخرجه ابوداؤد، الفرائض، باب فی المرأة ترث من دية زوجها (۲۹۲۷)۔ وابن ماجة، الديات، باب الميراث من الدية (۲٦٤۲)۔ والترمذی، الفرائض، باب ما جاء فی ميراث المرأة من دية زوجها (۲۱۱۰)۔ وقال "حسن صحيح"۔ وصححه ابن الجارود (۹٦٦).

❷ اسناده ضعيف: لإرساله الا أن المتن صحيح انظر ما قبله، برقم: ۱۳٤۹۔ اخرجه البيهقی: ۸/ ۱۳٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٤۹۹۳).

## بَابُ إِرْثِ الْمَبْتُوتَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا

## [4]......طلاق بائن والی عورت کے وارث بننے کا بیان جبکہ اس کی عدت میں اس کا خاوند فوت ہوا

[١٣٥١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:......

أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَيَبُتُّهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ فَبَتَّهَا، ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا، فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَى أَنْ تُوَرَّثَ مَبْتُوتَةٌ. *

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ اس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیتا ہے پھر وہ فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ عورت عدت میں ہے۔ تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت اصبغ کلبیہ کو طلاقِ بتہ دی۔ پھر وہ فوت ہو گئے جبکہ وہ عورت عدت میں تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے وارث بنایا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رہی میری بات تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ طلاقِ بائن والی عورت کو وارث نہیں بنایا جائے گا۔

**فوائد**:......مرض الموت میں دی ہوئی طلاق بتہ میں عورت کے وارث بننے اور نہ بننے میں صحابہ و تابعین و آئمہ دین رحمہم اللہ کے اس مسئلہ میں تین مختلف اقوال درج ذیل ہیں۔ (i) جس عورت کو طلاقِ بتہ ہو جائے وہ وارث نہیں بن سکتی کیونکہ وارث بننے کے لیے شرعی طور پر بیوی ہونا ضروری ہے اور طلاقِ بتہ والی عورت زوجہ نہیں رہی۔ (ii) اگر طلاق فقط وراثت سے محروم کرنے کی غرض سے دی اور خاوند فوت ہو گیا اور اس عورت نے آگے کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کیا ہو تو وارث بنے گی اگرچہ عدت گزر چکی ہو۔ (iii) اگر دورانِ عدت خاوند فوت ہو جائے تو وارث بنے گی بصورت دیگر نہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب وعلمہٗ اتم)

[١٣٥٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: وَكَانَ أَعْلَمَهُمْ بِذَلِكَ. وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ

طلحہ بن عبدالرحمن بن عوفر نے بیان کیا، اور وہ ان میں اس مسئلہ کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیماری میں اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دی، تو

* صحیح: اخرجه البیهقی: ٧/ ٣٦٢، ٣٦٣۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٤٤٨٦)۔ والدار قطنی: ٤/ ١٢، ٤٦۔ و عبد الرزاق (١٢١٩١)۔ وابن ابی شیبة (١٩٠٢٦).

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرَّجْعَةِ . (1)

عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو ان کے مال کا عدت ختم ہونے کے بعد وارث بنایا۔

## بَابٌ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، وَالْحَجَّةُ الْوَاجِبَةُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ

## [5]...... وارث کے لیے وصیت نہیں، اور فرض حج کی ادائیگی اصل مال سے ہے

[۱۳۵۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ...... عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) . (2)

مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وارث (بننے والے) کے لیے وصیت نہیں ہے۔''

**فوائد**: ...... 1 معلوم ہوا وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے۔

2 وارث کے حق میں وصیت سے اس لیے روکا گیا ہے کہ اگر وارث کے لیے شرعی ہدایت کے مطابق وصیت کی جا رہی ہے تو اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور اگر وصیت غیر شرعی ہے تو اس پر عمل نہ ہوگا کیونکہ ایسی وصیت باطل ہے۔

[۱۳۵٤]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ: أَنَّهُمَا قَالَا: الْحَجَّةُ الْوَاجِبَةُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ . أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . (3)

ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ طاؤس اور عطاء رحمہما اللہ نے بیان فرمایا کہ: واجب حج (جو میت کے ذمہ تھا) اس کی ادائیگی اصل مال سے ہوگی۔

---

(1) اسـنـاده صـحـيـح: اخرجه البيهقى: ۷/ ٤٦٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار (٤٤٨٧)۔ وعبد الرزاق (۱۲۱۹۵)۔ وسعيد بن منصور (۱۹۷۰) .

(2) صـحـيـح من غير هذا الطريق۔ اخرجه ابوداؤد، الوصايا، باب ما جاء في الوصية للوارث (۲۸۷۰)، (۳۵٦٥)۔ وابـن مـاجة، الـوصـايـا ، باب لا وصية لوارث (۲۷۱۳)، (۲۷۱٤)۔ والترمذى، الوصايا، باب ما جاء لا وصية لوارث (۲۱۲۰) وقال: "حسن صحيح" .

(3) فـي اسـنـاده ضعف من أجل مسلم بن خالد الزنجي۔ اخرجه البيهقى: ٤/ ۳۳٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۲٦٧۰) .

21

# كِتَابُ الْبُيُوعِ

# خرید وفروخت کے مسائل

## بَابٌ: لا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

## [1]......کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے

[١٣٥٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔“

[١٣٥٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)). ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔“

---

❶ اخرجه البخاری، البیوع، باب لا یبیع علی بیع أخیه ...... الخ (٢١٣٩)، (٢١٦٥)۔ ومسلم، النکاح، باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یأذن أو یترك (١٤١٢).

❷ اخرجه البخاری، البیوع، باب النهی للبائع أن لا یحفل الإبل ...... الخ (٢١٥٠)۔ ومسلم، النکاح، باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یأذن أو یترك (١٤١٢).

[۱۳۵۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ)). ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔"

[۱۳۵۸]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❷

ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح مروی ہے۔

**فوائد**:...... ❶ تجارت ولین دین مشروع ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرة: ۲۷۵) اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

❷ خرید و فروخت اور تجارت انسانی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے اس لیے شریعت نے اس سے متعلق ایسے اصول وضوابط وضع فرمائے ہیں جن کو اپنا کر اس نظام کو ظلم و جور سے پاک اور منفعت بخش بنایا جاسکتا ہے۔

❸ تجارتی اصولوں میں سے ایک اصول مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ بیع پر بیع جائز نہیں یعنی جب دو شخص کسی چیز سے متعلق سودا کر رہے ہوں تو تیسرے کو اجازت نہیں کہ دخل اندازی کرتے ہوئے اس چیز کو خود خرید لے یا سودا خراب کر دے۔

❹ امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قال سفيان لا يبيع بعضكم على بيع بعض ان يقول انّ عندى خيرًا منه بعشرة"

سفیان رحمہ اللہ نے کہا بیع پر بیع نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ (تیسرا) آدمی کہے میرے پاس اس سے دس گنا بہتر (مال موجود) ہے۔ (سنن ابو داؤد، كتاب الاجاره، باب فى التلقى، رقم: ۳۴۳۷)

❺ ایسی حرکات سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے دوسروں کی حق تلفی ہو اور مسلمانوں میں فتنہ وفساد کا خدشہ ہو۔

---

❶ اخرجه البخارى، البيوع، باب لا يبيع على بيع اخيه ...... الخ (۲۱۴۰)۔ ومسلم، النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يأذن أو يترك (۱۴۱۳).

❷ صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (۳۵۲۵).

## بَابٌ: لا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

## [2]......شہری، دیہاتی کا مال نہ بیچے

[۱۳۵۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔''

[۱۳۶۰]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). ❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے، لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق دیتے ہیں۔

**فوائد:**...... ❶ معلوم ہوا کسی شہری کے لیے دیہاتی کا سامان بیچنا جائز نہیں ہے۔

❷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ حدیث کی وضاحت طلب کی گئی تو انہوں نے فرمایا: ''لا يكون له سمسارًا'' کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے دلال نہ بنے۔ (صحيح بخاری، رقم: ۲۱۵۸۔ صحيح مسلم، رقم: ۱۵۲۱)

❸ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قال اصحابنا والمراد به ان يقدم غريب من البادية او من بلد آخر بمتاع تعم الحاجة اليه ليبيعه بسعر يومه فيقول له البلدی اتركه عندی لأبيعه على التدريج بأعلیٰ''

''ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ایک اجنبی آدمی دیہات سے یا دوسرے شہر سے ایسا سامان جس کی سبھی کو ضرورت ہے اس روز کے نرخ کے مطابق فروخت کرنے کے لیے لاتا ہے اور شہری اسے کہتا ہے اس کو میرے پاس چھوڑ دو تاکہ میں اسے بتدریج اعلیٰ نرخ پہ بیچوں۔'' (شرح مسلم: ۱۰/۱۶۴)

❹ امام بخاری رحمہ اللہ نے ''لا يبيع حاضرٌ لبادٍ'' کے سلسلہ میں اپنی صحیح میں دو باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے:

(i) ایک باب کا عنوان قائم کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''هل يبيع حاضرٌ لبادٍ بغير اجر اجرٍ؟ وهل يعينهٔ او ينصحه؟'' اس باب کے تحت انہوں نے سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع حدیث ''والنصح لكل مسلم'' سے استدلال کیا ہے۔ (بخاری، كتاب البيوع، رقم الحديث: ۲۱۵۷)

---

❶ اخرجه البخاری، البيوع، باب من كره ان يبيع حاضر، لباد بأجر (۲۱۵۹).

❷ اخرجه مسلم، البيوع، باب تحريم بيع الحاضر للبادی (۱۵۲۲).

(ii) اس سے اگلا باب "من کرہ ان یبیع حاضرٌ لباد باجرٍ" قائم کیا ہے۔ گویا امام صاحب کے نزدیک بغیر کمیشن کے شہری کے لیے دیہاتی کا سامان بیچنا اور اس کے لیے سامان خریدنا جائز بلکہ افضل ہے اور اگر شہری یہ کام اجرت پر کرے تو جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)۔

5 لوگوں کے خرید وفروخت کے معاملات میں مداخلت جائز نہیں ہے۔

6 معلوم ہوا اللہ رب العزت لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق دیتے ہیں لہٰذا تجارت آزاد ہونی چاہیے تا کہ اشیاء ضرورت ہر انسان تک آسانی سے پہنچتی رہیں۔

[١٣٦١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قافلوں سے آگے بڑھ کر نہ ملو۔"

أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. *

**فوائد:** ...... 1 سامانِ تجارت لے کر آنے والے قافلوں کو شہر اور منڈی سے باہر راستے میں سامان خریدنے کی غرض سے ملنا ممنوع ہے۔

2 مذکورہ صورت میں چونکہ دھوکہ دہی اور ضرر رسانی کا پہلو موجود ہے اس لیے اس طریقہ تجارت کو بھی اسلام نے غیر مشروع قرار دیا ہے۔

3 اگر کوئی آدمی منڈی میں مال پہنچنے سے پیشتر سودا کرلے تو بائع کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتریٰ منه فاذا اتی سیده السوق فهو بالخیار))

"باہر سے شہر غلہ لانے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور جو کوئی آگے جا کر ملاقات کر کے مال خرید لے اور مال کا مالک بعد میں منڈی میں آئے تو اسے سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔"

(کتاب البیوع، باب تحریم تلقی الجلب، رقم: ١٥١٩)

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

### [3]...... بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کی ممانعت کا بیان

[١٣٦٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ

* اخرجه مسلم، البیوع، باب تحریم تلقی الجلب (١٥١٩).

حِبَّانَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَـيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْـمُـنَابَذَةِ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

**فوائد:**...... ❶ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا اور اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا بیچنے کے لیے خریدار کی طرف پھینکے اس سے پہلے کہ وہ کپڑے کو الٹ پلٹ کر کے غور وفکر سے دیکھے (صرف پھینک دینے سے بیع لازم ہو جاتی ہے) اور ملامسہ سے بھی منع فرمایا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو بغیر دیکھے چھوتا ہے (اور اسی سے بیع لازم ہو جاتی ہے)۔

(صحيح بخاري، كتاب البيوع، باب بيع الملامسة، رقم: ٢١٤٤۔ صحيح مسلم، رقم: ١٥١٢)

مذکورہ بیوع میں چونکہ دھوکہ وفریب کا اندیشہ ہے اس لیے ان سے منع فرما دیا گیا نیز یہ دونوں طریقے خیار مجلس کے ابطال پر بھی دلالت کرتے ہیں۔

❷ چیز خریدتے وقت خریدار کو حق حاصل ہے کہ وہ چیز کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرے تاکہ دھوکہ وفریب سے محفوظ رہ سکے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

## [4]...... دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے کی ممانعت کا بیان

[١٣٦٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش (دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے) سے منع کیا۔

[١٣٦٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: ((لَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دھوکا دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ۔''

---

❶ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع المنابذة (٢١٤٦)۔ ومسلم، البيوع، باب ابطال بيع الملامسة والمنابذة (١٥١١)

❷ اخـرجـه البخاري، البيوع، باب البخش ومن قال: لا يجوز ذلك البيع (٢١٤٢)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه...... الخ (١٥١٦).

تَنَاجَشُوا)). ❶

[١٣٦٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَمَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسی طرح مروی ہے۔

[١٣٦٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❸

ایک دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل روایت ہے۔

**فوائد:** ...... ❶ نَجْشٌ: کسی کو دھوکا دینے کے لیے جو چیز بکتی ہے اس کی تعریف کرنا، دھوکا دینے کی نیت سے نرخ بڑھانا تاکہ دوسرا شخص اس کو جلد خریدے یا کسی بکتی ہوئی چیز کی برائی کرنا تاکہ خریدار اس کو چھوڑ کر دوسری طرف جائے۔ (لغات الحدیث: ۳۰۴/۴،۳۰۵)

❷ اگر آدمی خریدار ہو تو قیمت بڑھا کر بولی دے سکتا ہے لیکن جھوٹ بول کر صرف دھوکہ دہی کے لیے اور چیز کی قیمت بڑھانے کی غرض سے بولی لگانا جائز نہیں ہے۔

## بَابُ الاشْتِرَاطِ فِي الْبَيْعِ

## [5]...... بیع میں شرط عائد کرنے کا بیان

[١٣٦٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ...... عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے پیوند کاری کے بعد کسی کو کھجور کا درخت بیچا تو اس

❶ اخرجه البخاری، البیوع، باب لا یبیع علی بیع اخیه، ولا یسوم...... الخ (٢١٤٠)۔ ومسلم، النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه...... الخ (١٤١٣).

❷ اخرجه البخاری، البیوع، باب النهی للبائع ان لا یحفل...... الخ، رقم: ٢١٥٠۔ ومسلم، البیوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه...... الخ (١٥١٥).

❸ صحیح: اخرجه البیهقی: ٥/ ٣٤٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار له ٣٥٢٣.

لِلْبَائِعِ إِلا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). ❶

کا (اس سال کا) پھل بھی بیچنے والے ہی کا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا لے (کہ وہ پھل بھی لے لے گا) تو یہ جائز ہے۔"

[١٣٦٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلا قَدْ أُبِرَتْ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے پیوند کاری کے بعد کھجور کا درخت بیچا، تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، سوائے اس کے کہ خریدار شرط لگا لے (کہ وہ پھل بھی لے گا۔)"

**فوائد**:...... ❶ نر درختوں کی شاخ کاٹ کر مادہ درخت کی شاخ کے ساتھ باندھ دینے کے عمل کا نام پیوند کاری ہے۔

❷ درختوں سے زیادہ سے زیادہ پھل حاصل کرنے کا قدیم طریقہ پیوند کاری ہے یہ طریقہ آج بھی رائج ہے اور اب نت نئے تجربات نے اس فن کو بہت زیادہ ترقی دی ہے۔ یہ عمل شرعاً جائز ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

❸ خرید و فروخت اور لین دین کے معاملات میں جائز شروط طے کر لینا درست ہے مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۱۰۷۴۔

❹ خرید و فروخت کے وقت اصل اشیاء اور ان سے متعلقہ امور کی وضاحت کر لینی چاہیے تا کہ بعد میں اختلافات اور جھگڑے پیدا نہ ہوں۔

[١٣٦٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ، إِلا يَشْتَرِطُ الْمُبْتَاعُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مال والا غلام بیچا، تو اس کا مال بیچنے والے کا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا لے تو پھر اس کا ہے۔"

**فوائد**:...... ❶ مالک اپنے غلام کو ضروریات کے لیے مال دے اور پھر غلام بیچا جائے تو ایسی صورت میں

---

❶ اخرجه البخاري، المساقاة، باب الرجل يكون له ممرٌ أو شربٌ في حائط او في نخل (٢٣٧٩)۔ ومسلم، البيوع، باب من باع نخلا عليها تمرٌ (١٥٤٣).

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب من باع نخلًا قد ابرت او ارضًا مزروعة او باجارة (٢٢٠٤)۔ ومسلم، البيوع، باب من باع نخلًا عليها تمرٌ (١٥٤٣).

❸ انظر الحديث السابق برقم (١٣٦٧)

غلام کے پاس موجود مال اس کے مالک کا ہوگا؟ یہ مال غلام کے ساتھ نہیں جائے گا۔

❷ اگر خریدار وضاحت کرے کہ میں مال سمیت غلام خرید رہا ہوں اور پھر دونوں کے معاملات طے پا جائیں تو اس صورت میں شرط کے مطابق وہ مال بھی خریدار کو ملے گا۔

## بَابٌ: فِي الْخِيَارِ فِي الْبُيُوعِ

## [6]...... بیع میں اختیار کا بیان

[۱۳۷۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَابْنُ عُمَرَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ابْتَاعَ الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَجِبَ لَهُ، فَارَقَ صَاحِبَهُ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ رَجَعَ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خریدنے اور بیچنے والے میں سے ہر ایک کو دوسرے پر علیحدہ ہونے تک اختیار باقی ہوتا ہے۔ سوائے بیع خیار کے (یعنی وہ بیع جس میں اختیار کی شرط پہلے سے لگا دی گئی ہو۔)'' امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابن عمر جس نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جب کوئی چیز بیچتے اور وہ بیع نافذ کرنا چاہتے تو اپنے ساتھی سے علیحدہ ہو کر تھوڑا چلتے پھر واپس آ جاتے (اس طرح بیع نافذ ہو جاتی۔)

[۱۳۷۱]...... أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ❷

ایک اور سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

[۱۳۷۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ الْخِيَارُ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)). ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو اس وقت تک اختیار حاصل ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، سوائے بیع خیار کے۔''

---

❶ اخرجه البخاری، البیوع، باب البیعان بالخیار ما لم یتفرقا (۲۱۱۱)۔ ومسلم، البیوع، باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین (۱۵۳۱).

❷ اخرجه مسلم، البیوع، باب ثبوت خیار المجلس للمتابعیین (۱۵۳۱).

❸ انظر الحدیث السابق برقم (۱۳۷۰)

[۱۳۷۳]...... وَأَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ:......

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ)). قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ الْبَيْعَ فَأَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ يَرْجِعُ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو خریدنے اور بیچنے والے بیع کریں تو ہر ایک کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں یا ان کے درمیان بیع خیار نہ ہو۔ نافع نے کہا، کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کوئی بیع کرتے اور اس کو نافذ کرنا چاہتے تو اس جگہ سے تھوڑا سے چل کر دوبارہ واپس آ جاتے۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا خریدار اور مالک جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں دونوں کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

❷ جدائی سے مراد جسمانی طور پر جدائی ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے واضح ہے۔

❸ اگر مالک اور خریدار کے درمیان اختیار کی مہلت طے پا جائے مثلاً اگر یہ چیز ہمیں پسند آئی تو رکھ لیں گے وگرنہ دو، تین دن میں واپس کر دیں گے یا مالک کہے دو دن تک واپس لے آ ؤ تو ٹھیک ورنہ میں واپس نہ کروں گا تو اسے بیع خیار کہا جاتا ہے۔

❹ باہمی رضا مندی سے بیع خیار میں کم یا زیادہ مدت طے کی جا سکتی ہے۔

[۱۳۷٤]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَأَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، وَجَبَتِ الْبَرَكَةُ فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا)). [2]

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ جدا نہ ہوں (بیع توڑنے کا) اختیار حاصل ہے۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب نہ چھپائیں تو ان کی بیع میں برکت واجب ہو جاتی ہے، اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

---

[1] تقدم تخريجه برقم (۱۳۷۱)

[2] اخرجه البخاری، البيوع، باب اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع؟ (۲۱۱۳)، (۲۱۱۰)۔ ومسلم، البيوع باب الصدق فی البيع والبيان (۱۵۳۱)، (۱۵۳۲)۔

فوائد: ...... 1 تجارت پیشہ لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اموال کی خوبیاں اور خامیاں ظاہر کریں۔
2 لین دین اور عام معاملات زندگی میں سچ کو اختیار کرنا چاہیے کیونکہ سچ خیر و برکت کا باعث ہے جبکہ جھوٹ سے شر اور بے برکتی آتی ہے۔
3 دوسروں کو دھوکہ اور فریب دینا کبیرہ گناہ ہے۔
4 اگر تجارت میں صدق و امانت موجود ہو تو یہ انتہائی افضل عمل ہے۔ارشادِ نبوی ہے:
"التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء"
''سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''
(سنن ترمذی، ابواب البیوع، باب ماجاء فی التجار و تسمیة النبی ﷺ باهم، رقم: ١٢٠٩)
5 جھوٹ بول کر، جھوٹی قسمیں اٹھا کر سودا سلف فروخت کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''تین افراد سے اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو جھوٹی قسم کے ذریعے سودا بیچتا ہے۔''
(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم الاسبال...... الخ، رقم: ١٥٤)

[١٣٧٥]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ......
عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ، قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا مِنْ رَجُلٍ، فَلَمَّا أَرَدْنَا الرَّحِيلَ خَاصَمَهُ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)). ❶

ابوالوضی نے بیان کیا کہ ہم ایک جنگ میں تھے کہ ہمارے ایک ساتھی نے ایک آدمی سے گھوڑے کی بیع کی، جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو وہ تنازع کو ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا تو ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ''دو خرید و فروخت کرنے والوں کو علیحدہ ہونے تک اختیار حاصل ہے۔''

فوائد: ...... 1 دیکھیے، فوائد حدیث نمبر: ۱۳۷۰۔

[١٣٧٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَيَّرَ

عبداللہ بن طاؤس اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں

❶ اخرجه ابوداود، البیوع، باب فی خیار المتبایعین (٣٤٧٥)۔ وابن ماجة، التجارات باب، البیعان بالخیار ما لم یتفرقا (٢١٨٢)۔ وصححه ابن الجارود (٦١٩).

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلا بَعْدَ الْبَيْعِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَمَرَكَ اللّٰهُ فَمَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ)) . قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَحْلِفُ مَا الْخِيَارُ إِلا بَعْدَ الْبَيْعِ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ وَالسَّنَدَ بِلا مَتْنٍ بَعْدَهُ، فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَإِلَى آخِرِ السَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ . [1]

نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے بیع (نافذ ہوجانے) کے بعد ایک آدمی کو اختیار دیا تو اس آدمی نے کہا، اللہ آپ کو لمبی زندگی دے آپ کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریش کا ایک آدمی۔“ عبداللہ نے کہا، میرا باپ قسم کھاتا تھا کہ بیع (نافذ ہوجانے) کے بعد اختیار ہے۔

## بَابُ الرَّدِّ بِالْعَيْبِ وَأَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

### [7]......عیب نکلنے کی صورت میں سودا واپس لوٹانے اور فائدہ اسی کو ملے گا جو نقصان برداشت کرنے کا ذمہ دار ہے

[١٣٧٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لا أَتَّهِمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ خُفَافٍ، قَالَ: ابْتَعْتُ غُلامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ، ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ، فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ، وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ، فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ، فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ، فَعَجِلْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرْتُهُ مَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا

مخلد بن خفاف نے بیان کیا کہ میں نے غلام خریدا پھر اس سے نفع حاصل کیا، پھر اس میں کوئی عیب پایا، تو میں نے اس کا مقدمہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ہاں درج کیا تو انہوں نے اس کے واپس لوٹا دینے کا فیصلہ دیا، اور ساتھ ہی اس کا کمایا ہوا غلہ بھی دینے کا کہا، پھر میں عروہ رحمہ اللہ کے پاس آیا، جب ان کو بات بتلائی تو انہوں نے کہا، میں شام کے وقت ان کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے مقدمہ میں فیصلہ یہ دیا کہ آمدنی اس کو ملے گی جو نقصان برداشت کرنے کا ضامن اور جواب دہ ہے۔“ میں جلدی سے عمر رحمہ اللہ کے پاس گیا اور

[1] اسناده ضعيف، لارساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٧٠۔ وعبدالرزاق (١٤٢٦١)، (١٤٢٧٠).

أَيْسَرَ عَلَيَّ مِنْ قَضَاءِ قَضِيَّتِهِ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أُرِدْ فِيهِ إِلا الْحَقَّ، فَبَلَغَنِي فِيهِ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرُدُّ قَضَاءَ عُمَرَ وَأُنْفِذُ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ، فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ. ❶

انہیں وہ بات بتائی جو عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے نبی ﷺ سے بیان کی۔ تو عمر رحمہ اللہ نے فرمایا، میرے لیے اپنا فیصلہ بدلنا کتنا آسان ہے۔ اللہ جانتا ہے میرا اس میں بھی حق کے سوا اور کوئی ارادہ نہ تھا، اب مجھے اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ پہنچ چکا ہے، لہٰذا میں عمر کے فیصلے کو ردّ کر کے سنت رسول ﷺ کو نافذ کرتا ہوں، پھر شام کو عروہ رحمہ اللہ بھی ان کے ہاں تشریف لائے، تو انہوں نے میرے لیے یہ فیصلہ دیا کہ میں وہ آمدنی واپس لے لوں۔

**فوائد**:...... ❶ اگر کسی سودا میں عیب نکل آئے تو خریدار کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

❷ ایک مسئلہ کی تحقیق مختلف اہل علم سے کی جا سکتی ہے۔

❸ حق کو قبول کرنا اہل حق کی نشانی ہے۔

❹ مذکورہ واقع عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے متبع سنت ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

❺ اپنی بات کو چھوڑ کر نبی علیہ السلام کی بات کو اختیار کر لینا ہی ایمان کا تقاضا ہے۔

❻ اختلافات کا حل اتباع نبوی علیہ السلام میں ہے۔

[۱۳۷۸]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ خراج (آمدنی) ضمان (جواب دار بننے) کی وجہ سے ہے۔

[۱۳۷۹]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

❶ اخرجه ابوداود، البيوع، باب فيمن اشترى عبدًا فاستعمله ثم وجدبه عيبًا (۳۵۰۸)، (۳۵۰۹)۔ والترمذى، البيوع، باب ماجاء فيمن اشترى العبد ويستغله ثم يجدبه عيبًا (۱۲۸۵) و قال "حسن صحيح"۔ وابن ماجة، التجارات، باب الخراج بالضمان، (۲۲٤۲)۔ والنسائى (٤٤۹۵)۔ وصححه ابن الجارود (٦۲۷)۔ والحاكم: ۲/ ۱۵۔ وابن حبان.

❷ انظر الحديث السابق برقم (۱۳۷۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ)). ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "فائدہ اسی کو ملے گا جو نقصان برداشت کرنے کا ذمہ دار ہے۔"

**فوائد** :...... ❶ معلوم ہوا ضامن ہی آمدنی کا حقدار ہے یعنی اگر کسی نے فائدہ دینے والی چیز خریدی بعد میں واپس کر دی تو جتنے دن اس نے فائدہ اٹھایا ہے اس فائدہ کا معاوضہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ اس دوران وہ چیز برباد ہو جائے یا چوری ہو جائے تو اس کا نقصان خریدار کو ضامن ہونے کی وجہ سے ہوگا۔

[۱۳۸۰]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ جَارِيَةً فَأُخْبِرَ أَنَّ لَهَا زَوْجًا فَرَدَّهَا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❷

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے لونڈی خریدی تو انہیں بتایا گیا کہ اس کا خاوند بھی ہے تو انہوں نے اس کو واپس پھیر دیا۔

## بَابُ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

## [8]...... بیع مصراۃ کا بیان

[۱۳۸۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تُصَرُّوا الإِبِلَ وَالْغَنَمَ، وَإِنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اونٹوں اور بکریوں کا دودھ نہ روکو، اور اگر کسی نے روکے ہوئے دودھ والا جانور خرید لیا تو اس کو اختیار ہے دودھ

❶ اخرجه الترمذی، البیوع، باب ماجاء فیمن اشتری العبد و یستغله ثم یجد به عیبًا، رقم: ۱۲۸۶ وقال "حسن صحیح"۔ وابوداود، البیوع، باب فیمن اشتریٰ عبدًا فاستعمله ثم وجدیه عیبًا، رقم: ۲۲۴۳۔ وصححه ابن الجارود: ۶۲۶۔ والحاکم: ۲/ ۱۴، ۱۵۔ وابن حبان۔

❷ اسناده ضعیف لانقطاعه، فان ابا سلمة بن عبدالرحمن لم یسمع من ابیه شیئًا: اخرجه البیهقی: ۵/ ۳۲۳۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۳۶۱۹).

النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). ❶

دوہنے کے بعد اگر پسند آ جائے تو رکھ لے اور اگر ناپسند ہو تو پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی ساتھ دے۔"

[۱۳۸۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اونٹوں اور بکریوں کا دودھ نہ روکو، اور جس نے روکے ہوئے دودھ والا جانور خرید لیا تو اس کو اختیار حاصل ہے دودھ دوہنے کے بعد اگر پسند ہو تو رکھ لے اور اگر ناپسند ہو تو واپس پھیر کر ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے دے۔"

**فوائد**:...... ❶ لوگ کئی کئی دن تک دودھ دینے والے جانوروں کا دودھ روک کر ان کو بیچتے ہیں ایسا کرنا دھوکہ وفریب ہے اور دھوکہ حرام وممنوع ہے۔

❷ جس جانور کا دودھ روک کر اسے فروخت کیا گیا ہو اسے خریدنے کے بعد خریدار کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

❸ خریدار کو تین دن تک جانور کو آزمانے کی اجازت ہے اگر وہ ایسا جانور رکھنا چاہے تو اس کی مرضی اور اگر واپس لوٹانا چاہے تو ساتھ ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجور بھی دے گا۔

❹ بعض الناس کا اس حدیث کو اپنے فقہی اصولوں کے خلاف قرار دے کر ناقابل عمل ثابت کرنا یا اس حدیث کو منسوخ سمجھنا درست نہیں۔

❺ حدیث کے راوی سیدنا ومحبوبنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ قرار دینا اور کہنا کہ اگر غیر فقیہ راوی قیاس کے خلاف حدیث بیان کرے تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا ظلم وناانصافی ہے۔

❻ تمام قواعد وضوابط اور اصولوں کے ماخذ کتاب وسنت ہیں ہر وہ اصول جو نصوص شرعیہ کے خلاف ہو باطل ہے۔

[۱۳۸۳]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ایک اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ

---

❶ اخرجه البخاری، البیوع، باب النهی للباع ان لا یحفل الابل والبقر والغنم وکل محفلة (۲۱۵۰)۔ ومسلم، البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه، وسومه...... الخ (۱۵۱۵).

❷ صحیح، اخرجه النسائی، البیوع، باب النهی عن المصراة وهو ان یربط اخلاف الناقة او الشاة...... الخ (٤٤٩٢)۔ واحمد: ۲/ ۲٤۲.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلا أَنَّهُ قَالَ: ((رُدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لا سَمْرَاءَ)). أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❶

الفاظ ہیں کہ فرمایا: ''اس کو واپس پھیر دے ایک صاع کھجور کے ساتھ نہ کہ گیہوں کے ساتھ۔''

**فوائد**:...... ❶ عرب میں کھجور کی پیداوار عام تھی جبکہ گندم باہر سے لائی جاتی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے عام غذائی جنس دینے کا حکم دیا۔

## بَابُ الْمُصَارَفَةِ

## [9]...... بیع صرف کا بیان

[١٣٨٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلا مِثْلا بِمِثْلٍ وَلا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، لا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلا مِثْلا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَلا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے عوض برابری کے سوا اور طریقہ سے نہ بیچو، اور ایک کو دوسرے سے زیادہ بھی نہ کرو، نہ چاندی کو چاندی کے بدلے برابری کے سوا اور طریقہ سے بیچو، ہاں نقد و نقد، ہاتھوں ہاتھ اور نہ ایک کو دوسرے سے زیادہ کرو، اور نہ ہی ان میں کسی غیر موجود چیز کو موجود کے بدلہ میں بیچو۔

[١٣٨٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلا مِثْلا بِمِثْلٍ، وَلا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). ❸

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے عوض برابری کے سوا کسی اور طریقہ سے نہ بیچو، اور نہ غائب چیز کو حاضر کے بدلے میں بیچو۔''

**فوائد**:...... ❶ سونے کا سونے اور چاندی کا چاندی کے بدلے تبادلہ جائز ہے بشرطیکہ مقدار برابر اور سودا

---

❶ اخرجه مسلم، البيوع، باب حكم بيع المصراة (١٥٢٤).

❷ اخرجه البخاری، البيوع، باب بيع الفضة بالفضة (٢١٧٧)۔ ومسلم، البيوع، باب الربا (١٥٨٤).

❸ انظر الحديث السابق برقم (١٣٨٤)

نقد ہو۔

2 سونے اور چاندی کی جنس کے تبادلہ میں کمی بیشی اور ادھار درست نہیں۔ کیونکہ ہم جنس اشیاء کے تبادلہ میں کمی بیشی یا ادھار دونوں سود ہیں۔

3 سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے کے عوض یا ایک کرنسی کو دوسری کرنسی کے عوض بیچنے میں کمی بیشی درست ہے لیکن ادھار درست نہیں۔

4 ایک جنس کی دو اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا سود ہے اور اسے ''ربا الفضل'' کہتے ہیں۔ اگر کمی بیشی نہ ہو اور ایک طرف سے چیز نقد جبکہ دوسری طرف سے ادھار ہو تو یہ بھی سود ہے اور اسے ''ربا النسیئہ'' کہتے ہیں۔

5 سود اسلامی تعلیمات کی ضد ہے اور یہ اسلام کے معاشی و معاشرتی نظام میں مفاسد کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جرم کے مرتکبین کو اللہ اور رسول سے جنگ کی وعید سنائی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ ذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ o فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ﴾ (البقرة: ۲۷۸۔ ۲۷۹)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کے لیے تیار رہو۔''

[۱۳۸۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَدِّهِ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ......

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ)). ❶

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک درہم کی دو درہم کے بدلے بیع نہ کرو۔''

فوائد: ...... 1 معلوم ہوا ایک دینار کو دو دینار کے عوض اسی طرح ایک درہم کو دو درہم کے عوض بیچنا جائز نہیں۔

2 عہد نبوی میں درہم و دینار چاندی اور سونے سے بنے ہوئے سکے تھے جن کو بطور کرنسی استعمال کیا جاتا تھا۔ مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۸۵۔

[۱۳۸۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دینار کی دینار کے بدلے اور درہم کی درہم کے

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، البيوع، الربا (۱۵۸۵).

وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)). ❶

عوض زیادتی جائز نہیں۔"

**فوائد**:...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۳۸۵۔

[۱۳۸۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إلا مِثْلا بِمِثْلٍ وَلا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إلا مِثْلا بِمِثْلٍ وَلا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ. ❷

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض برابری کے علاوہ اور کسی طریقہ سے نہ بیچو، اور ایک کو دوسرے سے زیادہ بھی نہ کرو، (اسی طرح) چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر بیچنے کے سوا اور کسی طریقہ سے نہ بیچو، اور نہ ہی ایک کو دوسرے سے زیادہ کرو۔

[۱۳۸۹]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هَذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَعَهْدُنَا إِلَيْكُمْ. ❸

مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دینار دینار کے عوض اور درہم درہم کے عوض ہے ان میں زیادتی جائز نہیں یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سے اور ہمارا تم سے عہد ہے۔

[۱۳۹۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا أَرَى بِهَذَا بَأْسًا. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ، أُخْبِرُهُ

عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سونے یا چاندی کا برتن اس کے وزن سے زیادہ قیمت پر بیچا، تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں، تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، معاویہ کے معاملہ

❶ اخرجه مسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقدا (۱۵۸۸).

❷ صحيح من قول عمر بن الخطاب: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٧٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٧٣)۔ وعبدالرزاق (١٤٥٦٢)۔ والطحاوي في شرح معاني الآثار: ٤/ ٧٠.

❸ صحيح: اخرجه النسائي، البيوع، باب بيع الدرهم بالدرهم (٤٥٧٢)۔ والبيهقي: ٥/ ٢٧٩۔ وعبدالرزاق (١٤٥٧٤).

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ لا أُسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ ، وَالْخَامِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ ، وَالسَّادِسَ وَالسَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ . ❶

میں کون میرا عذر مانتا ہے، میں اسے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے بتاتا ہے، میں اس علاقے میں ہی نہیں رہوں گا، جس میں (اے معاویہ!) تم رہتے ہو۔

**فوائد** :...... ❶ بعض علماء کے نزدیک زیورات یا سونے چاندی سے بنی اشیاء کو درہم و دینار یا اشرفیوں کے بدلے بیچنے کی صورت میں زیورات یا اشیاء کی تیاری پر اٹھنے والے اخراجات کے بدلے اضافی سونا چاندی لینا جائز ہے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ سونے، چاندی کا تبادلہ بغیر کمی بیشی کے ہونا چاہیے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قال العلماء هذا يتناول جميع انواع الذهب والورق من جيد وردي وصحيح و مكسور و حلي و تبر وغير ذلك سواء الخالص والمخلوط بغير وهذا كله مجمع عليه ."

علماء کے نزدیک سونے اور چاندی میں ہر قسم کا سونا اور چاندی شامل ہے خواہ عمدہ ہو یا ردی، صحیح ہو یا ٹوٹا ہوا، زیورات کی صورت میں ہو یا ڈلی کی صورت میں، خالص ہو یا ملاوٹ شدہ اور اس پر اجماع ہے۔

(شرح النووی علی مسلم: ١١/ ١٠)

❷ معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک حدیث کے مقابلہ میں رائے کا اظہار انتہائی ناپسندیدہ عمل تھا۔

❸ موطا امام مالک میں ہے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ شام کو چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے آئے اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سارا واقعہ سنایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو آئندہ ایسی بیع سے منع فرما دیا۔

(موطا امام مالك، كتاب البيوع، باب بيع الذهب بالورق عيناً وتبرًا)

❹ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا تشربوا فى آنية الذهب والفضة ولا تأكلوا فى صحافها، فانها لهم فى الدنيا

❶ اسناده صحيح: اخرجه النسائى، البيوع، باب بيع الذهب بالذهب (٤٥٧٦)۔ واحمد: ٦/ ٤٤٨۔ والبيهقى: ٥/ ٢٨٠.

ولكم في الآخرة"

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کے پیالوں میں کھاؤ۔ کیونکہ وہ دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔''

(بخاری، کتاب الاطعمة، باب الاكل فی اناء مفضض، رقم: ٥٤٢٦۔ مسلم، رقم: ٢٠٦٧)

## بَابٌ مِنْهُ: فِي الذَّهَبِ وَالْحُبُوبِ

## [10]......سونے اور گندم کے دانوں کا بیان

[١٣٩١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ: أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمَائَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي، وَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي أَوْ حَتَّى تَأْتِيَ خَازِنَتِي مِنَ الْغَابَةِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَنَا شَكَكْتُ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ، فَقَالَ: عُمَرُ: وَاللّٰهِ لا يُفَارِقُهُ حَتَّى يَأْخُذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلا هَاءَ وَهَاءَ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ صَحِيحًا لا شَكَّ فِيهِ، ثُمَّ طَالَ عَلَيَّ الزَّمَانُ فَلَمْ أَحْفَظْ حِفْظًا فَشَكَكْتُ فِي خَازِنَتِي أَوْ خَازِنِي وَغَيْرِي يَقُولُ عَنْهُ: خَازِنِي. [1]

مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ انہیں سو دینار (درہم سے) بدلنے تھے، بیان کیا کہ مجھے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا، ہم نے اپنے معاملہ کی بات چیت کی یہاں تک کہ میرا معاملہ طے ہوگیا، انہوں نے دینار لیے اور انہیں اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے پھر فرمایا: ذرا میرے خزانچی مرد یا خزانچی عورت کو غابہ سے آلینے دو۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ مجھے شک ہوا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ یہ باتیں سن رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم! جب تک تم طلحہ سے روپیہ لے نہ لو جدا نہ ہونا۔ پھر فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا، سونے کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہے، کھجور کھجور کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہے، اور جو جو کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے یہ حدیث مالک رحمہ اللہ پر بغیر شک کے صحیح پڑھی، پھر لمبا وقت گزر گیا اور میں یاد نہ رکھ سکا لہٰذا مجھے 'خازنتی'' اور ''خازنی'' میں شک ہوگیا۔ البتہ میرے علاوہ دوسرے

[1] اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الشعير بالشعير (٢١٧٤)۔ ومسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقدًا (١٥٨٦).

راوی امام مالک رحمہ اللہ سے ''خازنی'' بیان کرتے ہیں۔

**فوائد**:...... 1 سونے اور چاندی کا باہمی تبادلہ کمی بیشی سے جائز ہے بشرطیکہ دونوں طرف سے فوری ادائیگی ہو۔

2 طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اس کے باوجود انہیں مسئلہ معلوم نہ تھا حتی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث سنا کر توجہ دلائی۔ معلوم ہوا بعض مسائل بڑے بڑے اہل علم وفضل سے بھی مخفی رہ سکتے ہیں۔

3 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیازی وصف ہے اور اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

4 گفتگو میں تاکید کے لیے قسم اٹھانا جائز ہے۔

5 آدمی مالی معاملات کی نگرانی اور حساب وکتاب کے لیے خزانچی رکھ سکتا ہے۔

[۱۳۹۲]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ. وَقَالَ: ((حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي))، قَالَ: فَحَفِظْتُ لَا شَكَّ فِيهِ. ❶

ایک اور سند سے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی سند والی حدیث کی طرح روایت ہے، اور فرمایا: ''یہاں تک کہ میرا خزانچی آئے۔'' امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے بغیر شک کے یاد کیا۔

[۱۳۹۳]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)). ❷

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے کی چاندی کے عوض بیع اگر نقد نہ ہو تو سود ہے، دانوں کی دانوں کے بدلے میں بیع اگر نقد نہ ہو تو سود ہے۔ کھجور کی کھجور کے بدلے بیع اگر نقد نہ ہو تو سود ہے اور اگر جو کی بیع جو کے بدلے نقد نہ ہو تو سود ہے۔''

[۱۳۹۴]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ......

❶ اخرجه البخاری، البیوع، باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرة (۲۱۳۴)۔ ومسلم، المساقاة، باب الصرف وبیع الذهب بالورق نقدًا (۱۵۸۶).

❷ انظر الحدیث السابق برقم (۱۳۹۱، ۱۳۹۲)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلٰكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ)). قَالَ: ((وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ أَوِ الْمِلْحَ)). قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ: فِي كِتَابِي: عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهِ بِنَظَرٍ فِي كِتَابِ الشَّيْخِ، يَعْنِي: الرَّبِيعَ. ❶

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض، دانوں کے بدلے دانوں کو، جو کے بدلے جو کو، اور نمک کے بدلے نمک کو برابر برابر اور معین کو معین کے عوض، اور نقد کو نقد کے علاوہ نہ بیچو، لیکن سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے عوض، گیہوں کو جو کے بدلے، جو کو گیہوں کے عوض کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے عوض ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہو بیچو۔'' فرمایا: ''مسلم بن یسار اور دوسرے آدمی میں سے ایک نے کھجور یا نمک کو کم کیا ہے۔'' ابوالعباس نے کہا میری کتاب میں عن ایوب عن ابن سیرین ہے، پھر شیخ یعنی ربیع کی کتاب میں دیکھا۔

[١٣٩٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلٰكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ)). وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ أَوِ الْمِلْحَ، وَزَادَ أَحَدُهُمَا: ((مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض، گیہوں کو گیہوں کے عوض، جو کو جو کے عوض، کھجور کو کھجور کے عوض، اور نمک کو نمک کے عوض، برابر برابر بیچنے کے سوا، معین کو معین کے سوا، نقد ونقد کے علاوہ نہ بیچو، اور لیکن سونے کو چاندی کے عوض، چاندی کو سونے کے عوض، گیہوں کو جو کے عوض، جو کو گیہوں کے عوض، کھجور کو نمک کے عوض، اور نمک کو کھجور کے عوض جس طرح چاہو نقد ونقد بیچو۔'' دونوں میں سے ایک کھجور یا نمک کو کم کیا ہے اور ان دونوں میں سے ایک نے یہ

❶ انظر الحديث الآتي، برقم (١٣٩٥)

أَرْبَى)). أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❶

زیادتی بیان کی کہ ”جس نے اضافہ دیا یا زیادہ طلب کیا اس نے سودی کام کیا۔“

**فوائد:** ...... ❶ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا چھ اشیاء سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور اور نمک کا باہمی تبادلہ کی بیشی اور ادھار کے ساتھ ناجائز و حرام ہے اور یہ سود ہے۔ اگر تبادلہ دست بدست اور برابر وزن کے ساتھ ہو تو درست ہے۔

❷ اگر جنس مختلف ہو تو وزن اور مقدار میں کمی بیشی جائز ہے لیکن دونوں طرف سے فوری ادائیگی ضروری ہے۔

❸ کرنسی کے نئے اور پرانے نوٹوں کے بدلے پرانے ایک سو دس یا بیس لینا، دینا سود ہے۔

❹ ایک کرنسی کا دوسری کرنسی سے کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے بشرطیکہ ادھار نہ ہو۔

❺ بعض علماء کے نزدیک مذکورہ چھ اشیاء کے علاوہ دیگر ہم جنس غذائی اشیاء مثلاً چاول، دالیں وغیرہ میں بھی تبادلہ کے وقت برابری اور نقد بنقد ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

## بَابٌ: إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ

## [11]...... سود صرف ادھار کی صورت میں ہے

[١٣٩٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ:......

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ)). أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔“

**فوائد:** ...... ❶ مختلف الاجناس اشیاء کا باہم کمی بیشی سے تبادلہ درست ہے بشرطیکہ نقد ہو اور اگر ادھار ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں اور یہی ”ربا النسیئۃ“ ہے۔

---

❶ صحيح: اخرجه النسائى، البيوع، باب بيع البر بالبر (٤٥٦٤)، (٤٥٦٥)۔ وابن ماجة، التجارات، باب الصرف وما لا يجوز متفاضلا يدًا بيد (٢٢٥٤)۔ ومسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقدًا (١٥٨٧)۔ عن طريق آخر.

❷ اخرجه البخارى، البيوع، باب بيع الدينار بالدينار نساءً (٢١٧٨)، (٢١٧٩)۔ ومسلم، المساقاة، باب بيع الطعام مثلًا بمثل (١٥٩٦).

❷ ایک درہم کو دو درہم یا ایک دینار کو دو دینار کے عوض نقد بیچنا بھی جائز نہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے دیکھئے حدیث نمبر: ١٣٨٦، ١٣٨٧۔

❸ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ سود صرف ادھار کی صورت میں ہے یعنی ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نقد بیچنا درست ہے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتے ہوئے ان سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اسے کتاب اللہ میں پایا ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: "كل ذلك لا اقول، وانتم أعلم برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم منی" میں ان میں سے کسی بات کا بھی دعویٰ نہیں کرتا، آپ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے فرامین) کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

(صحيح بخاری، كتاب البيوع، باب بيع الدينار بالدينار نساءً، رقم: ٢١٧٨، ٢١٧٩)

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ

## [12]...... جو چیز قبضہ میں نہیں اس کی بیع سے ممانعت کا بیان

[١٣٩٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو غلہ خریدے اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اسے پوری طرح اپنے قبضہ میں نہ کرلے۔"

[١٣٩٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)) ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے غلہ خریدا وہ اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک کہ اس پر پوری طرح قبضہ نہ کرلے۔"

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا کھانے پینے کی اشیاء (غلہ) کو قبضے میں لینے سے پہلے ہی فروخت کر دینا جائز نہیں۔ غلہ یا مال کو پورا وصول کر لینے اور قبضہ میں لینے کے بعد فروخت کرنے میں بے شمار حکمتیں ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں: (i) ماپ تول کے عمل سے گزرنے پر اس کا اصل وزن معلوم ہو جاتا ہے۔ (ii) خریدار دھوکے اور داؤ سے

---

❶ اخرجه البخاري، البيوع، باب الكيل على البائع والمعطى (٢١٢٦)۔ ومسلم، البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض (١٥٢٦).

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة (٢١٣٣)۔ ومسلم، البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض (١٥٢٦).

محفوظ رہتا ہے۔ (iii) مال کی کوالٹی اور معیار سامنے آ جاتا ہے۔ (iv) مارکیٹ میں جمود نہیں رہتا۔ (v) سرمایہ گردش و حرکت میں رہتا ہے۔ (vi) مال کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کی صورت میں مزدوروں کو مزدوری ملتی ہے۔ (vii) سرمایہ دارانہ نظام کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ (viii) مہنگائی کنٹرول میں رہتی ہے۔

[۱۳۹۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا وہ غلہ ہے کہ اسے مالک بننے تک نہ بیچا جائے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے کہا، میں سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کے لیے یہی ضابطہ ہے۔

[۱۴۰۰]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ......

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي. [2]

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے بیچنے سے منع کیا جو میرے پاس نہیں ہے۔

**فوائد** :...... (1) معلوم ہوا جو چیز آدمی کے پاس موجود نہیں اس کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔

(2) بعض دکاندار گاہک کو مطلوبہ اشیاء بازاروں سے منگوا کر دے دیتے ہیں حالانکہ وہ چیزیں ان کے پاس موجود نہیں ہوتیں اور ان کی قیمت بھی وصول کر لی جاتی ہے ایسا کرنا درست نہیں۔ الا یہ کہ گاہک دکاندار سے چیز منگوا کر دینے کا مطالبہ کرے۔

(3) متنازعہ اشیاء، زمین جائیداد وغیرہ کا فیصلہ اور قبضہ ہونے سے قبل بیچنا بھی ناجائز ہے۔

(4) اگر چیز کی قسم، وزن، مقدار، رقم اور اوصاف کا تعین کر لیا گیا ہو اور پھر مقررہ مدت پر ادائیگی ہو جائے تو پیشگی قیمت دے کر وقت مقررہ پر چیز وصول کر لینا جائز ہے اور اسے بیع سلم یا سلف کہتے ہیں۔

[۱۴۰۱]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ

---

[1] اخرجه البخاری، البیوع، باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرة (۲۱۳۲)، (۲۱۳۵)۔ ومسلم، البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض (۱۵۲۵).

[2] اخرجه الترمذی، البیوع، باب ماجاء فی کراهیة بیع ما لیس عنده (۱۲۳۲)، (۱۲۳۳)، (۱۲۳۵) وقال "حسن"۔ وابوداؤد، البیوع، باب فی الرجل یبیع ما لیس عنده (۳۵۰۳)۔ وابن ماجة، التجارات، باب النهی عن بیع ما لیس عند وعن ربح ما لم یضمن (۲۱۸۷)۔ وصححه ابن الجارود (۶۰۲).

صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ......

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَمْ أُنْبَأْ، أَوْ أَلَمْ يَبْلُغْنِي أَوْ كَمَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ: أَنَّكَ تَبِيعُ الطَّعَامَ"؟ قَالَ حَكِيمٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَبِيعَنَّ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ)). ❶

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مجھے نہیں پتا چلا یا کیا مجھے یہ بات نہیں پہنچی یا جیسا کہ اللہ نے اس سے چاہا، کہ تو غلہ بیچتا ہے؟'' حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں یا رسول اللہ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلہ کو ہرگز نہ بیچو! حتی کہ تم اسے خرید لو اور اس کے مالک بن جاؤ۔''

**فوائد** :...... ❶ غذائی اجناس کا کاروبار درست ہے۔

❷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غلہ کو پوری طرح قبضہ میں لینے سے قبل فروخت کرنے کی ممانعت سے متعلق دریافت کیا گیا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: (اگر ایسا نہ ہو) تو یہ تو درہموں کا درہموں کے بدلے بیچنا ہوا جبکہ غلہ تو میعاد آنے پر ہی دیا جائے گا۔ (صحيح بخاری، كتاب البيوع باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة، رقم: ٢١٣٢)

اس کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے دو من گندم دس ہزار کے عوض خریدے اور گندم ایک ماہ بعد لینا طے پائے تو اب پہلا آدمی کسی تیسرے کو وہی گندم بارہ ہزار کے عوض فروخت کر دے جبکہ گندم ابھی اس کے قبضہ میں نہ آئی ہو تو ایسی صورت میں پہلے شخص نے دس ہزار کو بارہ ہزار کے عوض بیچا جو صریحاً سود ہے۔ کیونکہ گندم تو وقت مقررہ پر ملے گی۔ (واللہ اعلم)

[١٤٠٢]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

ایک اور سند سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے روایت ہے۔

[١٤٠٣]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا وہ غلہ کی بیع ہے جو قبضہ میں لیے بغیر

---

❶ صحيح: اخرجه النسائي، البيوع، باب بيع الطعام قبل أن يستوفى (٤٦٠٥)۔ واحمد: ٣/ ٤٠٣.

❷ اخرجه النسائي، البيوع، باب بيع الطعام قبل أن يستوفى (٤٦٠٦)۔ واحمد: ٣/ ٤٠٢، ٤٠٣۔ وصححه ابن الجارود (٦٠٢)۔ وابن حبان.

حَتَّى يُقْبَضَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلا مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ وَقَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالسَّابِعَ وَقَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. [1]

نہ کی جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے کہا، میں ہر چیز میں یہی ضابطہ سمجھتا ہوں۔

**فوائد**: ......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے مرفوع حدیث کے مطابق ہے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۴۰۰۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالرُّخْصَةِ فِي الْعَرَايَا

## [13]...... گیہوں کی جو کے بدلے اور کھجور کی کھجور کے بدلے بیع کی ممانعت اور بیع العرایا میں رخصت کا بیان

[١٤٠٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ:......

أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ))؟ فَقَالُوا: نَعَمْ. فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ. [2]

ابوعیاش زید نے بیان کیا کہ اس نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے گیہوں کے عوض جو کی بیع کرنے کے متعلق دریافت کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، ان دونوں میں سے بہتر کیا ہے؟ تو اس نے کہا، گیہوں، پھر انہوں نے اس سے روک دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خشک کھجوروں کو تر کھجوروں کے بدلے بیچنے کا سوال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تر کھجوروں خشک ہونے کے بعد کم ہوجاتی ہیں؟" تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (١٣٩٩)

[2] اخرجه ابوداود، البيوع، باب في الثمر بالتمر (٣٣٥٩)۔ والترمذي، البيوع، باب ماجاء في النهي عن المحاقلة والمزابنة (١٢٢٥)، وقال "حسن صحيح"۔ وابن ماجة، التجارات، باب بيع الرطب بالتمر (٢٢٦٤)۔ وصححه ابن الجارود (٦٥٧)۔ والحاكم: ٢/ ٣٨، ٣٩۔ والذهبي وابن حبان.

فوائد :...... ❶ "سلت" جو کے مشابہ غلہ کی ایک قسم ہے اس پر چھلکا نہیں ہوتا۔

❷ معلوم ہوا جو کو سلت کے عوض برابر برابر بیچنا جائز و درست نہیں کیونکہ اس میں اعلیٰ کا ادنیٰ سے تبادلہ ہے۔

❸ خشک کھجور کا تازہ کھجور سے باہم تبادلہ ممنوع ہے اگرچہ دست بدست اور برابر وزن سے ہی کیوں نہ ہو کیونکہ خشک اور تازہ کھجور بظاہر ہم وزن ہونے کے باوجود حقیقت میں ہم وزن نہیں ہیں کیونکہ تر کھجور خشک ہو جانے کے بعد وزن میں کم ہو جاتی ہے۔

[١٤٠٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب تک کھجور کے درخت کے پھل کا پک جانا ظاہر نہ ہو اس کی بیع سے منع فرمایا، اسی طرح خشک کھجوروں کی خشک کھجوروں کے بدلے بیع سے بھی منع فرمایا۔ عبداللہ نے بیان فرمایا کہ ہمیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے عرایا میں رخصت دی۔

فوائد :...... ❶ پھلوں کی پختگی اور صلاحیت ظاہر ہونے سے قبل ان کو بیچنا جائز نہیں کیونکہ ایسی صورت میں بہت سے مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر: ۱۴۱۶، ۱۴۱۹۔

❷ درخت پر لگی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اہل عرایا کے سوا کسی اور کے لیے بیچنا جائز نہیں ہے۔ (۳) امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قال مالك: العرية ان يعرى الرجل الرجل نخلة ثم يتأذى بدخوله عليه فرخص له ان يشتريها منه بتمر وقال ابن ادريس: العرية لا يكون الا بالكيل من التمر يدًا بيدٍ لا يكون بالجزاف."

"امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں عریہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنے باغ کا درخت عاریتاً دے پھر اس شخص کا باغ میں آنا جانا ناگوار معلوم ہو تو ایسی صورت میں عاریتاً دینے والا خشک کھجور کے عوض اپنا درخت خرید لے تو اس کے لیے جائز ہے۔"

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ عریہ کے لیے ضروری ہے کہ خشک کھجور کا وزن کر کے دست بدست دی جائے، دونوں

---

❶ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع المزابنة، وهى بيع التمر بالثمر...... الخ (٢١٨٣)، (٢١٩٩)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الافى العرايا (١٥٣٤)۔ (١٥٣٩).

طرف سے اندازہ درست نہیں۔ (صحيح بخاری، باب تفسير العرايا، قبل الحديث، ٢١٩٢)

[١٤٠٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ أَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: بِعْتُ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي بِمِائَةِ وَسْقٍ، إِنْ زَادَ فَلَهُمْ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا إِلا أَنَّهُ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا. ❶

اسماعیل الشیبانی یا ان کے علاوہ کسی اور نے بیان کیا کہ میں نے کھجور کے درختوں کے اوپر ہی کھجوروں کو سو وسق کے بدلے اس شرط پر بیچا کہ اگر زیادہ ہوں تو خریدار کی ہوں گی اور اگر (سو وسق سے) کم ہوئیں تو نقصان بھی اسی پر ہوگا۔ پھر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ آپ نے عرایا کی بیع میں اجازت دی۔

[١٤٠٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کے واسطہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ والے کے لیے رخصت دی کہ وہ کھجوروں کو اندازے سے بیچ دے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا شریعت میں اندازہ وتخمینہ لگانا جائز ہے بشرطیکہ اندازہ لگانے والا ایماندار ہو اور اپنے فن سے آگاہ ہو۔

❷ کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی رخصت پانچ یا اس سے کم وسق ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۱۴۰۸۔

[١٤٠٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. شَكَّ دَاوُدُ، قَالَ: خَمْسَةُ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی اجازت پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق میں دی ہے۔ داود رحمہ اللہ کو شک گزرا تو فرمایا: "پانچ وسق یا پانچ سے کم وسق۔"

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٤٤٣)۔ واحمد: ٢/ ١١۔ والطحاوى فى شرح معانى الآثار: ٤/ ٢٩۔ وابن ابى شيبة (٢٢٥٨١).

❷ اخرجه البخارى، البيوع، باب بيع المزابنة، وهى بيع التمر بالتمر...... الخ (٢١٨٨)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا فى العرايا (١٥٣٩).

❸ اخرجه البخارى، البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب او الفضة (٢١٩٠)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا فى العرايا (١٥٤١).

**فوائد** :...... ❶ معلوم ہوا اہل عرایا کے لیے پانچ وسق یا اس سے کم مقدار کا فروخت کرنا جائز ہے اس سے زیادہ درست نہیں۔

❷ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً اڑھائی کلو وزن کے برابر ہے۔

[١٤٠٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:......

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلا أَنَّهُ أَرْخَصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رَطْبًا . ❶

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کی خشک کھجور سے بیع کرنے سے منع فرمایا البتہ آپ نے عریہ کی بیع میں اجازت دی کہ انہیں اندازے سے بیچا جائے کہ عریہ والے اس کے عوض تازہ کھجوریں کھائیں۔

[١٤١٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ . وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلا أَنَّهُ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا . أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ . ❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچا جائے البتہ آپ ﷺ نے عرایا میں رخصت دی۔

**فوائد** :...... ❶ بیع مزابنہ ممنوع ہے تاہم ضرورت وحاجت رفع کرنے کی غرض سے بیع عرایا کی پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں اجازت دی گئی ہے۔

❷ بیع مزابنہ کی تفصیل کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۴۱۱۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ

## [14]...... مزابنہ، محاقلہ اور مخابرہ کی ممانعت کا بیان

[١٤١١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ

---

❶ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب أو الفضة (٢١٩١)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا في العرايا (١٥٤٠).

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب او الفضة (٢١٨٩)۔ ومسلم، البيوع، باب النهي عن المحاقله والمزابنة وعن المخابرة...... الخ (١٥٣٦).

وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ . وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا ، وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا . ❶

سے منع فرمایا، اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر، اور بیل پر لگے انگور کو خشک انگور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے۔

**فوائد**:...... ❶ درخت یا بیل پر لگے پھل کو اسی قسم کے خشک پھل کے بدلے بیچنا جس کی مقدار معلوم ہو مزابنہ کہلاتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔

❷ درخت یا بیل کے پھل کی مقدار چونکہ معین ومعلوم نہیں ہے اس لیے اس بیع سے منع کیا گیا ہے۔

❸ اہل عرایا کے لیے پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں درخت پر لگے پھل کو خشک پھل کے بدلے بیچنا جائز ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۰۴، ۱۴۰۸۔

[۱۴۱۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ . وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ . وَالْمُحَاقَلَةُ: اسْتِكْرَاءُ الأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ . ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ کی بیع سے منع فرمایا، مزابنہ، درخت کی کھجور کو توڑی ہوئی کھجور کے بدلے خریدنے کو کہتے ہیں اور محاقلہ، زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینے کو کہتے ہیں۔

[۱۴۱۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ . وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ . وَالْمُحَاقَلَةُ: اشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَسَأَلْتُ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الأَرْضِ بِالذَّهَبِ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ، درخت کی کھجوروں کو، ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے بدلے خریدنے کا نام ہے، اور محاقلہ، بالی کے اندر گیہوں کو صاف گیہوں کے عوض خریدنے کا نام ہے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

❶ اخرجه البخاری، البيوع، باب بيع المزابنة، وهى بيع التمر بالثمر...... الخ (۲۱۸۵)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا فى العرايا (۱۵۴۲).

❷ اخرجه البخاری، البيوع، باب بيع المزابنة، وهى بيع التمر بالثمر...... الخ (۲۱۸۶)۔ ومسلم، البيوع، باب كراء الارض (۱۵۴٦).

وَالْفِضَّةِ، فَقَالَ: لا بَأْسَ بِذَلِكَ. ❶

میں نے زمین کو کرایہ پر درہم و دینار کے عوض دینے کے متعلق دریافت کیا تو ابن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا، اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

**فوائد:** ...... ❶ بالیوں میں کھڑی کھیتی کو اسی جنس کے معلوم اور متعین غلہ کے عوض فروخت کرنے کا نام ''محاقلہ'' ہے۔ مثلاً گندم کے کھیت کے بدلے گندم فروخت کرنا وغیرہ جیسے کہ مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔

❷ زمین کو ٹھیکے اور کرائے پر دینے سے متعلق دیکھئے تفصیل حدیث نمبر: ١٤٦٦۔

[١٤١٤]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقِ حِنْطَةٍ. وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يَبِيعَ التَّمْرَ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ. وَالْمُخَابَرَةُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ محاقلہ، یہ ہے کہ آدمی بالی میں موجود گیہوں کو سو فرق (ایک پیمانہ کا نام ہے) صاف گیہوں کے عوض بیچے، اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درختوں پر موجود کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے سو فرق کے بدلے بیچے اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو تیسرے یا چوتھے حصے کے عوض بٹائی پر دے دے۔

**فوائد:** ...... ❶ زمین کے مالک اور کاشتکار کے درمیان پیداوار کے ثلث، ربع یا نصف پر معاملہ طے ہو جائے یہی ''مخابرہ'' ہے اور یہ مزارعت کا دوسرا نام ہے۔ اس کی جائز صورت یہ ہے کہ کل پیداوار میں حصہ مقرر کیا جائے اگر مالک مخصوص حصہ کی پیداوار لینے کی شرط عائد کرے تو یہ ممنوع ہے۔

❷ ضرورت سے زائد زمین کو بغیر کسی معاوضہ کے حاجت مند کاشتکاروں کو دینا زیادہ بہتر ہے اور یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

❸ زمین کو روپے پیسے کے عوض ٹھیکہ پر دینا بھی جائز ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ١٤٦٦۔

[١٤١٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ، فَلَا نَرَى بِذَلِكَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہم مخابرہ کرتے اور اس میں

---

❶ صحيح موصولًا: اخرجه ابوداود، البيوع، باب في التشديد في ذلك (٣٤٠٠)۔ وابن ماجة، التجارات، باب بيع المزابنة والمحاقلة (٢٢٦٧).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٤١٠)

بَـأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ نَهَـى عَنْهَا ، فَتَرَكْنَاهَا مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ . أَخْـرَجَ الْأَرْبَـعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ . ❶

حرج محسوس نہیں کرتے تھے، حتی کہ رافع رضی اللہ عنہ نے خیال ظاہر کیا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، تو ہم نے اس وجہ سے اس کو چھوڑ دیا۔

**فوائد** :...... ❶ مخابرہ جس سے شریعت نے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ زمین کا مالک زمین کے حصوں کو خاص کر کے ان کی آمدنی خود لینے کی شرط پر زمین کاشتکار کے حوالے کرے۔ جیسا کہ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"کـنـا اکثـر اهل المدينة حقلاً وكان احدنا يكرى ارضه فيقول: هذه قطعة لى وهذه لك فربما أخرجت ذه ولم تخرج ذه فنهاهم النبى ﷺ"

"ہمارے پاس مدینہ میں دوسرے لوگوں سے زیادہ زمین تھی اور جب ہم سے کوئی اپنی زمین جنس کے عوض کرایہ پر دیتا تو یہ شرط لگا لیتا کہ اس حصہ کی پیداوار میری ہوگی اور اس حصہ کی پیداوار تمہاری ہوگی۔ پھر کبھی ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار اچھی ہوتی جبکہ دوسرے حصہ کی پیداوار نہ ہوتی اس لیے نبی علیہ السلام نے اس طرح کے معاملہ سے منع فرما دیا۔"

(صحيح بخارى، كتاب الحرث والمزارعة، باب ما يكره من الشروط فى المزارعة، رقم: ٢٣٣٢)

❷ مطلق مزارعت پر زمین دینا اور مجموعی پیداوار سے متعین حصہ لینا ممنوع نہیں خود رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے یہی معاملہ فرمایا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

"ان رسول الله ﷺ أعـطـى خيبر اليهود على ان يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما يخرج منها"

رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں کھیتی باڑی کریں گے اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔"

(صحيح بخارى، كتاب الحرث والمزارعة، باب المزارعة مع اليهود، رقم: ٢٣٣١)

❸ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زہد و ورع کے معاملات میں بہت زیادہ محتاط تھے، نبی علیہ السلام کے فرامین کی تعمیل کے لیے ہر وقت مستعد رہتے اور مشتبہ امور میں بھی احتیاط سے کام لیتے۔

---

❶ اخـرجـه البخارى، الاجارة، باب اذا استأجر ارضًا فمات احدهما(٢٢٨٥)، (٢٢٨٦)۔ ومسلم، البيوع، باب كراء الارض (١٥٤٧)

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

## [15]...... پھلوں کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کی ممانعت کا بیان

[١٤١٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......
عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے پختہ ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

[١٤١٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......
عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا۔

[١٤١٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِنَحْوِهِ. ❸

ایک اور سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

[١٤١٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ......
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَرَّ)). وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ))؟ ❹

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو ''زہو'' سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، تو پوچھا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ''زہو'' کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائیں۔'' اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے، جب اللہ کے حکم سے پھلوں پر آسمانی آفت آ جائے تو تم

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٤٠٥)

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها (٢١٩٤)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الافى العرايا (١٥٣٤).

❸ اخرجه البخاري، الزكاة، باب من باع ثماره أو نخله او ارضه...... الخ (١٤٨٥)۔ ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر الا فى العرايا (١٥٣٤).

❹ اخرجه البخاري، البيوع، باب اذا باع الثمار قبل ان يبدو صلاحها...... الخ (٢١٩٨)، (١٤٨٨)۔ ومسلم، المساقاة، باب وضع الحوائج (١٥٥٥).

اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض لو گے؟"

**فوائد** :...... 1 معلوم ہوا پھلوں کے پکنے سے قبل ان کی بیع جائز نہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں کسی ایک فریق کے شدید نقصان کا اندیشہ ہے جس سے اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔

2 شریعت اسلامیہ کے دیے ہوئے اصولِ تجارت کا تقاضا ہے کہ بائع اور مشتری نقصان سے محفوظ رہیں اور ان کے معاملات برضا وخوشی طے پائیں۔

3 باغوں کے پھل جب کچے ہوتے ہیں تو سبز ہوتے ہیں آہستہ آہستہ جب وہ پکنے کے قریب آتے ہیں تو ان کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے اور اصل رنگت ظاہر ہو جاتا ہے جب کسی پھل کا اصل رنگ ظاہر ہو جائے تو اس کے ضائع ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اس لیے شریعت اسلامیہ نے پھل کے اصل رنگ کے ظاہر ہونے پر بیع کا حکم دیا ہے تاکہ خریدار نقصان سے محفوظ رہے۔

[١٤٢٠]...... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قِيلَ: وَمَا تَزْهُو؟ قَالَ: تَحْمَرُّ. 1

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کھجور کے درخت پر لگی کھجوروں کی بیع زہو سے پہلے منع فرمائی۔ ان سے پوچھا گیا، یہ زہو کیا ہے؟ تو فرمایا: "سرخ ہونا ہے۔"

[١٤٢١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ......

عَنْ عَمْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ. 2

عمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میووں کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفت سے بچ جائیں۔

[١٤٢٢]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ. قَالَ عُثْمَانُ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مَتَى

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میووں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ آفت کا ڈر جاتا رہے۔ عثمان نے کہا میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، یہ

1 انظر الحديث السابق برقم (١٤١٩)

2 صحيح موصولاً: اخرجه احمد: ٦/ ٧٠، ١٠٥، ١٠٦۔ والطحاوی فی شرح المعانی: ٤/ ٢٢۔ ومالك فی الموطأ البيوع، باب النهی عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها.

ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: طُلُوعَ الثُّرَيَّا. ❶

کون سا وقت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، پختگی کا ظاہر ہونا۔

**فوائد:** ...... ❶ پھل دار درخت پر جب پھول لگتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ پھل بہت زیادہ لگے گا لیکن بہت سارے پھول ہوا اور دیگر عوامل کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں پھر جب پھول سے پھل بنتے ہیں اور ان کا سائز ابھی چھوٹا ہوتا ہے تو آندھیوں کی وجہ سے بہت سا پھل ضائع ہو جاتا ہے حتی کہ جب پھل پکنے کے قریب آتا ہے تو اس وقت اس کے ضائع ہونے کے امکانات انتہائی کم ہوتے ہیں اور یہ اندازہ لگانا بھی آسان ہوتا ہے کہ پھل کتنی مقدار میں حاصل ہو پائے گا اس لیے نبی علیہ السلام نے پھلوں کو آفت سے محفوظ ہو جانے کے بعد بیچنے کا حکم دیا۔ سیدنا عطاء رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ آفت سے مراد وہ تمام ظاہری اسباب ہیں جو مال کو ضائع کر دیں مثلاً بارش، ژالہ باری، ٹڈی دَل، تیز ہوا آندھی یا آگ لگنا وغیرہ۔ (سنن ابو داود، کتاب الاجارہ، باب فی تفسیر الجالحة، رقم: ٣٤٧١)

❷ پھل کی صلاحیت اور پختگی ظاہر ہونے کے بعد بھی اگر کوئی آفت آجائے جس سے باغ یا فصل تباہ ہو جائے تو بیچنے والے کو چاہیے کہ قیمت وصول نہ کرے اور اگر قیمت وصول کر چکا ہو تو واپس کر دے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَـو بـعـت من أخيك ثمرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَا تَـأْخُـذُ مَالَ أَخِيْكَ بِغَيْرِ حق؟)) ''اگر تو اپنے بھائی کو پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے (جس سے پھل تباہ ہو جائے) تو اب تیرے لیے اس سے قیمت لینا حلال نہیں ہے (اگر تو لے گا) تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا ناحق مال لے گا؟''

(صحيح مسلم، كتاب المسافات، باب وضع الحوائج، رقم: ١٥٥٤)

[١٤٢٣]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَـنْ جَابِرٍ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ: أَخَصَّ جَابِرٌ النَّخْلَ أَوِ التَّمْرَ؟ قَالَ: بَلِ النَّخْلَ. وَلا نَرَى كُلَّ ثَمَرَةٍ إِلا مِثْلَهُ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میووں کو پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کیا جابر رضی اللہ عنہ نے کھجور کے درخت کو خاص کیا یا کھجوروں کو، تو انہوں نے کہا، بلکہ کھجور کے درخت کو، اور ہم ہر پھل کے لیے یہی اصول سمجھتے ہیں۔

❶ صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٣٠٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٩٢)۔ واحمد: ٢/ ٤٢، ٥٠۔ والطحاوي في شرح المعاني: ٤/ ٢٣.

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب او الفضة (٢١٨٩)، (٢٣٨١)۔ ومسلم، البيوع، باب النهي عن بيع الثمار قبل بدوصلاحها بغير شرط القطع (١٥٣٦).

[١٤٢٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا يُبْتَاعُ الثَّمَرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَسَمِعْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يَقُولُ: لَا يُبَاعُ الثَّمَرُ حَتَّى يُطْعَمَ. ❶

طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میووں کو پختہ ہونے سے پہلے نہ بیچا جائے۔ اور ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میووں کو نہ بیچا جائے یہاں تک کہ وہ کھائے جائیں (یعنی کھانے کے قابل ہو جائیں۔)

[١٤٢٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، أَظُنُّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ التَّمْرَ مِنْ غُلَامِهِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ، وَكَانَ لَا يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ غُلَامِهِ رِبًا. أَخْرَجَ الْعَشَرَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❷

ابومعبد سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کھجوروں کو اپنے غلام سے بیچتے ان کے کھائے جانے سے پہلے اور اس کو خریدنے والے اور اپنے غلام کے درمیان سود نہیں سمجھتے تھے۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ وَالْمُسَامَحَةِ فِي الْبَيْعِ

## [16]...... آفت سماوی کی صورت میں نقصان کی تلافی کرنے کا حکم اور بیع میں نرمی کا بیان

[١٤٢٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ، وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَثِيرًا فِي طُولِ مُجَالَسَتِي لَهُ مَا لَا أُحْصِي مَا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال تک درخت کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا اور آسمانی آفت کی صورت میں (جو نقصانات میوہ خریدنے والوں کو ہوں) ان کو مجرا دینے کا حکم دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سفیان رحمہ اللہ کو بہت دفعہ یہ حدیث

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٣٠٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٩٧)۔ وقد ثبت مرفوعًا عن ابن عمر اخرجه احمد: ٢/ ٦١، ٨٠۔ والنسائي، البيوع، باب بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحها (٤٥٢٦)۔ وعن ابن عباس، اخرجه احمد: ١/ ٢٤٩، ٣٥٧۔ والدارقطني: ٣/ ١٤، ١٥۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٣٧۔ وابن حبان.

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٣٠٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٩٨)۔ وعبدالرزاق (١٤٣٧٨)۔ وابن ابي شيبة (٢٠٠٣٤)، (٢٠٠٣٥).

سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ مِنْ كَثْرَتِهِ لا يُذْكَرُ فِيهِ: ((أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ))، لا يَزِيدُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ حُمَيْدٌ يَذْكُرُ بَعْدَ بَيْعِ السِّنِينَ كَلامًا قَبْلَ وَضْعِ الْجَوَائِحِ لا أَحْفَظُهُ وَكُنْتُ أَكُفُّ عَنْ ذِكْرِ وَضْعِ الْجَوَائِحِ؛ لأَنِّي لا أَدْرِي كَيْفَ كَانَ الْكَلامُ، وَفِي الْحَدِيثِ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. ❶

بیان کرتے سنا، وہ لمبا عرصہ جو میں ان کے ساتھ رہا انہوں نے یہ حدیث اتنی دفعہ بیان کی کہ میں شمار نہیں کرسکتا، جو میں نے اکثر انہیں بیان فرماتے سنا اس میں "امر بوضع الجوائح" نہیں ذکر کرتے تھے بلکہ ان النبی ﷺ نھی عن بیع السنین پر کچھ بھی زیادتی نہیں کرتے تھے، پھر بعد میں انہوں نے "امر بوضع الجوائح" بیان کیا تو سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا، حمید "بیع السنین" کے الفاظ کے بعد اور "وضع الجوائح" سے پہلے کوئی بات بیان کرتے تھے جسے میں یاد نہ رکھ سکا جس وجہ سے میں "وضع الجوائح" کے الفاظ کا ذکر کرنے سے رک جاتا، کیونکہ میں نہیں جانتا وہ کیسی بات تھی، اور اس حدیث میں ہے کہ آسمانی آفت کی صورت میں (خریدنے والوں کو) نقصان کا معاوضہ دینے کا حکم دیا۔

[١٤٢٧]..... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند سے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا آنے والے کئی سالوں کا پھل بیچ کر قیمت وصول کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ بات معلوم نہیں کہ آئندہ سالوں میں پھل ہوگا بھی یا نہیں یا ہوگا تو کتنا ہوگا۔ اس لحاظ سے یہ ایک قسم کی بیع غرر (دھوکے کی بیع) ہے اور ہر وہ بیع جس میں خریدی اور بیچی جانے والی اشیاء کی مقدار کا اندازہ ممکن نہ ہو دھوکے کی بیع ہے اور ایسی بیع منع ہے۔

❷ اگر خریدار کو آفات کی وجہ سے نقصان ہو تو بیچنے والے کو چاہیے کہ نقصان کی تلافی کرے اور خریدار کو رقم واپس کر دے مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۲۲۔

❶ اخرجه مسلم، المساقاة، باب وضع الجوائح (١٥٥٤).

❷ اخرجه مسلم، البيوع، باب النهى عن المحاقله والمزابنة، وعن المخابرة...... الخ (١٥٣٦).

[١٤٢٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ...... عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: ابْتَاعَ رَجُلٌ تَمْرَ حَائِطٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَجَهُ وَأَقَامَ عَلَيْهِ حَتَّى تَبَيَّنَ لَهُ النُّقْصَانُ، فَسَأَلَ رَبَّ الْحَائِطِ أَنْ يَضَعَ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ، فَذَهَبَتْ أُمُّ الْمُشْتَرِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَأَلَّى أَنْ لَا يَفْعَلَ خَيْرًا؟)) فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَبُّ الْمَالِ فَأَتَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ لَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. [1]

عمرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی نے باغ کی کھجوریں خریدیں اس نے ان کی دیکھ بھال کی حتی کہ اس کو نقصان ہوگیا تو اس نے باغ کے مالک سے کہا کہ وہ اسے رعایت دے تو اس نے قسم اٹھالی کہ وہ رعایت نہیں دے گا۔ پھر خریدار رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ سے یہ بات بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اچھا کام نہ کرنے کی قسم اٹھائی؟'' جب باغ کے مالک نے یہ بات سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! وہ اسی کے لیے ہے۔ (یعنی میں نے رعایت دے دی)

**فوائد**:...... ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت تھی اور اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ وہ آپ کی خواہشات کا بھی احترام کرتے اور ہر حال میں آپ کی اتباع اپنی دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے ضروری سمجھتے تھے۔

❷ کھیتی باڑی مشروع ہے۔ بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پیشہ سے منسلک تھے۔

❸ قسم توڑ دینے میں بہتری ہو تو قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کردینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''واذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فائت الذى هو خير وكفر عن يمينك''

''جب تم کوئی قسم کھاؤ اور پھر اس کے خلاف کو اس سے بہتر پاؤ تو وہی کرو جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔''

(بخاری، كفارات الايمان، باب الكفارة قبل الحنث وبعده، رقم: ٦٧٢٢، ومسلم، رقم: ١٦٥٢)

---

[1] اخرجه مسلم، المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين (١٥٥٧).

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ

## [17]......کئی سال تک کے لیے بیع کی ممانعت کا بیان

[١٤٢٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ. ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سال تک درخت کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا۔

[١٤٣٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند سے بھی جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

[١٤٣١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً. ❸

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو کئی سال تک کے لیے کھجور کے درختوں کی بیع سے منع فرمایا۔

[١٤٣٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً. ❹

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو کھجور کے درختوں کی کئی سال تک کے لیے بیع سے منع فرمایا۔

**فوائد**:......کسی باغ یا پھل کی کئی سالوں کے لیے پیشگی بیع درست نہیں مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر:١٤٢٦۔

[١٤٣٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ. ❺

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال تک کے لیے بیع سے منع فرمایا۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٤٢٦)

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٤٢٧)

❸ صحيح موقوفا: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٤٠٨)۔ وعبدالرزاق (١٤٣٣٠).

❹ انظر الحديث السابق برقم (١٤٣١)

❺ انظر الحديث السابق برقم (١٤٢٦)

[١٤٣٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الْمُزَارَعَةِ وَكَرْيِ الْأَرْضِينَ. ❶

ایک اور سند سے بھی جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ إِلَى الْعَطَاءِ وَالْأَنْدَرِ وَالدِّيَاسِ

## [18]...... مال دینے والے، اندر مقام اور اناج کوٹنے والے سے بیع کی ممانعت کا بیان

[١٤٣٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ......

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَبِيعُوا إِلَى الْعَطَاءِ وَلَا إِلَى الْأَنْدَرِ وَلَا إِلَى الدِّيَاسِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❷

عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وظیفے (یعنی تنخواہ) تک، فصل سے غلہ نکل آنے تک اور غلہ فروخت ہوجانے تک (کے ادھار پر) خرید وفروخت نہ کرو۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهَا

## [19]...... کھجور کے نامعلوم وزن والے ڈھیر کے بیچنے کی ممانعت کا بیان

[١٤٣٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❸

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے نامعلوم وزن والے ڈھیر کو، اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو، بیچنے سے منع فرمایا۔

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم (١٤٢٧)

❷ اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی: ٦/ ٢٥۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ ٣٥٨٥۔ وعبدالرزاق، رقم: ١٤٠٦٦۔ وابن ابی شیبۃ ٢٠٢٤٢، ٢٠٢٤٣.

❸ اخرجہ مسلم، البیوع، باب تحریم بیع صبرۃ التمر المجھولہ القدر بتمر (١٥٣٠).

فوائد : ...... ❶ معلوم ہوا کھجوروں کے ڈھیر کو متعین و معلوم وزن کی کھجوروں سے بیچنا جائز نہیں۔

❷ ہم جنس اشیاء کا باہم تبادلہ برابری کی بنیاد پر درست ہے چونکہ مذکورہ بالا صورت میں ڈھیر کی کھجوروں کے معلوم وزن والی کھجوروں سے کم یا زیادہ ہونے کا احتمال موجود ہے اس لیے ایسی بیع سے منع کر دیا گیا۔

❸ ایک جنس کا دوسری جنس سے کمی، بیشی کے ساتھ تبادلہ درست ہے۔

❹ اناج کا ڈھیر بغیر ماپے اور تولے اندازے کے ساتھ قیمتاً خریدنا جائز ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں میں نے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا لوگ سواروں سے اناج کے ڈھیر خریدا کرتے تھے۔

(صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، رقم: ١٥٢٥ - بخاری، رقم: ٢١٣٧)

## بَابُ السَّلَفِ الْمَضْمُونِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

## [20]...... اس طے شدہ بیع سلف کا بیان جس میں معیاد مقرر ہو

[١٤٣٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الأَعْرَجِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ السَّلَفَ الْمَضْمُونَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَأَذِنَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ [البقرة: ٢٨٢]. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ مقررہ میعاد تک طے شدہ بیع سلف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جائز قرار دیا اور اس میں اجازت بھی دی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: ''اے ایمان والو! جب تم مقررہ مدت تک آپس میں قرض کا معاملہ کرو۔'' (البقرۃ: ۲۸۲)

فوائد : ...... ❶ وہ بیع جس میں قبل از وقت رقم ادا کر دی جائے اور مال کی مقدار، وزن، ماپ اور کوالٹی معلوم ہو اور مال متعین مدت پر مہیا کرنے کی شرط ہو اور یہ ذمہ داری فروخت کرنے والے پر ہو ''بیع سلف'' (سلم) کہلاتی ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔

❷ اگر رقم بعد میں دی جائے اور مال پہلے وصول کر لیا جائے تو یہ بھی بیع سلم ہی ہے اور جائز ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور (اس کے بدلے) اپنی لوہے کی زرہ گروی رکھی۔ (صحيح بخاری، كتاب السلم، باب الكفيل في السلم، رقم: ٢٢٥١)

❸ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے معلوم ہوا اگر فروخت کرنے والا چیز کی فراہمی کی ذمہ داری لے اور مدت بھی

❶ اخرجه عبدالرزاق، رقم: ١٤٠٦٤ - والبيهقي: ٦/ ١٩، ١٨ - وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٥٥٨) - ابن ابی شيبة (٢٢٣١٢) - وصححه الحاكم: ٢/ ٨٦.

متعین ہو تو بیع سلم جائز ہے اور یہی "اذا تداینتم بدین الی اجلٍ مسمّی" کا تقاضا ہے۔

4 معلوم ہوا ادھار لین دین جائز ہیں۔

[١٤٣٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ، وَرُبَّمَا قَالَ: وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: ((مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)). قَالَ: فَحَفِظْتُهُ كَمَا وَصَفْتُ مِنْ سُفْيَانَ مِرَارًا. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ ایک اور دو سال تک کھجوروں میں بیع سلم کرتے تھے، اور بعض دفعہ تین کا لفظ بھی بولا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیع سلم کرے اسے چاہیے کہ مقررہ پیمانے اور مقررہ وزن کے ساتھ، مقررہ مدت کے لیے کرے۔" امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس طرح میں نے حدیث بیان کی اسی طرح میں نے سفیان رحمہ اللہ سے کئی بار سن کر یاد کی۔

**فوائد**:...... 1 معلوم ہوا بیع سلف یا سلم قبل از اسلام رائج تھی اور نبی علیہ السلام نے اس کی توثیق فرمائی۔

2 بیع سلف کے لیے وزن اور مدت کا مقرر ہونا ضروری ہے بصورت دیگر یہ بیع بہت سی خرابیوں کا باعث بن سکتی ہے۔

[١٤٣٩]...... أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُهُ، عَنْ سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ كَمَا قُلْتُ، وَقَالَ فِي الْأَجَلِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. ❷

مجھے اس نے بتایا، جس کی میں تصدیق کرتا ہوں، اس نے سفیان سے روایت کیا اور اسی طرح فرمایا جس طرح میں نے کہا اور مدت کے متعلق فرمایا: کہ "مدت معلوم ہو۔"

[١٤٤٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینہ والے ایک، دو اور تین سال تک کھجوروں میں بیع سلم کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیع سلم کرے تو وہ مقررہ پیمانے، مقررہ وزن اور مقررہ مدت تک کرے۔

---

❶ اخرجه البخاری، البیوع، باب السلم فی وزن معلوم (٢٢٤٠)۔ ومسلم، المساقاة، باب السلم (١٦٠٤).

❷ ............

وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ أَوْ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالرَّابِعَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

## بَابٌ مِنْهُ

## [21]......اسی مسئلہ کا بیان

[١٤٤١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ شَيْئًا إِلَى أَجَلٍ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلُهُ. ❷

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایک آدمی ایسی چیز ایک مقررہ مدت تک کے لیے بیچے جس کی اصل اس کے پاس نہیں۔

**فوائد**: ...... مذکورہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ اس شخص سے بھی بیع سلم جائز ہے جس کے پاس اصل مال موجود نہ ہو جیسا کہ محمد بن ابی مجالد بیان کرتے ہیں مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں گیہوں کی بیع سلم کس طرح کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم شام کے کاشتکاروں کے ساتھ گندم، جو اور زیتون کے مقررہ وزن اور مقررہ مدت کے لیے سودا کرتے تھے۔ محمد بن ابی مجالد کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ صرف اسی شخص سے سودا کرتے جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا، تو انہوں نے کہا ہم اس سے متعلق ان سے نہیں پوچھتے تھے۔ محمد بن ابی مجالد کہتے ہیں اس کے بعد ان دونوں (صحابہ) نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے یہی بات دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ مبارک میں بیع سلف کرنے اور ہم یہ نہیں پوچھا کرتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب السلم، باب السلم الی من لیس عندہ اصلٌ، رقم: ٢٢٤٤، ٢٢٤٥)

معلوم ہوا بیع سلم ہر شخص سے درست ہے بشرطیکہ وزن و مدت کا تقرر ہو اور فروخت کرنے والا فراہمی کی ذمہ داری

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم (١٤٣٨)

❷ اسنادہ ضعیف، لضعف شیخ الشافعی، اخرجہ البیہقی: ٦/ ٢٠۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (٣٥٧١)۔ وابن ابی شیبۃ (٢٠٤٧٤).

لے۔ واللہ اعلم

[١٤٤٢]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. ❶

ایک اور سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

[١٤٤٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَهُ طَعَامًا وَبَعْضَهُ دَنَانِيرَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: یہ بات عام ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو دینار دے کر اس سے غلہ لے لے۔

## بَابُ السَّلَفِ فِي الْوَرِقِ

## [22]...... چاندی میں بیع سلم کرنے کا بیان

[١٤٤٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ...... عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ سَلَّفَ فِي سَبَائِكَ، قَالَ الرَّبِيعُ: سَبَائِكَ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ، وَكَرِهَ ذَلِكَ. وَقَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى لِأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِأَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنْهُ، وَلَوْ بَاعَهَا مِنْ غَيْرِ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ بِبَيْعِهِ بَأْسٌ. ❸

قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے ایک آدمی پوچھ رہا تھا ایک ایسے آدمی کے متعلق جس نے کپڑوں میں بیع سلم کی اور ان کا مالک بننے سے پہلے انہیں بیچنا چاہا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو چاندی کو چاندی کے عوض بیچنے کی طرح ہے اور اس بیع کو ناپسند کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا، ہمارے خیال میں چونکہ اس نے اسی آدمی کو جس سے بیع کی تھی زیادہ قیمت پر بیچنا چاہا، (اس لیے ناپسند کیا) اور اگر جس سے مال خریدا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو بیچا جائے تو اس بیع میں حرج نہیں ہے۔

---

❶ اسناده ضعيف، لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٦/ ٢٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٥٧١).

❷ اسناده قوي: اخرجه البيهقي: ٦/ ٤٧۔ وعبدالرزاق (١٤١٠١)، (١٤١٠٢)۔ وابن ابي شيبة: (١٩٩٨١)، (١٩٩٨٢).

❸ اسناده صحيح: اخرجه مالك في الموطأ، البيوع، باب السلف في العروض.

فوائد :...... ❶ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ کسی بھی چیز کو مکمل قبضہ میں کیے بغیر فروخت کرنا درست نہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۹۹۔

❷ چاندی کی سے چاندی کی، بیشی کے ساتھ اور ادھار بیع درست نہیں۔

❸ اکثر علماء کے نزدیک اسباب میں بھی بیع سلف (سلم) جائز ہے۔ (واللہ اعلم)

[١٤٤٥]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ:......

أَنَّـهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لا نَرَى فِي السَّلَفِ بَأْسًا لِلْوَرِقِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْوَرِقِ نَقْدًا. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ”ہم چاندی کی چاندی کے بدلے نقداً بیع سلم میں حرج نہیں سمجھتے۔“

[١٤٤٦]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَـنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُجِيزُهُ.

أَخْـرَجَ الأَوَّلَ فِـي كِتَـابِ اخْتِـلافِ مَـالِكٍ وَالشَّـافِـعِـيِّ، وَالثَّـانِـيَ وَالثَّـالِـثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❷

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو جائز قرار دیتے تھے۔

## بَابُ اسْتِسْلافِ الْحَيَوَانِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ

## [23]...... جانور قرض پر لینے اور اچھے انداز سے قرض کی ادائیگی کا بیان

[١٤٤٧]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَـنْ أَبِـي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّـمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ إِيَّاهُ. ❸

ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے اونٹ قرض لیا، پھر آپ کے پاس زکوۃ کے اونٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس آدمی کا اونٹ واپس کر دینے کا حکم دیا۔

[١٤٤٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

---

❶ اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٦/ ١٩- وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٥٦٠).

❷ اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٦/ ١٩- وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٥٦١).

❸ اخرجه مسلم، البيوع، باب جواز اعتراض اقتراض الحيوان و استحباب توفيته خيرًا مما عليه (١٦٠٠).

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلُ الصَّدَقَةِ، قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). ❶

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا، پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے۔ ابورافع نے کہا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اس آدمی کا اونٹ واپس کردوں، جب میں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے عمدہ رباعی اونٹ کے سوا اور اونٹ نہیں ملتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہی دے دو، لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔''

**فوائد** :...... ❶ معلوم ہوا جانوروں میں بھی بیع سلف جائز ہے۔

❷ قرض ادا کرنے والا اپنی خوشی سے قرض دینے والے کو زیادہ یا بہتر مال دے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پہلے سے یہ شرط طے نہ ہو۔

❸ بلا شرط اگر قرض دینے والے کو مال زیادہ دیا جائے تو یہ احسان ہے اور یہ اللہ کے فرمان: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (الرحمٰن: ٦٠) میں شامل ہے۔

❹ رباعی سے مراد وہ اونٹ ہے جس کے دودھ کے چار دانت ٹوٹ چکے ہوں۔

❺ مذکورہ حدیث نبی علیہ السلام کے خلق عظیم کی بھی واضح دلیل ہے اللہ ہر مسلمان کو اخلاق حسنہ عطا فرمائے۔ آمین۔

❻ قرض کی ادائیگی کے لیے دوسروں کو وکیل بنانا جائز ہے۔

❼ قرض خواہ اپنے قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

❽ قرض لینے والے کو چاہیے بہتر سے بہتر انداز میں قرض واپس کرے۔

❾ قرض کی وصولی میں نرمی کا مظاہر کرنا یا قرض کو بالکل معاف کر دینا انتہائی افضل عمل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

(البقرة: ٢٨٠)

''اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور اگر تم صدقہ کردو تو یہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔''

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم (١٤٤٧)

[۱۴۴۹]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

## بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مُتَفَاضِلًا

## [24]......حیوان کی حیوان کے بدلے اضافے کے ساتھ بیع کا بیان

[۱۴۵۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَمْ يَسْمَعْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِعْهُ))، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ: أَعَبْدٌ هُوَ أَوْ حُرٌّ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک غلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کرنے پر بیعت کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معلوم نہ کیا کہ وہ غلام ہے کہ اتنے میں اس کا مالک اسے لینے آ گیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو بیچ دو۔'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے اس وقت تک بیعت نہ کی جب تک کہ یہ نہ پوچھ لیا کہ کیا وہ غلام ہے یا آزاد۔

**فوائد**:...... ❶ غلاموں اور مویشیوں کی خرید وفروخت تبادلے کی صورت میں کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے یعنی ایک عمدہ اونٹ کے بدلے دو ادنیٰ قسم کے اونٹ خریدنا درست ہے۔

❷ غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ہجرت نہیں کر سکتا۔

❸ علم غیب صرف اللہ رب العزت کے پاس ہے نبی علیہ السلام عالم الغیب نہ تھے۔

❹ غذائی اجناس کا باہمی تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ درست نہیں۔ دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۹۱، ۱۳۹۴۔

[۱۴۵۱]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ أَخْبَرَهُ......

---

❶ اخرجه البخاری، الوكالة، باب وكالة الشاهد والغائب جائزة (۲۳۰۵)۔ ومسلم، البيوع، باب جواز اقتراض الحيوان، واستحباب...... الخ (۱۶۰۱).

❷ اخرجه مسلم، البيوع، باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه، متفاضلا (۱۶۰۲).

أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي تَمِيمٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُصَدِّقًا لَهُ فَجَاءَ بِظَهْرٍ مُسِنَّاتٍ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَبِيعُ الْبَكْرَيْنِ وَالثَّلَاثَ بِالْبَعِيرِ الْمُسِنِّ يَدًا بِيَدٍ، وَعَلِمْتُ مِنْ حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الظَّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَذَلِكَ إِذَنْ)). ❶

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام زیاد بن ابی تمیم نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک صحابی کو صدقہ اکٹھا کرنے کے لیے بھیجا تو وہ سواری والے دوندے اونٹ لے آئے، جب نبی ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''تو خود بھی تباہ ہو گیا اور (دوسروں کو بھی) تو نے ہلاک کر دیا۔'' اس پر اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں دو اور تین اونٹوں کو ایک دوندے اونٹ کے عوض نقد و نقد بیچتا تھا اور میں نبی ﷺ کی سواری والے اونٹوں کی ضرورت کو جانتا تھا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تب ٹھیک ہے۔''

[١٤٥٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ، قَالَ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک اونٹ کے عوض دو اونٹوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: بعض دفعہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔

[١٤٥٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عُصَيْفِيرًا بِعِشْرِينَ بَعِيرًا إِلَى أَجَلٍ. ❸

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک اونٹ جس کا نام عصیفیر تھا کو بیس اونٹوں کے عوض ایک مدت تک کے لیے بیچا۔

[١٤٥٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعِ

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله ولعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٣٥٧٩)۔ وعبدالرزاق (١٤١٤٥).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٨٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٥٧)۔ وعبدالرزاق (١٤١٤٠)۔ والبخاري تعليقًا قبل الحديث (٢٢٢٨).

❸ اسناده ضعيف لانقطاعه فان الحسن بن محمد لم يسمع من على بن ابى طالب: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٨٨، ٢٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٥٨)۔ وعبدالرزاق (١٤١٤٢).

أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ. ❶

سواری کے لیے چار اونٹوں کے بدلے میں خریدا تھا، جس کے متعلق یہ طے ہوا تھا کہ وہ مقام ربذہ میں انہیں دے گا۔

**فوائد:** ...... ❶ معلوم ہوا جانور کو جانور کے بدلے کمی بیشی اور ادھار کے ساتھ بیچنا جائز ہے۔

❷ خرید و فروخت کے وقت جائز شروط لگانا درست ہے۔

❸ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۵۰۔

[۱۴۵۵]...... وَبِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ بِالرَّبَذَةِ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالسَّادِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❷

اسی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ انہوں نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے عوض خریدا جس کے متعلق طے تھا کہ وہ مقام ربذہ میں دیں گے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ

## [25]...... جانور کو گوشت کے بدلے بیچنے کی ممانعت کا بیان

[۱۴۵۶]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدْتُ جَزُورًا قَدْ جُزِرَتْ فَجُزِّئَتْ أَجْزَاءً، كُلُّ جُزْءٍ مِنْهَا بِعَنَاقٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ مِنْهَا جُزْءًا، فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَاعَ حَيٌّ بِمَيِّتٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ، فَأُخْبِرْتُ عَنْهُ خَيْرًا. ❸

قاسم بن ابو بزہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ آیا تو میں نے اونٹوں کو ذبح شدہ پایا، اور ان کے گوشت کے حصے بھی ہو چکے تھے، ہر ایک جز بکری یا بھیڑ کے ایک سال کے بچہ کے برابر تھا۔ میں نے ان میں سے ایک حصہ خریدنا چاہا تو مدینہ والوں میں سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو مردہ کے عوض بیچنے سے منع فرمایا۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے اس آدمی کے

❶ اسناده صحیح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٨٨، ٢٢۔ وابن ابی شيبة ٢٠٤٢٢١۔ ومالك في الموطأ، البيوع، باب ما يجوز من بيع الحيوان بعضه ببعض والسلف فيه والبخاری تعليقًا قبل الحديث، رقم: ٢٢٢٨.

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٤٥٤)

❸ اسناده ضعيف لتضعف مسلم بن خالد ولعنعة ابن جريج ولجهالة من حدث القاسم: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٦٦، ٢٩٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٧٩)۔ والبغوی (٢٠٦٧).

متعلق پوچھا تو مجھے اس کے بارے میں اچھا تعارف کروایا گیا۔

[١٤٥٧]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصَّرْفِ. ❶

ابن عباس کے واسطہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جانور کو گوشت کے بدلے بیچنا ناپسند کیا ہے۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الصُّوفِ عَلَى ظَهْرِ الْغَنَمِ وَاللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا

## [26]...... بکریوں پر موجود اون اور تھنوں میں موجود دودھ کو بیچنے کی مکروہیت کا بیان

[١٤٥٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الصُّوفِ عَلَى ظَهْرِ الْغَنَمِ، وَاللَّبَنَ فِي ضُرُوعِ الْغَنَمِ إِلَّا بِكَيْلٍ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بکریوں پر موجود اون کی بیع اور بکریوں کے تھنوں میں موجود دودھ کی پیمانے کے بغیر بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

## بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْابْتِيَاعِ وَالْبَيْعِ

## [27]......خرید وفروخت میں وکیل مقرر کرنے کا بیان

[١٤٥٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ......

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ شَاةً أَوْ أُضْحِيَةً، فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا

عروہ بن جعد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا تا کہ وہ آپ کے لیے ایک بکری خرید کر لائیں، تو انہوں نے آپ کے لیے (اس دینار سے) دو بکریاں

---

❶ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٩٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٣٨٠)۔ وعبدالرزاق (١٤١٦٥).

❷ اسناده قوي بشواهد: اخرجه البيهقي: ٥/ ٣٤٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٥٠٩)۔ وعبدالرزاق (١٤٣٧٤)۔ وابن ابي شيبة (٢٠٥٠٠)۔ (٢١٩٠٥).

بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ. ❶

خریدیں، پھر ایک بکری ایک دینار کی بیچ کر آپ ﷺ کو دینار بھی واپس کر دیا اور بکری بھی دی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے تجارت میں برکت کی دعا کی، پھر ان کا حال یہ تھا کہ اگر وہ مٹی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہو جاتا۔

[١٤٦٠]...... قَالَ: وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ فَوَصَلَهُ وَيَرْوِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ أَوْ مَعْنَاهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرُّهُونِ وَالْإِجَارَاتِ. ❷

ایک اور سند سے بھی یہی سابقہ قصہ یا اس کے ہم معنی عروہ بن ابوالجعد کے واسطہ سے مروی ہے۔

**فوائد** :...... ❶ خرید وفروخت میں وکالت جائز ہے۔

❷ وکیل کے لیے موکل کے معاملات میں مفید تصرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ موکل نے اسے تصرف سے منع نہ کیا ہو۔

❸ جب وکیل یا کوئی اور آدمی کسی کام میں معاونت کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور اس کے لیے دعائے خیر کرنی چاہیے۔

## بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ

## [28]......شراب کی بیع کے حرام ہونے کا بیان

[١٤٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ...... عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا؟)). فَقَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ. فَقَالَ: ((بِمَ

ابن وعلہ المصری سے روایت ہے کہ اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگوروں سے نچوڑی جانے والی شراب کے متعلق پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کا ایک مشکیزہ ہدیہ دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس آدمی نے کہا، نہیں۔ ایک آدمی نے اس کے

❶ اخرجه البخاري، المناقب، باب (٣٦٤٢).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٤٥٩)

سَارَرْتَهُ))؟ فَقَالَ: أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)). فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا. ❶

پاس سرگوشی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس سے کیا سرگوشی کی؟'' تو اس نے کہا میں نے اسے اس کو بیچنے کا کہا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔'' پھر اس نے دونوں مشکیزے کھولے یہاں تک کہ وہ خالی ہو گئے (یعنی شراب بہا کر ضائع کر دی۔)

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا شراب پینا اور اس کا کاروبار دونوں چیزیں حرام ہیں۔

❷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی علیہ السلام کو بطور تحفہ مختلف اشیاء دیتے رہتے تھے۔

❸ حرام چیز کا تحفہ لینا اور دینا درست نہیں۔

❹ تین سے زائد آدمیوں کی موجودگی میں سرگوشی کرنا جائز ہے۔

❺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتباع نبوی ﷺ کے جذبہ صادقہ سے سرشار تھے کہ جیسے ہی صحابی کو معلوم ہوا شراب کا پینا اور بیچنا حرام ہے فوراً ساری شراب بہا دی۔ اللہ رب العزت ہمیں بھی عامل بالحدیث بنائے۔ آمین

[١٤٦٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ خَمْرًا. فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا بَاعَ الْخَمْرَ، أَمَا عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا)). ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ایک آدمی نے شراب بیچی ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے کہ ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچا۔''

فوائد :...... ❶ شراب سے متعلق ہر قسم کا کاروبار ممنوع ہے۔

❷ شراب کو بطور دوا استعمال کرنا یا ایسی ادویات کو فروخت کرنا جن میں شراب موجود ہو نا جائز و حرام ہے۔

❸ محرمات منصوصہ کو حیلوں، بہانوں سے حلال بنانے کی کوشش کرنا انتہائی قبیح فعل ہے۔

❹ شرعی احکام میں حیلے، بہانوں کے ذریعہ ردوبدل کرنا یہودیوں کا کام ہے مگر افسوس کتب فقہ میں مستقل طور پر

---

❶ اخرجه مسلم، المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، (١٥٧٩).

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه (٢٢٢٣).

''کتاب الحیل'' موجود ہے جس میں حیلوں سے کام نکالنے کے گر بتائے گئے ہیں اللہ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں شریعت پر بغیر حیلوں کے چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

5 معلوم ہوا یہود پر چربی حرام تھی انہوں نے حیلہ کر کے اسے اپنے لیے حلال قرار دے لیا جس کی وجہ سے وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوئے۔

[١٤٦٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالُوا: إِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ تَمْرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ، فَنَعْصِرُهُ خَمْرًا فَنَبِيعُهَا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنِّي أُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتَهُ وَمَنْ يَسْمَعُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَنِّي لَا آمُرُكُمْ بِبَيْعِهَا وَلَا تَبْتَاعُوهَا وَلَا تَعْصِرُوهَا وَلَا تَسْقُوهَا؛ فَإِنَّهُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عراقیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا، ہم کھجوروں اور انگوروں کو خریدیں گے پھر ہم شراب نچوڑ کر اسے بیچیں گے۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور انسانوں، جنوں میں سے جو کوئی بھی سن رہا ہے اسے تمہارے اوپر گواہ بناتا ہوں کہ نہ میں تمہیں یہ بیچنے کا حکم دیتا ہوں نہ خریدنے کا نہ نچوڑنے کا اور نہ ہی پلانے کا، کیونکہ یہ گندگی شیطانی عمل ہے۔

**فوائد**: ...... معلوم ہوا شراب خریدنا، بیچنا، بنانا، پینا، پلانا سب کام ممنوع ہیں۔ مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۶۱، ۱۴۶۲۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

## [29]...... کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کا نذرانہ لینے سے ممانعت کا بیان

[١٤٦٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. ❷

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کا نذرانہ لینے سے منع فرمایا۔

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٨٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٠٧).

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب ثمن الكلب (٢٢٣٧)۔ ومسلم، المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب، وحلوان الكاهن...... الخ (١٥٦٧).

[١٤٦٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا كُرِهَ بَيْعُ الْكِلابِ الضَّوَارِي وَغَيْرِ الضَّوَارِي لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالثَّانِيَ وَقَوْلَ مَالِكٍ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کا نذرانہ لینے سے منع فرمایا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا بے شک شکاری اور غیر شکاری کتوں کی بیع اس لیے مکروہ کی گئی کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت سے منع کیا ہے۔

**فوائد**:...... (1) اس حدیث میں مطلق کتے کی بیع سے منع کیا گیا ہے لیکن وہ کتے جن کو رکھنے کی اجازت ہے ان کی خرید و فروخت بھی جائز ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بلی اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا سوائے شکاری کتے کے۔ (سنن نسائی، کتاب الصید، باب الرخصة فی ثمن الصید، رقم: ٤٣٠٠۔ صحیح سنن نسائی رقم: ٤٦٨٢۔ السلسلة الصحیحة، رقم: ٣٤٨٠)

(2) عہد جاہلیت میں لوگ اپنی لونڈیوں سے بالجبر زنا کا پیشہ کرواتے اور اس کام پر اجرت حاصل کرتے اسلام نے اس مکروہ فعل سے سختی کے ساتھ روکا اور ایسی آمدن کو حرام قرار دیا اسلام میں زنا حرام ہے، خواہ بالجبر ہو یا دوستی اور محبت کے نام پہ باہمی رضا مندی سے کیا جائے۔ زنا کی صورت میں حاصل ہونے والی آمدنی اجرت ہو یا تحفہ کی صورت میں وہ بھی حرام ہے۔

(3) جو لوگ مستقبل میں واقع ہونے والے امور سے متعلق آگاہی دیں اور قسمت کے احوال بتائیں انہیں کاہن و نجومی کہا جاتا ہے۔ عرب میں بے شمار لوگ کہانت کے پیشہ سے وابستہ تھے آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں، ان کا پیشہ بھی حرام ہے ان کو شرینی پیش کرنا اور ان کو دی گئی شرینی سے کھانا درست نہیں۔

(4) کاہن و نجومی کے پاس جانا اس سے فال نکلوانا، مستقبل کے احوال جاننا یا ان کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنا سب ممنوع اور کبیرہ گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من اتی عرّافا فسأله عَنْ شیءٍ لم تقبل له صلاةٌ

[1] انظر الحدیث الذی قبله برقم (١٤٦٤)

أربعين ليلة" جس نے کسی کاہن و نجومی کے پاس جا کر کچھ دریافت کیا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔

(صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم الكهانة واتيان الكهان، رقم: ٢٢٣٠)

## بَابُ كِرَى الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

## [30]......زمین کو سونے اور چاندی کے عوض ٹھیکہ پر دینے کا بیان

[١٤٦٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ: أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. ❶

حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہ اس نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو ٹھیکہ پر دینے سے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو ٹھیکہ پر دینے سے منع کیا ہے۔ پھر پوچھا، کیا سونے اور چاندی کے عوض (منع فرمایا ہے)؟ فرمایا اگر سونے اور چاندی کے عوض ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

**فوائد:**...... ❶ معلوم ہوا زمین کو متعین رقم کے عوض ٹھیکے پر دینا جائز ہے۔

❷ اگر زمیندار زمین کا خاص حصہ اپنے لیے مقرر کرے اور اس کی فصل کے عوض زمین کرائے پر دے تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۱۴، ۱۴۱۵۔

[١٤٦٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. ❷

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے زمین کو سونے اور چاندی کے عوض کرایہ پر لینے کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[١٤٦٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ شَبِيهًا بِهِ. ❸

ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے اپنے باپ کے واسطہ سے سابقہ

❶ اخرجه البخاري، الحرث والمزارعة، باب ما يكره من الشروط في المزارعة (٢٣٢٢)۔ ومسلم، البيوع، باب كراء الارض بالذهب والورق (١٥٤٧).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٦/ ١٣٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٧١٧)۔ وعبدالرزاق (١٤٤٤٤)، (١٤٤٦٢)۔ وابن ابي شيبة (٢٢٤٢٦)، (٢٢٤٣٤).

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٦/ ١٣٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٧١٨)۔ وعبدالرزاق (١٤٤٤٥)۔ وابن ابي شيبة (٢٢٤٢٨).

حدیث سے ملتی جلتی بات مروی ہے۔

[١٤٦٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ سَالِمٍ بِمِثْلِهِ. ❶

سالم رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[١٤٧٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ عَلَى الَّذِي يُكْرِيهِ أَرْضَهُ أَلَّا يَعُرَّهَا، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدَعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْكِرَى. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الرُّهُونِ وَالإِجَارَاتِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الدَّعَاوِي وَالْبَيِّنَاتِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان سے کوئی ان کی زمین کرایہ پر لیتا تو وہ یہ شرط عائد کرتے کہ وہ (زمین میں) کھاد نہیں ڈالے گا اور یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے زمین کو کرایہ پر دینے کا معاملہ چھوڑ دینے سے پہلے کی بات ہے۔

## بَابُ الْمُسَاقَاةِ

## [31]......مساقات کا بیان

[١٤٧١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْيَهُودِ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: ((أُقِرُّكُمْ عَلَى مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ عَلَى أَنَّ الثَّمَرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ. ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي. ❸

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو یہودیوں سے کہا: ''میں تمہیں اس حکم پر یہاں رہنے دیتا ہوں جس پر اللہ نے تمھیں ٹھہرایا ہے اور وہ یہ کہ میوے ہمارے اور تمہارے درمیان برابر تقسیم ہوں گے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے اور وہ میووں کا اندازہ لگا کر تقسیم کرتے پھر ان سے کہتے، انتخاب کا اختیار تمہیں ہے۔

**فوائد**:...... ❶ مساقات مزارعت ہی کی ایک قسم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ مزارعت زمین میں فصلوں کی

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٦/ ١٣١، ١٣٣ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٧٢٧)۔ وعبدالرزاق (١٤٤٤٤)۔ وابن ابي شيبة (٢٢٤٢٨)، (٢٢٤٣٠).

❷ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٦/ ١٣٩ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له ٣٧٣٢ ـ وابن ابي شيبة ٢٢٣٥٦ .

❸ صحيح موصولا: اخرجه البيهقي: ٦/ ١١٥ ـ من طريق ابن المسيب عن ابي هريرة: والبخاري، الحرث والمزارعة، باب المزارعة مع اليهود (٢٣٣١)۔ عن ابن عمر بمعناه .

صورت میں ہوتی ہے جبکہ مساقات درختوں میں کہ درختوں کا مالک کسی دوسرے انسان کو درخت اس شرط پر دے کہ وہ ان کا خیال رکھے انہیں پانی دے اور پیداوار ہونے پر مالک اور نگرانی کرنے والا دونوں شریک ہوں۔

2 معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے فتح خیبر کے بعد خیبر کے یہودیوں کو زمینوں میں محنت ومزدوری کے عوض حصہ دیا تھا۔

3 تخمینے اور اندازے سے مشترک چیز کو تقسیم کرنا جائز ہے۔

4 تخمینہ لگانے والے کو چاہیے کہ چناؤ کا اختیار دوسرے فریق کو دے۔

5 نبی علیہ السلام نے خیبر کے یہودیوں کو محنت کے عوض نصف پیداوار دینے کا معاملہ کیا تھا۔ (بخاری، رقم: ۲۳۳۱)

6 جب مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم میں مواخات کا سلسلہ قائم ہوا تو مہاجرین کا معاشی مسئلہ بھی مساقات ہی کے ذریعے حل ہوا باغات انصار کے تھے مہاجرین محنت کرتے اور نفع میں دونوں شریک ہوتے۔

(بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، بابٌ اذا قال اکفنی ...... الخ، رقم: ۲۳۲۵)

[۱٤٧٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَـنْ سَعِيدِ بْـنِ الْـمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَهُودِ خَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: ((أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى أَنَّ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي، فَكَانُوا يَأْخُذُونَهُ. ❶

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو یہودیوں سے کہا: "میں تمہیں یہاں اس حکم پر رہنے دیتا ہوں جس پر تمہیں اللہ نے ٹھہرایا ہے وہ یہ کہ کھجوریں ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہوں گی۔" فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے اور وہ ان کے لیے اندازہ لگا کر فرماتے کہ انتخاب کا اختیار تمہیں حاصل ہے، تو وہ پہلے لے لیتے تھے۔

[۱٤٧٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَهُودَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. ❷

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے اور وہ آپ کے اور یہود کے درمیان اندازے سے تقسیم کرتے۔

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم (۱٤٧١) ❷ صحیح موصولا: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (۲۳۱۸)

22

# كِتَابُ الرَّهْنِ وَالْقِرَاضِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ وَاللُّقَطَةِ

## کوئی چیز گروی رکھنے، مضاربت کرنے، تصرف سے روکنے، کسی کو مفلس قرار دینے اور گمشدہ چیز اٹھالینے کے مسائل

### بَابُ رَهْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ

### [1]...... نبی ﷺ کے اپنی زرہ گروی رکھنے کا بیان

[١٤٧٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ظَفَرٍ. ❶

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی ظفر کے ایک آدمی ابوشحم یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

[١٤٧٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَهَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ. ❷

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زرہ ابوشحم یہودی کے پاس گروی رکھی۔

[١٤٧٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرُهُ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

---

❶ اسنادہٗ ضعیف: لأعضاله، اخرجه البيهقي: ٦/ ٣٧ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٧١٨)

❷ اسناده ضعيفٌ لاعضاله، اخرجه البيهقي: ٦/ ٣٧ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٦٠٦)

اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الرَّهْنِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرُّهُونِ وَالْإِجَارَاتِ. [1]

اپنی زرہ ابوشحم یہودی کے پاس گروی رکھی۔

**فوائد**:...... (1) اس باب کی روایات اگرچہ سنداً معضل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہیں تاہم شرعی دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مال کو قرض حاصل کرنے کے لیے بطور ضمانت دینا درست ہے تاکہ عدم ادائیگی کی صورت میں قرض دینے والا اپنا حق اس مال سے وصول کرلے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ﴾ (البقرہ: ۲۸۳)

''اگر تم سفر میں ہو اور (قرض کے معاملات) لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی چیز قبضہ میں رکھ لیا کرو۔''

مذکورہ آیت میں سفر کا ذکر ہے تاہم رسول اللہ ﷺ سے حضر میں بھی گروی رکھنا ثابت ہے۔ سیدہ عائشہ فرماتی رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ کی زرع تیس صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب ما قيل فى درع النبى...... الخ، رقم: ۲۰۶۹۔ مسلم، رقم: ۱۶۰۳) یہ بھی معلوم ہوا کفار سے لین دین کے معاملات جائز ہیں ان سے شریعت نے منع نہیں کیا۔

## بَابُ غُنْمِ الرَّهْنِ وَغُرْمِهِ

## [2]...... گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے اور اس کے تاوان کا بیان

[۱۴۷۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: غُنْمُهُ: زِيَادَتُهُ، وَغُرْمُهُ: هَلَاكُهُ وَنَقْصُهُ. [2]

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گروی رکھی ہوئی چیز گروی رکھنے والے سے نہیں روکی جائے گا، گروی رکھنے والے کے لیے گروی رکھی ہوئی چیز کی منفعت بھی ہے اور اس کا تاوان بھی اسے ہی دینا ہوگا۔'' امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا غنمہ کا مطلب ہے اس کی زیادتی، فائدہ اور غرمہ کا مطلب ہے اس کا ہلاک

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۱۴۷۵)

[2] اسناده ضعيف لارساله ولعنعنة ابن شهاب، اخرجه الدارقطنى: ۳/ ۳۱، ۳۳۔ والحاكم: ۲/ ۵۱.

ہونا، اس میں نقصان ہو جانا۔

[١٤٧٨]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ. ❶

ابن میبّب رحمہ اللہ کے واسطہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی حدیث کے مثل یا ہم معنی مروی ہے۔

[١٤٧٩]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)). ❷

سعید بن میبّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گروی رکھنے والے سے گروی رکھی ہوئی چیز نہیں روکی جائے گی، اس کا فائدہ بھی اسی کے لیے ہے اور تاوان کا بھی وہی ذمہ دار ہے۔

[١٤٨٠]...... وَقَدْ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرَّهْنِ، وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الرُّهُونِ وَالإِجَارَاتِ. ❸

ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن ابی ذئب کی سند والی حدیث کی مثل مروی ہے۔

**فوائد**:...... ❶ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب راہن (گروی رکھنے والا) معین وقت تک زرِ رہن ادا نہ کرتا تو شی مرہون (گروی رکھی ہوئی چیز) مرتہن (جس کے پاس گروی رکھی گئی ہے) کی ملک (ملکیت) ہو جاتی۔ اسلام نے یہ قاعدہ باطل کر دیا۔ (لغات الحدیث: ۳/۳۴۱)

❷ اس باب کی روایات اگرچہ ضعیف ہیں تاہم علماء وفقہاء کے نزدیک رہن رکھی ہوئی چیز کو نہ تو ہمیشہ کے لیے روکنا جائز ہے اور نہ ہی مرتہن مرہونہ چیز کا مالک ہوگا۔ (نیل الاوطار: ۳/ ٦٢١)

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٤٧٧)

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٤٧٧)

❸ تقدم تخريجه برقم (١٤٧٧)

# بَابُ الْقِرَاضِ

## [3]......قراض کا بیان

[١٤٨١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَا فِي جَيْشٍ إِلَى الْعِرَاقِ، فَلَمَّا قَفَلَا، مَرَّا بِعَامِلٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ، وَقَالَ: وَلَوْ أَقْدِرُ لَكُمَا عَلَى أَمْرٍ أَنْفَعُكُمَا بِهِ، لَفَعَلْتُ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى إِنَّ هٰهُنَا مَالًا مِنْ مَالِ اللّٰهِ تَعَالَى أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهِ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ، ثُمَّ تَبِيعَانِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَتُؤَدِّيَانِ رَأْسَ الْمَالِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَكُونُ لَكُمَا الرِّبْحُ، فَقَالَا: وَدِدْنَا تَفْعَلُ، فَكَتَبَ لَهُمَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ، فَلَمَّا قَدِمَا الْمَدِينَةَ بَاعَا، فَرَبِحَا، فَلَمَّا دَفَعَا إِلَى عُمَرَ قَالَ لَهُمَا: أَكُلَّ الْجَيْشِ قَدْ أَسْلَفَهُ كَمَا أَسْلَفَكُمَا؟ فَقَالَا: لَا. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ابْنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَسْلَفَكُمَا. أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ، فَسَكَتَ، وَأَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا يَنْبَغِي لَكَ هٰذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ هَلَكَ الْمَالُ أَوْ نَقَصَ، لَضَمِنَّاهُ، فَقَالَ: أَدِّيَاهُ، فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ

زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے عبداللہ اور عبید اللہ رضی اللہ عنہما مجاہدین کے لشکر میں عراق کی طرف نکلے، جب دونوں واپس مڑے تو یہ دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر کے پاس سے گزرے اس نے ان کو خوش آمدید کہا اور وہ بصرہ کا امیر تھا۔ اس نے کہا، اگر مجھے تمہارے لیے کسی معاملے کا اختیار ہوتا تو تمہیں ضرور فائدہ پہنچاتا، پھر اس نے کہا، ہاں (یاد آیا) یہاں اللہ تعالیٰ کے مال میں سے مال ہے جسے میں امیر المومنین کی طرف بھیجنا چاہتا ہوں، میں وہ تمہیں بطور قرض دیتا ہوں تم دونوں اس سے عراق کا مال لے جا کر مدینہ میں بیچ دینا پھر اصل مال امیر المومنین کو دے دینا اس سے تمہیں فائدہ ہو جائے گا۔ تو ان دونوں نے کہا، ہمیں منظور ہے آپ مال ہمیں دے دیں۔ پھر امیر بصرہ نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھ کر دیا کہ ان سے مال وصول کر لیں۔ جب وہ دونوں مدینہ آئے تو انہوں نے مال بیچ کر نفع حاصل کیا۔ پھر جب اصل مال عمر رضی اللہ عنہ کو دیا تو انہوں نے دونوں سے پوچھا کیا انہوں نے سارے لشکر والوں کو اس طرح قرض دیا جس طرح تم دونوں کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین کے دو بیٹوں کو ہی قرض دیا! تم اصل مال اور اس سے حاصل شدہ نفع دونوں ادا کر دو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ تو یہ سن کر خاموش رہے البتہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر

جَعَلْتَهُ قِرَاضًا، فَأَخَذَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهِ، وَأَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ ذَلِكَ الْمَالِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرُّهُونِ وَالإِجَارَاتِ. [1]

المومنین! یہ آپ کے لیے جائز نہیں ہے، کیونکہ اگر مال تباہ ہو جاتا یا اس میں نقصان ہوتا تو ہم اس کے ضامن تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو ادا کردو، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو خاموش رہے البتہ عبید اللہ نے دوبارہ بات دہرائی، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اے امیر المومنین! اگر آپ اسے قراض (مضاربت) کی صورت دے دیں تو بہتر ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اصل مال اور آدھا نفع لے لیا اور اس مال کا آدھا نفع عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے لیا۔

**فوائد**:...... 1 قراض کا دوسرا نام مضاربت ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی کا سرمایہ اور دوسرا اس سرمایہ سے محنت و تجارت کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔

2 تجارت کی پسندیدہ صورتوں میں سے ایک مضاربت ہے جب تک فریقین نیک نیت رہیں انہیں اللہ کی نصرت و مدد حاصل رہتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

"أنا ثالث الشريكين مالم يخن احدهما صاحبه فاذا خانه خرجت من بينهم"

''میں دو شریکوں کا تیسرا ہوں جب تک ان میں سے کوئی دوسرے سے خیانت نہ کرے جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔''

(سنن ابو داود، کتاب البیوع، باب فی الشرکة، رقم: ۳۳۸۳)

3 معلوم ہوا صحابہ کے مقدس عہد میں سرمایہ اور محنت کی نفع میں برابر شراکت ہوتی تھی۔

4 مضاربت کی شکل میں مال محنت کرنے والے کے پاس بطور امانت ہوتا ہے اگر مال کسی وجہ سے ضائع ہو جائے تو اس کا تاوان محنت کرنے والے پر نہیں ہے۔

5 اگر کوئی آدمی قرض لے کر کاروبار کرے اور مال تلف ہو جائے تو ایسی صورت میں مقروض نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور قرض لوٹانا اس کی ذمہ داری ہے۔ امیر المومنین کے بیٹوں کو بیت المال کی رقم بطور قرض دی گئی تھی۔

6 مضاربت میں فریقین کے نفع و نقصان میں برابر شریک ہونے کی شرط عائد کرنا درست نہیں بلکہ نقصان کی

[1] اسنادہ صحیح: اخرجه البيهقي: ٦/ ١١٠، ١١١ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٧٠٢)ـ والدارقطني: ٣/ ٦٣ـ والبغوى في شرح السنة (٢١٨٣).

صورت میں سرمایہ دار کا سرمایہ اور محنت کرنے والے کی محنت رائیگاں جائے گی اور نفع کی صورت میں دونوں طے شدہ نفع میں شریک ہوں گے۔

7 مضاربت میں صاحب مال کا شرعی طور پر جائز کاروباری شروط عائد کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی کو مضاربت پر اپنا مال دیتے تو شرط طے کرتے کہ مال سے جانوروں کی بیع نہ کرنا، نہ سمندری سفر کرنا، مال کو پانی کی گذرگاہ میں نہ لے جانا، اور اگر ان کاموں میں سے کوئی بھی کیا تو مال کی ضمانت تمہیں ادا کرنا ہوگی۔

(سنن دار قطنی، کتاب البیوع، رقم: ۳۰۱۴)

8 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو بیت المال کی رقم بصرہ کے امیر سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے دی تھی۔

(موطا امام مالك كتاب القراض، باب ماجاء في القراض)

9 امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نظر میں تمام رعایا برابر تھی اسی لیے انہوں نے اپنے بیٹوں کو دیگر لوگوں پر دی جانے والی برتری کو ناپسند فرمایا۔

10 امیر و حاکم کو چاہیے کہ اپنوں اور غیروں کا برابر احتساب کرے کیونکہ قوانین کے نفاذ میں امتیازی سلوک معاشرے میں ظلم و ناانصافی کو جنم دیتا ہے جس سے انارکی پھیلتی ہے۔

## بَابُ الْحَجْرِ

## [4]......تصرف سے روکنے کا بیان

[۱۴۸۲]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: قُلْتُ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَوْ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الصِّدْقِ فِي الْحَدِيثِ أَوْ هُمَا، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ابْتَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْعًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَآتِيَنَّ عُثْمَانُ فَلَأَحْجُرَنَّ عَلَيْكَ وَأَعْلَمَ ذٰلِكَ ابْنُ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرَ، فَقَالَ: أَنَا شَرِيكُكَ فِي بَيْعِكَ، فَأَتَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: احْجُرْ عَلَى هٰذَا. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا شَرِيكُهُ، فَقَالَ: عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَحْجُرُ عَلَى رَجُلٍ شَرِيكُهُ الزُّبَيْرُ؟ أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرَضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت ہے فرمایا، عبد اللہ بن جعفر نے مال خریدا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں گا اور تیرے خلاف تصرف نہ کرنے کا مقدمہ درج کروں گا۔ جب عبداللہ بن جعفر نے یہ بات زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا، میں تیری بیع میں تیرا شریک ہوں۔ پھر وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اس کو (مال میں) تصرف سے روک دیں تو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اس کا حصے دار ہوں۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں ایسے آدمی کو تصرف سے کیسے روک

الشَّافِعِيّ . ❶ سکتا ہوں جس کا حصے دار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

## بَابُ التَّفْلِيس

## [5]...... کسی کو مفلس قرار دینے کا بیان

[۱۴۸۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ، فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی آدمی مفلس ہو گیا، پھر آدمی نے اپنا مال بعینہٖ (مفلس کے پاس) پالیا تو وہ (دوسروں کی نسبت) اس کا زیادہ حق دار ہے۔“

[۱۴۸۴]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ......

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)). ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنا مال بعینہٖ مفلس آدمی کے پاس پالے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔“

**فوائد**:...... ❶ جب کوئی شخص اس حد تک مقروض ہو جائے کہ وہ قرض ادا کرنے سے قاصر ہو تو ایسی صورت میں اس کے گھریلو اور دیگر سامان کو بیچ کر قرض ادا کرنا جائز ہے۔

❷ اگر دیوالیہ ہونے والے انسان کے پاس قرض خواہ کی اصل چیز بعینہ موجود ہو تو ایسی صورت میں اس بیع کو فسخ قرار دے کر مال واپس کیا جائے گا اور اگر دیوالیہ ہونے والے نے اس چیز میں تصرف کیا ہو تو یہ چیز دیگر اشیاء کی طرح

---

❶ فی اسنادہ مقال: اخرجه البیهقی: ٦/ ٦١۔ وفی المعرفة السنن والآثار له بعد الحدیث (٣٦٥٦)۔ وعبدالرزاق (١٥١٧٦).

❷ اخرجه مسلم، المساقاة، باب من ادرك ماباعه عند المشتری، وقد افلس، فله الرجوع (١٥٥٩).

❸ انظر الحدیث السابق برقم (١٤٨٣)

مقروض کی ملکیت تصور کی جائے گی۔

3 دیوالیہ شخص کا ساز و سامان قرض خواہوں میں قرض کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

4 اگر کسی شخص پر اتنا قرض ہو جائے کہ وہ ادائیگی سے قاصر ہو تو اس کی صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ کے مال سے معاونت کرنا درست ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ایک شخص نے پھل خریدے جن میں اسے خسارہ ہوا اور وہ بہت زیادہ مقروض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تصدقوا علیہ" اس پر صدقہ کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صدقہ کیا لیکن اس سے اس کا قرض ادا نہ ہوسکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا:

"خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك"

"تمہیں جو کچھ ملتا ہے لے لو اس کے علاوہ تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔"

(صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين، رقم: ١٥٥٦)

[١٤٨٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ......

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ، أَنَّهُ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ، فَقَالَ: هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ التَّفْلِيسِ، وَهِيَ مَا فِيهِ. ❶

مدینہ کے قاضی ابوخلدہ الزرقی نے بیان کیا کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مفلس آدمی کو لے کر آئے تو انہوں نے فرمایا: اسی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی آدمی فوت ہوگیا یا مفلس ہوگیا تو سامان کا مالک جب اپنے مال کو بعینہ اسی حالت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

## بَابُ اللُّقَطَةِ

## [6]......گمشدہ چیز ملنے کا بیان

[١٤٨٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

❶ اخرجه ابوداود، البيوع، باب في الرجل يفلس فيجد الرجل متاعه بعينه عنده (٣٥٢٣)۔ وابن ماجة، الاحكام، باب من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (٢٣٦٠)۔ وصححه ابن الجارود (٦٣٤)۔ والحاكم: ٢/ ٥٠۔ والذهبي.

عَنْ زَيْدٍ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا)). *

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے لقطہ (راستے میں گری چیز کے اٹھا لینے) کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور بندھن کی خوب جانچ پڑتال کرو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر اس عرصہ میں اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو وگرنہ وہ چیز تمہاری ہے۔''

**فوائد:** ...... 1 گمشدہ چیز اٹھانے والے کو چاہیے کہ اس چیز کی حفاظت کرے۔

2 گم شدہ چیز کا مالک چیز کی صحیح نشانیاں بتادے تو اسے واپس لوٹانا ضروری ہے۔

3 اٹھانے والے کے پاس گمشدہ چیز امانت ہے۔

4 چیز کے گم ہو جانے سے مالک کی ملکیت زائل نہیں ہوتی۔

5 گمشدہ چیز ملنے پر اس کا ایک سال تک اعلان کرنا ضروری ہے۔

6 اگر سال گزرنے کے بعد مالک آجائے تب بھی اسے وہ چیز واپس کرنا ہوگی۔

7 سال گزرنے کے بعد گمشدہ چیز کو اپنی ضرورت میں خرچ کرنا جائز ہے لیکن مالک آجانے پر (خرچ کرنے والا) اس کا ضامن ہوگا۔

8 گری چیز کو اٹھا کر چھپا لینا یا اسے ہضم کر جانے کی نیت سے اٹھانا کسی صورت بھی جائز نہیں۔

9 اسلام نے امانت و دیانت سے متعلق اتنے شاندار اصول متعارف کروائے ہیں جن پر بجا طور پر فخر کیا جاسکتا ہے اللہ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان اصولوں کو اپنا کر فلاح و بہبود کے راستے کو اپنائیں۔

[١٤٨٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى......

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلًا بِطَرِيقِ الشَّامِ، فَوَجَدَ صُرَّةً فِيهَا ثَمَانُونَ دِينَارًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَرِّفْهَا عَلَى أَبْوَابِ

عبید اللہ بن بدر نے بیان کیا کہ اس نے شام کے راستوں پر سفر کیا تو انہوں نے راستے میں ایک تھیلی پائی جس میں اسی دینار تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے اس کا ذکر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کے دروازوں پر اس کا

* اخرجه البخاري، المساقاة، باب شرب الناس وسقي الدواب من الأنهار (٢٣٧٢)۔ ومسلم، اللقطة، باب معرفة العفاص ولوكاء وحكم ضالة الغنم والإبل (١٧٢٢).

الْمَسْجِدِ، وَاذْكُرْهَا لِمَنْ يَقْدَمُ مِنَ الشَّامِ سَنَةً، فَإِذَا مَضَتِ السَّنَةُ فَشَأْنُكَ بِهَا. ❶

اعلان کرو، اور ایک سال تک جو بھی شام سے آئے اسے بتاؤ اور جب سال گزر جائے، تو وہ تھیلی تمہاری ہے۔

**فوائد:** ...... ❶ معلوم ہوا گمشدہ چیز کا مالک فوری طور پر نہ مل سکے تو اس کا سال بھر موقع بہ موقع اعلان کرنا چاہیے۔

❷ تشہیر کے لیے تمام ممکنہ ذرائع، اخبارات، ریڈیو، نیوز چینلز وغیرہ کا استعمال درست ہے۔

❸ جس علاقے سے گمشدہ چیز ملے تشہیری مہم کا مرکز بھی خاص طور پر وہی علاقہ ہونا چاہیے۔

[۱٤۸۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلا وَجَدَ لُقَطَةً، فَجَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ لُقَطَةً، فَمَاذَا تَرَى؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: عَرِّفْهَا. قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَ: زِدْ. قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَ: لا آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا، وَلَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❷

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے راستے سے گری پڑی کوئی چیز اٹھا لی پھر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں نے لقطہ پائی ہے، اب کیا کروں؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا اعلان کرو، اس نے کہا: میں نے کیا، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، مزید کرو، اس نے کہا، میں نے بہت کیا پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے ایسی چیز کے کھانے کا حکم نہیں دیتا، اگر تو چاہتا تو اسے نہ پکڑتا۔

**فوائد:** ...... ❶ گری پڑی چیز کو اٹھا لینا جائز ہے جیسا کہ گزشتہ احادیث سے واضح ہے۔

❷ ہلکی قیمت کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھا کر استعمال کر لینے میں حرج نہیں ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راستے میں کھجور پر نظر پڑی تو آپ نے فرمایا:

"لو لا أني اخاف ان تكون من الصدقة لا كلتها"

"اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ یہ (کھجور) صدقہ کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔"

(صحیح بخاری، کتاب اللقطة، باب اذا وجد تمرة فی الطریق، رقم: ۲٤۳۱۔ مسلم، رقم: ۱۰۷۱)

❸ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا سائل کو لقطہ کے استعمال کی اجازت نہ دینا ان کے تقویٰ کی علامت ہے ورنہ ایک سال کی تشہیر کے بعد گمشدہ چیز کا استعمال جائز ہے۔ دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱٤۸٦۔

---

❶ صحیح: اخرجه البیهقی: ٦/ ۱۹۳۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۳۸۱۸)۔ ومالك فی الموطا، الأقضية، باب القضاء فی اللقطة.

❷ اسناده صحیح: اخرجه البیهقی: ٦/ ۱۸۸۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۳۸۲٤)۔ وابن ابی شیبة (۲۱٦۳٤)۔ مالك فی الموطا، الأقضية، باب القضاء فی اللقطة.

23

# كِتَابُ الشُّفْعَةِ وَالصُّلْحِ وَإِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

# شفعہ، صلح اور بنجر زمین کو آباد کرنے کے مسائل

## بَابُ الشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ

## [1]......حق شفعہ اس جائیداد میں ہے جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو

[۱٤٨٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلا شُفْعَةَ)). ❶

سعید بن میتب رحمہ اللہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حق شفعہ اس جائیداد میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو، جب حدود کا تعین کر دیا جائے تو پھر شفعہ کا حق نہیں ہے۔''

[۱٤٩٠]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ. ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح یا اس کے ہم معنی مروی ہے۔

---

❶ صحيح ثبت موصولا: اخرجه ابن ماجة، الشفعة، باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة (٢٤٩٧)۔ والبيهقي: ٦/ ١٠٣، ١٠٤۔ وصححه ابن حبان.

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الشريك من شريكه (٢٢١٣)، (٢٢١٤).

[١٤٩١]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق شفعہ اس جائیداد میں ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حدود کا تعین ہو جائے تو شفعہ کا حق نہیں ہے۔"

**فوائد**:...... ❶ وہ مشترک زمین و مکان یا باغ جسے شریک کو بتائے بغیر کسی دوسرے کو بیچ دیا گیا ہو تو اسے مقررہ معاوضے کے بدلے شریک کی طرف منتقل کرنے کا نام "شفعہ" ہے۔

❷ شفعہ مشروع ہے اور ایک شریک دوسرے کو اپنا حصہ بیچ سکتا ہے۔

❸ زمین و مکان وغیرہ کی تقسیم سے قبل بیع درست ہے۔

❹ جب جائیداد تقسیم ہو جائے تو حق شفعہ ختم ہو جاتا ہے۔

❺ مشترک اشیاء کو شراکت دار کو اطلاع دیے بغیر فروخت کرنا درست نہیں۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((من كان له شريكٌ في ربعة أو نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكة فان رضى أخذ، وان كره تركَ))

"جس کا زمین یا باغ میں کوئی حصے دار موجود ہو اس کے لیے اپنے شریک کو بتائے بغیر اس (زمین یا باغ) کو فروخت کرنا جائز نہیں۔ اگر شریک چاہے تو خود لے لے اور اگر چاہے نہ لے۔"

(صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الشفعة، رقم: ١٦٠٨)

## بَابُ شُفْعَةِ الْجَارِ

## [2]...... ہمسائے کے شفعہ کا بیان

[١٤٩٢]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: سُفْيَانُ أَخْبَرَهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ......

عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ)). أَخْرَجَهُ

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پڑوسی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔"

---

❶ اخرجه مسلم، المساقاة، باب الشفعة (١٦٠٨).

مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . ❶

**فوائد** :...... ❶ وہ پڑوسی جو زمین یا باغ میں شریک نہیں اس کو شفعہ کا حق حاصل ہے یا نہیں اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ راجح یہی ہے کہ مجرد ہمسائیگی سے شفعہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے مشترک راستہ ہونا ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

❷ اگر زمین یا مکان کے فروخت کے وقت شریک ہمسایہ موجود نہ ہو تو اس کے آنے پر بھی اسے حق شفعہ حاصل ہوگا۔

❸ ''جار'' کا لفظ اہل لغت کے ہاں شریک کار، جائیداد یا تجارت میں ساجھی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

(القاموس الوحيد: ٢٩٧)

## بَابُ الصُّلْحِ وَنَحْوِهِ

## [3]...... صلح اور اُس سے متعلقہ مسائل کا بیان

[١٤٩٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا ضَرَرَ وَلا إِضْرَارَ)) . ❷

یحییٰ المازنی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ ابتداءً نقصان پہنچانا ہے اور نہ ہی نقصان کے بدلے نقصان دینا ہے۔''

**فوائد** :...... ❶ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں پیار و محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

❷ ابتداءً کسی کو نقصان پہنچانا یا نقصان کے بدلے نقصان پہنچانا دونوں سے اجتناب کرنا اور عفو و درگزر سے کام لینا افضل و بہتر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾

(الشوریٰ: ٤٠)

''اور برائی کا بدلہ اسی طرح کی برائی ہے اور جو درگزر کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بے شک اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتے۔''

❸ مسلمانوں کے باہمی معاملات عدل و انصاف اور حسن سلوک پر مبنی ہوتے ہیں مگر افسوس آج مسلمان باہم

---

❶ اخرجه البخاري، الحيل، باب في الهبة والشفعة (٦٩٧٧)، (٦٩٨١).

❷ اخرجه البيهقي: ٦/ ١٥٧، ٧٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٧٦٤)۔ والدار قطني: ٣/ ٧٧، ٤/ ٢٨٨۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٥٧، ٥٨۔ والالباني في الصحيحة (٢٥٠).

دست و گریباں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے دکھائی دیے ہیں۔ کسی شاعر نے ہماری اسی حالت زار کو بیان کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے ۔

اب درندوں سے نہ ہواؤں سے ڈر لگتا ہے
کیا زمانہ ہے کہ انسانوں سے ڈر لگتا ہے
عزت نفس کسی شخص کی محفوظ نہیں
اب تو اپنے ہی نگہبانوں سے ڈرلگتا ہے
خون ریزی کا یہ عالم ہے خدا خیر کرے
اب مسلمانوں کو مسلمانوں سے ڈر لگتا ہے

[١٤٩٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ))، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللَّهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔'' اعرج نے کہا پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، یہ کیا ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اس بات کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا رہوں گا۔

**فوائد** :...... ❶ اس حدیث میں ایک ہمسائے کے دوسرے ہمسائے پر موجود حقوق کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

❷ اگر ہمسایہ ہمسائے کی دیوار استعمال کرے تو اسے روکنا درست نہیں۔

❸ ''لارمین بین اکتافکم'' کا مطلب ہے تم اس حدیث پر عمل کرو یا نہ کرو میں تمہیں یہ شرعی حکم سناتا رہوں گا۔

❹ دعوت و تبلیغ کے معاملہ میں کسی قسم کی رو رعایت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حق کو چھپانا کبیرہ گناہ ہے۔

❺ لوگ جن احادیث کی مخالفت کر رہے ہوں انہیں بار بار بیان کرنا سلف کا طریقہ ہے۔

❻ امیر و حاکم کے لیے لازم ہے کہ جب لوگ شرعی احکام سے غفلت برتیں تو وہ ان پر زبردستی ان کا نفاذ کرے۔

---

❶ اخرجه البخاري، المظالم، باب لا يمنع جارٌ جاره ان يغرز خشبة فى جداره، رقم: ٢٤٥٣۔ ومسلم، المساقاة، باب غرز الخشبة فى جدار الجار، رقم: ١٦٠٩.

7 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث رسول ﷺ کی مخالفت دیکھ کر غم و غصہ کا اظہار کرتے تھے اللہ ہمیں بھی ایسا جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین

[۱۴۹۵]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيفَةَ سَاقَ خَلِيجًا لَهُ مِنَ الْعَرِيضِ، فَأَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بِهِ فِي أَرْضٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ. فَأَبَى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَكَلَّمَ فِيهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَدَعَا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: لَا. فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ أَنْفَعُ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: لَا. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَيَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ. 1

یحییٰ مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے عریض مقام سے چھوٹی نالی اپنی فصل تک کے لیے بنائی، تو انہوں نے اسے محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزارنا چاہا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا، ضحاک نے اس بارے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے راستہ دے دیں، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو چیز تیرے بھائی کے لیے نفع مند ہے تو اس سے اسے کیوں روکتا ہے حالانکہ وہ تیرے لیے بھی نفع مند ہے کہ تیرے ساری زمین کو پانی بغیر مشقت کے مل جائے گا، پھر بھی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا تو عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ نالی ضرور گزرے گی اگرچہ تیرے اوپر سے ہی کیوں نہ گزرے۔

**فوائد**:...... 1 باہمی تعاون محبت و پیار کی علامت ہے جس سے معاشرے میں احساس کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور گھٹن کا خاتمہ ہوتا ہے۔

2 جب دو مسلمانوں میں باہم اختلاف ہو تو حاکم و امیر کی ذمہ داری ہے ان کے درمیان صلح کروادے۔

3 اگر فریقین میں سے کوئی ایک صلح پر آمادہ نہ ہو تو حاکم زبردستی دوسرے کو حق دلا سکتا ہے۔

[۱۴۹۶]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَأَ مَنَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَضْلَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بچے ہوئے پانی کو اس لیے روکا کہ اس سے گھاس روکے تو اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

1 اسناده صحیح: اخرجه البیهقی: ٦/ ١٥٧۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٧٦٩)۔ ومالك فی الموطا، الاقضية، باب القضاء فی المرفق.

رَحْمَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرَضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❶

اپنی رحمت کو روک لیں گے۔"

**فوائد**:...... ❶ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((المسلمون شرکاء فی ثلاث: فی الماء والکلاء والنار))

"مسلمان تین چیزوں میں ایک دوسرے کے شریک ہیں، گھاس، پانی اور آگ۔"

(سنن ابو داود، کتاب الاجارۃ، باب فی منع الماء، رقم: ۳۴۷۷)

❷ دریاؤں، چشموں اور تالابوں کا پانی سب کی مشترکہ ملکیت ہے لیکن اگر کسی نے مال خرچ کر کے ٹیوب ویل یا نلکا لگایا ہو تو وہ اسی کی ملکیت ہوگا۔

❸ ضرورت سے زائد پانی کو روکنا درست نہیں چاہے ذاتی اخراجات سے ہی وہ پانی حاصل کیوں نہ کیا گیا ہو۔

❹ گھاس کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ پر کوئی کنواں یا تالاب موجود ہو اور وہاں گھاس بھی اُگ پڑے تو پہلے آنے والا دوسروں کو اس جگہ سے پانی اس لیے نہ دے کہ اگر وہ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے یہاں لائیں گے تو وہ جانور گھاس بھی چریں گے لہٰذا گھاس کو بچانے کی غرض سے بھی زائد پانی کو روکنا ناجائز ہے۔

❺ ضرورت کی چیزوں کو ایک دوسرے سے روکنا اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

## بَابُ إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

## [4]...... بنجر زمین آباد کرنے کا بیان

[۱۴۹۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)). ❷

عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کیا تو وہ اسی کی ہے، اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔"

---

❶ اخرجه البخاری، المساقاة، باب فمن قال: ان صاحب الماء احق بالماء حتی...... الخ (۲۳۵۳)۔ ومسلم، المساقاة، باب تحریم بیع فضل الماء الذی یکون فی الصلاة...... الخ (۱۵٦٦).

❷ ثبت موصولاً: اخرجه الترمذی، الأحكام، باب ما ذكر فی احیاء الأرض الموات (۱۳۷۸)۔ وقال "حسن غریب"۔ وابوداود، الخراج والفیء والإمارة، باب فی احیاء الموات (۳۰۷۳).

**فوائد** :...... ❶ موجودہ دور میں چونکہ حکومت تمام غیر آباد زمینوں کی مالک ہوتی ہے لہٰذا اس کی اجازت کے ساتھ غیر آباد لاوارث زمین کو آباد کرنا چاہیے۔

❷ حکومتوں کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ آباد کاری سکیمیں متعارف کروائیں تاکہ زمینیں آباد ہوں اور خوشحالی آئے۔

❸ ایک آدمی بنجر زمین کو آباد کرے اور اسے کھیتی کے قابل بنا دے پھر کوئی دوسرا شخص زبردستی اس پر زراعت کر دے تو اس ظالم کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے۔

[۱٤۹۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس نے بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کیا تو وہ اسی کی ہے۔

**فوائد** :...... غیر آباد بنجر اور لاوارث زمین کو آباد کرنے والا اس کا مالک و مختار ہوگا۔

[۱٤۹۹]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا مَوَاتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ، وَعَادِيُّ الْأَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّي)). ❷

ابن طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے غیر آباد زمینوں کو آباد کیا تو وہ اسی کی ہیں، اور پرانی زمینیں اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہیں، پھر یہ میرے طرف سے تمہارے لیے ہیں۔

[۱۵۰۰]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ)). ❸

عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے غیر آباد زمین کو زرخیز بنایا وہ اسی کے لیے ہے، اور ظالم رگ کا (اس میں) کوئی حق نہیں۔''

**فوائد** :...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۴۹۷۔

[۱۵۰۱]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِيُّ، عَنْ

---

❶ اسنادہ صحیح: اخرجہ البیھقی: ٦/ ١٤٣ـ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٧٣٦)ـ والترمذی، الاحکام باب ماجاء فی القطاع (١٣٨١)ـ مرفوعًا بمثله وقال "حسن صحیح".

❷ اسنادہ ضعیف لإرسالہ: اخرجہ البیھقی فی المعرفة السنن والآثار (٣٧٣٧).

❸ انظر الحدیث السابق برقم (١٤٩٧)

أَبِيهِ......

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ قَامَ بِفِنَاءِ دَارِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: سَنَامُ الأَرْضِ إِنَّ لَهَا سَنَامًا، زَعَمَ ابْنُ فَرْقَدٍ الأَسْلَمِيُّ أَنِّي لا أَعْرِفُ حَقِّي مِنْ حَقِّهِ لِي بَيَاضُ الْمَرْوَةِ وَلَهُ سَوَادُهَا، وَلِي مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لأَحَدٍ إِلا مَا أَحَاطَتْ عَلَيْهِ جُدْرَانُهُ، إِنَّ إِحْيَاءَ الْمَوَاتِ مَا يَكُونُ زَرْعًا أَوْ حَفْرًا أَوْ يُحَاطُ بِالْجُدُرَاتِ وَهُوَ مِثْلُ إِبْطَالِهِ التَّحْجِيرَ، يَعْنِي مَا يَعْمُرُ بِهِ مِثْلَ مَا يُحَجَّرُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الأَرَضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❁

علقمہ بن نضلہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا، بیچ والی زمین بے شک زمین کے لیے بھی کہاں ہے۔ تو ابن فرقد اسلمی نے یہ سمجھا کہ میں نے ان کے حق سے اپنا حق نہیں پہچانا لہٰذا میرے لیے مروہ کی سفیدی (یعنی غیر آباد زمین) اور ان کے لیے اس کی سیاہی (یعنی آباد زمین) ہے۔ جب یہ بات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے فرمایا: مینڈوں کے علاوہ کی جگہ کسی کے لیے نہیں ہے۔ بے شک بنجر زمین کو زندہ کرنا (آباد کرنا) جو کھیتی کی صورت میں ہو، یا کنواں کھودنے کی صورت میں یا مینڈوں کے اٹھانے کی صورت میں، وہ تصرف کے باطل کرنے کی طرح ہے، یعنی اس کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو تصرف سے ممانعت والی چیز کا ہوتا ہے۔''

## بَابٌ مِنْهُ: فِي إِقْطَاعِ الدُّورِ وَالْعَقِيقِ

## [5]...... گھروں کو معین کرنے اور عقیق کا بیان

[۱۵۰۲]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَقْطَعَ النَّاسَ الدُّورَ، فَقَالَ حَيٌّ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلِمَ

یحییٰ بن جعدہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگوں کے لیے گھروں کو معین کیا، جب بنوزہرہ کے ایک قبیلے جنہیں بنوعبد بن زہرہ کہا جاتا تھا نے کہا کہ ابن ام عبد (یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ہمارے گھروں سے ہٹائیں (یعنی ہمارے گھروں کے

❁ اسنادہ ضعیف لجهالة حسن بن القاسم الأزرقي و لإنقطاع بين علقمة بن نضلة وعمر بن الخطاب: اخرجه البيهقي: ٦/ ١٤٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٧٥٠).

ابْتَعَثَنِي اللّٰهُ إِذَنْ؟ إِنَّ اللّٰهَ لا يُقَدِّسُ أُمَّةً لا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ)) . ❶

پاس انہیں قطعہ زمین نہ دیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے کیوں بھیجا ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتے جو مہمانوں کے حقوق ادا نہیں کرتی۔''

[١٥٠٣]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقْطَعَ الْعَقِيقَ أَجْمَعَ، وَقَالَ: أَيْنَ الْمُسْتَقْطِعُونَ؟ وَالْعَقِيقُ قَرِيبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الأَرَضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ . ❷

ہشام اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو قطعہ زمین دیا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عقیق کے علاقے کے قطعے بنائے اور لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: قطعہ زمین کا مطالبہ کرنے والے کہاں ہیں؟ اور عقیق مقام مدینہ کے قریب ہے۔

**فوائد**:...... معلوم ہوا سربراہِ مملکت کسی آدمی کو اس کی ملک وملت اور دینی خدمات کے عوض لاوارث زمین الاٹ کر سکتا ہے۔

## بَابُ الْحِمَى

## [6]...... چراگاہ کا بیان

[١٥٠٤]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا حِمَى إِلا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ)) . ❸

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی چراگاہ نہیں مگر وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔''

---

❶ ثبت موصولاً: اخرجه الطبرانی (١٠٥٣٤)۔ والبيهقی: ٦/ ١٥٦۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٧٣٨)۔ وقال الهيثمی فی مجمع الزوائد: ٤/ ١٩٧۔ "رجاله ثقات" وقال المنذر فی الترغيب والترهيب: ٣/ ١١٩۔ "اسناده جيد" وقال ابن حجر فی التلخيص الحبير: ٣/ ٦٣۔ "اسناده قوی"۔

❷ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقی: ٦/ ١٤٦، ١٤٥۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٧٤٨)۔

❸ اخرجه البخاری، المساقاة، باب لا حمى الا لله ورسوله (٢٣٧٠)۔

فوائد: ...... 1 معلوم ہوا حاکم وامیر کے لیے کسی جگہ کو بطور چراگاہ خاص کر لینا اور دوسرے لوگوں کو وہاں آنے سے روک دینا جائز ہے لیکن عام لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔

2 حاکم وامیر کی مختص کی ہوئی چراگاہ میں بیت المال کے جانور چریں گے۔

3 رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ سے بیس میل کی مسافت پر مقام نقیع میں چراگاہ بنوائی تھی۔

(دیکھیے: بخاری، رقم: ۲۳۷۰)

[۱۵۰۵]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ: هُنَيٌّ عَلَى الْحِمَى، فَقَالَ لَهُ: يَا هُنَيُّ، ضُمَّ جَنَاحَكَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُجَابَةٌ. وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ. وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الْغُنَيْمَةِ يَأْتِي بِعِيَالِهِ فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا؟ لَا أَبَا لَكَ. فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَهْوَنُ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ، وَايْمُ اللَّهِ لَعَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهَا قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ. وَلَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَمَيْتُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الْأَرَضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. 1

زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہنی نامی اپنے ایک غلام کو (سرکاری) چراگاہ کا نگران مقرر کیا، تو اس سے مخاطب ہو کر کہا، اے ہنی! اپنے ہاتھوں کو روکے رکھنا (یعنی کسی پر ظلم نہ کرنا)، مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے۔ گنے چنوں اونٹوں اور گنی چنی بکریوں والوں کو چراگاہ میں داخل ہونے کی اجازت دینا، اور ابن عفان (مراد عثمان رضی اللہ عنہ ہیں) اور (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) ابن عوف جیسے امیر (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے مویشیوں کے بارے میں احتیاط کرنا (یعنی ان کے دولت مند ہونے کی وجہ سے انہیں غرباء پر مقدم نہ کرنا) کیونکہ اگر ان کے جانور ہلاک ہو جائیں تو یہ کھجور کے باغات اور کھیتیوں سے اپنی معاش حاصل کر لیں گے اور (مویشیوں کے ہلاک ہونے کی صورت میں) گنی چنی بکریوں والا اپنے بچوں کی فریاد لے کر آئے گا اور کہے گا، اے امیر المومنین! اے امیر المومنین! تو کیا میں انہیں چھوڑ دوں، تیرا باپ نہ ہو (ان کو پالنا۔) ان کے لیے پانی اور چارے کا بندوبست کرنا درہم و دینار سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ کی قسم! شاید یہ

1 اخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب اذا سلم قومٌ في دارالحرب ولهم مالٌ وارضون فهي لهمْ (۳۰۵۹).

لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے کیونکہ یہ ان کی زمینیں ہیں، انہوں نے دورِ جاہلیت میں اس کے لیے لڑائیاں لڑیں، اور اسلام لانے کے بعد بھی یہ انہیں کے پاس ہیں۔ اور اگر وہ مال (مراد گھوڑے ہیں) نہ ہوتا جس پر میں لوگوں کو جہاد میں سوار کرتا ہوں تو میں مسلمانوں کی زمینوں میں سے تھوڑی سی زمین بھی چراگاہ نہ بناتا۔

**فوائد** :...... 1 سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی، خلیفہ دوم انتہائی زیرک و معاملہ فہم تھے۔

2 چراگاہ کی حفاظت کے لیے ملازم رکھنا درست ہے۔

3 ملازم کو اس کی ملازمت سے متعلق ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے فرائض اچھے انداز سے انجام دے سکے۔

4 حکومت کا فریضہ ہے کہ ضرورت مند افراد کو صاحبِ ثروت افراد پر سرکاری وسائل تقسیم کرتے وقت ترجیح دے۔

5 سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مالدار صحابہ کرام میں سے تھے۔

6 حکمران اگر کسی چراگاہ کو مخصوص کر لے تو اسے چاہیے کہ رعایا کو بھی اسے استفادہ کی اجازت دے۔ تاہم کسی مصلحت کے تحت وہاں سے دوسرے کو استفادہ سے روکنا بھی جائز ہے۔

24

# كِتَابُ الأَطْعِمَةِ وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

# کھانے، شکار اور قربانی کے مسائل

## بَابٌ: فِي لُحُومِ الْخَيْلِ

## [1]......گھوڑوں کے گوشت کا بیان

[١٥٠٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھے کے گوشت سے منع کیا۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا گھوڑا حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

❷ پالتو اور گھریلو گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

❸ گدھوں کی حرمت ۷ ہجری غزوۂ خیبر کے موقع پر نازل ہوئی۔

[١٥٠٧]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ......

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ.

اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں گھوڑا نحر کیا پھر ہم نے اس کے گوشت کو کھایا۔

---

❶ اخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ماجاء في أكل لحوم الخيل (١٧٩٣)۔ وقال "حسنٌ صحيح"۔ والنسائي، الصيد والذبائح، باب اباحة أكل لحوم محر الوحش (٤٣٤٨)۔ وصححه ابن حبان.

أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❶

## بَابٌ: فِي الضَّبُعِ

## [2]......بجو کا بیان

[١٥٠٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: أَتُؤْكَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: نَعَمْ. ❷

ابن ابی عمار سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بجو کا شکار جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، ہاں پھر میں نے پوچھا، کیا اس کا کھانا درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر پوچھا، آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔

[١٥٠٩]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَتُؤْكَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ. ❸

ابن ابی عمار سے روایت ہے فرمایا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا بجو کا شکار جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر پوچھا کیا اس کا کھانا درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر پوچھا، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

---

❶ اخرجه البخاری، الذبائح، والصيد، باب النحر والذبح (٥٥١٢)۔ ومسلم، الصيد والذبائح، باب اباحة أكل لحم الخيل (١٩٤٢).

❷ اخرجه الترمذی، الحج، باب ماجاء فی الضبع يصيبها المحرم (٨٥١)۔ وقال "حسن صحيح"۔ والنسائی، مناسك الحج، باب مالا يقتله (٢٨٣٩)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٦٤٥)۔ وابن الجارود (٤٣٨)۔ والحاكم: ١/ ٤٥٢۔ وابن حبان.

❸ انظر الحديث السابق برقم: ١٥٠٨ .

فوائد:...... 1 ضبع کے معنی میں اختلاف ہے قاموس الوحید میں ضبع کا معنی یوں بیان ہوا ہے (i) لگڑ بھگا (لگڑ بگڑ) بھیڑیے جیسا ایک خونخوار جانور۔ (ii) بجو، یہ لفظ مادہ کے لیے ہے اور کبھی نر اور مادہ دونوں کے لیے آتا ہے۔

(القاموس الوحید ص: ۹۶۰)

2 ضبع کا کھانا حلال اور جائز ہے۔

3 جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا شکار بھی جائز ہے۔

4 مسائل دریافت کرتے وقت دلیل کا تقاضا درست ہے جو لوگ دلیل کے مطالبے پر سیخ پا ہو جاتے ہیں ان کو اپنے طرزِ عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

## بَابٌ: فِي الضَّبِّ

## [3]...... گوہ کا بیان

[۱۵۱۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ: ((لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا مُحَرِّمُهُ)). 1

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔"

[۱۵۱۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. 2

ایک اور سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

[۱۵۱۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَشُكُّ، أَقَالَهُ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُمَا دَخَلَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عباس اور خالد بن مغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنی ہوئی گوہ لائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میمونہ رضی اللہ عنہا

---

1 اخرجه النسائی، الصید والذبائح، الضب (۴۳۲۰)۔ والبیهقی: ۹/ ۳۲۲۔ واحمد: ۲/ ۵، ۱۳، ۴۳، ۱۱۵، ۱۱۶۔ وصححه الحاکم: ۱/ ۴۸۴.

2 اخرجه البخاری، الذبائح والصید، باب الضب (۵۵۳۶)۔ ومسلم، الصید والذبائح، باب اباحة الضب (۱۹۴۳).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ: أَخْبِرْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّهُ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ. فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ.*

کے گھر میں موجود عورتوں نے کہا، تم رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے کے متعلق بتا دو جو آپ کھانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ گوہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ ہمارے علاقے میں نہیں ہے، اس لیے طبیعت نہیں مانتی ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کھاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

**فوائد**: ...... 1 گوہ حلال ہے۔

2 عزیز و اقارب اور دوست احباب کی گھر میں دعوت کرنا مسنون ہے۔

3 رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔

4 ہر حلال چیز کا کھانا ضروری نہیں اگر طبیعت نہ چاہے تو اس کو چھوڑ دینا جائز ہے۔

5 جو عمل رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا جائے اور آپ اس پر خاموشی اختیار فرمائیں تو ایسی حدیث کو تقریری حدیث کہتے ہیں، یہ حدیث بھی قولی اور فعلی احادیث کی طرح حجت و دلیل ہے۔

## بَابُ الْمَيْتَتَانِ وَالدَّمَانِ

## [4]...... دو مری ہوئی چیزوں اور دو خونوں کا بیان

[۱۵۱۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ،

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو مری ہوئی چیزیں اور دو خون ہمارے لیے حلال

* اخرجه البخاری، الذبائح، والصيد، باب الضب (۵۵۳۷)۔ ومسلم، الصيد والذبائح، باب اباحة الضب (۱۹٤٦).

الْمَيْتَتَانِ: الْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَالدَّمَانِ: أَحْسَبُهُ قَالَ: الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ". أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ. ❶

کردیے گئے ہیں۔ دو مری ہوئی چیزیں، ٹڈی اور مچھلی ہیں۔ اور دو خون میرے خیال میں آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ جگر اور تلی ہیں۔"

**فوائد:** ...... ❶ اس حدیث کا سنداً موقوف ہونا صحیح ہے تاہم یہ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ صحابی "اُحِلَّتْ لَنَا" کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

❷ معلوم ہوا ٹڈی اور مچھلی اپنی طبعی موت مریں یا کسی اور سبب سے ہر دو صورت میں ان کا کھانا حلال ہے۔

❸ کلیجی اور تلی اگرچہ جمے ہوئے خون ہیں تاہم یہ بھی حلال ہیں۔

❹ یہ حدیث قرآن کی آیت: ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ﴾ (البقرة: ۱۷۳) بے شک تم پر مردار اور خون حرام ہے کے عموم کی تخصیص کرتی ہے۔

❺ قرآن اور حدیث دونوں وحی ہیں ایک کے بغیر دوسرے کو سمجھنا ممکن نہیں۔

❻ قرآنی آیات کی بہترین تفسیر احادیث رسول ﷺ ہیں۔

## بَابٌ: فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

## [5]...... پچھنے لگانے والے کی کمائی کا بیان

[۱۵۱۴]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ: أَنَّ مُحَيِّصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، فَنَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ: ((أَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ، وَاعْلِفْهُ نَاضِحَكَ)). ❷

حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ محیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سینگی لگانے کی کمائی کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ان کو اس سے منع کر دیا۔ وہ برابر آپ ﷺ سے اس کے متعلق بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس (کمائی) کو اپنے غلام کو کھلا دے، اور چارہ خرید کر پانی کھینچنے والے اونٹ کو کھلا دو۔"

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف عبدالرحمن بن زيد، اخرجه ابن ماجة، الأطعمة، باب الكبد والطحال (۳۳۱٤)۔ واحمد: ۳/ ۹۷/ وللحديث طريق آخر موقوفٌ له حكم المرفوع اخرجه البيهقي: ۱/ ۲٥٤ وقال "هذا اسناد صحيح".

❷ اخرجه الترمذي، البيوع، باب ماجاء في كسب الحجام (۱۲۷۷) وقال "حسنٌ صحيح"۔ وابوداود، البيوع، باب في كسب الحجام (۳٤۲۲)۔ وابن ماجة، التجارات، باب كسب الحجام، رقم: ۲۱٦٦۔ وصححه ابن الجارود (٥۸۳)۔ وابن حبان.

[١٥١٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ: ((اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ)). ❶

سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت مانگی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کر دیا، (کہ یہ اجرت نہ لو) اس کے بعد وہ برابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے رہے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس (اجرت) کو پانی کھینچنے والے اونٹ اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔“

**فوائد**:...... ❶ حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی درست ہے تاہم اس پیشہ کو شریعت نے پسند نہیں کیا۔

❷ موجودہ دور میں نائیوں کا پیشہ جس میں وہ سر وغیرہ کے بال کاٹتے ہیں اگر شریعت کے خلاف کوئی کام جیسے ڈاڑھی مونڈھنا وغیرہ نہ کریں تو اس کی اجرت بھی جائز ہے۔

[١٥١٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مالکوں کو ان کے خراج میں تخفیف کا حکم دیا۔

**فوائد**:...... ❶ اگر سینگی لگانے والے کی کمائی ناجائز ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطیبہ کو اجرت نہ دیتے۔ معلوم ہوا سینگی لگانے کی اجرت لینا جائز ہے۔

❷ جائز کاموں میں سفارش کرنا مسنون ہے۔

❸ علاج کروانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

[١٥١٧]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: نَعَمْ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ"،

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی تو انہوں نے فرمایا، ابوطیبہ نے

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٥١٤)

❷ اخرجه البخاري، البيوع، باب ذكر الحجام (٢١٠٢).

فَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ، وَأَمَرَ مَوَالِيَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ لِصِبْيَانِكُمْ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ بِالْغَمْزِ)). ❶

آپ ﷺ کو سینگی لگائی اور آپ ﷺ نے انہیں دو صاع دیئے، اور ان کے مالکوں سے کہا کہ ان کے خراج سے کچھ کمی کر دو اور فرمایا: ''تمہارے بہترین علاج میں سے پچھنے لگانا ہے اور قسط بحری تمہارے بچوں کی درد حلق کے لیے ہے اور انہیں حلق دبا کر ایذا مت دو۔''

**فوائد:** ...... ❶ بیماری کے علاج کے لیے جسم کے متاثرہ حصہ سے خون نکالنے کے عمل کا نام سینگی لگانا ہے، یہ اہل عرب کا مشہور طریقہ علاج تھا۔

❷ سینگی لگوانا مسنون ہے اور بہترین طریقہ علاج ہے۔

❸ ''القسط'' ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطورِ دوا اور بطور بخور استعمال ہوئی ہے۔ (القاموس الوحید: ۱۳۱۰)

❹ معلوم ہوا قسط بحری یعنی عود ہندی بچوں کے دردِ حلق کے لیے اکسیر ہے۔

❺ ''عذرة'' ایک ورم ہے جو بچہ کے حلق میں کثرتِ خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے اکثر یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب عذرہ ستارے نکلتے ہیں یعنی وسط گرما میں اور وہ پانچ ستارے ہیں شعری ستارے کے تلے بعض نے کہا عذرہ وہ زخم ہے جو ناک اور حلق کے درمیان بچوں کو ہو جاتا ہے۔ عرب کی عورتیں اس کا علاج اس طرح کرتی تھیں کہ حلق میں انگلی ڈال کر اس کو دباتیں یا چیتھڑے کو خوب بٹ کر سخت کر کے بچہ کی ناک میں گھسیڑتیں وہ اس زخم تک پہنچ کر کالا خون بہا دیتا جب بچہ اچھا ہو جاتا اس کو دغر کہتے، عرب لوگ کہتے ہیں عَـذَرْتِ الصَّبِیَّ۔ یعنی بچہ کا حلق دبایا عذرہ کی بیماری میں۔ (لغات الحدیث: ۳/۱۲۴، ۱۲۵)

❻ آج کل بھی بعض عورتیں بچوں کے حلق یا کوے کو دباتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا یہ طریقہ علاج درست نہیں بلکہ ایسی بیماری میں دوا کا استعمال کرنا چاہیے۔

[۱۵۱۸]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْحَجَّامِ: ((اشْكُمُوهُ)).

ایک سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ دوسری مسند سے طاؤس سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کے واسطے فرمایا: ''اس کو اجرت دے دو۔''

❶ اخرجه مسلم، المساقاة، باب حل أجرة الحجامة (۱۵۷۷).

أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ وَالسَّنَدَ بِلا مَتْنٍ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❶

## بَابُ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ

## [6]......گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کا بیان

[١٥١٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا سَبْقَ إِلا فِي نَصْلٍ أَوْ حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مقابلہ بازی صرف تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اونٹ دو میں جائز ہے۔“

**فوائد**:...... ❶ شرعاً جائز امور میں مقابلہ بازی کرانا جائز ہے۔

❷ وہ کھیلیں جن سے جہاد کی تیاری میں مدد ملے ان کا انعقاد درست ہے۔

❸ ایسی تمام کھیلوں سے جن سے وقت، دولت اور جسمانی وروحانی صلاحیتوں کا ضیاع ہو اجتناب کرنا چاہیے۔

❹ عہد نبوی میں گھوڑا دوڑ اور تیر اندازی وغیرہ کی مشقیں ہوتی تھیں۔

[١٥٢٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا سَبْقَ إِلا فِي حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)). ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مقابلہ بازی گھوڑ دوڑ اور اونٹ دوڑ کے علاوہ درست نہیں ہے۔“

[١٥٢١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر

---

❶ حديث ابن عباس صحيح: أخرجه البخاري، البيوع، باب ذكر الحجام (٢١٠٣)۔ ومسلم، الحج، باب جواز الحجامة للمحرم (١٢٠٢) والذى بعده عن طاؤوس وهو ضعيف السند لارساله: اخرجه البيهقي: ٩/ ٣٣٨۔ والله اعلم بالصواب.

❷ اخرجه الترمذي، الجهاد، باب ماجاء في الرهان والسبق (١٧٠٠)۔ وابوداود، الجهاد، باب في السبق (٢٥٨٤)۔ والنسائي، الخيل، باب السبق (٣٦١٥)، (٣٦١٦)۔ وصححه ابن حبان (١٦٣٨).

❸ حديث صحيح: اخرجه احمد: ٣/ ٣٥٨۔ والنسائي، الخيل، باب السبق (٣٦١٩)۔ وابن ماجة، الجهاد، باب السبق والرهان (٢٨٧٨).

وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ وَالْقَسَامَةِ وَالْكُسُوفِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ. ❶

کیے ہوئے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کروائی۔

**فوائد** :...... ❶ تضمیر سے مراد گھوڑوں کی جسمانی قوت و طاقت میں اضافے کے لیے ایک خاص انداز سے تربیت کرنا ہے جس میں کچھ عرصہ گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جاتا ہے پھر دانہ چارہ کم کر کے یا تو روز دوڑایا جاتا ہے یا پھر کسی کمرے میں بند کر دیتے ہیں جس سے اس کی قوتِ برداشت بڑھ جاتی ہے۔

❷ گھوڑوں کی تضمیر جائز ہے۔

❸ تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ مقامِ صفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی گئی ان دونوں جگہوں کا درمیانی فاصلہ پانچ یا چھ میل ہے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۲۸۶۸)

❹ راوی حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دوڑ میں شریک تھے۔ (بخاری، رقم: ۴۲۰)

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

## [7]...... کچلی والے درندے کا گوشت نہ کھانے کا بیان

[۱۵۲۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ......

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. ❷

ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے (کے گوشت) سے منع فرمایا۔

[۱۵۲۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَكْلُ كُلِّ ذِي

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر کچلی والے جانور کا کھانا حرام ہے۔''

---

❶ اخرجه البخاری، الصلاة، باب هل يقال مسجد بنی فلان (۴۲۰)۔ ومسلم، الامارة، باب المسابقه بين الخيل وتضميرها (۱۸۷۰).

❷ اخرجه البخاری، الطب، باب البان الأتن (۵۷۸۰)۔ ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذی ناب...... الخ (۱۹۳۲).

نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ)) . ❶

[١٥٢٤]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ......

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . ❷

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

[١٥٢٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . ❸

ایک اور سند سے بھی ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

**فوائد:**...... ❶ کچلی نوکیلے تیز دانت کو کہتے ہیں انسانوں کے یہ چار دانت سامنے والے چار دانتوں کے بعد اور ڈاڑھوں سے پہلے دائیں، بائیں، اوپر، نیچے موجود ہوتے ہیں جبکہ درندوں کے یہ دانت دیگر دانتوں کے مقابلے میں بڑے اور واضح ہوتے ہیں۔

❷ مذکورہ حدیث میں حرام جانوروں سے متعلق ایک اصول بیان کیا گیا ہے لہٰذا ہر وہ جانور جو ذی ناب ہے حرام ہے خواہ ہم اس سے متعارف ہوں یا نہ ہوں۔

[١٥٢٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ)) . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ . ❹

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درندوں میں سے ہر کچلی والا جانور حرام ہے۔''

---

❶ اخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذى ناب من السباع وكل ذى مخلب من الطير (١٩٣٣) .

❷ اخرجه البخارى، الذبائح والصيد، باب اكل كل ذى ناب من السباع (٥٥٣٠) .

❸ تقدم تخريجه برقم (١٥٢٢)

❹ انظر الحديث السابق برقم (١٥٢٣)

## بَابٌ: فِي كَلْبِ الصَّيْدِ

## [8]......شکاری کتے کا بیان

[١٥٢٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مویشیوں کی حفاظت اور شکار کے علاوہ کتا پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

[١٥٢٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ: أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ......

أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ، هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)). قَالُوا: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ. ❷

سفیان بن ابوزہیر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس نے کتا پالا اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔“ لوگوں نے پوچھا، آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ تو انہوں نے فرمایا، ہاں (میں نے سنی) مجھے اس مسجد کے ربّ کی قسم۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا بلا ضرورت اور فضول شوق کی خاطر کتوں کا رکھنا ممنوع ہے۔

❷ شکار، کھیتی باڑی اور جانوروں کی حفاظت وغیرہ کے لیے کتا رکھنا جائز ہے۔

❸ بلا ضرورت کتا رکھنا ایک مسلمان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے کہ روزانہ اس کے ثواب سے دو قیراط کی کمی واقع ہوتی ہے۔ مگر افسوس آج کئی مسلم گھرانوں میں بطور فیشن اور مغربی تہذیب کی نقالی میں کتے پالے جاتے ہیں اور ان کی اس قدر خدمت کی جاتی ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کے لیے علیحدہ سے ملازم رکھے جاتے ہیں۔

❹ مسلمانوں کو ہر اس کام سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے نیکیاں برباد ہوں اور گناہ لازم آئے۔

❺ کتوں کے ذریعے شکار جائز ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ اخرجه البخاری، الذبائح، والصيد، باب من اقتنى كلبًا ليس بكلب صيدٍ او ما شية (٥٤٨٢)۔ ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه...... الخ (١٥٧٤).

❷ اخرجه البخاری، الحرث والمزارعة، باب اقتناء، الكلب للحرث (٢٣٤٣)۔ ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه...... الخ (١٥٧٦).

﴿اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾

(المائدہ: ٤)

''تمام پاک چیزیں تمہارے لیے حلال قرار دے دی گئی ہیں اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سکھلایا ہے یعنی جنہیں تم وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ نے تمہیں دی ہے جس جانور کو وہ پکڑ کر تمہارے لیے روک لیں تم اس سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام ذکر کر لیا کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ جلد حساب لینے والے ہیں۔''

6 شکار کے لیے کتا چھوڑتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھ کر چھوڑنا چاہیے۔ (دیکھئے صحیح بخاری، رقم: ٥٤٨٨)

7 اگر کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو شکار کرنے والے کے لیے اس کو کھانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح اگر شکاری کتے کے ساتھ دیگر غیر سدھائے ہوئے کتے شریک ہو جائیں تو بھی شکار کو کھانا جائز نہیں۔ (صحیح مسلم، رقم: ١٩٢٩)

[١٥٢٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❶

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا۔

فوائد: ...... 1 موذی جانوروں کو قتل کر دینا جائز ہے۔

2 اگر کسی علاقے میں آوارہ کتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے اور وہ انسانوں کو اذیت پہنچائیں تو انہیں ختم کرنا درست ہے۔

3 کسی مخلوق یا جانور کی نسل کو بالکل ختم کر دینا جائز نہیں ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لو لا أن الكلاب امة من الامم لأمرت بقتلها فاقتلوا منها السود البهيم))

''اگر کتے امتوں میں سے ایک امت نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا بہرحال تم کالے سیاہ کتے کو مار ڈالو۔'' (سنن ابو داود، كتاب الصيد، باب اتخاز الكلب للصيد وغيره، رقم: ٢٨٤٥۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٢٠٥)

❶ اخرجه البخاری، بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب...... الخ (٣٣٢٣)۔ ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه...... الخ (١٥٧٠).

## بَابُ التَّذْكِيَةِ

## [9]......ذبح کرنے کا بیان

[۱۵۳۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَاتِمٌ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ أَوْ أَحَدُهُمَا......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: النُّونُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ. ❶

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا، کہ انہوں نے فرمایا: مچھلی اور ٹڈی ذبح کی ہوئی ہیں (یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔)

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا مچھلی اور ٹڈی کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کو بغیر ذبح کیے کھانا جائز ہے۔

❷ مچھلی اور ٹڈی اگر مردہ حالت میں ملیں تب بھی ان کا کھانا جائز ہے۔ دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۵۱۳۔

[۱۵۳۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ......

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَنْهَرَ مِنَ الدَّمِ وَذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللّٰهِ، فَكُلُوا، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنٍّ أَوْ ظُفُرٍ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَالظُّفُرُ مُدَى الْحَبَشِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ. ❷

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا کل دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں کیا ہم چھال یا پوست سے ذبح کرلیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز بھی خون کو بہادے اور (ذبح کے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، تو تم اسے کھاؤ۔ البتہ (خون بہانے والا آلہ) دانت یا ناخن نہ ہوں۔ کیونکہ دانت انسان کی ہڈی ہے اور ناخن حبشی لوگوں کی چھری ہے۔

**فوائد**:...... ❶ دانت، ہڈی اور ناخن کے علاوہ جس چیز سے بھی خون نکل آئے اس سے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

❷ ذبح کے وقت جانور کا خون نکلنا اور تکبیر کا پڑھنا ضروری ہے۔

❸ غیر مسلموں کے طور اطوار اور رسم و رواج سے بچنا چاہیے۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٩/ ٢٥٤، ٢٥٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٦١٨).

❷ اخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما ند من البائم فهو بمنزلة الوحش (٥٥٠٩)، (٢٥٠٧)۔ ومسلم، الأضاحي، باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم، الا السن وسائر العظام (١٩٦٨).

## بَابٌ: فِي ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ

## [10]......عرب کے عیسائیوں کے ذبح کردہ جانوروں کا بیان

[١٥٣٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَعْدٍ الْجَارِيِّ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ أَهْلَ كِتَابٍ، وَمَا تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ، وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ. ❶

سعد جاری یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب کے عیسائی اہل کتاب میں سے نہیں ہیں۔ اور ان کے ذبح کردہ جانور بھی ہمارے لیے حلال نہیں ہیں، اور میں انہیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلیں یا میں ان کی گردنیں ماردوں۔

[١٥٣٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَعْدٍ الْفَلَحَةِ مَوْلَى عُمَرَ، أَوِ ابْنِ سَعْدٍ الْفَلَحَةِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ، وَمَا تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ، وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ. ❷

سعد الفلحہ، مولی عمر یا ابن سعد الفلح سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب کے عیسائی اہل کتاب سے نہیں ہیں، ہمارے لیے ان کے ذبح کردہ جانور بھی حلال نہیں ہیں اور میں ان کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ وہ اسلام نہ لے آئیں یا میں ان سے قتال کروں گا۔

[١٥٣٤]...... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ......

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ؛ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ دِينِهِمْ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ. ❸

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: بنی تغلب کے عیسائیوں کے ذبح کردہ جانور نہ کھاؤ، کیونکہ انہوں نے شراب نہ پینے کے سوا اپنے دین کی کسی بات کو نہیں پکڑا

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٩/ ٢١٦، ٢٨٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٥٥٣).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٥٣٢)

❸ صحيح: اخرجه البيهقي: ٩/ ٢٨٤، ٢١٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٥٥٥)۔ وعبدالرزاق (١٠٠٣٤).

ہے (یعنی اس کے علاوہ باقی سب پرعمل چھوڑ دیا ہے۔)

[١٥٣٥]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ سُفْيَانُ أَوْ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ أَوْ هُمَا، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ......

عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى الْعَرَبِ بَنِي تَغْلِبَ؛ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ نَصْرَانِيَّتِهِمْ أَوْ مِنْ دِينِهِمْ إِلا بِشُرْبِ الْخَمْرِ. الشَّكُّ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [1]

عبیدہ سلیمانی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنی تغلب کے عرب عیسائیوں کے ذبح کردہ جانور نہ کھاؤ، کیونکہ انہوں نے عیسائیت یا اپنے دین سے شراب نہ پینے کے علاوہ اور کسی چیز پر بھی عمل نہیں کیا۔

[١٥٣٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي يُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي إِحْلالِ ذَبَائِحِهِمْ إِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ، أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ ثَوْرٍ الدِّيلِيِّ......

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبْحِ نَصَارَى الْعَرَبِ، فَقَالَ قَوْلا حَكَى هُوَ إِحْلالَهَا، وَتَلا: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ [المائدة: ٥١] وَلَكِنَّ صَاحِبَنَا سَكَتَ عَنِ اسْمِ عِكْرِمَةَ، وَثَوْرٌ لَمْ يَلْقَ ابْنَ عَبَّاسٍ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ السِّيَرِ عَلَى سِيَرِ الْوَاقِدِيِّ. [2]

عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرب کے عیسائیوں کے ذبح کردہ جانوروں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا، اس کے حلال ہونے کے بارے میں بات نقل ہوئی ہے اور یہ آیت تلاوت کی ''جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے۔'' (المائدہ: ۵۱) لیکن ہمارے استاد نے تو عکرمہ کا واسطہ نہیں بیان کیا، رہی ثور رحمہ اللہ کی بات تو ان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہی ثابت نہیں۔

**فوائد**:...... 1 اگر اہل کتاب ذبح کے وقت اللہ کا نام لیں تو ان کا ذبیحہ حلال ہے۔

2 اگر اہل کتاب غیر اللہ کے نام پر ذبح کریں یا ذبح کرنے کی بجائے کسی اور طریقہ کو اختیار کریں جیسا کہ آج کل مشینی جھٹکے سے جانور کو مارا جاتا ہے تو پھر ان کے ہاتھ کا بنا ہوا گوشت جائز نہیں۔

---

[1] صحيح: اخرجه البيهقي: ٩/ ٢١٧- وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٥٥٤).

[2] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٩/ ٢١٧- وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٥٥٧)- ومالك في الموطا، الذبائح، باب ما يجوز من الزكاة على حال الضرورة.

3 اہل کتاب کے علاوہ دیگر کفار کا ذبیحہ حلال نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف اہل کتاب کا ذکر فرمایا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾ (المائد: ٥)

''اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔''

4 ''ومن يتولهم منكم فانه منهم'' کی تلاوت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصود یہ ہے کہ اگرچہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے تاہم ان سے دوستی رکھنا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم

25

# كِتَابُ الأَشْرِبَةِ وَالأَنْبِذَةِ وَالأَوْعِيَةِ

# پینے پلانے، نبیذ اور برتنوں کے مسائل

## بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

## [1]......شراب کی حرمت کا بیان

[١٥٣٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ الأَنْصَارِيَّ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ، قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ. ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں ابوعبیدہ بن جراح، ابوطلحہ انصاری اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو کچی اور پکی کھجوروں سے بنی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ ان کے پاس ایک آنے والے نے آ کر کہا، بے شک شراب حرام کردی گئی، تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انس اٹھو! اور ان مٹی کے گھڑوں کو توڑ دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے غلہ کوٹنے والا موسل لیا اور ان کے نیچے مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئے۔

❶ اخرجه البخاري، الأشربة، باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر (٥٥٨٢)۔ ومسلم، الاشربة، باب تحريم الخمر و بيان انها تكون من...... الخ (١٩٨٠).

**فوائد**:...... ❶ شراب حرام ونجس ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدہ: ۹۰)

''اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں ان سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

❷ شراب پینا، پلانا اور اسے خریدنا یا بیچنا سب ممنوع ہے۔

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتباع نبوی کے جذبہ صادقہ سے سرشار تھے اور ہر وقت احکامِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لیے خود کو تیار رکھتے۔

❹ حرام اشیاء کو گھر میں رکھنا بھی درست نہیں ہے۔

❺ بچوں سے خدمت لینا درست ہے۔

❻ خبر واحد حجت ہے۔ بشرطیکہ سنداً صحیح ثابت ہو۔

[۱۰۳۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. *

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہ کی، تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

**فوائد**:...... ❶ شراب دنیا میں مہلک بیماریوں جبکہ آخرت میں جنت کی عمدہ ترین شراب سے محرومی کا باعث بنے گی۔ جنتی شراب سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝﴾ (الواقعہ: ۱۷۔ ۱۹)

''ان (جنتیوں) کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے رہیں گے چکر لگائیں گے، آبخورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی شراب سے پر ہوگا جس سے نہ سر درد ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔''

❷ معلوم ہوا گناہ اللہ کے انعام واکرام سے محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

---

* اخرجه البخاري، الأشربة، باب وقول الله تعالیٰ "انما الخمر والميسر...... الخ (۵۵۷۵)۔ ومسلم، الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وكل خمر حرام (۲۰۰۳)۔

3 سچی توبہ کرنے سے اللہ رب العزت کبیرہ گناہ بھی معاف فرما دیتے ہیں۔

4 عادی شراب نوش سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا يدخل الجنة مُدْمِنُ خَمْرٍ)) ''ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(سنن ابن ماجه، ابواب الاشربه، باب مدمن الخمر، رقم: ۳۳۷۶)

## بَابٌ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

## [26]...... ہر پینے کی چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے

[۱۵۳۹]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). 1

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پینے کی چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔''

**فوائد**:...... ہر نشہ آور مشروب حرام ہے خواہ کسی بھی شکل وصورت میں ہو۔

[۱۵۴۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). 2

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع (شہد کی شراب) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی پینے والی چیز نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

[۱۵۴۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا وَهْبٍ الْجَيْشَانِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ

طاؤس سے روایت ہے کہ ابو وہب جیشانی نے رسول اللہ ﷺ سے بتع (شہد کی شراب) سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

---

1 اخرجه البخاری، الوضوء، باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر (۲۴۲)۔ ومسلم، الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وكل خمر حرامٌ (۲۰۰۱).

2 اخرجه البخاري، الاشربه، باب الخمر من العسل وهو البتع (۵۵۸۵)۔ ومسلم، الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام (۲۰۰۱).

حَرَامٌ)) . ❶

**فوائد:** ...... ❶ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا:

"نزل تحريم الخمر وهي من خمسه العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل"

"شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں، انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے تیار کی جاتی تھی اور خمر (شراب) ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔" (صحيح بخاری، كتاب الاشربه، باب الخمر من العنب وغيره، رقم: ٥٥٨١۔ مسلم، رقم: ٣٠٣٢)

❷ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ گندم، جو، شہد اور مکئی کی شراب حلال ہے اس کے پینے والے پر حد نہیں لگے گی اگر چہ اس سے نشہ ہو جائے۔ (هدايه، كتاب الاشربه: ٤/ ٤٩٦) حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہے۔

[١٥٤٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ:......

سَمِعْتُ أَبَا الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيَّ ، يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبَاذِقِ . فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذِقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ . ❷

ابوجویریہ جرمی کہتے ہیں بے شک میں پہلا عربی ہوں جس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق سے متعلق پوچھا اور وہ کعبہ سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، تو انہوں نے فرمایا: "محمد ﷺ باذق (کی ایجاد) سے پہلے ہی دنیا سے تشریف لے گئے، جو بھی چیز نشہ دلائے وہ حرام ہے۔"

**فوائد:** ...... ❶ "باذق" انگور کا شیرہ جو تھوڑا پکا لیا جائے۔ (لغات الحدیث: ۱/ ۱۲۳)

❷ "سبق محمد الباذق" کا مطلب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام باذق شراب کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے گویا آپ کے مبارک عہد میں یہ شراب نہیں تھی۔

❸ نشیات کا استعمال حرام ہے خواہ ان کا نام کچھ بھی ہو۔

[١٥٤٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ . ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہر نشہ دلانے والی چیز شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔

---

❶ حديث صحيح اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٩٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٢٠٥).

❷ اخرجه البخاري، الأشربه، باب الباذق (٥٥٩٨).

❸ صحیح ثبت مرفوعًا: اخرجه مسلم، الأشربه، باب بيان ان كل مسكر خمر و ان كل خمر حرام (٢٠٠٣).

**فوائد**: ...... ① نشہ آور چیز کا کھانا، پینا، سونگھنا یا انجکشن کے ذریعے اسے جسم میں داخل کرنا حرام ہے۔

[١٠٤٤]...... سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ، وَهُوَ يَحْتَجُّ فِي ذِكْرِ الْمُسْكِرِ، وَكَانَ كَلامًا قَدْ تَقَدَّمَ لا أَحْفَظُهُ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ شَرِبَ عَشَرَةً وَلَمْ يَسْكَرْ؟ فَإِنْ قَالَ: حَلالٌ. قِيلَ. أَفَرَأَيْتَ إِنْ خَرَجَ فَأَصَابَتْهُ الرِّيحُ فَسَكِرَ، فَإِنْ قَالَ: حَرَامٌ، فَقُلْ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ شَيْئًا قَطُّ شَرِبَهُ فَصَارَ إِلَى جَوْفِهِ حَلالٌ ثُمَّ صَيَّرَتْهُ الرِّيحُ حَرَامًا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ. ①

ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم کہتے ہیں میں نے ربیع رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے شافعی رحمہ اللہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے اور وہ مسکر کے ذکر سے استدلال کر رہے تھے۔ اس بات سے پہلے بھی کچھ بات ہو چکی تھی جسے میں یاد نہ کر سکا، انہوں نے فرمایا، آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی دس دفعہ پیے اور اسے نشہ نہ ہو تو؟ اگر جواب ہو کہ حلال ہے تو پھر کہا جائے گا، آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ نکلے اور اسے ہوا لگنے سے نشہ آ جائے تو، اگر جواب ہو کر پھر حرام ہے تو اس سے کہو، کیا آپ نے کبھی کوئی ایسی چیز بھی دیکھی جو پیٹ میں جانے تک حلال ہو پھر ہوا سے حرام ہو جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل بھی حرام ہے۔

**فوائد**: ...... ① جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل سے قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

② ہر وہ طریقہ علاج جس میں شراب یا کسی بھی حرام چیز کا استعمال ہو اس سے اجتناب ضروری ہے صحیح بخاری میں تعلیقاً مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ان الله لم يجعل شفاء كم فيما حرّم عليكم"

"اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا تم پر حرام کردہ چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔"

(بخاری، کتاب الاشربه، باب شراب الحلواء والعسل قبل الحديث: ٥٦١٤)

③ احناف کا یہ موقف کہ شراب کے جس پیالہ سے نشہ آئے صرف وہی حرام ہے خواہ اس سے پہلے کتنے ہی پیالے شراب پی لی گئی ہو۔ (الهدایه: ٤/ ٤٩٦) حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔ کیونکہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرتی ہے اس کی کم سے کم مقدار بھی حرام ہے لہٰذا پہلا پیالہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح نشہ دلانے والا آخری پیالہ حرام ہے۔

[١٠٤٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ......

① امام شافعی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ، فَقَالَ: لَا خَيْرَ فِيهَا، وَنَهَى عَنْهَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ هِيَ السُّكُرْكَةُ. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الأَحَادِيثَ وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ الأَشْرِبَةِ. ❶

عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے غُبیراء سے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں بھلائی نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔'' امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن اسلم نے کہا ''غبیراء'' جوار کی شراب ہے۔

فوائد:...... ❶ جوار اور باجرہ سے تیار ہونے والی شراب کو ''غبیراء'' کہا جاتا تھا۔ حبشی لوگ اسی شراب کا استعمال کرتے تھے کیونکہ یہ شراب ٹھنڈی ہوتی ہے جبکہ ان کا علاقہ انتہائی گرم تھا۔

## بَابٌ: فِي الْمَطْبُوخِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ

## [3]...... وہ پکائی ہوئی شراب کہ جس کے دو ثلث ختم ہو جائیں

[١٠٤٦]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَلامَةَ أَخْبَرَاهُ

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَشَكَا إِلَيْهِ أَهْلُ الشَّامِ وَبَالَ الأَرْضِ وَثِقَلَهَا، وَقَالُوا: لا يُصْلِحُنَا إِلا هَذَا الشَّرَابُ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اشْرَبُوا الْعَسَلَ. فَقَالُوا: لا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ مِنْ هَذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لا يُسْكِرُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَطَبَخُوهُ حَتَّى ذَهَبَ مِنْهُ الثُّلُثَانِ، وَبَقِيَ الثُّلُثُ، فَأَتَوْا بِهِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَدْخَلَ عُمَرُ فِيهِ إِصْبَعَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ فَقَالَ: هَذَا الطِّلاءُ هَذَا مِثْلُ طِلاءِ الإِبِلِ. فَأَمَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام آئے تو شام والوں نے ان سے وبا اور آب وہوا کی خرابی کی شکایت کی اور کہا، ہمیں شراب کے علاوہ اور کوئی چیز تندرست نہیں رکھ سکتی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، تم شہد پی لیا کرو، انہوں نے کہا ہم شہد سے صحت یاب نہیں ہوتے ہیں۔ ایک آدمی نے انہیں میں سے کہا، اگر ہم شراب کو اس حالت پر لے جائیں کہ اس کا نشہ نہ رہے تو آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا، ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے اسے آگ پر پکایا حتی کہ اس کے دو ثلث خشک ہو گئے اور تیسرا حصہ رہ گیا، تو وہ اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اپنی انگلی ڈالی پھر اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا جب وہ چپکنے لگا تو انہوں نے فرمایا: یہ طلاء

❶ اسناده ضعیف لإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٥٢٠٨)۔ ومالك فى المؤطا، الاشربه، باب ماجاء فى تحريم الخمر.

أَنْ يَشْرَبُوهُ. فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَحْلَلْتَهَا وَاللّٰهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَلَّا وَاللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهُ عَلَيْهِمْ، وَلَا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحْلَلْتَهُ لَهُمْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❶

(روغن) ہے جو اونٹوں کے طلا کی طرح ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کے پینے کا حکم دیا، تو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، اللہ کی قسم! آپ نے اس کو حلال کر دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا، ہرگز (ایسا نہیں) اللہ کی قسم! اے اللہ! جو چیز تو نے حرام کر دی ہے میں اسے ان کے لیے حلال نہیں کرتا، اور جو تو نے ان کے لیے حلال کر دیا ہے وہ میں ان پر حرام نہیں کرتا ہوں۔

**فوائد**:...... ❶ نشہ آور اشیاء کا بطور دوا استعمال درست نہیں۔

❷ اگر شراب وغیرہ نشہ آور نہ رہے تو اس کا استعمال جائز ہے کیونکہ حرمت کی علت نشہ ہے جب کسی چیز سے نشہ ختم ہو گیا تو پھر اس کا استعمال بھی درست ہے۔

❸ شہد ایک شفا بخش قدرتی مشروب ہے جس میں بے شمار بیماریوں کی شفا موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النحل: ٦٨۔ ٦٩)

''اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور چھتوں میں گھر (چھتے) بنا، پھر ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کے آسان رستوں میں چلتی پھرتی رہ۔ اس کے پیٹ سے مشروب (شہد) نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے (قدرت الٰہیہ کی) نشانی ہے۔''

❹ حلت و حرمت کا اختیار اللہ رب العزت کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے۔

❺ حاکم و امیر کی ذمہ داری ہے کہ وبائی علاقوں کا دورہ کرے اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے خاطر خواہ انتظامات کرے۔

---

❶ اسنادہ صحیح: اخرجہ البیھقی: ٨/ ٣٠٠۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (٥٢١٣)۔ ومالك فی الموطا، الأشربہ، باب جامع تحریم الخمر.

## بَابٌ: فِي الْأَنْبِذَةِ

## [4]..... نبیذ کا بیان

[١٥٤٧]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.....

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ، وَقَالَ: انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ. ❶

معبد بن کعب نے اپنی ماں سے، جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں، روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوطرح کے میووں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا اور فرمایا، ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔

**فوائد**:..... ❶ کھجور یا انگور وغیرہ کو پانی میں بھگو کر رکھ دیں جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس میٹھے پانی کے شربت کا نام نبیذ ہے اگر کھجور یا انگور کو زیادہ دیر پانی میں بھگویا جائے تو اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا ایسے نشہ آور پانی کا استعمال درست نہیں البتہ نبیذ کا استعمال درست ہے۔

❷ معلوم ہوا دو طرح کے میوں کو ملا کر نبیذ بنانا ممنوع ہے۔ مزید دیکھئے حدیث نمبر: ۱۵۴۸۔

[١٥٤٨]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ جَمِيعًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❷

عطاء ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھوارے اور نیم پختہ کھجور کی اکٹھی اور خشک کھجور اور پکنے کے قریب کھجور کی اکٹھی نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

## بَابٌ: فِي الْأَوْعِيَةِ

## [5]..... برتنوں کا بیان

[١٥٤٩]..... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ابن ابی اوفی نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ❶ جر،

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٨/ ٣٠٧۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٢٣٢)۔ واحمد: ٦/ ١٨۔ والحميدى، رقم: ٣٥٦۔ والبغوى (٣٠١٧).

❷ صحيح ثبت موصولا: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٥٢٣٣)۔ مرسلا وعبدالرزاق (١٦٩٨٢) موصولا.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الأَخْضَرِ وَالأَبْيَضِ وَالأَحْمَرِ. ❶

سفید اور سرخ گھڑے میں شراب بنانے سے منع فرمایا۔

[١٥٥٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تَنْبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ)). قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيرَ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کدو سے بنے ہوئے برتن میں نبیذ نہ بناؤ۔" (ابوسلمہ نے) کہا پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔تم سبز روغنی گھڑوں اور لکڑی کو کھود کر بنائے گئے برتنوں سے بھی اجتناب کرو۔

[١٥٥١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ. ❸

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنے ہوئے برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[١٥٥٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ، فَسَأَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. ❹

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں لوگوں کو خطبہ دیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور میرے پہنچنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے، میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا: تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنے ہوئے برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[١٥٥٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ......

---

❶ صحیح دون زیادة الـوالأحـمـر: اخـرجه البخاری، الأشربة، باب ترخیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاوعیة والظروف بعد النهی۔

❷ اخرجه مسلم، الأشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء...... الخ (١٩٩٣).

❸ اخـرجـه البـخـاری، الاشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع (٥٥٨٧)۔ ومسلم، الاشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت...... الخ (١٩٩٢).

❹ اخرجه مسلم، الاشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء...... الخ (١٩٩٧).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ)). ❶

۱۵۵۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو سے بنے برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[۱۵۵٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَوْعِيَةِ قِيلَ لَهُ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَأَذِنَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ. ❷

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے چند برتنوں (میں نبیذ) سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے کہا گیا، ہر آدمی کے پاس مشکیزہ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سبز روغنی گھڑے کے علاوہ اور گھڑوں (میں نبیذ بنانے) کی اجازت دے دی۔

[۱۵۵۵]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَتَوْرُ حِجَارَةٍ. أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الأَشْرِبَةِ. ❸

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے نبیذ مشکیزے میں بھگوئی جاتی تھی، اگر وہ دستیاب نہ ہوتا تو پتھر سے بنے ہوئے پانی پینے کے برتن میں بھگوئی جاتی۔

**فوائد**:...... ❶ اس باب میں مذکور تمام روایات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کدو سے بنے ہوئے مٹکے، کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے ہوئے برتن، روغن کیے ہوئے برتن وغیرہ میں نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((نهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الأسقية كلها ولا تشربوا مسكراً))

''میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں کے علاوہ تمام چیزوں میں نبیذ سے منع کیا تھا، اب تم نشہ آور چیز کے علاوہ ہر برتن میں پی سکتے ہو۔''

(صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب استئذان النبي ﷺ ربه في زيارة قبر امه، رقم: ۹۷۷)

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۵۲۳۷)۔ واحمد: ۲/ ۵۱٤۔ ومالك في الموطا، الاشربه، باب ما ينهى نيتبذ فيه، والطحاوي في شرح معاني الآثار: ٤/ ۲۲۷.

❷ اخرجه البخاري، الاشربة، باب ترخيص النبي ﷺ في الأوعية والظروف بعد النهي (۵۵۹۳)۔ ومسلم الاشربه، باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء...... الخ (۲۰۰۰).

❸ اخرجه مسلم، الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت...... الخ (۱۹۹۹).

26

# كِتَابُ الْحُدُودِ

# حدود کے مسائل

## بَابٌ: لَا يُتَجَافَى لِذِي الْهَيْئَةِ عَنْ حَدٍّ

### [1]......صاحب مروت آدمی پر حد کے نفاذ سے دریغ نہ کیا جائے گا

[١٥٥٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَجَافَوْا لِذَوِي الْهَيْئَاتِ عَنْ عَثَرَاتِهِمْ)). ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عزت دار لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دیا کرو۔"

[١٥٥٧]...... قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ يَقُولُ: يُتَجَافَى لِلرَّجُلِ ذِي الْهَيْئَةِ مِنْ عَثْرَتِهِ مَا

محمد بن ادریس نے بیان کیا کہ میں نے ان اہل علم سے سنا جو اس حدیث کو جانتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں عزت دار آدمی کی غلطی سے اس وقت تک درگزر کی جائے گی

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الحدود، باب في الحد يشفع فيه (٤٣٧٥)۔ واحمد: ٦/ ١٨١۔ والنسائي في الكبرىٰ (٧٢٩٤)۔ والبخاري في الادب المفرد (٤٦٥)۔ وصححه ابن حبان.

لَمْ يَكُنْ حَدًّا. ❶ جب تک کہ اس کی غلطی حد تک نہ پہنچے۔

**فوائد**: ...... ❶ حدود اللہ کا نفاذ بلا استثناء خاص وعام پر ہوگا۔

❷ غلطی کرنے والے کے لیے اگر زبانی تنبیہ کافی ہو تو اس سے درگزر کرنا بہتر ہے اور اگر زبانی تنبیہ کے فوائد نہ ہوں تو قاضی اس کی غلطی کے موافق سزا تجویز کرسکتا ہے۔

❸ معاشرے میں عزت دار افراد کو عزت کا مقام دینا چاہیے۔

[١٥٥٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ يُجْلَدْ قُدَامَةُ الْيَوْمَ فَلَنْ يُتْرَكَ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَكَانَ قُدَامَةُ بَدْرِيًّا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❷

ابوجعفر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آج قدامہ کو کوڑے لگا دیئے گئے تو ان کے بعد آئندہ کسی کو نہیں چھوڑا جائے گا، اور قدامہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔

## بَابٌ: الْحُدُودُ كَفَّارَةُ الذُّنُوبِ

## [2]...... حدود کا نفاذ گناہوں کے لیے کفارہ کا باعث ہے

[١٥٥٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ......

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: ((بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا)). وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ، وَقَالَ: ((فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ اور ان پر آیت تلاوت کی پھر فرمایا: ''جو شخص عہد کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے اس میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اسے سزا دے دی گئی تو وہ (سزا) اس کے لیے کفارہ

---

❶ اخرجه البيهقى فى المعرفة بعد الحديث (٥٢٦٥).

❷ اسناده ضعيف لانقطاعه فان ابا جعفر محمد بن على بن الحسين لم يدرك عمر بن الخطاب: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٥٢١٧).

شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. ❶

ہوگی اور جس نے اس کا ارتکاب کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

**فوائد** :...... ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ رب العزت کے احکامات پر خلوص دل سے عمل پیرا ہونے اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کو دل و جان سے قبول کرنے کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرتے تھے۔ موجودہ دور میں تصوف کے مختلف سلسلوں میں رائج بیعت کا خیر القرون میں وجود نہیں ملتا۔

❷ "قرأ علیهم الایة" سے مراد درج ذیل آیت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاۤاَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاۤءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الممتحنة: ١٢)

"اے نبی! جب آپ کے پاس مومنہ عورتیں ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ لگائیں گی جسے خود اپنے ہاتھوں اور پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کرلیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے بخشش طلب کریں بے شک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

❸ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے عہد و پیمان کو پورا کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔

❹ کسی گناہ کی دنیا میں حد یا تعزیر کی صورت میں ملنے والی سزا اس گناہ کے کفارہ کا سبب بن جاتی ہے۔

❺ اگر دنیا میں حد وغیرہ کا نفاذ نہ ہو سکے تو معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اپنی رحمت سے معاف فرما دے چاہے تو آخرت میں جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دے۔

❻ حدود و تعزیرات کا نفاذ معاشرے کے امن و سکون اور جرائم کے خاتمہ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

## بَابُ تِكْرَارِ الْحَدِّ بِتِكْرَارِ الشُّرْبِ

### [3]...... بار بار شراب پینے پر بار بار حد کا بیان

[١٥٦٠]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

---

❶ اخرجه البخاري، التفسير، باب اذا جاءك المومنت يبايعنك (٤٨٩٤)، ومسلم، الحدود، باب الحدود كفارات لأهلها (١٧٠٩).

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ)) لا يَدْرِي الزُّهْرِيُّ بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ. فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، وَوَضَعَ الْقَتْلَ وَصَارَتْ رُخْصَةً. قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ لِمَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَمُخَوَّلٍ: كُونَا وَافِدَيِ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ. ❶

قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر شراب پئے تو اسے کوڑے لگاؤ، اگر پھر شراب پئے تو پھر کوڑے لگاؤ، اگر پھر شراب پئے تو پھر کوڑے لگاؤ، اگر پھر بھی پئے تو اس کو قتل کر دو۔'' زہری رحمہ اللہ کو یہ علم نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے قتل کا حکم دوسری مرتبہ کے بعد دیا یا تیسری مرتبہ کے بعد۔ پھر ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگوائے، پھر وہی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے پھر کوڑے لگوائے، پھر اسے لایا گیا کہ اس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے اسے پھر کوڑے لگوائے اور قتل نہ کیا، اور یہ (قتل سے) رخصت ٹھہری۔

[١٥٦١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الأَشْرِبَةِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❷

قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ شراب پئے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔''

**فوائد** :...... ❶ شراب پینا ایک جرم ہے اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والے پر حد کا نفاذ ہوگا۔ تفصیل کے لیے آئندہ باب کی احادیث دیکھیے۔

❷ معلوم ہوا شرعی احکام میں نسخ موجود ہے۔

## بَابُ مِقْدَارِ الْحَدِّ

## [4]......حد کی مقدار کا بیان

[١٥٦٢]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

---

❶ صحيح اخرجه ابوداود، الحدود، باب اذا تتابع فى شرب الخمر (٤٤٨٥)۔ والترمذى، الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه ومن عاد فى الرابعة فاقتلوه بعد الحديث (١٤٤٤).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٥٦٠)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ يَسْأَلُ عَنْ رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَجَرَيْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَسْأَلُ عَنْ رَحْلِ خَالِدٍ، حَتَّى أَتَاهُ جَرِيحًا. وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ، فَقَالَ: ((اضْرِبُوهُ))، فَضَرَبُوهُ بِالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ وَأَطْرَافِ الثِّيَابِ وَحَثَوْا عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَكِّتُوهُ))، فَبَكَّتُوهُ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلَ مَنْ حَضَرَ ذَلِكَ الْمَضْرُوبَ، فَقَوَّمَهُ أَرْبَعِينَ، فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ، حَتَّى تَتَابَعَ النَّاسُ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ، فَاسْتَشَارَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ. [1]

عبدالرحمٰن بن ازہر نے بیان کیا کہ میں نے حنین والے سال نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کوچ کے متعلق دریافت کر رہے ہیں تو میں بھی آپ ﷺ کے آگے آگے خالد رضی اللہ عنہ کی روانگی سے متعلق پوچھتا ہوا چل پڑا، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس زخمی حالت میں آئے۔ پھر نبی ﷺ کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو مارو'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے ہاتھوں، جوتیوں، اور کپڑوں سے مارا، اس پر مٹی پھینکی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو برا بھلا کہو۔'' تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے برا بھلا کہا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ (عبدالرحمٰن بن ازہر نے) کہا، پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو انہوں نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے جوان مارنے والوں میں شامل تھے پوچھا: تو انہوں نے چالیس ضربوں کا بتایا، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب میں چالیس کوڑے لگائے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس ہی رکھے یہاں تک کہ کثرت سے لوگ شراب پینے لگے تو انہوں نے مشورہ سے اسی کوڑے لگائے۔

**فوائد:** ...... ① شرابی کو حد لگانا واجب ہے لیکن اس کی مقدار سے متعلق احادیث مختلف ہیں۔ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نعمان یا ابن نعمان کو شراب پینے کی وجہ سے حالت نشہ میں لایا گیا تو نبی علیہ السلام نے گھر میں موجود افراد کو اسے مارنے کا حکم دیا تو انہوں نے اسے جوتیوں اور چھڑیوں سے مارا اور میں بھی ان مارنے والوں میں سے تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید والنعال، رقم: ٦٧٧٤، ٦٧٧٥)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی تو

[1] صحیح من غیر هذا الطریق: اخرجه ابوداود، الحدود، باب اذا تتابع فی شرب الخمر (٤٤٨٧)، (٤٤٨٨)، (٤٤٨٩)۔ واحمد: ٤/ ٨٨۔ والنسائی فی الکبریٰ (٥٢٨٣)، (٥٢٨١)۔ وصححه الحاکم: ٤/ ٣٧٤، ٣٧٥.

اسے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب کوڑے لگائے گئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی شرابی کو یہی سزا دی۔ پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو انہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلکی ترین سزا اسّی (۸۰) کوڑے ہے، لہٰذا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

(صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد الخمر، رقم: ١٧٠٦)

درج بالا احادیث اور دیگر احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شرابی کی حد متعین نہیں لہٰذا حاکم وقت کو چاہیے کہ جرم کی نوعیت کے مطابق کوڑوں کی سزا تجویز کرے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

2 معلوم ہوا چوتھی دفعہ شراب پینے پر قتل کا حکم منسوخ ہے۔

3 اگر شرابی حد کے نفاذ سے مرجائے تو اس کی دیت ادا کی جائے گی۔ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی پر حد قائم کروں اور وہ مرجائے تو مجھے کوئی افسوس نہیں سوائے شراب پینے والے کے اگر شراب پینے والا حد کے نفاذ سے مرجائے تو اس میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کے لیے کوئی حد متعین نہیں فرمائی۔

(صحيح بخاري، كتاب الحدود، باب الضرب، بالجريد والنعال، رقم: ٦٧٧٨ـ مسلم، رقم: ١٧٠٧)

[١٥٦٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ ثَـوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الـرَّجُـلُ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَـنْهُ: نَرَى فِيهَا أَنْ يُجْلَدَ ثَمَانِينَ؛ فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَـكِـرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَذَى، وَإِذَا هَذَى افْتَرَى، أَوْ كَمَا قَالَ: فَجَلَدَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَمَانِينَ فِـي الْـخَـمْـرِ. أَخْرَجَ الْـحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❶

ثور بن زید الدیلمی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کے متعلق مشورہ طلب کیا تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم سمجھتے ہیں کہ شرابی کو اسی کوڑے لگائے جائیں۔ کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے تو اسے نشہ آتا ہے اور جب نشہ آئے تو ٹھٹا جاتا ہے اور جب ٹھٹائے تو اس میں فتور آجاتا ہے۔ یا جس طرح انہوں نے فرمایا: فرمایا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کو اسی کوڑے لگائے۔

❶ اسناده ضعيف، فان ثورا لم يلق عمر: اخرجه البيهقي: ٨/ ٣٢٠، ٣٢١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٢٤٦)۔ وعبدالرزاق (١٣٥٤٢)۔ والنسائي في الكبرىٰ (٥٢٨٩)۔ ومالك في الموطا، الاشربة، باب ماجاء في حد الخمر.

## بَابُ الْجَلْدِ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ

## [5]......دو اطراف والے کوڑے سے مارنے کا بیان

[١٥٦٤]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ الْوَلِيدَ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ. ❶

ابوجعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ولید کو دو اطراف والے کوڑے سے مارا۔

## بَابُ الْحَدِّ فِي رِيحِ الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ

## [6]......نشہ آور شراب کی بو آنے پر حد لگانے کا بیان

[١٥٦٥]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ مَعَ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ، فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرِبَ الطِّلَاءَ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ، فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا. ❷

سائب بن یزید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی طرف نکلے اور فرمایا، میں نے فلاں سے شراب کی بو پائی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے طلاء پیا، میں پوچھتا ہوں کہ اس نے کیا پیا، اگر وہ نشہ آور ہے تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر مکمل حد کا نفاذ کیا۔

**فوائد**:...... ❶ جب شواہد سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ فلاں آدمی نے شراب پی ہے تو پھر اس پر حد کا نفاذ ہوگا۔

❷ شراب کی بدبو شراب پینے والے سے ہی آتی ہے اور جس سے شراب کی بدبو آئے اس پر حد کا نفاذ ہوگا اگرچہ وہ شراب پینے سے انکار ہی کیوں نہ کرے۔

❸ "طلاء" انگور کا وہ شیرہ جس کو اس قدر پکایا جائے کہ دو ثلث جل کر ایک ثلث رہ جائے اور انتہائی گاڑھا ہو۔ وہ روغن جو اونٹوں پر ملا جائے اسے بھی "طلاء" کہتے ہیں تارکول یا کالا تیل وغیرہ "طلاء" کا لفظ شراب کے معنی میں بھی

---

❶ اسناده ضعيف لانقطاعه فان ابا جعفر لم يدرك على بن ابى طالب: اخرجه البيهقى: ٨/ ٣٢١۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٢٥٢)۔ وعبدالرزاق (١٣٥٤٤)۔

❷ صحيح: اخرجه النسائى، الاشربة، ذكر الاخبار التى اعتل بها من أباح شراب المسكر (٥٧١١)۔ والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/ ٢٢٢۔ والدارقطنى: ٤/ ٢٤٨۔ والبيهقى: ٨/ ٢٩٥۔

مستعمل ہے۔

[١٥٦٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ فَصَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ، فَسَمِعَهُ السَّائِبُ يَقُولُ: إِنِّي وَجَدْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَصْحَابِهِ رِيحَ الشَّرَابِ، وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبُوا، فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا حَدَدْتُهُمْ. قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ حَضَرَهُ يَحُدُّهُمْ. ❶

سائب بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تو سائب نے ان کو فرماتے ہوئے سنا، کہ میں نے عبید اللہ اور اس کے ساتھیوں سے شراب کی بو پائی ہے۔ میں پوچھتا ہوں انہوں نے کیا پیا، اگر نشہ آور ہے تو میں ان پر حد نافذ کروں گا۔ سائب بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب ان پر حد لگی وہ اس وقت وہاں موجود تھے۔

فوائد: ...... ❶ اس روایت سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ حدودِ الٰہیہ کے نفاذ میں کسی رو رعایت سے کام نہیں لیا مجرم بیٹا ہے تو اس پر بھی مکمل حد کا نفاذ کیا۔

❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل ہمیں یہ اصول فراہم کرتا ہے کہ قوانین معاشرے کو صحیح رکھنے میں تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں جب ان کا نفاذ ہر امیر و غریب اور حاکم و رعایا پر ہو اور کسی کو بھی استثناء حاصل نہ ہو۔

[١٥٦٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيُجْلَدُ فِي رِيحِ الشَّرَابِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: إِنَّ الرِّيحَ لَتَكُونُ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِي فِيهِ بَأْسٌ، فَإِذَا اجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى شَرَابٍ وَاحِدٍ فَسَكِرَ أَحَدُهُمْ جُلِدُوا جَمِيعًا الْحَدَّ تَامًّا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَوْلُ عَطَاءٍ مِثْلُ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يُخَالِفُهُ. ❷

یحییٰ بن جریج نے کہا میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کیا شراب کی بو آنے پر حد لگائی جائے گی؟ تو عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بو اسی شراب سے آتی ہے جس کے پینے میں حرج ہے۔ جب زیادہ لوگ ایک ہی قسم کی شراب پئیں اور ان میں سے صرف ایک آدمی کو نشہ ہو تو تمام پر مکمل کوڑوں کی حد نافذ کی جائے گی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، عطاء کی بات بالکل عمر رضی اللہ عنہ کی بات کی طرح ہے۔

[١٥٦٨]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ علی بن ابی

❶ صحيح اخرجه البيهقي: ٨/ ٣١٢، ٣١٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٢١٥).

❷ صحيح شواهده: اخرجه البيهقي: ٨/ ٣١٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٢١٨).

أَبِـي طَـالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لا أُوتَى بِأَحَدٍ شَـرِبَ خَـمْـرًا وَلا نَبِيـذًا مُسْكِرًا إِلا جَلَدْتُـهُ الْـحَـدَّ. أَخْـرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الأَشْرِبَةِ. ❶

طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شراب پینے والا اور نشہ آور نبیذ پینے والا جب میرے پاس لایا جائے گا تو میں اس پر کوڑوں کی حد لگاؤں گا۔

## بَابُ حَدِّ الزِّنَا

## [7]......زنا کی حد کا بیان

[١٥٦٩]...... أَخْبَرَنَـا الشَّـافِعِـيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ عُبَادَةَ، يَعْنِـي: ابْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْـهُ: أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)). ❷

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راستہ مقرر کردیا ہے۔ کنوارا، کنواری سے زنا کرے تو ہر ایک کو سو سو کوڑے لگا کر ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا جائے اور شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگا کر رجم کردیا جائے۔

**فوائد**:...... ❶ ابتدائے اسلام میں بدکار عورتوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کا درج ذیل حکم تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا﴾ (النسآء: ١٥)

''اور تمہاری وہ عورتیں جو بدکاری (زنا) کا ارتکاب کریں، تو ان پر اپنے میں سے چار مرد گواہ لاؤ، اگر وہ گواہی دیں تو انہیں گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے۔''

آیت میں مذکور راستے سے مراد وہی راستہ ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے کہ اللہ رب العزت نے زنا کی سزا

❶ اسـنـاده ضعيف لضعف شيخ الشافعي، ولانقطاع بين محمد بن على بن الحسين وعلى بن ابى طالب: اخرجه البيهقي: ٨/ ٣١٣۔وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٦١٦).

❷ اخرجه مسلم، الحدود، باب حد الزنى (١٦٩٠).

(حد) مقرر فرما دی۔ اسی لیے نبی علیہ السلام نے "خذوا عنی، خذوا عنی" کے الفاظ کا استعمال فرمایا۔

2 شادی شدہ زانی کی سزا رجم (سنگسار کرنا) ہے جبکہ غیر شادی شدہ زانی کے لیے سو کوڑوں کے ساتھ ایک سال جلا وطنی کی بھی سزا ہے۔ اور یہ جلا وطنی کا حکم مرد و عورت دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا شادی شدہ کو پہلے کوڑے مارے جائیں گے پھر رجم کیا جائے گا۔

3 سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے غیر شادی شدہ زانی کو کوڑے بھی لگوائے اور جلا وطن بھی کیا۔ (سنن ترمذی، رقم: ۱٤۳۸)

4 احناف کا یہ دعویٰ کہ کنوارے زانی کو جلا وطن کرنا ضروری نہیں صحیح احادیث اور شیخین کے عمل کے خلاف ہے۔

5 معلوم ہوا قرآن مجید کی بہترین تفسیر و توضیح فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں صحیح احادیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا ناممکن ہے۔

6 زانی پر حد نافذ کرتے وقت ہمدردی یا نرمی والا برتاؤ منع ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

(النور: ٢٤)

"زانی مرد و عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ، ان پر شرعی حد قائم کرتے ہوئے تمہیں ہرگز نرمی اختیار نہیں کرنی چاہیے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔"

[١٥٧٠]...... وَقَدْ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ: أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُدْخِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُبَادَةَ حِطَّانَ الرَّقَاشِيَّ، وَلَا أَدْرِي أَدْخَلَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ بَيْنَهُمَا فَزَلَّ مِنْ كِتَابِي حِينَ حَوَّلْتُهُ وَهُوَ فِي الْأَصْلِ أَوْ لَا؟ وَالْأَصْلُ يَوْمَ كَتَبْتُ هَذَا الْكِتَابِ غَائِبٌ عَنِّي. ❶

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ثقہ نے خبر دی کہ حسن اپنے اور عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان حطان قرشی کا واسطہ بیان کرتے تھے۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ عبدالوہاب رحمہ اللہ نے ان دونوں کے درمیان یہ واسطہ بیان کیا۔ میں نے اپنی اصل کتاب دیکھی تو اس میں موجود نہ تھا۔ یا نہیں کیا جب سے میں نے یہ کتاب لکھی ہے اس کی اصل مجھ سے غائب ہے۔

[١٥٧١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے عمر بن

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٥٦٩)

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوْ الِاعْتِرَافُ. ❶

خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رجم کرنا اللہ کی کتاب میں اس کے لیے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد مردوں، عورتوں میں سے زنا کیا، جب صحیح شرعی گواہوں سے ثابت ہو جائے، یا حمل ہو یا کوئی خود اقرار کر لے۔

**فوائد**: ...... ❶ رجم کی آیت کی تلاوت منسوخ ہے لیکن حکم اب بھی باقی ہے۔ وہ آیت "الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة" ہے۔ (دیکھئے سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۵۵۳)

❷ معلوم ہوا زنا کا جرم تین طرح سے ثابت ہوتا ہے۔ ۱۔ چار چشم دید مرد گواہی دیں۔ ۲۔ عورت کا حاملہ ہو جانا۔

❸ یا پھر زانی کا خود اعتراف جرم کر لینا۔

[۱۵۷۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى، لَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا: (الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوهُمَا أَلْبَتَّةَ)، فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا. ❷

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تم ڈرو اس بات سے کہ تم رجم کی آیت کو بھلا دو پھر (زیادہ وقت گزرنے پر) کوئی کہنے والا کہے کہ ہم دو حدوں کو قرآن میں نہیں پاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی سنگسار کیا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی کتاب میں زیادتی کر دی تو میں یہ لکھوا دیتا کہ شادی شدہ مرد اور شدی شدہ عورت (جب زنا کریں) تو انہیں رجم کر دو، بے شک ہم نے اس کو پڑھا ہے۔

**فوائد**: ...... ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے عمل، شادی شدہ زانی کے رجم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق عمل کیا۔

❷ آیت الرجم کی شروع میں تلاوت موجود تھی لیکن بعد میں منسوخ ہو گئی۔

---

❶ اخرجه البخاري، الحدود، باب الاعتراف بالزنا (٦٨٢٩)۔ ومسلم، الحدود، باب رجم الثيب في الزنى (١٦٩١)

❷ اخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في تحقيق الرجم (١٤٣١) وقال "حسن صحيح" ومالك في الموطا، الحدود، باب ماجاء في الرجم، واحمد: ١/ ٣٦، ٤٣

3 قرآن میں نسخ موجود ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں بسا اوقات حکم موجود رہتا ہے جبکہ تلاوت منسوخ ہو جاتی ہے جیسے آیۃ الرجم۔ بعض دفعہ حکم اور آیت دونوں منسوخ ہو جاتے ہیں جیسے دس دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کا مسئلہ۔ اور بسا اوقات تلاوت موجود رہتی ہے لیکن حکم منسوخ ہو جاتا ہے جیسے بدکار عورتوں کو گھر میں موت آنے تک قید کرنے کا حکم وغیرہ۔

[١٥٧٣]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَزَادَ سُفْيَانُ وَشِبْلٌ، أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ أَنَّ ابْنَهُ زَنَا بِامْرَأَةِ رَجُلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً، وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَغْدُوَ عَلَى امْرَأَةِ الْآخَرِ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا)). ❶

ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس کے بیٹے نے ایک آدمی کی بیوی سے زنا کیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان فیصلہ اللہ کی کتاب سے کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو حکم دیا کہ وہ صبح اس عورت کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کر دے، جب اس عورت نے اعتراف کیا تو اس کو سنگسار کر دیا۔

[١٥٧٤]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ: أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَائْذَنْ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: ((تَكَلَّمْ))، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، فَزَنَا بِامْرَأَتِهِ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ

ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا، ان میں سے ایک نے کہا، ہمارے درمیان آپ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجیے، اور دوسرے نے کہا، جو ان دونوں میں سے زیادہ سمجھ دار تھا، ٹھیک ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے مابین فیصلہ اللہ کی کتاب سے کیجیے اور مجھے اس معاملے میں کچھ بات کرنے کی اجازت دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ اخرجه البخاري، الايمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ (٦٦٣٣)، (٦٦٣٤)۔ ومسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (١٦٩٧)، (١٦٩٨).

عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى: أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ "، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا ، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الآخَرِ ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا ، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا . [1]

فرمایا: ''کہو'' اس آدمی نے کہا، میرا بیٹا ان کے ہاں مزدور تھا، کہ اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا، مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا، میں نے اس کے بدلے انہیں سو بکریاں اور ایک لونڈی کا فدیہ دے دیا، پھر میں نے علماء سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور رجم کی سزا اس کی بیوی کے لیے ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان فیصلہ اللہ کی کتاب سے کروں گا، تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی وہ تجھے واپس کی جائے گی، پھر آپ ﷺ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا، اور انیس اسلمی کو حکم دیا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائے، اگر اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دے، اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کر دی گئی۔

**فوائد** :...... 1 قاضی کو چاہیے کہ فیصلہ کرتے وقت فریقین کی بات بغور سنے اور مکمل حالات و واقعات کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ صادر کرے۔

2 ادنیٰ درجے کے اہل علم سے مسئلہ دریافت کرنے کے بعد اس کی بڑے علماء سے تصدیق کروانا درست ہے۔

3 کنوارے زانی کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے جبکہ شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے۔

4 ہر وہ صلح یا معاملہ جو غیر شرعی اصولوں پر ہو باطل ہے۔

5 رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور فیصلے کتاب اللہ کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا صحیح احادیث کا منکر کتاب اللہ کا منکر ہے۔

6 قاضی نائبین کے ذریعے حدود اللہ کی تنفیذ کرا سکتا ہے۔

7 زنا کا مقدمہ قتل وغیرہ کی طرح قابل مصالحت نہیں ہے۔

8 اقرار جرم پر حد زنا کا نفاذ ہوگا۔

---

[1] انظر الحدیث السابق برقم (١٥٧٣)

[۱۵۷۵]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ زَنَيَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زنا کرنے والے یہودی جوڑے کو سنگسار کیا۔

**فوائد**:...... ❶ زنا سابقہ شریعتوں میں بھی جرم تھا اور ہماری شریعت میں بھی جرم ہے۔

❷ اگر غیر مسلم جرم کا ارتکاب کریں اور ان کا مقدمہ اسلامی عدالت میں پیش ہو تو فیصلہ اسلامی قوانین کی روشنی میں ہوگا۔

❸ شریعت موسوی میں بھی شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ۳۶۳۵، ٤٥٥٦ ـ صحیح مسلم، رقم: ۱۶۹۹)

[۱۵۷٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَأَبِي الزِّنَادِ كِلَاهُمَا......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: أَحَدُهُمَا أَحْبَنُ، وَقَالَ الْآخَرُ: مُقْعَدٌ كَانَ عِنْدَ جِوَارِ سَعْدٍ، فَأَصَابَ امْرَأَةً حَبَلٌ، فَرُمِيَتْ بِهِ، فَسُئِلَ، فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ قَالَ أَحَدُهُمَا: فَجُلِدَ بِإِثْكَالِ النَّخْلِ، وَقَالَ الْآخَرُ: بِأُثْكُولِ النَّخْلِ. ❷

ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا، ان میں سے ایک بڑے پیٹ والا تھا اور دوسرے نے کہا، اپاہج (معذور) جو سعد رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں رہتا تھا، اس نے ایک عورت سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہوگئی۔ اس عورت پر اس سے زنا کی تہمت لگائی گئی، جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کرلیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا ان دونوں میں سے ایک نے کہا، اسے کھجور کی ایک ڈالی (جس میں سوٹھنیاں تھیں) سے مارا گیا، اور دوسرے نے اثکال کی بجائے اُثکول بیان کیا (یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔)

**فوائد**:...... ❶ جس جرم کی حد موت نہیں بلکہ صرف کوڑے ہیں اگر کوڑے لگنے سے مجرم کی موت واقع ہونے کا خدشہ ہو تو سزا میں تخفیف کی جاسکتی ہے یہ حکم ایسے مجرمین سے متعلق ہے جو عمر رسیدہ یا ایسے مریض ہوں جن کی شفایابی کے امکانات کم ہوں۔

❷ اقرار جرم پر حد نافذ ہوگی۔

❶ اخرجه البخاری، الحدود، باب احكام اهل الذمة واحصانهم اذا زنوا، ورفعوا الى الإمام (٦٨٤١)۔ ومسلم، الحدود باب رجم اليهود، اهل الذمة، فى الزنى (١٦٩٩).

❷ صحيح من غير هذا الطريق اخرجه ابوداود، الحدود، باب فى اقامة الحد على المريض (٤٤٧٢)۔ وابن ماجة، الحدود، باب الكبير والمريض يجب عليه الحد (٢٥٧٤)۔ وصححه ابن الجارود (٨١٧).

[۱۵۷۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ النِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الاعْتِرَافُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رجم اللہ کی کتاب میں اس کے لیے فرض ہے جس شادی شدہ نے مردوں، عورتوں میں سے زنا کیا، بشرطیکہ اس پر صحیح شرعی گواہی قائم ہوجائے یا عورت حاملہ ہوجائے یا اقرار کرلیں۔

**فوائد** :...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۵۷۱۔

[۱۵۷۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ إِلَى امْرَأَتِهِ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا، فَذَكَرَ لَهَا الَّذِي قَالَ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ، وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا أَشْبَاهَ ذَلِكَ لِتَنْزِعَ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْزِعَ، وَتَبَّتَتْ عَلَى الاعْتِرَافِ، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُجِمَتْ. ❷

ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام میں تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کے پاس اس سے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ اس کے پاس آئے تو اس کے پاس اور بھی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، انہوں نے اسے وہ بات بتائی جو اس کے خاوند نے اس کے متعلق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتایا کہ صرف اسی کی بات پر مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح کی باتوں سے اسے تلقین کرنے لگے تاکہ وہ اس کی بات سے اختلاف کرے، لیکن اس نے اختلاف کرنے سے انکار کردیا اور اقرار پر قائم رہی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے رجم کردیا گیا۔

**فوائد** :...... ❶ اعتراف جرم پر زنا کی حد کا نفاذ ہوگا۔

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٥٧١)

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٢٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٠٤٩).

2 اگر خاوند اپنی بیوی کو کسی غیر سے بدکاری میں ملوث پائے، بیوی انکار کر دے اور خاوند کے پاس حد زنا کے نفاذ کے لیے مطلوب چار عینی گواہ بھی نہ ہوں تو ایسی صورت میں میاں، بیوی کے مابین لعان ہوگا اور عورت پر حد کا نفاذ نہ ہوگا۔ لعان کی تفصیل کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳۲۹، ۱۳۳۰۔

3 قاضی یا حاکم اپنے نائبین کے ذریعے جرم کی تحقیق کرواسکتا ہے۔

[۱۵۷۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:......

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَهَا ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِهِ، وَلَهُ ابْنٌ مِنْ غَيْرِهَا، فَفَجَرَ الْغُلَامُ بِالْجَارِيَةِ، وَظَهَرَ بِهَا حَبَلٌ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَّةَ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا، فَجَلَدَهُمَا عُمَرُ الْحَدَّ، وَحَرَصَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَأَبَى الْغُلَامُ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالسَّادِسَ وَالسَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّامِنَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَالتَّاسِعَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ، وَالْعَاشِرَ وَالْحَادِيَ عَشَرَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ، وَالثَّانِيَ عَشَرَ مِنْ كِتَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ. [1]

عبید اللہ بن ابی یزید نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی جبکہ اس کی دوسرے خاوند سے بیٹی بھی تھی، اور اس آدمی کا دوسری بیوی سے بیٹا تھا، لڑکے نے لڑکی سے بدکاری کی اور اس کا حمل ظاہر ہوگیا، جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا گیا، انہوں نے ان دونوں سے سوال کیا تو انہوں نے اقرار کرلیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑوں کی حد لگائی، اور انہیں ترغیب دلائی کہ آپس میں نکاح کرلو لیکن لڑکے نے انکار کر دیا۔

## بَابُ جَلْدِ الْأَمَةِ الْحَدَّ إِذَا زَنَتْ

## [8]...... جب لونڈی زنا کرے تو اس پر حد لگانے کا بیان

[۱۵۸۰]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ۷/ ۱۵۵۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤١٤١)۔ وعبدالرزاق (١٢٧٩٣)۔ وابن ابي شيبة (١٦٧٧٢).

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ، يَعْنِي: الْحَبْلَ ". [1]

''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے، اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اس پر کوڑوں کی حد لگاؤ، اس کو ملامت نہ کرو، اگر پھر دوبارہ وہ زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو پھر اس پر کوڑوں کی حد لگاؤ اور اس کو لعن طعن نہ کرو، اگر پھر (تیسری مرتبہ) وہ زنا کرے اور اس کا زنا وضح ہو جائے تو اسے بیچ دو خواہ بالوں کی ایک رسی کی قیمت کے بدلے میں ہو۔

فوائد :...... 1 غلام و لونڈی شادی شدہ و غیر شادی شدہ پر بھی زنا کی حد نافذ ہوگی۔

2 غلام و لونڈی کی حد آزاد کی حد سے نصف ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ٥﴾ (النسآء: ٢٥)

''اگر لونڈیاں بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں کی سزا کا نصف ہے۔''

3 حد کے نفاذ کے بعد ملامت کرنا یا عار دلانا درست نہیں۔

4 زنا کرنے والے غلام و لونڈی کو بیچنا جائز ہے۔

5 بد فطرت اور برے کردار کے حامل غلام و نوکر کو گھر سے نکال دینا چاہیے۔

6 برے کردار کے حاملین، مسلم گھرانوں میں نہیں رہ سکتے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ٥﴾ (النور: ٢٦)

''خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔''

7 مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ غلام اور لونڈی پر اس کے مالک حد نافذ کریں گے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((یا ایها الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من احصن منهم ومن لم یحصن))

''اے لوگو! اپنے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ غلاموں پر حدود کا نفاذ کرو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب تاخیر الحد عن النفساء، رقم: ١٧٠٥)

---

[1] اخرجه البخاری، الحدود، باب لا یثرب علی الامة اذا زنت ولا تنفی (٦٨٣٩)۔ ومسلم، الحدود، باب رجم الیهود، اهل الذمة، فی الزنی (١٧٠٣).

[۱۵۸۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّتْ جَارِيَةً لَهَا زَنَتْ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. ❁

حسن بن محمد بن علی سے روایت ہے کہ فاطمہ ﷺ بنت رسول اللہ ﷺ نے زنا کرنے والی اپنی لونڈی پر حد نافذ کی۔

## بَابٌ مِنْهُ: لَيْسَ الْحَدُّ إِلا عَلَى مَنْ عَلِمَهُ

## [9]...... حد کا نفاذ اسی پر ہوگا جو اسے جانتا ہے

[۱۵۸۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ:......

أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَاطِبٍ حَدَّثَهُ قَالَ: تُوُفِّيَ حَاطِبٌ، فَأَعْتَقَ مَنْ صَلَّى مِنْ رَقِيقِهِ وَصَامَ، وَكَانَتْ لَهُ أَمَةٌ نُوبِيَّةٌ قَدْ صَلَّتْ وَصَامَتْ وَهِيَ أَعْجَمِيَّةٌ، فَلَمْ تَرُعْهُ إِلا بِحَبَلِهَا، وَكَانَتْ ثَيِّبًا، فَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ، فَحَدَّثَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لأَنْتَ الرَّجُلُ لا يَأْتِي بِخَيْرٍ، وَأَفْزَعَهُ ذَلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُمَرُ، فَقَالَ: أَحَبِلْتِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ مِنْ مَرْعُوشٍ بِدِرْهَمَيْنِ، فَإِذَا هِيَ تَسْتَهِلُّ بِذَلِكَ لا تَكْتُمُهُ. قَالَ: وَصَادَفَهُ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: أَشِيرُوا عَلَيَّ، فَكَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسًا فَاضْطَجَعَ، فَقَالَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا

یحییٰ بن حاطب نے بیان کیا کہ، حاطب فوت ہوئے تو انہوں نے اپنے غلاموں میں سے جس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے اسے آزاد کردیا، ان کی ایک نوبیہ لونڈی بھی تھی۔ جس نے نماز بھی پڑھی اور روزے بھی رکھے اور یہ اعجمی تھی، اس کے حمل نے انہیں پریشان کردیا۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات بتائی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو کبھی بھی اچھی خبر نہیں لایا اور اس بات نے انہیں پریشان کردیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس لونڈی کی طرف پیغام بھیج کر پوچھا، کیا تو حاملہ ہے؟ اس نے کہا، ہاں مرعوش سے دو درہم کے عوض (زنا کرنے کی وجہ سے)۔ گویا وہ اس معاملہ کو آسان سمجھنے کی وجہ سے نہیں چھپا رہی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کا سامنا علی، عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم سے ہوا تو فرمایا، مجھے مشورہ دو، عثمان ٹیک لگا

---

❁ اسنادہ ضعیف لانقطاعہ، فان الحسن بن محمد لم یسمع من فاطمة، اخرجه البیہقی: ۸/ ۲۴۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵۱۰۹)۔ وعبدالرزاق (۱۳۶۰۲)، (۱۳۶۰۲)۔ وابن ابی شیبة (۲۸۲۶۹).

الْحَدُّ. فَقَالَ: أَشِرْ عَلَيَّ يَا عُثْمَانُ، فَقَالَ: قَدْ أَشَارَ عَلَيْكَ أَخَوَاكَ. فَقَالَ: أَشِرْ عَلَيَّ أَنْتَ. فَقَالَ: أَرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهِ كَأَنَّهَا لَا تَعْلَمُهُ، وَلَيْسَ الْحَدُّ إِلَّا عَلَى مَنْ عَلِمَهُ. فَقَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا الْحَدُّ إِلَّا عَلَى مَنْ عَلِمَهُ، فَجَلَدَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِائَةً وَغَرَّبَهَا عَامًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

کر بیٹھے ہوئے تھے کہ علی اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اس پر حد نافذ ہوگی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے عثمان آپ مجھے مشورہ دیں، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو آپ کے دو بھائیوں نے مشورہ دیا تو ہے۔ اس پر فرمایا: مجھے آپ مشورہ دیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں وہ اس معاملہ کو نہ جاننے کی وجہ سے آسان سمجھتی ہے۔ اور حد کا نفاذ تو اسی پر ہوگا جو اس کو جانتا ہو، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے درست کہا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حد صرف جاننے والے پر ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا۔

## بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَقِيمَةِ مَا فِيهِ الْقَطْعُ

## [10]...... چوری کی حد اور وہ قیمت جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے

[١٥٨٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)). ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔“

**فوائد**: ❶ کسی شخص کا مال اس کی حفاظت کی جگہ سے چھپ کر چرا لینے کا نام چوری ہے۔

❷ زیر حفاظت مال سے اگر ربع دینار یا اس سے زائد مالیت کی اشیاء اٹھا لی جائیں تو اٹھانے والے چور پر حد کا

---

❶ اسناده ضعيف جدًا، لضعف مسلم بن خالد الزنجي و لعنعنة ابن جريج ولانقطاعه فان يحيي بن عبدالرحمن بن حاطب لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٣٨، ٢٣٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٠٩٣)۔ وعبدالرزاق (١٣٦٤٤).

❷ اخرجه البخاري، الحدود، باب قول الله تعالى "والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما" وفي كم يقطع (٦٧٨٩)، (٦٧٩٠)۔ ومسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها (١٦٨٤).

نفاذ ہوگا۔

3 چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اور اس کا ذکر قرآن میں بھی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○﴾ (المائدہ: ۳۸)

''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا اور اللہ کی طرف سے عذاب ہے اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں۔''

[۱۵۸۴]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ڈھال (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

**فوائد**:...... 1 چوری کا نصاب تین درہم (ربع دینار) ہے۔

2 عہد نبوی میں ایک دینار بارہ درہم کا ہوتا تھا۔

3 دینار سونے اور درہم چاندی کے عہد نبوی میں رائج دو سکے تھے جن کے ساتھ لین دین اور خرید وفروخت کے معاملات ہوئے تھے۔ آج کل کاغذی کرنسی کو سونے کا متبادل سمجھا جاتا ہے لہٰذا چوتھائی دینار تقریباً ایک گرام سونا یا اتنی مالیت کی کوئی چیز چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

[۱۵۸۵]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ أُتْرُجَّةً فِي عَهْدِ عُثْمَانَ، فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ فَقُوِّمَتْ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ بِدِينَارٍ، فَقَطَعَ يَدَهُ. قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ الْأُتْرُجَّةُ يَأْكُلُهَا النَّاسُ. ❷

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک چور نے سنگترہ چوری کیا، عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو اس کی قیمت تین درہم، بارہ درہم فی دینار کے حساب سے لگائی گئی، تو انہوں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا اور یہ وہ سنگترہ ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں۔

---

❶ اخرجه البخاری، الحدود، باب قول اللّٰه تعالى "والسارق والسارقة...... الخ (٦٧٩٥)۔ ومسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها (١٦٨٦).

❷ صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٦٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٤٥)۔ وعبدالرزاق (١٨٩٧٢)، (١٨٩٧٣)۔ وابن ابی شيبة (٢٨٠٨٧)، (٢٨٠٩٤).

[١٥٨٦]...... قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ الأُتْرُجَّةُ الَّتِي يَأْكُلُهَا النَّاسُ. أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقَطْعِ، فَقَالَ أَنَسٌ: حَضَرْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطَعَ سَارِقًا فِي شَيْءٍ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ. ❶

حمید الطویل سے روایت ہے کہ انہوں نے قتادہ رحمہ اللہ سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہاتھ کاٹنے کے متعلق پوچھ رہے تھے تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے ایک چور کا ہاتھ ایسی چیز کے بدلے کاٹا جو میں تین درہم کے عوض بھی لینا پسند نہیں کرتا۔

[١٥٨٧]...... أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. ❷

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر کاٹا جاتا ہے۔

[١٥٨٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ......

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مَكَّةَ شَرَّفَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَغُلَامٌ لِابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَبَعَثَتْ مَعَ مَوْلَاتَيْنِ بِبُرْدٍ مُرَجَّلٍ قَدْ خِيطَتْ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ. قَالَتْ: فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا أَوْ فَرْوَةً، وَخَاطَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَوْلَاتَانِ الْمَدِينَةَ دَفَعَتَا ذَلِكَ إِلَى أَهْلِهِ، فَلَمَّا فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا فِيهِ اللِّبْدَ وَلَمْ يَجِدُوا فِيهِ الْبُرْدَ، فَكَلَّمُوا الْمَوْلَاتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ کی طرف نکلیں تو ان کے ساتھ دو آزاد کردہ لونڈیاں اور ایک عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا غلام تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان آزاد کردہ دونوں لونڈیوں کے ہاتھ ایک چادر بھیجی جس پر مردوں کی تصاویر تھیں، اور اسے ایک سبز کپڑے میں لپیٹ کر سی دیا تھا۔ عمرہ نے کہا، (راستے میں) غلام نے سلائی ادھیڑ کر اس سے چادر نکالا کر اس کی جگہ ایک تھیلا یا پوستین رکھ دی، اور اس کو سلائی بھی کر دیا۔ جب وہ دونوں آزاد کردہ لونڈیاں مدینہ پہنچیں تو انہوں نے وہ امانت مالکوں کو دی۔ جب انہوں نے ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں چادر کی بجائے پوستین کو پایا، انہوں نے لونڈیوں

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٥٩ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٤٦)ـ وعبدالرزاق (١٨٩٧٠)ـ وابن ابي شيبة (٢٨٠٨٣).

❷ اسناده ضعيف لابهام شيخ الشافعي ولانقطاعه، فان محمد بن علي لم يسمع من علي بن ابي طالب: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٦٠ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٤٧).

فَقَطَعَتْ يَدَهُ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. ❶

سے پوچھا، تو انہوں نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ ؓ سے (غلام پر شک کی) بات کی۔ پھر عائشہ ؓ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور عائشہ ؓ نے فرمایا: ''چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔''

[١٥٨٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَشَكَا إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ، وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَأَبِيكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ. ثُمَّ إِنَّهُمْ افْتَقَدُوا حُلِيًّا لأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ مَعَهُمْ، وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ، فَوَجَدُوا الْحُلِيَّ عِنْدَ صَائِغٍ، وَأَنَّ الأَقْطَعَ جَاءَ بِهِ فَاعْتَرَفَ الأَقْطَعُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَدُعَاؤُهُ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي مِنْ سَرِقَتِهِ. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ. ❷

عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ایک آدمی یمن کے رہنے والوں میں سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا، ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آیا اور شکایت کی کہ یمن کے حاکم نے اس پر ظلم کیا ہے، اور وہ رات کو نماز پڑھتا تھا اور ابوبکر ؓ فرماتے اور قسم تیرے باپ کی تیری رات چوروں کی رات نہیں ہے پھر انہوں نے ابوبکر ؓ کی بیوی اسماء بنت عمیس ؓ کے زیورات کو گم پایا، تو لوگوں کے ساتھ یہ آدمی بھی ڈھونڈتا اور کہتا، اے اللہ اس آدمی کو تباہ کر جس نے ایسے نیک گھر والوں کے ہاں چوری کی۔ پھر انہوں نے وہ ہار ایک سنار کے پاس پایا، (اس سنار نے کہا) وہ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا آدمی اسے لے کر آیا، اس یمنی چور نے اس کا اقرار کرلیا یا اس کے خلاف گواہی سے ثابت ہوا، تو ابوبکر ؓ نے اس کا بایاں ہاتھ (بھی) کاٹ دیا، اور ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس کی بددعا جو وہ اپنے اوپر کرتا تھا چوری سے زیادہ سخت معلوم ہوئی۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٧٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٨٣)۔ والحميدي (٢٨٠).

❷ اسناده ضعيف لانقطاعه، فان القاسم بن محمد لم يسمع من جده ابي بكر الصديق: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٧٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٧٥)۔ وعبدالرزاق (٢٧٦٩)۔ والبغوي (٢٦٠٢).

## بَابٌ: إِذَا وَصَلَ الْحَدُّ إِلَى الإِمَامِ لَمْ يَبْقَ فِيهِ عَفْوٌ

## [11]...... جب حد کا معاملہ امام (حکمران) تک پہنچ جائے تو معافی ختم ہو جاتی ہے

[۱۵۹۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قِيلَ لَهُ: مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ. فَقَدِمَ صَفْوَانُ الْمَدِينَةَ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَاءَهُ. فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَأَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ فَجَاءَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ يَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ)). ❶

صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا، کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ تباہ ہوگیا، تو صفوان رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے اور اپنی چادر سر کے نیچے رکھ کر مسجد میں سو گئے، ایک چور آیا اور ان کے سر کے نیچے سے چادر نکال لی، صفوان رضی اللہ عنہ نے چور کو پکڑا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا، پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری نیت یہ نہ تھی وہ چادر اس پر صدقہ ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس اس کو لانے سے پہلے تو نے یہ کیوں نہ کیا۔''

**فوائد**:...... ❶ حدود کا مقدمہ قاضی یا حاکم تک پہنچنے سے پہلے معاف کیا جا سکتا ہے۔

❷ حدود کا مقدمہ جب قاضی کی عدالت میں پہنچ جائے تو جرم معاف نہیں کیا جائے گا۔

❸ حاکم اور قاضی کو چاہیے کہ فوراً حدود شرعیہ کا نفاذ کرے اس سلسلہ میں بلاوجہ تاخیر درست نہیں۔

[۱۵۹۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ......

عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ وَالسَّرِقَةِ. ❷

طاؤس رحمہ اللہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک رحمہ اللہ کی حدیث کی طرح مروی ہے۔

---

❶ اخرجه ابوداود، الحدود، باب فيمن سرق من حرز (٤٣٩٤)۔ والنسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرزًا ومالا يكون (٤٨٨٧)۔ وصححه ابن الجارود (٨٢٨)۔ والحاكم: ٤/ ٣٨٠۔

❷ اخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرزًا ومالا يكون (٤٨٨٨)۔ متصلًا عن طاؤوس عن صفوان بن امية۔ وصححه الحاكم: ٤/ ٣٨٠۔ عن طاؤوس عن ابن عباس بنحوه۔

## بَابٌ مِنْهُ: فِي الْقَطْعِ وَمُضَاعَفَةِ غُرْمِ الْعَاقِلَةِ

## [12]...... ہاتھ کاٹنے اور تاوان کی دیت کے دوگنا ہونے کا بیان

[١٥٩٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ: أَنَّ رَقِيقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَانْتَحَرُوهَا، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَمَرَ كَثِيرَ بْنَ الصَّلْتِ أَنْ يَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَاكَ تُجِيعُهُمْ، وَاللّٰهِ لَأُغَرِّمَنَّكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ: كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ؟ قَالَ: أَرْبَعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ. قَالَ عُمَرُ: أَعْطِهِ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ. [1]

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ حاطب کے غلاموں نے مزینہ قبیلے کے ایک آدمی کی اونٹنی چوری کر کے نحر کر دی۔ یہ معاملہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دو پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں تم انہیں لے کر آ و، اللہ کی قسم! میں تجھ پر ایسا تاوان ڈالوں گا جو تیرے لیے باعث مشقت ہو۔ پھر مزینہ قبیلہ کے آدمی سے پوچھا، تیری اونٹنی کی کیا قیمت ہے؟ اس نے کہا، چار سو درہم، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کو آٹھ سو درہم دے دو۔

[١٥٩٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَبْدًا لَهُ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ، فَأَبَى سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ أَنْ يَقْطَعَهُ فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے بھاگے ہوئے غلام نے چوری کی تو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ (حاکم مدینہ) نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

**فوائد:** ...... 1 معلوم ہوا اگر غلام چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2 سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مدینہ کے حاکم تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے چوری کرنے والے غلام کو ان کے پاس بھیجا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں جب انہوں نے یہ کام کرنے سے انکار کیا تو خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد نافذ کی اور اس کا ہاتھ

---

[1] اسناده ضعيف، لانقطاعه فان يحي بن عبدالرحمن بن حاطب لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٧٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٨٤)۔ وعبدالرزاق (١٨٩٧٧)، (١٨٩٧٨).

[2] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٦٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٦٨)۔ ومالك في الموطا، السرقة، باب ماجاء في قطع الآبق والسارق.

کاٹ دیا۔

3 بعض سلف کا مذہب یہ ہے کہ اگر بھاگا ہوا غلام چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جبکہ صحیح اور راجح بات یہ ہے کہ اگر مسروقہ مال کی مالیت چوتھائی دینار ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ ﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا....﴾ (المائدہ: ٥) کا حکم ہر آزاد، غلام خواہ بھاگا ہوا ہو کے لیے عام ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

## بَابٌ: لا يُقْطَعُ الْعَبْدُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ

## [13]......غلام کا آقا کے مال کو چوری کرنے کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

[١٥٩٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيَّ جَاءَ بِغُلَامٍ لَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: اقْطَعْ يَدَ هَذَا؛ فَإِنَّهُ سَرَقَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي مَاذَا سَرَقَ؟ قَالَ: سَرَقَ مِرْآةً لامْرَأَتِي ثَمَنُهَا سِتُّونَ دِرْهَمًا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَرْسِلْهُ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ، خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❶

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عمرو الحضرمی اپنے غلام کو لے کر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اس کا ہاتھ کاٹ دیں اس نے چوری کی ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا چرایا ہے؟ اس نے کہا، میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اس کو چھوڑ دو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا تمہارا خادم تھا اس نے تمہارا مال چرا لیا۔

فوائد: ...... 1 معلوم ہوا اگر غلام اپنے مالک کی چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

2 ملزم کو خود سزا دینے کی بجائے حاکم یا قاضی کی عدالت میں پیش کرنا چاہیے۔

3 آقا اپنے غلام پر حد کا نفاذ کر سکتا ہے۔ دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ١٥٨٠۔

## بَابٌ مَا لا قَطْعَ فِيهِ

## [14]......جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

[١٥٩٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عمرو بن شعیب نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٨١ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٨٩)ـ ومالك في الموطا، السرقة، باب جامع القطع.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فَإِذَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَفِيهِ الْقَطْعُ)). [1]

نے فرمایا: لٹکے ہوئے پھل (کی چوری) میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ البتہ جب وہ کھلیان (کھلی جگہ) میں (کاٹ کر) رکھ لیں تو اس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

**فوائد**:...... 1 کسی باغ یا پھل دار درخت سے بلا اجازت پھل کھانا درست نہیں تاہم اگر کوئی کھا لے تو اس پر حد نافذ نہ ہوگی۔

2 پھل اتار کر ساتھ لے جانا قابل سزا جرم ہے۔

3 گوداموں سے پھل یا غلہ چوری کرنے پر حد نافذ ہوگی بشرطیکہ ایک چوتھائی دینار مالیت کی چوری کی گئی ہو۔

4 امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں "الجرین، الجوخانُ" الجرین سے مراد جوخان یعنی وہ جگہ ہے جہاں کھجور وغیرہ خشک اور ذخیرہ کی جاتی ہے۔ (سنن ابو داود، رقم: ٤٣٩٠)

[١٥٩٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ......

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)). [2]

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ہاتھ پھل اور کھجور کی گری میں نہیں کاٹا جائے گا۔"

[١٥٩٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ. [3]

ایک اور سند سے بھی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

---

[1] اخرجه ابوداود، اللقطعة، باب التعريف باللقطة (١٧١٠)، (١٧١١)، (٤٣٩٠)۔ وابن ماجة، الحدود، باب من سرق من الحرز (٢٥٩٦)۔ والنسائى، قطع السارق، الثمر يسرق بعد ان يؤويه الجرين (٤٩٦١)۔ وصححه ابن الجارود (٨٢٧)۔ والحاكم: ٤/ ٣٨١.

[2] اخرجه ابوداود، الحدود، باب مالا قطع فيه (٤٣٨٨)۔ والنسائى، قطع السارق، باب مالا قطع فيه (٤٩٦٤)۔ وصححه ابن الجارود (٨٢٦)۔ وابن حبان.

[3] اخرجه ابن ماجة، الحدود، باب لا يقطع فى ثمر ولا كثر (٢٥٩٣)۔ والترمذى، الحدود، باب ماجاء لا قطع فى ثمر ولا كثر (١٤٤٩)۔ وصححه ابن الجارود (٨٢٦)۔ وابن حبان.

**فوائد:** ...... ❶ معلوم ہوا پھل یا کھجور کی گری چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

❷ یہاں پھل سے مراد درختوں پر لگا ہوا پھل ہے اگر کوئی انسان کولڈ سٹور وغیرہ سے پھل چرائے تو اس پر حد نافذ ہوگی مزید دیکھئے فوائد الحدیث نمبر: ۱۵۹۵۔

❸ امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں "الکثر" سے مراد "جمار" کھجور کی وہ نرم گری ہے جو اس کے تنے کے اوپر کنارے میں ہوتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، بعد الحدیث، رقم: ٤٣٨٨)

## بَابٌ: فِي أَهْلِ اللِّقَاحِ وَقُطَّاعِ الطَّرِيقِ وَالْمُحَارِبِ

## [15]...... دودھ دینے والی اونٹنیوں کو چرانے والوں، ڈاکوؤں اور لڑنے والوں کا بیان

[١٥٩٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: لا وَاللّٰهِ مَا سَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنًا وَلا زَادَ أَهْلَ اللِّقَاحِ عَلَى قَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ. *

علی بن حسین نے بیان فرمایا کہ نہیں اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے آنکھوں کو نہیں پھوڑا، اور دودھ دینے والی اونٹنیوں کو چرانیوالوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔

**فوائد:** ...... ❶ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل اللقاح کی آنکھوں کو گرم سلائیوں سے پھوڑ دیا تھا۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۰۰۔

[١٥٩٩]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ......

عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قُطَّاعِ الطَّرِيقِ: إِذَا قَتَلُوا وَأَخَذُوا الْمَالَ قُتِلُوا وَصُلِّبُوا، وَإِذَا قَتَلُوا وَلَمْ يَأْخُذُوا الْمَالَ قُتِلُوا وَلَمْ يُصَلَّبُوا، وَإِذَا أَخَذُوا الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلُوا قُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ. وَإِذَا أَخَافُوا السَّبِيلَ وَلَمْ يَأْخُذُوا مَالا

صالح مولی توامہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ڈاکوؤں کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ قتل وغارت کریں اور مال بھی لوٹیں تو انہیں قتل بھی کیا جائے گا اور سولی بھی دیا جائے گا، اور جب وہ قتل وغارت کریں اور مال نہ لوٹیں تو انہیں قتل کیا جائے گا انہیں سولی نہیں دی جائے گی، اور جب مال لوٹیں البتہ قتل وغارت نہ کریں تو

* اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي وهو منكر لمخالفته الاحاديث الصحيحة الثابتة فى ان النبى ﷺ سمل اعين اهل اللقاح: اخرجه البيهقي: ٩/ ٦٩- وفى المعرفة السنن والآثار له ٥٣٧٥.

نُفُوا مِنَ الأَرْضِ. ❶

ان کے مخالف سمت سے ہاتھ، پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے، اور جب وہ مسافروں کو خوفزدہ کریں ان سے مال نہ لوٹیں تو انہیں جلا وطن کر دیا جائے گا۔

[۱۶۰۰]...... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ أَوْ لَهُ كَيْفَ شَاءَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: إِلا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ﴾ [المائدة: ٣٣] . فَلَيْسَ بِمُخَيَّرٍ فِيهَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ﴾ [المائدة: ٣٣] . فِي الْمُحَارِبِ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَقُولُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❷

عمرو بن دینار نے بیان فرمایا کہ ہر چیز قرآن میں ہے یا اس کے لیے ہے جیسے اس نے چاہا، ابن جریج نے کہا سوائے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”بے شک سزا ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں۔“ (المائدہ:۳۳) کہ اس میں اختیار نہیں دیا گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اس طرح فرمایا جس طرح کہ ابن جریج وغیرہ نے کہا ہے: ”بے شک سزا ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں۔“ (المائدہ:۳۳) میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں لڑائی کرنے والے کے متعلق ہے۔

**فوائد:** ...... ❶ عکل اور عرنیہ قبائل کے کچھ لوگ مسلمان ہو کر مدینہ آئے۔ انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو نبی علیہ السلام نے انہیں مدینہ سے باہر جہاں بیت المال کے اونٹ تھے بھیجا کہ وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو تو اللہ شفا دے گا وہ چند روز میں صحت یاب ہو گئے تو انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ لے گئے جب نبی علیہ السلام کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا وہ انہیں اونٹوں سمیت پکڑ لائے تو نبی علیہ السلام نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں کو لوہے کی گرم سلائیوں سے پھوڑ دیا اور انہیں دھوپ میں پھینک دیا وہ پانی طلب کرتے انہیں پانی نہ دیا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔ (بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب اذا حرق المشرك المسلم هل يحرق، رقم: ۲۳۳، ۳۱۰۸۔ صحيح مسلم، رقم: ۱۶۷۱)

❷ ابو قلابہ کہتے ہیں ان عکل وعرنیہ قبیلے کے لوگوں نے چوری بھی کی چرواہوں کو قتل بھی کیا، ایمان لانے کے بعد

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٨٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥١٩٢)۔ وعبدالرزاق (١٨٥٤٤)۔ وابن ابي شيبة (٢٩٠٠٩)، (٣٢٧٨١).

❷ اخرجه البيهقي: ٥/ ١٨٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣١٧٥).

کفر بھی کیا، اللہ اور اس کے رسول سے محاربہ لڑائی بھی کی، اور زمین میں فساد کا بھی باعث بنے۔

(بخاری، رقم: ۲۳۳، ۳۰۱۸)

3 محاربین مسلمان ہوں یا کافر دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

4 اللہ کے فرمان: "انما جزؤا الذين يحاربون الله ورسوله...... الخ" میں محاربین کے لیے چار سزائیں بیان ہوئی ہیں۔ (ا) انہیں قتل کر دیا جائے۔ (ب) یا سولی چڑھا دیا جائے (ت) یا پھر مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یعنی دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ یا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں (ث) یا پھر انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

5 نبی علیہ السلام نے عکل وعرینہ قبیلے کے افراد سے بطور قصاص ایسا سلوک کیا تھا۔

27

# كِتَابُ الْقَتْلِ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ وَالْقَسَامَةِ

# قتل، قصاص، دیتوں اور قسامت کے مسائل

## بَابُ مَا يَحْرُمُ بِهِ الْقَتْلُ

## [1]...... کس چیز سے قتل حرام ہوتا ہے

[١٦٠١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ......

عَنِ الْمِقْدَادِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقْتُلْهُ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا، أَفَأَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ

مقداد رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اگر میری کسی کافر سے ٹکر ہو، اور وہ مجھ سے قتال کرے پھر وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ دے، پھر وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ میں ہو کر کہے، میں اللہ پر ایمان لے آیا، تو کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کے اس اقرار کے بعد بھی اسے قتل کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے قتل نہ کرو۔'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے میرا ہاتھ کاٹا ہے، پھر اس نے یہ بات ہاتھ کاٹنے کے بعد کہی ہے تو کیا میں اسے قتل

يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)) . ❶

کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کر، اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا اب اس کا ہے اور (اگر تو نے اس کے بعد اسے قتل کر دیا تو) تمہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا اس کلمہ کے اقرار سے پہلے تھا۔'

**فوائد**:...... ❶ کافر جب بھی توحید و رسالت کا اقرار کر لے مقبول ہے اور اس اقرار کے بعد اس کو قتل کرنا جائز نہیں۔

❷ شرعی احکامات ظاہر پر نافذ ہوتے ہیں باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

❸ مجاہدین کے لیے میدانِ عمل میں شرعی امور کی ہر حال میں پاسداری ضروری ہے۔

❹ مسلمان کا ناحق قتل گناہِ کبیرہ ہے۔

❺ ذمہ داری کی ادائیگی سے قبل اس سے متعلقہ ضروری امور کی تربیت لے لینی چاہیے۔

[١٦٠٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِي......

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيّ بْنِ الْخِيَارِ: أَنَّ رَجُلا سَارَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَدْرِ مَا سَارَّهُ بِهِ حَتَّى جَهَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ))؟ قَالَ: بَلَى، وَلا شَهَادَةَ لَهُ . قَالَ: ((أَلَيْسَ يُصَلِّي))؟ قَالَ: بَلَى، وَلا صَلاةَ لَهُ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُولَئِكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللهُ عَنْهُمْ)) . ❷

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کی، ہمیں نہیں پتہ چلا کہ اس نے آپ ﷺ سے کیا سرگوشی کی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا تو معلوم ہوا گویا وہ منافقین میں سے ایک آدمی کو قتل کرنے کا مشورہ طلب کر رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں؟'' اس آدمی نے کہا، کیوں نہیں لیکن اس کی گواہی کا اسے فائدہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟'' اس آدمی نے کہا، کیوں نہیں لیکن اس کی نماز اس کے لیے مفید نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہی وہ لوگ ہیں جن کو قتل کرنے سے اللہ نے مجھے روکا ہے۔''

---

❶ اخرجه البخاري، الديات، باب قول الله تعالىٰ "ومن يقتل مؤمنا متعمدًا...... الخ (٦٨٦٥)۔ ومسلم، الايمان، باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله (٩٥).

❷ اخرجه البيهقي: ٣/ ٣٧٦۔ واحمد: ٥/ ٤٣٣۔ وعبدالرزاق (١٨٦٨٨)۔ وصحيحه ابن حبان ۔

فوائد :...... 1 شرعی احکامات کا اعتبار ظاہر پر ہے دل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے یہی وجہ ہے نبی علیہ السلام نے اپنے عہد میں منافقین مدینہ کے واضح نفاق کے باوجود ان کو قتل نہیں کیا۔

2 جو آدمی توحید و رسالت کا اقرار کرے اور نماز وزکوٰۃ کی پابندی کرے اس کی جان و مال محفوظ ہیں اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلاة ویؤتوا الزکاة))

''مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوٰة...... الخ، رقم: ۲۵)

3 سرگوشی کرنا جائز ہے لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کسی کے جذبات و احساسات کو ٹھیس نہ پہنچے یہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے تین افراد کی مجلس میں دو آدمیوں کی باہم سرگوشی سے منع کیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اذا کنتم ثلاثة فلا یتناجیٰ اثنان دون الآخر، حتی تختلطوا بالناس، اجل ان ذٰلك یحزنهٗ))

''جب تم تین ہو تو دو آدمی تیسرے کے بغیر سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کرتی ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الاستئذان باب اذا کانوا اکثر من ثلاثة...... الخ رقم: ۶۲۹۰۔ مسلم: ۲۱۸۴)

[۱۶۰۳]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ مِنْ نِفَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ثَلَاثَ مَجَالِسَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْأُسَارَى وَالْغُلُولِ. ❶

اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید سے روایت ہے فرمایا، عبداللہ بن ابی کی تین منافقانہ مجلسوں میں میں موجود تھا۔

---

❶ اسناده ضعیف لانقطاعه بین الزهری وأسامة: اخرجه البیهقی: ۸/ ۱۹۸۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵۰۲۸).

## بَابٌ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

## [2]......جس نے کسی چیز سے خودکشی کی، اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوگا

[١٦٠٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ......

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❶

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کر لی، قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب ہوگا۔''

**فوائد**:...... ❶ خودکشی حرام ہے۔

❷ خودکشی کرنے والا جس چیز سے خودکشی کرے گا روزِ قیامت اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔

❸ نبی علیہ السلام نے خودکشی کرنے والے انسان کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۹۷۸)

## بَابُ مَا يَحِلُّ بِهِ الْقَتْلُ

## [3]......کس جرم سے قتل حلال ہوتا ہے

[١٦٠٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ......

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: كُفْرٍ بَعْدَ إِيمَانٍ، أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ ". ❷

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مسلمان کا قتل جائز ہوتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد کافر مرتد ہو جانا، شادی شدہ ہوتے ہوئے زنا کرنا یا کسی کو ناحق قتل کرنا۔''

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا حدیث میں مذکور تین اسباب کے علاوہ ہر قتل غیر مشروع اور ناحق ہے۔

---

❶ اخرجه البخاري، الايمان والنذور، باب من حلف بملة سوى الاسلام (٦٦٥٢)۔ ومسلم، الايمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان بنفسه...... الخ (١١٠)۔

❷ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الديات، باب الامام يامر بالعفو في الدم (٤٥٠٢)۔ والترمذي، الفتن، باب ماجاء لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلاث (٢١٥٨)۔ وقال "حسن" ۔ والنسائي (٤٠٢٤)۔ وابن ماجة (٢٥٣٣)۔ وصححه ابن الجارود (٨٣٦)۔ والحاكم: ٤/ ٣٥٠۔

2 اسلام ترک کر کے کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرنا ارتداد کہلاتا ہے اور مرتد واجب القتل ہے۔

3 شادی شدہ زانی کو پتھر مار مار کر سنگسار کیا جائے گا۔

4 کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا سنگین جرم ہے اور اس کی اخروی سزا ابدی جہنم ہے۔

5 حدیث میں مذکور سزائیں عام لوگ نہیں دیں گے بلکہ ان شرعی سزاؤں کا نفاذ قاضی کے ذریعے ہوگا۔

[١٦٠٦]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلا مِنْ إِحْدَى ثَلاثٍ: كُفْرٍ بَعْدَ إِيمَانٍ، أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ ". [1]

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزوں میں سے کسی ایک سے مسلمان آدمی کا خون جائز ہوتا ہے، ایمان کے بعد مرتد ہوجانا یا شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا یا کسی جان کو ناحق قتل کرنا۔''

[١٦٠٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى وَالْغُلُولِ. [2]

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے دین (اسلام) کو بدل دیا اس کی گردن کو ماردو۔''

فوائد: ...... 1 دین تبدیل کرنے سے مراد اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت یا یہودیت وغیرہ کا اختیار کرنا ہے اور ایسا کرنے والے مرتد کی سزا قتل ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

2 مرتد کے لیے توبہ کی گنجائش موجود ہے۔ اگر وہ توبہ کر کے خلوص دل سے اسلام قبول کر لے بہتر ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''قدم علی معاذ' وانا بالیمن ورجل کان یهودیا فاسلم فارتدّ عن الاسلام فلما قدم

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (١٠٦٥)

[2] صحيح من غير هذا الطريق من حديث ابن عباس: اخرجه البخاری، الجهاد والسير، باب لا يعذب بعذاب الله (٣٠١٧)، (٦٩٢٢).

معاذ قال: لا انزل عن دابتی حتی یقتل فقتل ، قال احدھما وکان قد استیتب قبل ذٰلك"

''میں یمن میں عامل (گورنر) تھا کہ میرے پاس سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ایک یہودی جس نے اسلام قبول کیا پھر مرتد ہوگیا، جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے کہا میں اپنی سواری سے اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ اسے قتل نہ کر دیا جائے، پھر اسے قتل کر دیا گیا۔ دونوں (طلحہ اور بریدہ راویوں) میں سے ایک نے کہا اس شخص کو اس سے پہلے توبہ کر لینے کا کہا گیا تھا۔''

(سنن ابو داود، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد، رقم: ٤٣٥٥)

3 عبداللہ بن سعد بن ابوسرح رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ کے کاتب رہے پھر مرتد ہوگئے، جب مکہ فتح ہوا تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے ان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ (سنن ابو داود، رقم: ٤٣٥٩)

4 اگر کوئی جبر و اکراہ کی وجہ سے اسلام سے برأت کا اظہار کرے جبکہ وہ دلی طور پر پکا و سچا مسلمان ہو تو اس پر مرتد کا حکم نہیں لگے گا۔ بلکہ کافر ہونے کے لیے کفر پر شرح صدر ضروری ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ﴾ (النحل: ١٠٦)

''جس نے اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کیا سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن رہا۔''

## بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ

## [4]......مرتد سے توبہ کروانے کا بیان

[١٦٠٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِي مُوسَى، فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا حَبَسْتُمُوهُ ثَلَاثًا وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا

محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہاں کے لوگوں کا حال پوچھا تو اس نے بتایا پھر پوچھا، کیا کوئی نئی خبر ہے جو تمہارے دور کے شہر سے متعلق ہو؟ تو اس آدمی نے کہا، ہاں۔ ایک آدمی اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا، ہم نے اسے پکڑا اور اس کی

وَاسْتَتَبْتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيُرَاجِعُ أَمْرَ اللهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَحْضُرْ وَلَمْ أَرْضَ وَلَمْ آمُرْ إِذْ بَلَغَنِي. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى والْغُلُولِ. [1]

گرد مار دی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے اسے تین دن تک قید کیوں نہ کیا، اور تم اسے ہر روز روٹی دیتے اور اس سے توبہ کرواتے، شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ کا حکم مان لیتا، (پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اے اللہ! نہ میں وہاں موجود تھا، نہ میں اس خبر سے خوش ہوں اور نہ میں نے حکم دیا جبکہ مجھے معلوم ہوا۔

## بَابٌ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

### [5]...... جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے

[١٦٠٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). [2]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔“

[١٦١٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ أَهْلِ الْبَغْيِ. [3]

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔“

**فوائد**:...... [1] ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

---

[1] اسناده ضعيف: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٠٦، ٢٠٧۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٥٠٣٢)۔ والطحاوفی شرح المعانی: ٣/ ٢١١.

[2] اخرجه ابوداود، السنة، باب فی قتال اللصوص (٤٧٧٢)۔ والترمذی، الديات، باب ماجاء فيمن قتل دون ماله فهو شهيد (١٤٢١) وقال "حسن صحيح" وابن ماجة (٢٥٨٠)۔ والنسائی (٤٠٩٩)، (٤١٠٠)۔ وصححه ابن حبان.

[3] انظر الحديث السابق برقم (١٦٠٩)

2 جان و مال اور عزت آبرو کی حفاظت کرتے ہوئے دفاع کرنے والا اگر قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے تاہم اس کا درجہ اسلامی حدود کی حفاظت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے میدانِ جنگ میں لڑنے والے سے کم ہے لہٰذا اسے غسل وکفن کے بعد دفن کیا جائے گا۔

3 چوراچکوں اور ڈاکوؤں سے لڑنا اور اپنا دفاع کرنا جائز ہے۔

## بَابُ قَتْلِ الْجَمَاعَةِ بِالْوَاحِدِ

## [6]...... کسی جماعت کے ایک آدمی کو قتل کرنے کا بیان

[١٦١١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ، وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. 1

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات آدمی کو ایک آدمی کے بدلے میں قتل کیا، جسے انہوں نے دھوکے سے مارا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر صنعاء (یمن کا ایک مشہور شہر) کے تمام لوگ اس قتل میں شریک ہوتے تو میں تمام کو قصاص میں قتل کر دیتا۔

**فوائد**:...... معلوم ہوا اگر ایک جماعت ایک آدمی کے قتل میں شریک ہو تو جماعت کے تمام افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔

## بَابُ قَتْلِ السَّحَرَةِ

## [7]...... جادوگرنیوں کے قتل کا بیان

[١٦١٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ بَجَالَةَ يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ، قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ. 2

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے بجالہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے گورنروں کے نام) لکھا کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو، بجالہ نے کہا، پھر ہم نے تین جادوگر قتل کیے۔

---

1 صحیح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٤٠، ٤١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٨٣١)۔ وعبدالرزاق (١٨٠٧٣)، (١٨٠٧٥)۔ وابن ابی شيبة (٢٧٦٨٤)، (٢٧٦٨٥).

2 اخرجه ابوداود، الخراج والفئ والامارة، باب فی اخذ الجزية من المجوس (٣٠٤٣)۔ واحمد: ١/ ١٩٠، ١٩١۔ وصححه ابن الجارود (١١٠٥).

**فوائد** :...... جادو کفر ہے اور اس کا فاعل مرتد کے حکم میں ہے اور اس کی سزا بھی مرتد ہی کی سزا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرة: ١٠٢)

''اور سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔''

[١٦١٣]...... قَالَ: وَأَخْبَرَنَا: أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ جَارِيَةً لَهَا سَحَرَتْهَا. [1]

فرمایا اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ اُمّ المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے ان پر جادو کیا تھا۔

[١٦١٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ، أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ، وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ. قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رُعُوفَةٍ أَوْ عُوفَةٍ، شَكَّ رَبِيعٌ، فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ". قَالَ: فَجَاءَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((هٰذِهِ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جس کام کے بارے میں رہنمائی طلب کی تھی اللہ نے اس کے بارے میں میری رہنمائی فرمادی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کافی مدت یہی حالت رہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج میں سے کسی سے ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے نہ کی ہوتی۔ میرے پاس دو آدمی (فرشتے) آئے، ایک میرے پاؤں کے پاس اور دوسرا میرے سر کے پاس (کھڑا ہوگیا)۔ میرے پاؤں کے پاس کھڑے نے سر کے پاس کھڑے سے کہا، اس آدمی کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا، اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے اس پر جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، لبید بن اعصم (یہودی) نے، اس نے پھر پوچھا، کس چیز میں اس پر جادو کیا ہے؟ اس نے کہا کنگھی میں اور کنگھی کے ساتھ سر سے اترے ہوئے

---

[1] صحیح: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٣٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٩٦)۔ وعبدالرزاق (١٨٧٤٨)، (١٨٧٥٧).

الْحِنَّاءِ)) . فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلا ، قَالَ سُفْيَانُ ، يَعْنِي: تَنَشَّرْتَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ: ((أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي ، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا)) . قَالَ: وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ . أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الأَرْضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ . ❶

بالوں میں، نر کھجور کے خوشے کے اندر جو ذروان کنویں میں رکھا ہوا ہے۔ راوی نے کہا پھر اس کو رسول اللہ ﷺ نکال لائے اور فرمایا: ''یہ وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا گویا اس کے کھجور کے درخت شیطانوں کے سروں کی مانند تھے، اور اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا (رنگین) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نکالنے کا حکم دیا اور وہ اس سے نکالا۔ عائشہ ؓ فرماتی ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! پس کیوں نہیں۔ سفیان نے کہا یعنی آپ نے جادو کا توڑ کیا۔ عائشہ ؓ نے فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب اللہ نے مجھے شفا دی ہے، اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس کی وجہ سے لوگوں میں شر پھیلاؤں۔'' فرمایا: لبید بن اعصم بنی زریق کا ایک آدمی تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

**فوائد** :...... ❶ جادو شیطانی عمل ہے اور اس کی تاثیر اللہ کی مشیت سے موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ۱۰۲)

''اور لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے وہ خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔''

❷ رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہو جانا منصب نبوت کے منافی نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جب جادوگروں نے رسیاں پھینکی تو وہ بھی ان کے جادو کی وجہ سے انہیں سانپ سمجھنے لگے اور خوفزدہ ہوئے۔ (دیکھئے: سورۂ طٰہٰ: ۶۶، ۶۷)

❸ بعض لوگ اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ نبی علیہ السلام پر جادو ہوا تو پھر کفار کا یہ اعتراض درست ہوگا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا﴾ (الفرقان: ۸)

''اور ظالموں نے کہا تم ایسے آدمی کے پیروکار ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔''

---

❶ اخرجه البخاري، الطب، باب هل يستخرج السحر (٥٧٦٨)۔ ومسلم، السلام، باب السحر (٢١٨٩) .

حالانکہ اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ کفار قرآن، نبی علیہ السلام کی دعوت اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی کامیابیوں کو جادو کا اثر قرار دیتے تھے۔

4 رسول اللہ ﷺ مشکل کشا یا عالم الغیب نہیں ہیں۔

5 یہودی شروع سے ہی اسلام، اہل اسلام اور داعی اسلام ﷺ کے دشمن رہے ہیں۔

6 جادو کرنا، کروانا، سیکھنا، سیکھانا سب کفریہ کام ہیں۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۱۲۔ جعلی پیروں کے پاس جانے کی بجائے کتاب وسنت کا مطالعہ کرے اور ان پر عمل کرے، ذکر واذکار اور تلاوتِ کلام پاک کو معمول بنائے۔ ہر قسم کے گناہ سے بچنے کی کوشش کرے ان شاء اللہ، اللہ رب العزت شفا عطا فرمائیں گے۔

## بَابُ حُسْنِ الْقِتْلَةِ

## [8]......اچھے طریقے سے قتل کرنے کا بیان

[١٦١٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ سَأَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَتْلِهِ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا)). [1]

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے چڑیا یا اس سے بھی ہلکی چیز کو ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے قتل کے بارے میں پوچھیں گے۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ذبح کرے پھر اسے کھائے اور اس کا سر نہ کاٹے کہ پھر اس سے نشان بازی کرے۔“

[١٦١٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ......

عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَرَّقَ الْمُرْتَدِّينَ أَوِ الزَّنَادِقَةَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ وَلَقَتَلْتُهُمْ؛ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ بَدَّلَ

عکرمہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ جب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ علی رضی اللہ عنہ نے مرد اور بے دین لوگوں کو جلا دیا ہے، تو فرمایا اگر میں (ان کی جگہ) ہوتا تو میں ان کو نہ جلواتا البتہ میں ان کو قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا

[1] اخرجه النسائي، الصيد، إباحة أكل العصافير (٤٣٥٤)، (٤٤٥٠)۔ واحمد: ٢/ ١٦٦، ١٩٧۔ وصححه الحاكم: ٤/ ٢٣٣۔

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ))، وَلَمْ أُحْرِقْهُمْ؛ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللّٰهِ)). ❶

فرمان ہے: ''جو اپنا دین (اسلام) بدل ڈالے اس کو قتل کردو۔'' اور میں انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کے عذاب سے کسی کو عذاب دے۔''

**فوائد**:...... ❶ آگ سے عذاب دینا اللہ رب العزت کے لیے خاص ہے لہٰذا حاکم و قاضی یا امیر کے لیے درست نہیں کہ مجرموں کو آگ میں جلائے۔

❷ ارتداد بغاوت ہے اور بغاوت ناقابل معافی جرم ہے اور جو دین اسلام سے بغاوت اختیار کرے گا اسے قتل کیا جائے گا مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۰۷۔

[۱۶۱۷]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي ابْنِ مُلْجَمٍ بَعْدَ مَا ضَرَبَهُ: أَطْعِمُوهُ وَاسْقُوهُ وَأَحْسِنُوا إِسَارَهُ، فَإِنْ عِشْتُ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي أَعْفُو إِنْ شِئْتُ، وَإِنْ شِئْتُ اسْتَقَدْتُ، وَإِنْ مِتُّ فَقَتَلْتُمُوهُ فَلا تُمَثِّلُوا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى وَالْغُلُولِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ أَهْلِ الْبَغْيِ. ❷

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کے متعلق فرمایا جب اس نے ان کو زخمی کیا، کہ اس کو کھلاؤ پلاؤ اور اچھے طریقے سے قید کر کے رکھو، اگر میں زندہ رہا تو میں اپنے خون کا ولی ہوں، اگر چاہوں تو معاف کردوں، اور اگر چاہوں تو انتقام لے لوں، اور اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم اس کو قتل کر دینا اس کا مثلہ نہ کرنا۔

## بَابٌ: إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ

## [9]...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بڑا ظالم وہ قاتل ہے جو نہ لڑنے والے کو قتل کردے

[۱۶۱۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے ان کے دادا سے روایت

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٦٠٧)

❷ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي ولانقطاعه بين محمد بن علي وعلي بن ابي طالب: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٨٣ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٠٠٣).

قَالَ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ: ((إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبُ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). ❶

کیا، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ کے ساتھ ایک کتاب پائی گئی کہ "بے شک لوگوں میں سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا ظالم وہ قاتل ہے جو لڑائی نہ کرنے والے کو قتل کرے، اور اس کو مارنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کو مارے، اور جس نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنایا تو اس نے اس وحی کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔"

[١٦١٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا كَانَ فِي الصَّحِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي قِرَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ فِيهَا: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْقَاتِلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ وَلِيِّ نِعْمَتِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❷

محمد بن اسحاق نے روایت کیا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی میان میں موجود صحیفے میں کیا تھا، تو انہوں نے فرمایا، اس میں تھا کہ "اللہ نے اپنے قاتل کے علاوہ دوسرے کو قتل کرنے والے پر لعنت کی ہے، اور اس کو مارنے والے کے علاوہ دوسرے کو مارنے والے پر بھی (لعنت کی ہے۔) اور جس نے کسی کو کسی کی نعمت کا غیر ولی کو مالک بنا دیا اس نے اس وحی کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کی ہے۔"

## بَابٌ: لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى

## [10]...... کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

[١٦٢٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُؤْخَذُ بِذَنْبِ غَيْرِهِ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِبْرَاهِيمَ

عمرو بن اوس سے روایت ہے فرمایا: پہلے ایک آدمی کو دوسرے کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا جاتا تھا حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وفادار ابراہیم علیہ السلام

---

❶ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي ولانقطاعه: واخرجه البيهقي: ٨/ ٢٦- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٩٧)- وعبدالرزاق (١٨٨٤٧)- وابو يعلى (٣٣٠).

❷ اسناده ضعيف لإعضاله: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٦- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٧٩٨).

الَّذِي وَفَّى ٥ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ٥﴾ [النجم: ٣٧، ٣٨] . ❶

کے صحیفوں میں تھا، کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔" (النجم: ۳۸،۳۷)

[١٦٢١]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ......

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى أَبِي الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعْنِي أُعَالِجُ الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ، قَالَ: ((أَنْتَ رَفِيقٌ))، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هٰذَا مَعَكَ))؟ فَقَالَ: ابْنِي . قَالَ: ((اشْهَدْ بِهِ))، قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❷

ابورمثہ سے روایت ہے فرمایا میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاں تشریف لے گیا، تو میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کی کمر پر کوئی چیز دیکھی، اور فرمایا: مجھے اجازت دیں میں آپ کی کمر پر موجود چیز کا علاج کروں کیونکہ میں طبیب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اچھا ساتھی ہے" اور رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: "یہ تیرے ساتھ کون ہے؟" تو فرمایا، میرا بیٹا میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "خبردار تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مؤاخذہ نہ ہوگا۔"

**فوائد** :...... ❶ جرم کی سزا صرف مجرم کو ملنی چاہیے نہ کہ اس کے عزیز و اقارب کو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ وقانون ہے:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ (بني اسرائيل: ١٥)

"کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔"

لہٰذا پولیس والوں کا مفرور ملزم یا مجرم کے باپ، بیٹے یا دیگر عزیز و اقارب کو پکڑنا اور انہیں تنگ کرنا غیر اخلاقی، غیر قانونی اور غیر شرعی ہے۔

❷ حدود اللہ اصل مجرم پر ہی نافذ کی جائیں گی ایسا نہیں ہوگا کہ قاتل باپ کی جگہ بطور قصاص بیٹے کو یا بیٹے کی جگہ باپ کو قتل کر دیا جائے۔

---

❶ اسناده ضعيف لارساله: اخرجه البيهقي: ٨/ ٣٤٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٢٩٩) .

❷ أخرجه ابوداود، الديات، باب لا يؤخذ الرجل بجريرة ابيه او أخيه (٤٤٩٥)۔ والنسائي، القسامة، هل يؤخذ احد بجريرة غيره (٤٨٣٦)۔ وصححه ابن الجارود (٧٧٠)۔ والحاكم: ٢/ ٤٢٥۔ وابن حبان .

## بَابُ الْوَفَاءِ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْقِصَاصِ لَهُمْ

## [11]......ذمیوں کے ساتھ وفاداری کرنے اوران کے لیے قصاص کا بیان

[١٦٢٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ: أَنَّ رَجُلا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ))، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ. ❶

عبد الرحمٰن بن بیلمانی سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے ذمیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا، جب یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے ذمہ کو پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اور وہ (قصاصاً) قتل کر دیا گیا۔

[١٦٢٣]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَسَدِيُّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ......

عَنْ أَبِي الْجَنُوبِ الأَسَدِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، قَالَ: فَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَجَاءَ أَخُوهُ، قَالَ: إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُمْ هَدَّدُوكَ أَوْ فَرَّقُوكَ أَوْ فَزَّعُوكَ. قَالَ: لا، وَلَكِنَّ قَتْلَهُ لا يَرُدُّ عَلَيَّ أَخِي، وَعَوَّضَنِي فَرَضِيتُ، قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ. مَنْ كَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ كَدَمِنَا وَدِيَتُهُ كَدِيَتِنَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ

ابو الجنوب اسدی نے بیان فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمانوں میں سے ایک آدمی لایا گیا جس نے ذمیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کیا تھا۔ جب اس کے اوپر گواہی قائم ہوگئی تو آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو مقتول کا بھائی آ گیا اور اس نے کہا، میں نے اسے معاف کر دیا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید انہوں نے تجھے ڈرایا، دھمکایا ہے یا تجھے پریشان کیا ہے۔ اس نے کہا، نہیں، لیکن اس کو قتل کر دینے سے میرا بھائی تو واپس نہیں آئے گا، انہوں نے مجھے دیت دے دی اور میں راضی ہو گیا، فرمایا تو بہتر

---

❶ اسناده ضعيف جدًا، فان ابراهيم بن محمد متروك وعبدالرحمن بن البيلماني ضعيفٌ وهو مرسلٌ: اخرجه البيهقي: ٨/ ٣٠، ٣١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٨١٤)۔ وعبدالرزاق (١٨٥١٤)۔ وابن ابي شيبة (٢٧٤٦٠).

وَالْقِصَاصِ. ❶

جانتا ہے، ہاں جس کی ہم پر ذمہ داری ہے اس کا خون ہمارے خون کی مانند اور اس کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے۔

## بَابٌ: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

## [12]...... مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

[١٦٢٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ أَحْسَبُهُ قَالَ:......

وَمُجَاهِدٍ، وَالْحَسَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ)). ❷

مجاہد اور حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن فرمایا: ''مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔''

[١٦٢٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ......

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللهُ تَعَالَى عَبْدًا فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: ((الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ)). وَفِي الْمَوْضِعِ الْآخَرِ: لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ. ❸

ابو جحیفہ سے روایت ہے فرمایا، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی چیز قرآن کے علاوہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے سے کونپل کو نکالا اور مخلوق کو پیدا کیا، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ سوائے اس فہم کے جو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی کتاب میں دے دے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: ''دیت کے احکام، قیدیوں کو چھڑوانے کے احکام اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

---

❶ اسناده ضعيف، لجهالة الحسن بن ميمون ولضعف أبي الجنوب: اخرجه البيهقي: ٨/ ٣٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٨١٧)۔ والدارقطني: ٣/ ١٤٧، ١٤٨.

❷ إسناده ضعيف لارساله ولضعف مسلم بن خالد: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٨١)، (٤٩٨٣)۔ وعبدالرزاق (١٨٥٠٦)۔ وابن ابي شيبة (٢٧٤٧٣).

❸ اخرجه البخاري، الديات، باب لا يقتل المسلم بالكافر (٦٩١٥، ٤).

گا۔" دوسری جگہ میں ہے کہ "کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔"

[١٦٢٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ......

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلاَّ أَنْ يُؤْتَى عَبْدٌ فَهْمًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قَالَ: ((الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَلا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ)). [1]

ابوجحیفہ نے بیان فرمایا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا تمہارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں سے قرآن کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس نے دانے سے کونپل کو پھاڑا اور مخلوق کو پیدا کیا کچھ نہیں سوائے اس فہم کے جو کسی آدمی کو قرآن میں عطا کیا گیا اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے، میں نے پوچھا، صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: "دیت کے مسائل، قیدیوں کو چھڑوانے کے احکامات اور یہ کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔"

**فوائد** :...... 1 سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی قسم کا کوئی خفیہ علم نہیں تھا بلکہ آپ بھی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح کتاب وسنت کے عالم وتبع تھے۔

2 سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان سے متعلق کچھ غلط باتیں مشہور ہوگئی تھیں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ممکن حد تک ان کی تردید فرمادی۔

3 قرآن دانی اور شرعی مسائل کے استنباط میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔

4 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث نبویہ کو لکھتے اور محفوظ کرتے تھے۔

5 کافر حربی ہو یا ذمی، اس کے بدلے مومن ومسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[١٦٢٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ......

عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالْحَسَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ الْفَتْحِ: ((لا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ)). قَالَ: هٰذَا مُرْسَلٌ، قُلْتُ: نَعَمْ. [2]

عطاء، طاؤس، مجاہد اور حسن رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال اپنے خطبہ میں فرمایا: "مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔" پوچھا یہ (روایت) مرسل ہے تو میں نے کہا: ہاں۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (١٦٢٥)

[2] انظر الحديث السابق برقم (١٦٢٤)

[۱۶۲۸]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ......

عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ ابْنَ شَاسٍ الْجُذَامِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ، فَرُفِعَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَكَلَّمَهُ الزُّبَيْرُ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَوْهُ عَنْ قَتْلِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ دِيَتَهُ أَلْفَ دِينَارٍ. ❶

زہری سے روایت ہے کہ شاس جزامی کے بیٹے نے شام کے نبطیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا، جب یہ معاملہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے قاتل کے قتل کا حکم دیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے زبیر اور رسول اللہ ﷺ کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بات چیت کی اور انہیں اس قتل سے روک دیا، فرمایا: آپ نے اس کی دیت ایک ہزار دینار مقرر کی۔

[۱۶۲۹]...... وَبِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: دِيَةُ كُلِّ مُعَاهِدٍ فِي عَهْدِهِ أَلْفُ دِينَارٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ. ❷

سعید بن میسب رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا، ہر معاہد کی دیت ان کے عہد میں ایک ہزار دینار تھی۔

## بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الْعَقْلِ وَالْقَوَدِ

## [13]...... دیت اور قصاص میں اختیار کا بیان

[۱۶۳۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ

ابوشریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اس کے

---

❶ اسناده ضعيف لانقطاعه بين الزهرى وسفيان بن حسين: اخرجه البيهقى: ۸/ ۳۳۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (۴۸۱۶).

❷ اسناده ضعيف فان سفيان بن حسين ضعيف فى الزهرى خاصة: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (۴۹۳۲).

بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ، إِنْ أَحَبُّوا لَهُمُ الْعَقْلُ، وَإِنْ أَحَبُّوا فَلَهُمُ الْقَوَدُ)). ❶

وارثوں کو دو باتوں کا اختیار ہے۔ اگر وہ پسند کریں تو ان کے لیے دیت ہے، اور اگر وہ پسند کریں تو ان کے لیے قصاص ہے۔"

[١٦٣١]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ. ❷

ایک دوسری سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی ہم مثل یا اس کے ہم معنی بھی مروی ہے۔

[١٦٣٢]...... أَخْبَرَنِي أَبُو حَنِيفَةَ سِمَاكُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَامَ الْفَتْحِ: "مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِنْ أَحَبَّ أَخَذَ الْعَقْلَ، وَإِنْ أَحَبَّ فَلَهُ الْقَوَدُ". فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: أَتَأْخُذُ بِهَذَا يَا أَبَا الْحَارِثِ؟ فَضَرَبَ صَدْرِي، وَصَاحَ عَلَيَّ صِيَاحًا كَثِيرًا وَنَالَ مِنِّي، وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: تَأْخُذُ بِهِ. نَعَمْ، آخُذُ بِهِ وَذَلِكَ الْفَرْضُ عَلَيَّ وَعَلَى مَنْ سَمِعَهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ فَهَدَاهُمْ بِهِ، عَلَى يَدَيْهِ وَاخْتَارَ لَهُمْ مَا اخْتَارَ لَهُ، عَلَى لِسَانِهِ فَعَلَى الْخَلْقِ أَنْ يَتَّبِعُوهُ طَائِعِينَ أَوْ دَاخِرِينَ، لَا

ابوشریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال فرمایا "جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو دیت لے لے، اور اگر چاہے تو اس کے لیے قصاص ہے۔" ابوحنیفہ نے کہا، میں نے ابن ابی ذئب سے کہا، اے ابوالحارث کیا آپ اس حدیث کو لیں گے (یعنی اس پر عمل کریں گے۔) ابن ابی ذئب نے میرے سینے پر مارا اور مجھے برا بھلا کہا اور فرمایا، میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تو کہتا ہے کیا آپ اس کو اختیار کریں گے، ہاں میں اسے لوں گا اور یہ بات مجھ پر بھی اور ہر اس حدیث کو سننے والے پر فرض ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں سے چنا اور ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دی، اور لوگوں کے لیے بھی وہی دین پسند کیا جو

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٨٥٠).

❷ اخرجه البخاري، اللقطة، باب كيف تعرف لقطة اهل مكة (٢٤٣٤)، (١١٢)۔ ومسلم، الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخلاها وشجرها...... الخ (١٣٥٥).

مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذَلِكَ . قَالَ: وَمَا سَكَتَ عَنِّي حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ يَسْكُتَ . ❶

آپ علیہ السلام کے لیے کیا۔ لہٰذا مخلوق پر واجب ہے کہ وہ آپ کی ہر حالت میں اتباع کریں، کیونکہ ایک مسلمان کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ابوحنیفہ نے کہا آپ مجھے یہ باتیں کہتے کہتے خاموش نہیں ہوئے حتی کہ میں نے تمنا کی کہ آپ خاموش ہو جائیں۔

[١٦٣٣]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرًا ، فَإِنِ ارْتَخَصَ أَحَدٌ ، فَقَالَ: أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ ، ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ ، وَأَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهُ . مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيرَتَيْنِ؛ إِنْ أَحَبُّوا قَتَلُوا ، وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ " . ❷

ابوشریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے، اس کو لوگوں نے حرمت والا نہیں قرار دیا، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کے لیے جائز نہیں کہ اس میں کسی کا خون بہائے، نہ اس زمین کا کوئی درخت کاٹے اور اگر کوئی آدمی اپنے لیے رخصت نکالے، تو فرمایا (اسے کہنا) یہ اللہ کے رسول ﷺ کے لیے حلال قرار دیا گیا، کیونکہ اللہ نے اس کو میرے لیے حلال قرار دیا ہے اور لوگوں کے لیے حلال قرار نہیں دیا، اور میرے لیے بھی دن کے تھوڑے حصے کے لیے حلال قرار دیا گیا، پھر یہ اسی طرح حرمت والا ہے جس طرح کل حرمت والا تھا۔ اے خزاعہ والو! یقیناً تم نے ہذیل قبیلے کے آدمی کو قتل کیا ہے، اور اللہ کی قسم! میں اس کی دیت دینے والا ہوں۔ اور جس نے بعد میں کسی کو قتل کیا تو

---

❶ اسناده ضعيف ، فان ابا حنيفة سماك بن الفضل مجهول والجزء المرفوع منه صحيح انظر الحديث الذى قبله برقم (١٦٣١)

❷ اخرجه البخارى ، جزاء الصيد ، باب لا يعضد شجر الحرم (١٨٣٢)۔ ومسلم ، الحج ، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخلاها وشجرها...... الخ (١٣٥٤) .

اس کے ورثاء کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہیں تو (قصاص میں) قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔

**فوائد** :...... 1 مکہ مکرمہ حرم ہے اور حدودِ حرم میں قتل و غارت سنگین جرم ہے۔

2 نبی علیہ السلام نے مذکورہ بات فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی تھی آپ کے لیے خاص طور پر تھوڑی مدت کے لیے مکہ کی حرمت اٹھائی گئی۔

3 مقتول کے ورثاء کو شریعت نے قصاص اور قبول دیت میں اختیار دیا ہے۔ جبکہ ایک تیسرے اختیار بالکل معاف کر دینے کا بھی قرآن میں ذکر موجود ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۳۵۔

4 اللہ اور آخرت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ آدمی احکامِ شرع کی پاسداری کرے۔

[١٦٣٤]...... أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُوسَى، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ......

عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ مُقَاتِلٌ: أَخَذْتُ هَذَا التَّفْسِيرَ عَنْ نَفَرٍ حَفِظَ مُعَاذٌ مِنْهُمْ وَمُجَاهِدٌ وَالْحَسَنُ وَالضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة: ١٧٨] الآيَةَ، قَالَ: كَانَ عَلَى أَهْلِ التَّوْرَاةِ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَنْ يُقَادَ بِهَا، وَلا يُعْفَى عَنْهُ وَلا تُقْبَلُ مِنْهُ الدِّيَةُ. وَفُرِضَ عَلَى أَهْلِ الإِنْجِيلِ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ وَلا يُقْتَلَ وَرُخِّصَ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَاءَ قَتَلَ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الدِّيَةَ وَإِنْ شَاءَ عَفَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ [البقرة: ١٧٨]. يَقُولُ: الدِّيَةُ تَخْفِيفٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى إِذْ جَعَلَ الدِّيَةَ وَلا يُقْتَلُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [البقرة: ١٧٨]. وَقَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ﴾ [البقرة:

مقاتل نے بیان کیا کہ میں نے یہ تفسیر حفاظ کی ایک جماعت سے لی ہے جن میں معاذ، مجاہد، حسن اور ضحاک بن مزاحم رحمہم اللہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''جس کسی کو اپنے بھائی کی طرف سے معافی دے دی جائے۔'' (البقرۃ: ۱۷۸) کے متعلق فرمایا کہ اہل تورات پر کسی کو ناحق قتل کرنے پر قصاص فرض تھا، نہ انہیں قصاص سے درگزر کی اجازت تھی اور نہ وہ دیت لے سکتے تھے۔ اور اہل انجیل پر معاف کر دینا فرض تھا، وہ قصاصاً قتل نہیں کر سکتے تھے، اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے لیے رخصت دی گئی، اگر چاہیں تو قتل کریں اگر چاہیں تو دیت لیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں اور یہی اللہ کے فرمان: ''یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے'' کا مفہوم ہے۔ وہ فرماتے ہیں، کہ دیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخفیف ہے جب دیت لے لی تو قتل نہیں کیا جائے گا پھر فرمایا: ''اور جو اس کے بعد سرکشی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' اور اللہ کے

١٧٩] يَنْتَهِي بِهَا بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يُقْتَلَ . ❶

فرمان: ''تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔'' کے متعلق فرمایا، اس سے تم ایک دوسرے کو قتل کرنے سے، قصاصاً قتل ہو جانے کے خوف کی وجہ سے باز آ جاتے ہو۔''

[١٦٣٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ:......

سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِهَذِهِ الأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ [البقرة: ١٧٨] ، مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ ، ﴿فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [البقرة: ١٧٨] . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ . ❷

مجاہد فرماتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل پر قصاص فرض تھا اور ان میں دیت نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے یہ حکم فرمایا کہ ''تم پر مقتولوں کا قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے، عورت عورت کے بدلے، اور جس کسی کو اپنے بھائی کی طرف سے معافی دے دی گئی تو اسے بھلائی کے پیچھے لگنا ہے اور اچھے طریقے سے اسے دیت ادا کرنی ہے، یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔'' وہ جو تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا کہ ''جس نے اس کے بعد زیادتی کی اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (البقرة: ١٧٨)

**فوائد**:...... ❶ بنی اسرائیل میں سے اہل تورات کے لیے قصاص یا معافی تھی جبکہ اہل انجیل کے لیے صرف معافی تھی قصاص یا دیت نہیں تھی۔

❷ اللہ رب العزت کے امت محمدیہ ﷺ پر بے شمار احسانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے سابقہ امم کے مقابلہ میں اس امت کے مقتول کے ورثاء کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے۔

❸ زمانہ جاہلیت میں کوئی نظم وضبط یا قانون نہیں تھا۔ طاقتور قبائل کمزور قبیلوں پر ظلم وزیادتی کرتے اور قتل وغارت

❶ اسناده ضعيف فان معاذ بن موسىٰ مجهول وبكير بن معروف الأسدى لينٌ: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٤، ٥١- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٨٤٧) .

❷ اخرجه البخاري، التفسير، باب ﴿يا يها الذين امنوا كتب عليكم القصاص﴾ (٤٤٩٨) .

کا ارتکاب کرتے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کے ذریعے قاتل کو متنبہ کیا کہ تمہیں قتل کے بدلے قصاصاً قتل کیا جائے گا لہٰذا تھوڑے ہی عرصے میں سب محفوظ و مأمون ہوگئے اور عرب کا معاشرہ امن و امان کی مثالی تصویر پیش کرنے لگا۔

4 بطور قصاص قاتل ہی کو قتل کیا جائے گا چاہے امیر، حکمران، طاقتور، مرد و عورت ہی کیوں نہ ہو ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ (المائدہ: ٤٥) جان کے بدلے جان۔

5 معافی یا تو مقتول کے ورثاء کی طرف سے دیت لے کر ہوگی یا پھر بغیر دیت لیے محض رضائے الٰہی کے لیے ہوگی۔ ہر دو صورت میں قاتل کو مقتول کے ورثاء کے ساتھ احسان و نیکی کا حکم ہے۔

6 دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرنا ظلم و زیادتی اور سرکشی ہے اور اس کی عنداللہ سزا دردناک عذاب ہے۔

## بَابُ ما فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَعَمْدِ الْخَطَإِ

## [14]...... قتل عمد اور قتل خطا (شبہ) عمد کا بیان بیان

[١٦٣٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ أَوْ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اغْتَبَطَ مُؤْمِنًا بِقَتْلٍ فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى وَلِيُّ الْمَقْتُولِ، فَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ، لا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلا عَدْلٌ)). [1]

ابولیلیٰ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن کو ناحق قتل کیا تو اس نے اپنے ہاتھوں قصاص خرید لیا الا یہ کہ مقتول کے ورثاء راضی ہوجائیں۔ اور جو کوئی اس میں حائل ہوگیا تو اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے، اللہ اس کا نہ نفل قبول کریں گے اور نہ ہی فرض۔''

**فوائد**:...... دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ١٦٣٩۔

[١٦٣٧]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلا إِنَّ فِي قَتِيلِ الْعَمْدِ الْخَطَإِ بِالسَّوْطِ أَوِ الْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةً، مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلادُهَا)). [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! بے شک عمد خطا کے مقتول میں جو کوڑے یا لاٹھی سے مرجائے سو موٹی اونٹنیاں (دیت کی) ہیں۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔''

---

[1] اسناده ضعيف، لإرساله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٤٧٩٩)۔ وعبدالرزاق (١٧١٩١).

[2] اخرجه ابوداود، الديات، باب في دية الخطا شبه العمد (٤٥٤٩)۔ وابن ماجة، الديات، باب دية شبه العمد مغلظة (٢٦٢٨)، (٢٦٢٧)۔ وصححه ابن الجارود (٧٧٣)۔ والالباني في صحيح ابوداود (٣٨٠٧).

[۱۶۳۸]...... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ❶

عقبہ بن اوس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی سے بھی اسی سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

**فوائد** :...... ❶ قتل کی تین قسمیں ہیں۔ ا۔ قتل عمد یعنی ارادہ ونیت سے کسی کو قتل کرنا۔ ۲۔ قتل خطا بغیر نیت و ارادہ کے کسی کا قتل ہو جانا۔ ۳۔ قتل شبہ عمد ایسا قتل جس میں قتل کا ارادہ ونیت نہ ہو بلکہ صرف مارنا پیٹنا مقصود ہو اور اس سے قتل عمد کا شبہ پیدا ہو اسی تیسری قسم کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے جیسا کہ کوڑے اور لاٹھی کے ذکر سے واضح ہے۔

❷ معلوم ہوا شبہ عمد کی صورت میں مقتول کے ورثاء کو سو اونٹ بطور دیت ادا کیے جائیں گے جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی اور اس دیت کو ''دیت مغلظہ'' یعنی بھاری وثقیل کہتے ہیں۔

[۱۶۳۹]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ...... عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ رَمْيًا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ جَلْدٍ بِالسَّوْطِ أَوْ ضَرْبٍ بِالْعَصَا، هُوَ خَطَأٌ عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ. وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ، فَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). ❷

طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی بلوے میں مارا گیا، جو لڑنے والوں میں پتھر سے یا کوڑے سے یا چھڑی کی ضرب سے مارا گیا تو وہ قتل خطا ہے، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے، اور جو ارادہ سے قتل کیا گیا تو اس (قاتل نے) اپنے ہاتھوں قصاص خرید لیا، اور جو کوئی اس میں حائل ہو گیا تو اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غصب ہے نہ اس سے نفلی عبادت قبول کی جائے گی اور نہ فرضی۔''

**فوائد** :...... ❶ ''فی عمیۃ'' کا مطلب ہے کسی جگہ لڑائی ہوئی اور اس میں کوئی شخص مارا گیا اور یہ بھی معلوم نہیں کہ قاتل کون ہے تو اس طرح بلوے میں قتل ہونے والے کا حکم قتل خطا کا ہے اس میں قصاص نہیں البتہ دیت دینا ہوگی۔

❷ سنگباری، ڈنڈے باری یا لاٹھی اور کوڑے وغیرہ سے مرنے والا بھی قتل خطا کے حکم میں ہے۔

❸ قتل عمد میں قصاص ہے الا کہ مقتول کے ورثا قبول دیت یا معافی پر راضی ہو جائیں۔

---

❶ اخرجه النسائي، القسامة، ذكر الاختلاف على خالد الحذاء (٤٧٩٧)، (٤٧٩٨)، (٤٨٠٠).

❷ اخرجه ابوداود، الديات، باب من قتل في عميا بين قوم (٤٥٣٩)، (٤٥٤٠)۔ والنسائي، القسامة، باب من قتل بحجر اوسط (٤٧٩٣).

4 حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ بننا کبیرہ گناہ ہے۔

5 سربراہ مملکت کا خصوصی اختیار استعمال کرتے ہوئے قاتلوں کی پھانسیوں کو رکوا دینا یا انہیں معاف کر دینا درست نہیں ہے۔

6 گناہ نیکیوں کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں اور ان کے انسان پر دنیا و آخرت میں انتہائی مہلک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

[١٦٤٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ الْخَطَإِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةً، مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ.[1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! بے شک قتل خطا (شبہ) عمد کے مقتول میں جو کوڑے اور لاٹھی سے ہو، سو اونٹنیاں ہیں، ان میں سے چالیس وہ حاملہ اونٹنیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

فوائد :...... 1 دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۳۸۔

## بَابٌ: فِي قَتْلِ الْخَطَإِ فِي الْحَرْبِ

## [15]...... جنگ میں قتل خطا کا بیان

[١٦٤١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ شَيْخًا كَبِيرًا، فَرُفِعَ فِي الْآطَامِ مَعَ النِّسَاءِ يَوْمَ أُحُدٍ فَخَرَجَ يَتَعَرَّضُ لِلشَّهَادَةِ، فَجَاءَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمُشْرِكِينَ، فَابْتَدَرُوهُ الْمُسْلِمُونَ، فَتَوَشَّقُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ، وَحُذَيْفَةُ يَقُولُ: أَبِي أَبِي فَلَا يَسْمَعُونَ مِنْ شُغْلِ الْحَرْبِ حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ

عروہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ابوحذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بوڑھے آدمی تھے۔ انہیں غزوۂ احد کے دن عورتوں کے ساتھ بلند جگہ میں ٹھہرایا گیا۔ وہ وہاں سے شہادت کے لیے نکلے۔ پھر مشرکین کی جانب سے واپس آئے کہ مسلمانوں نے انہیں جلدی سے آلیا اور اپنی تلواروں سے ان کو کاٹ ڈالا، جبکہ (ان کے بیٹے) حذیفہ رضی اللہ عنہ

[1] انظر الحديث السابق برقم (١٦٣٧)

حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهِ. ❶

صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرما رہے تھے، یہ میرا باپ ہے، یہ میرا باپ ہے، جنگ کے شعلوں کی وجہ سے انہوں نے ان کی ایک نہ سنی یہاں تک کہ ان کو قتل کردیا۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہارے گناہ معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے پھر نبی ﷺ نے ان کی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

*[١٦٤٢]...... أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ......

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: لَجَأَ قَوْمٌ إِلَى جَعْشَمٍ فَلَمَّا غَشِيَهُمُ الْمُسْلِمُونَ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ، فَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ، فَبَلَغَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَعْطُوهُمْ نِصْفَ الْعَقْلِ لِصَلَاتِهِمْ)). ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((أَلَا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَتَرَائَى نَارَاهُمَا)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❷

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا جعشم قبیلہ کے پاس قوم نے پناہ لی، پھر جب مسلمان ان پر غالب آگئے تو انہوں نے سجدہ کے ذریعے پناہ چاہی، مسلمانوں نے ان کے بعض کو قتل کردیا، جب یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی نمازوں کی وجہ سے انہیں آدھی دیت دو۔'' پھر اس موقع پر ارشاد فرمایا: ''خبردار! میں ہر ایسے مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے پاس رہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں کی آگ (اکٹھی) نظر نہیں آنی چاہیے۔''

## بَابُ دِيَةِ النَّفْسِ

## [16]......ایک جان کی دیت کا بیان

[١٦٤٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ خط

❶ اسناده ضعيف، لضعف مطرف وهو ابن مازن الكناني: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٣٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٨٩).

❷ اسناده ضعيف لإرساله، واسماعيل بن خالد مدلس وقد عنعن: اخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في كراهية المقام بين اظهر المشركين، رقم: ١٦٠٥۔ والنسائي، القسامة، القود بغير حديدة (٤٧٨٤)

عَنْهُمَا، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فِي النَّفْسِ. ❶

جو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام لکھا اس میں ہے کہ سو اونٹ ایک جان (کے قتل) میں ہیں۔

فوائد: ...... ❶ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا﴾ (النسآء: ۹۲)

''کسی مومن کے لیے دوسرے مومن کو قتل کرنا جائز نہیں ہے مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے اس کے ذمہ ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا دینا ہے الا کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں۔''

❷ ایک مسلمان آدمی کی دیت سو اونٹ ہے جن میں تیس ایک سال کی اونٹنیاں، تیس دو سالہ اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں جبکہ دس دو سال کے اونٹ ہیں۔ (دیکھئے: سنن ابی داود، رقم: ٤٥٤١)

❸ دیت کی اصل مقدار اونٹوں سے متعین ہوگی لیکن اگر اونٹ نہ ہوں گائیوں میں سے دو سو گائے اور بکریوں میں سے دو ہزار بکریاں بھی بطور دیت دی جا سکتی ہیں۔ (دیکھئے سنن ابن ماجه، رقم: ٢٦٣٠)

[١٦٤٤]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فِي الدِّيَاتِ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ)). قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَفِي شَكٍّ أَنْتَ مِنْ أَنَّهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: لَا. ❷

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے ان دیتوں کی کتاب کے متعلق جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام تھی میں ہے کہ ''ایک جان میں سو اونٹ ہیں۔'' ابن جریج نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابوبکر سے پوچھا کیا آپ کو اس میں شک ہے یہ کہ وہ اللہ کی کتاب سے ہے؟ فرمایا، نہیں۔

---

❶ اخرجه النسائی، القسامة، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی العقول واختلاف الناقلین له (٤٨٦١)۔ والبیهقی: ٨/ ٨١، ٤/ ٨٩، ٩٠۔ وصححه الحاکم: ١/ ٣٩٥، ٣٩٧۔ وابن حبان.

❷ اسناده ضعیف لإرساله والحدیث الذی قبله برقم (١٦٤٣) یغنی عنه۔ اخرجه البیهقی: ٨/ ٧٣۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٤٨٨٢).

[١٦٤٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، يَعْنِي بِذَلِكَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْخَطَأِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ. ❶

ایک اور سند سے طاؤس رحمہ اللہ کے واسطہ سے بھی اسی طرح ہے۔

## بَابُ تَقْوِيمِ إِبِلِ الدِّيَةِ

## [17]......دیت کے اونٹوں کی قیمت لگانے کا بیان

[١٦٤٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الإِبِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيَقْسِمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الإِبِلِ، فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا، وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى الثَّمَنُ مَا كَانَ. ❷

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستی والوں کے لیے اونٹوں کی قیمت چارسو دینار یا اس کے برابر چاندی جس کو اونٹوں کی قیمت پر تقسیم کرتے تھے۔ اور جب مہنگے ہوجاتے تو اس کی قیمت بھی بڑھا دیتے اور جب سستے ہوجاتے تو اس کی قیمت سے بھی کمی کرتے۔ بستی والوں پر قیمت کی ادائیگی ہے جو بھی ہو۔

**فوائد**:...... ❶ دیت کی اصل مقدار تو اونٹ ہی ہیں تاہم اونٹوں کی عدم موجودگی میں سو اونٹوں کی قیمت کا اندازہ کر کے رقم بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

❷ عہد نبوی میں ان کی قیمت چارسو دینار سے آٹھ سو دینار کے درمیان رہی اور یہ چاندی کے حساب سے آٹھ ہزار درہم تھی۔ (دیکھئے ابن ماجہ، رقم: ٢٦٣٠)

❸ مارکیٹ میں اونٹوں کی قیمت میں اتار چڑھاؤ سے نقد رقم میں بھی کمی، بیشی ہوگی۔

❹ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں جبکہ اونٹ مہنگے ہوگئے سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی۔ (دیکھئے سنن ابی داود، رقم: ٤٥٤٢)

[١٦٤٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

---

❶ كتاب الأم ٦/ ١٠٥، مصنف عبد الرزاق (٩/ ٢٩٢)

❷ اسنادهٗ ضعيف لاعضاله، ولعنعنه ابن جريج ولضعف مسلم بن خالد، اخرجه البيهقي: ٧/ ٧٦ـ ٧٧ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٨٩١).

عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطَاءٍ، قَالُوا: أَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَى أَنَّ دِيَةَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ، فَقَوَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تِلْكَ الدِّيَةَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَلْفَ دِينَارٍ أَوِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَدِيَةَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ إِذَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ سِتَّةَ آلافِ دِرْهَمٍ، فَإِذَا كَانَ الَّذِي أَصَابَهَا مِنَ الأَعْرَابِ فَدِيَتُهَا خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ وَدِيَةُ الأَعْرَابِيَّةِ إِذَا أَصَابَهَا الأَعْرَابِيُّ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ لا يُكَلَّفُ الأَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ وَلا الْوَرِقَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْخَطَإِ. ❶

مکحول اور عطاء ﷭ سے روایت ہے انہوں نے کہا، ہم نے لوگوں کو (یہ کہتے ہوئے) پایا کہ آزاد مسلمان کی دیت رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سو اونٹ تھی۔ پھر عمر بن خطاب ﷛ نے یہ دیت بستی والوں پر ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر کردی۔ اور بستی والوں میں سے آزاد مسلمان عورت کی پانچ سو دینار یا سات ہزار درہم، جب اس کو قتل کرنے والا اعرابی ہوتو اس کی دیت پچاس اونٹ اور اعرابی عورت کی دیت جب اسے اعرابی قتل کرے تو بھی پچاس اونٹ مقرر کی، (اور فرمایا) اعرابی کو سونے، چاندی کی ادائیگی کا مکلّف نہ بنایا جائے گا۔

## بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ

## [18]......جنین کی دیت کا بیان

[١٦٤٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لابْنَيْهَا وَزَوْجِهَا، وَالْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. ❷

ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں، جو کسی عورت کے مارنے سے مردہ پیدا ہوا تھا، خون بہا کے طور پر ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا کہ وہ عورت بچہ گرانے والی، جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فیصلہ دیا تھا فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کی

❶ اسناده ضعيف لضعف مسلم بن خالد ولإرساله اخرجه البيهقي: ٨/ ٧٦، ٩٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩١٩)۔ وابن ابي شيبة (٢٦٧٢٦)۔ وابوداود في المراسيل (٢٥٥).

❷ اخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث المرأة و الزوج مع الولد وغيره (٦٧٤)۔ (٥٧٥٨)۔ ومسلم، القسامة، باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ...... الخ (١٦٨١).

میراث اس کے بیٹوں اور خاوند کے لیے ہے اور دیت کی ادائیگی اس کے عصبہ پر ہے۔

فوائد: ...... 1 جنین سے مراد وہ بچہ ہے جو حاملہ عورت کے پیٹ میں ہو ابھی پیدا نہ ہوا ہو۔

2 حاملہ عورت کے پیٹ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے بچہ مردہ پیدا ہو تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔

3 دیت مقتول کا ترکہ ہے جو اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

4 خاوند کا حصہ مقرر ہے اور یہ اصحاب الفروض میں سے ہے عصبہ میں شامل نہیں۔

5 اگر جنین کے ساتھ اس کی ماں بھی قتل ہو جائے تو یہ دو انسانوں کا قتل ہے ایسی صورت میں عورت کا حکم عام قتل کا ہوگا جس میں یا تو قصاص لازم آئے گا یا پھر مکمل دیت کی ادائیگی کرنا ہوگی اور جنین کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہوگی۔

[۱٦٤٩]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا الْخَبَرُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْجَنِينِ عَلَى الْعَاقِلَةِ؟ قِيلَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، قَالَ الرَّبِيعُ: وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [1]

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، اگر کوئی کہے کہ وہ بات کیسے ہے جس میں نبی ﷺ نے جنین میں عورت کو دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا؟ تو کہا جائے گا، ہمیں ثقہ نے خبر دی۔ ربیع نے کہا۔ وہ یحییٰ بن حسان ہیں۔ لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن میتب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

[۱٦٥٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)). [2]

ابن میتب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس بچے کے بارے میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں قتل کر دیا جائے ایک غلام یا باندی دینے کا فیصلہ دیا، جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا، میں ایسی چیز کی دیت کیسے دوں، جس نے نہ پیا ہے نہ کھایا ہے، نہ بات چیت کی ہے، اور نہ ہی ولادت کے وقت اس کی آواز سنائی دی ہے، اور اس صورت میں تو دیت نہ ہوگی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ شخص کاہنوں کا بھائی لگتا ہے۔"

---

1 انظر الحدیث السابق برقم (١٦٤٨)

2 انظر الحدیث السابق برقم (١٦٤٨)

فوائد:...... ❶ قانون اللہ اور اس کے رسول کی بات ہے لہٰذا احکام شرع کے مقابل غیر سنجیدہ گفتگو جس کی عملی زندگی میں کچھ وقعت نہیں، درست نہیں ہے۔

❷ کاہن بے کار، فضول اور اکثر جھوٹ پر مبنی گفتگو کرتے ہیں اس لیے نبی علیہ السلام نے شرعی فیصلے پر اعتراض کرنے والے کو کاہنوں کا بھائی کہا۔

[۱٦٥١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُذَكِّرُ اللّٰهَ امْرَأً سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ شَيْئًا؟ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِي فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ، فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنْ كِدْنَا أَنْ نَقْضِيَ فِي مِثْلِ هَذَا بِرَأْيِنَا. ❶

طاوس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہے کوئی آدمی جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹ کے بچے کے متعلق کچھ سنا ہو؟ تو حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا، میں اپنی دو سوکنوں کے درمیان رہتا تھا، کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مارا، تو اس نے پیٹ کا بچہ مردہ جنا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قریب تھا کہ اس مسئلہ میں ہم اپنی رائے سے اسی طرح فیصلہ دے دیتے۔

[۱٦٥٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ طَاوُسٍ......

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُذَكِّرُ اللّٰهَ امْرَأً سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ شَيْئًا، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِي، يَعْنِي: بَيْنَ ضَرَّتَيْنِ، فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا لَقَضَيْنَا فِيهِ

طاوس سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کوئی آدمی جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین کے بارے میں کچھ سنا ہو؟ تو حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا، میں اپنی دو سوکنوں میں رہتا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مارا تو اس نے پیٹ کا بچہ مردہ جنا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر ہم یہ بات نہ سنتے تو اس مقدمہ میں کوئی اور

❶ اخرجه ابوداود، الديات، باب دية الجنين، رقم: ٤٥٧٢۔ وابن ماجة، الديات، باب دية الجنين (٢٦٤١)۔ والنسائي (٤٧٤٣) موصولا وصححه ابن حبان والحاكم: ٣/ ٥٧٥.

بِغَيْرِ هٰذَا . أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ، وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْخَطَأِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ . ❶

فیصلہ دے دیتے۔

**فوائد:** ...... ❶ اگر کسی مسئلہ میں دلیل کا علم نہ ہو تو کتاب وسنت سے دلیل تلاش کرنا اور ممکنہ وسائل کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔

❷ قرآن وسنت کی بات آجانے پر اس کی اتباع ضروری ہے۔

❸ اللہ اور اس کے رسول کی بات کے مقابل اپنی رائے کو ترک کر دینا ہی سلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل ہے۔

## بَابُ جِرَاحِ الْعَبْدِ

## [19]......غلام کے زخم کا بیان

[١٦٥٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ قَالَ: عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ . ❷

ابن مسیب سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت میں ہے۔

[١٦٥٤]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ قَالَ: عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ كَجِرَاحِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ . وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رِجَالٌ سِوَاهُ يَقُولُونَ: يُقَوَّمُ سِلْعَةً . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ . ❸

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت میں ہے جس طرح کہ آزاد کا زخم اس کی دیت میں ہے۔

**فوائد:** ......معلوم ہوا غلام کی دیت اس کی قیمت کی ادائیگی ہے۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٦٥١)

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٠٤ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٣٩)۔ وابن ابي شيبة (٢٧١٩٤)، (٢٧٢١٨).

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٠٤ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٤٠)۔ وعبدالرزاق (١٨١٤٢)۔ وابن ابي شيبة (٢٧٢١٩).

## بَابُ دِيَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمَجُوسِيِّ

## [20]......ذمی اور مجوسی کی دیت کا بیان

[۱٦٥٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَرْسَلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَسْأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ، فَقَالَ: قَضَى فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ، قَالَ: فَقُلْنَا: فَمَنْ قَتَلَهُ؟ قَالَ: فَحَصَبَنَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: هُمُ الَّذِينَ سَأَلُوهُ آخِرًا. ❶

صدقہ بن یسار سے روایت ہے فرمایا، ہم نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف ایک پیغام بھیجا، ہم ان سے معاہد (ذمی) کی دیت کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس میں چار ہزار کا فیصلہ دیا صدقہ کہتے ہیں ہم نے کہا، کس نے اس کو قتل کیا؟ فرمایا، پھر ہمیں کنکریاں ماریں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخر میں ان سے یہ سوال کیا تھا۔

**فوائد**:...... امام شافعی رحمہ اللہ کی بات کا مقصد یہ ہے کہ پہلے سعید بن مسیب رحمہ اللہ مذکورہ بات کے مخالف فتویٰ دیتے پھر انہوں نے اس سے رجوع فرمالیا اور صدقہ ان کے رفقاء نے ان کے رجوع فرمانے کے بعد ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

[۱٦٥٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَرْسَلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَسْأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ، فَقَالَ سَعِيدٌ: قَضَى فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ. ❷

صدقہ بن یسار سے روایت ہے ہم نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیج کر یہودی اور عیسائی کی دیت کے متعلق پوچھا تو سعید رحمہ اللہ نے فرمایا، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس میں چار ہزار کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

[۱٦٥٧]...... أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ثَابِتٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَفِي الْمَجُوسِيِّ بِثَمَانِ مِائَةٍ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے یہودی اور عیسائی میں چار ہزار کا اور مجوسی میں آٹھ سو (درہم) کا فیصلہ دیا۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٠٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٣٠)۔ وابن ابي شيبة (٢٧٤٥٥).

❷ انظر الحديث الذي السابق (١٦٥٥)

أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ السِّيَرِ عَلَى سِيَرِ الْوَاقِدِيِّ وَهُمَا آخِرُ مَا فِيهِ. ❶

**فوائد**:...... ❶ ذمی کافر یہودی ہو یا عیسائی یا مجوسی اس کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے سیدنا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے:

"ان رسول الله ﷺ قضیٰ ان عقل اهل الكتابين نصف عقل المسلمين، وهم اليهود والنصاریٰ."

''رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اہل کتاب کا خون بہا مسلمانوں کے خون بہا سے نصف ہے اور اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔''

(سنن ابن ماجه، كتاب الديات، باب دية الكافر، رقم: ٢٦٤٤)

## بَابُ دِيَةِ الْأَعْضَاءِ

## [21]......اعضاء کی دیت کا بیان

[١٦٥٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: وَفِي الأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ، وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ. ❷

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ کتاب جسے رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لیے لکھا اس میں ہے، جب مکمل ناک کٹ جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ اور سر کے زخم میں ایک جان کی دیت کا تیسرا حصہ ہے، پیٹ وغیرہ اور آنکھ کے زخم میں پچاس اور ہاتھ میں پچاس، اور پاؤں میں بھی پچاس ہیں اور ہر انگلی میں دس اونٹ اور دانت میں پانچ اور ہڈی کو ننگا کر دینے والے زخم کی دیت بھی پانچ اونٹ ہے۔

❶ اخرجه البيهقي: ٨/ ١٠٠ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٢٩)ـ وعبدالرزاق (١٨٤٨٥)، (١٨٤٨٩)ـ وابن ابي شيبة (٢٧٤٤٥).

❷ صحيح بشواهده: اخرجه النسائي، القسامة، ذكر حديث عمرو بن حزم في العقول واختلاف الناقلين له (٤٨٦١)ـ وصححه الحاكم: ١/ ٣٩٥، ٣٩٧ـ وابن الجارود (٧٨٤)، (٧٨٦)ـــ

فوائد:...... 1 قتل کی دیت سو اونٹ ہے لیکن اگر انسانی جسم کا کوئی عضو کٹ جائے تو اس کی اہمیت کے پیش نظر ہر عضو کی دیت مختلف ہے جس کی کچھ تفصیل اس حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

2 ناک انسانی شکل وصورت اور وقار کا بنیادی عضو ہے لہٰذا اس کے کٹ جانے پر بھی مکمل سو اونٹ بطور دیت وصول کیے جائیں گے بشرطیکہ ناک کو جڑ سے مکمل کاٹا گیا ہو۔

3 "مسأمومة" ایسا زخم جو دماغ تک پہنچ جائے اور "جائفہ" سے مراد پیٹ میں لگنے والا گہرا زخم ہے اور ایسے زخموں میں ثلث یعنی ایک تہائی دیت ہے۔

4 "الموضحة" ایسا زخم جو ہڈی کو گوشت سے ننگا کر دے اور ہڈی نظر آنے لگ جائے۔ اس کی دیت پانچ اونٹ ہے۔

[١٦٥٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ)). ❶

محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ وہ کتاب جو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لیے لکھی اس میں ہے کہ "ہر ایک انگلی میں (دیت) دس اونٹ ہیں۔"

[١٦٦٠]...... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ بِإِسْنَادِهِ......

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ)). ❷

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انگلیوں میں دس دس (اونٹ) ہیں۔"

فوائد:...... 1 ہر انگلی میں دس اونٹ دیت ہے وہ انگلی ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((دیة اصابع الیدین والرجلین سواءٌ)) "کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔"

(سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی دیة الاصابع، رقم: ۱۳۹۱۔ وقال حسن صحیح غریب)

2 چھنگلی اور انگوٹھا کی دیت بھی برابر یعنی دس اونٹ ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "هٰذه وهٰذه سواً

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم (١٦٥٨)

❷ صحیح بشواهد: اخرجه ابوداود، الدیات، باب دیات الأعضاء (٤٥٥٦)۔ وابن ماجة، الدیات، باب دیة الاصابع (٢٦٥٤)۔ والنسائی (٤٨٤٩)۔ وصححه ابن حبان۔

یعنی الخنصر والابہام" یہ اور یہ یعنی چھنگلی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔

(صحيح بخاری، کتاب الديات، باب دية الاصابع، رقم ٦٨٩٥)

[١٦٦١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْإِبْهَامِ بِخَمْسَةَ عَشَرَ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا بِعَشَرَةٍ وَفِي الْوُسْطَى بِعَشَرَةٍ، وَفِي الَّتِي تَلِي الْخِنْصِرِ بِتِسْعٍ وَفِي الْخِنْصِرِ بِسِتٍّ. ❶

سعید بن میتب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے میں پندرہ اور انگوٹھے سے ملی ہوئی (انگشت شہادت) میں دس، درمیان والی میں دس، چھنگلی انگلی سے ملی ہوئی میں نو اور چھنگلی انگلی میں چھ (اونٹوں کی دیت) کا فیصلہ دیا۔

[١٦٦٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدَبٍ......

عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى فِي الضِّرْسِ بِجَمَلٍ، وَفِي التَّرْقُوَةِ بِجَمَلٍ، وَفِي الضِّلَعِ بِجَمَلٍ. ❷

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ڈاڑھ میں ایک اونٹ، ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ اور پسلی میں بھی ایک اونٹ (دیت کا) فیصلہ دیا۔

[١٦٦٣]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَنْبَأَ مَالِكٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ:......

أَنَّ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُزَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ فِي الضِّرْسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، فَرَدَّنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَفَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْأَضْرَاسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ أَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَهٰذَا مِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الشَّفَتَيْنِ عَقْلُهُمَا سَوَاءٌ وَقَدْ جَاءَ فِي الشَّفَتَيْنِ سِوَى هٰذَا

ابوغطفان بن طریف مزنی نے بیان کیا کہ مروان بن حکم نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ڈاڑھ کی دیت پوچھنے کے لیے بھیجا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ (کہتے ہیں) مجھے مروان نے دوبارہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا، کیا آپ منہ کے اگلے حصے کو ڈاڑھوں کی طرح خیال کرتے ہیں؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اگرچہ تم اعتبار نہ کرو مگر تمام انگلیوں کی دیت تو برابر ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دونوں ہونٹوں کی

❶ واخرجه البيهقي: ٨/ ٩٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩١٦).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٩٩ ۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٢٧).

آثَارٌ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْخَطَأِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالْخَامِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالسَّادِسَ وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ. ❶

دیت بھی برابر ہے۔ اور ہونٹوں کی دیت میں اس کے علاوہ اور بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے آثار منقول ہیں۔

**فوائد**: ......جس طرح تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے اسی طرح تمام دانتوں کی دیت بھی ایک جیسی ہے وہ سامنے والے دانت ہوں یا داڑھیں ہوں اور وہ ہر دانت میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ: فِي الْمُوضِحَةِ وَالْمِلْطَاةِ

## [22]......موضحہ اور ملطاۃ کی دیت کا بیان

[١٦٦٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ)). ❷

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لیے لکھی اس میں ہے کہ ''موضحہ (ہڈی کو ننگا کرنے والے زخم) میں پانچ اونٹ ہیں۔''

[١٦٦٥]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَضَيَا فِي الْمِلْطَاةِ بِنِصْفِ دِيَةِ الْمُوضِحَةِ. ❸

سعید بن میسب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے ملطاۃ (سر کر ہڈی اور گوشت کے درمیان جھلی کے کٹ جانے) میں موضحہ کی نصف دیت کا فیصلہ دیا۔

[١٦٦٦]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

ایک اور سند سے ابن میسب کے واسطہ سے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٩٠- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩١٠)- اخرجه مالك في الموطا، العقول، باب العمل في عقل الانسان.

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٦٥٨)

❸ اسناده ضعيف لابهام شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٨/ ٨٣- وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٩٠٣).

عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ مِثْلَهُ. ❶

سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

[١٦٦٧]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ نَافِعٍ يَذْكُرُ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَرَأْنَا عَلَى مَالِكٍ: إِنَّا لَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنَ الأَئِمَّةِ فِي الْقَدِيمِ وَلَا الْحَدِيثِ قَضَى فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❷

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے نافع کے بیٹے سے سنا مجھے اس نے بتایا وہ مالک رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کی مثل روایت کرتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، اور ہم نے مالک رحمہ اللہ پر پڑھا، کہ ہم سلف اور موجودہ آئمہ میں سے کسی کو بھی نہیں جانتے جس نے موضحہ کے علاوہ کسی دوسرے زخم میں کسی چیز (کی دیت) کا فیصلہ دیا ہو۔

## بَابٌ: فِي الْعَجْمَاءِ

## [23]...... جانور کے زخم کا بیان

[١٦٦٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ)). أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. كِتَابُ الْعِتْقِ ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے۔''

**فوائد**:...... ❶ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ حدیث کے معنی سے متعلق فرماتے ہیں:

''والعجماءُ البهيمة من الانعام وغيرها، والجبار هو الهدر الذي لا يغرّم''

---

❶ سنن الكبرىٰ للبيهقى ٨/ ٨٣، معرفة السنن والآثار (٤٩٠٤)، مصنف عبد الرزاق (٨/ ١٢٤).

❷ ايضاً، وكتاب الأم ٧/ ٢٦٨.

❸ اخرجه البخارى، الزكاة، باب فى الركاز الخمس (١٤٩٩)۔ ومسلم، الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار (١٧١٠).

''کہ ''عجماء'' سے مراد مویشی جانور وغیرہ ہیں اور ''جبار'' سے مراد وہ ہدر ہے جس کا کوئی تاوان نہ ہو۔''

(سنن ابن ماجه، تحت الحديث: ٢٦٧٥)

2 امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"العجماء المنفلتة التى لا يكون معها احدٌ وتكون بالنهار لا تكون باللّيل"

''جانور جب بھاگ گیا ہو اور اس کے ساتھ بھی کوئی نہ ہو اور یہ حادثہ دن کے وقت ہوا ہو رات میں نہ ہو۔''

(سنن ابو داود، تحت الحديث: ٤٥٩٣)

3 جانور چونکہ بے شعور مخلوق ہے لہٰذا اس کے کسی کو زخمی یا ہلاک کر دینے کی ذمہ داری مالک پر نہ ہوگی اور وہ زخم وغیرہ رائیگاں ہے اس پر دیت یا قصاص کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

28

# کتاب العتق

# غلام آزاد کرنے کے مسائل

## بَابُ مَا لَا قِصَاصَ فِيهِ وَلَا دِيَةَ

## [1]......جس میں نہ قصاص ہے اور نہ ہی دیت

[١٦٦٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَظُنُّهُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ......

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً، قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: وَكَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقَ عَمَلِي فِي نَفْسِي. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ يَعْنِي الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَذَهَبَتْ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی۔ صفوان رحمہ اللہ نے کہا، اور یعلی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ غزوہ میرے خیال میں میرے دوسرے اعمال کی نسبت زیادہ قابل بھروسہ تھا۔ عطاء نے کہا، صفوان نے کہا، یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا ایک مزدور تھا، وہ ایک انسان سے لڑ پڑا، ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر دانت سے کاٹا، جس کا ہاتھ کاٹا جا رہا تھا اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو اس کا سامنے والے دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ

فَحْلٍ يَقْضَمُهَا)). قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ فَنَسِيتُهُ. [1]

ﷺ نے اس کے اگلے دانت کو رائیگاں بنا دیا۔ عطاء نے کہا، میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اسے ایسے چبا جاتا جیسے اونٹ اپنے منہ میں چباتا ہے۔'' عطاء نے کہا مجھے صفوان نے بتایا تھا کہ کس نے دانت سے کاٹا تھا لیکن میں بھول گیا ہوں۔

**فوائد**:...... [1] مذکورہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے یہ غزوہ ۹ ہجری کو شدید گرمی میں ہوا جس کی وجہ سے مسلمان مجاہدین کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اس کو احادیث میں ''جیش العسرۃ'' بھی کہا گیا ہے۔

[2] معلوم ہوا میدان جہاد میں کسی کو بطور مزدور ساتھ لے کر جانا درست ہے۔

[3] حملہ آور کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا ضروری ہے۔

[4] اگر کوئی شخص اپنے دفاع میں کسی کو زخمی یا قتل کر دے تو اس پر دیت اور کفارہ نہیں ہے۔

[١٦٧٠]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ:......

أَنَّ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ إِنْسَانًا جَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعَضَّهُ إِنْسَانٌ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْهُ، فَذَهَبَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَعَدَّتْ ثَنِيَّتُهُ. [2]

ابو ملیکہ نے بیان فرمایا کہ ایک انسان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور اس کو ایک دوسرے انسان نے دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ اس سے کھینچا کہ اس کا ایک سامنے کا دانت گر گیا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کا سامنے کا دانت رائیگاں چلا ہو گیا۔

[١٦٧١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)). [3]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تیرے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکے اور تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

---

[1] اخرجه البخاری، الإجارة، باب الأجير فی الغذو (٢٢٦٥)۔ ومسلم، القسامة والمحاربين، باب الصائل علی نفس الانسان وعضوه...... الخ (١٦٧٣)، (١٦٧٤).

[2] اخرجه البخاری، الإجارة، باب الأجير فی الغزو (٢٢٦٦).

[3] اخرجه البخاری، الديات، باب من اخذحقه أو اقتص دون السلطان (٦٨٨٨)، (٦٩٠٢)۔ ومسلم، الآداب، باب تحريم النظر فی بيت غيره (٢١٥٨).

فوائد :...... 1 کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنا غیر شرعی اور غیر اخلاقی حرکت ہے۔

2 اگر کوئی جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے تو اس میں قصاص یا دیت نہیں ہے۔

[١٦٧٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ:......

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)). [1]

سہل بن سعد بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے کسی حجرہ میں سوراخ سے دیکھا، (اس وقت) نبی ﷺ کے پاس ایک کنگھا تھا جس سے سر مبارک کھجا رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں یہی کنگھا تیری آنکھ میں چوبھ دیتا، کیونکہ اجازت کا مطالبہ تو دیکھنے کی وجہ سے ہے۔

فوائد :...... 1 انسان کو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں انتہائی غیرت مند ہونا چاہیے۔

2 نظر کی وجہ سے اجازت طلب کرنے کا حکم ہے جب جھانکنے سے گھر والوں پر نظر پڑ جائے تو اجازت کا مطالبہ بے مقصد ہو جاتا ہے لہٰذا اجازت لے کر اندر جھانکنا چاہیے۔ اسی بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (النور: ٢٧)

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں نہ جاؤ جب تک تم ان سے اجازت نہ لے لو اور (باہر کھڑے ہو کر) السلام علیکم نہ کہہ لو، (یہ اجازت طلب کرنا اور سلام کرنا) تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

3 رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہیں تھا۔

[١٦٧٣]...... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ رَأَى رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْهِ فَأَهْوَى لَهُ بِمِشْقَصٍ فِي يَدِهِ، كَأَنَّهُ لَوْ لَمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی کو دیکھا جس نے آپ ﷺ کو جھانکا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کی طرف تیر کا

[1] اخرجه البخاری، الاستئذان، باب الاستئذان من اجل البصر (٦٢٤١)۔ ومسلم، الآداب، باب تحریم النظر فی بیت غیره (٢١٥٦).

يَتَأَخَّرْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَطْعَنَهُ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❶

پھل جھکایا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، گویا کہ اگر وہ پیچھے نہ ہٹتا تو آپ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہ تھی کہ اس پھل سے اس کی آنکھ چبھ جاتی۔

**فوائد**:......معلوم ہوا گھر والا جھانکنے والے کو زخم لگا دے تو کچھ حرج نہیں اور وہ اسے کسی بھی چیز سے سزا دے سکتا ہے۔ مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث سابق۔

## بَابُ الْقَسَامَةِ

## [2]......قسامت کا بیان

[١٦٧٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمَا، فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ أَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ أَخُو الْمَقْتُولِ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ: ((كَبِّرْ كَبِّرْ))، يُرِيدُ السِّنَّ. فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِمَّا

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے اور ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل بن ابی حثمہ اور محیصہ دونوں خیبر کی طرف مالی مشکلات کی وجہ سے گئے۔ جب وہ دونوں اپنی اپنی ضروریات کے لیے الگ ہوئے تو محیصہ کو خبر آئی کہ عبداللہ بن سہل تو قتل کر دیئے گئے ہیں اور انہیں ایک کنویں یا چشمے کے پاس پھینک دیا گیا ہے۔ محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور ان سے کہا، اللہ کی قسم! تم ہی لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم نے انہیں نہیں مارا۔ پھر محیصہ (خیبر سے لوٹ کر) اپنی قوم والوں کے پاس آئے اور انہیں یہ واقعہ سنایا۔ پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور مقتول کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل نبی ﷺ کے پاس آئے۔ محیصہ چونکہ خیبر میں اس وقت موجود تھے اس لیے انہوں نے گفتگو شروع کر دی تو رسول

❶ اخرجه البخاري، الديات، باب من اخذحقه أو اقتص دون السلطان (٦٨٨٩)۔ ومسلم، الآداب، باب تحريم النظر فی بيت غيره (٢١٥٧).

أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ)). فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ. فَكَتَبُوا: إِنَّا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟)). قَالُوا: لا، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودُ)). قَالُوا: لا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ، فَقَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ. [1]

اللہ ﷺ نے محیصہ سے فرمایا: ''بڑے کو بات کرنے دو۔'' یعنی جو عمر میں بڑا ہے۔ پھر حویصہ نے بات کی بعد میں محیصہ نے بات کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا تو وہ تمہارے ساتھی (عبداللہ) کی دیت دیں اور یا پھر انہیں جنگ کا نوٹس دیا جائے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس مقدمہ کے سلسلہ میں لکھا، تو انہوں نے جواب میں لکھا، اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے کہا: ''تم قسم کھاؤ تو تمہارے ساتھی کا خون ان پر ثابت ہو جائے گا۔'' انہیں نے کہا، ہم قسم نہیں کھاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہودی قسم کھائیں گے۔'' انہوں نے کہا، نہیں وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے عبداللہ کی دیت میں سو اونٹنیاں انہیں دے دیں۔ یہاں تک کہ یہ اونٹنیاں ان کے گھر پہنچا دی گئیں۔ سہل نے کہا، ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات دے ماری تھی۔

**فوائد**:...... 1 جب کوئی شخص کسی جگہ قتل ہو جائے اور اس کے قاتل نامعلوم ہوں جبکہ مقتول کے ورثاء کچھ قرائن کی بنیاد پر کسی قبیلے یا فرد پر قتل کا دعویٰ دائر کر دیں تو مدعی پچاس قسموں کے ساتھ اپنے دعویٰ کو ثابت کریں گے کہ ہمارے مقتول کے قاتل فلاں قبیلے کے افراد یا فلاں فرد ہے۔ اگر مدعی قسمیں نہ اٹھائیں تو مدعا علیہ پچاس قسمیں اپنی صفائی میں کھا کر بری ہو جائیں گے کہ ہم قاتل نہیں، ایسے مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ اس سارے عمل کا نام ''قسامت'' ہے۔

2 قسامت کا یہی طریقہ کار جاہلیت میں موجود تھا شریعت اسلامیہ نے اس پر مہر تصدیق لگا دی۔ سیدنا سلیمان بن یسار رحمہ اللہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں: ''ان رسول اللہ ﷺ اقرّ القسامة علی ما کانت

[1] اخرجه البخاري، الأحكام، باب كتاب الحاكم، إلى عماله والقاضي الى امنائه (٧١٩٢)۔ ومسلم، القسامة والمحاربين، باب القسامة (١٦٦٩).

علیه فی الجاهلية" بے شک رسول اللہ ﷺ نے قسامت کو اسی پر برقرار رکھا جس پر جاہلیت میں تھی۔

(صحیح مسلم، کتاب القسامة والمحاربين، باب القسامة، رقم: ١٦٧٠)

3 جاہلیت کی پہلی قسامت سے متعلق سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں (لمبی حدیث میں ہے) قاتل معین شخص تھا ابو طالب اس کے پاس آئے اور کہا تین چیزوں میں سے کسی ایک کو پسند کرلو۔ (i)...... اگر چاہو تو سو اونٹ بطور دیت دے دو کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ (ii)...... اگر چاہو تو تمہارے قبیلے کے پچاس افراد اس بات کی قسم دیں کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل نہیں کیا۔ (iii)...... اگر تم اس کے لیے بھی تیار نہیں تو ہم قصاصاً تمہیں قتل کریں گے۔ وہ شخص اپنی قوم والوں کے پاس آیا تو انہوں نے قسم دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ پھر بنو ہاشم کی ایک عورت جو اس قبیلے کے ایک شخص کی بیوی تھی اور اس سے اس کا ایک بچہ بھی تھا ابو طالب کے پاس آئی اور کہنے لگی آپ میرے بیٹے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف فرما دیں اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں اس سے وہاں قسم نہ لیں۔ ابو طالب نے اسے معاف کر دیا، اسی قبیلے کا ایک اور آدمی ابو طالب کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے ابو طالب آپ نے سو اونٹوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی اس لحاظ سے ہر آدمی کے حصے دو اونٹ آتے ہیں آپ مجھ سے دو اونٹ لیں اور مجھے اس مقام (رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان) پر قسم کے لیے مجبور نہ کریں، ابو طالب نے اس کی بات بھی قبول کر لی پھر باقی اڑتالیس آدمیوں نے قسم اٹھائی۔ ابن عباس کہتے ہیں:

"فوالذی نفسی بیده ماحال الحول، ومن الثمانية واربعين عينٌ تطرف"

"مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جو آنکھ ہلا سکتا ہو۔"

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصاری، باب القسامة فی الجاهلية، رقم: ٣٨٤٥)

4 اسلامی حکومت میں کسی کا بھی خون رائیگاں نہیں جا سکتا۔

5 اگر کفار پر مشتبہ مسلمان مقتول کا دعویٰ دائر ہو اور وہ دیت دینے اور قسمیں اٹھانے سے انکار کر دیں تو ان سے مسلمان مقتول کا بدلہ لینے کے لیے جنگ کرنا جائز ہے۔

6 قسامت میں غیر مسلموں کی قسموں کا بھی اعتبار کیا جائے گا بشرطیکہ فریق ثانی راضی ہو۔

7 اگر معاملہ مشتبہ ہو تو دیت کی ادائیگی بیت المال سے ہوگی۔

8 بڑوں کے ادب واحترام کا تقاضا ہے کہ مجلس میں بڑوں کی موجودگی میں چھوٹے پہلے گفتگو نہ کریں۔

[١٦٧٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، فَانْطَلَقَ هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ قَتْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ خَمْسِينَ يَمِينًا)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ. قَالَ بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدٍ لَهَا. ❶

سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف گئے، پھر دونوں اپنی ضروریات کے لیے علیحدہ علیحدہ ہوگئے کہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے۔ پھر محیصہ، مقتول کا بھائی عبدالرحمٰن اور حویصہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کی دیت کے مستحق ہو جاؤ گے۔'' انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر یہود پچاس قسموں سے تم سے چھٹکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کافر قوم کی قسموں کو کیسے قبول کریں۔ اس نے خیال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔ بشیر بن یسار نے کہا کہ سہل نے فرمایا، مجھے ان دیت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے تھان (اونٹوں کا باڑا) میں لات دے ماری۔

[١٦٧٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ:......

أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ، وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ))،

سہل بن ابوحثمہ اور ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے کہا: ''تم قسمیں دو گے تو اپنی ساتھی کے خون کے مستحق ٹھہرو گے۔'' انہوں نے کہا، نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ اخرجه البخاري فی الأدب، باب اكرام الكبير، ويبدأ الاكبر بالكلام والسؤال (٦١٤٣)، (٦١٤٢)، (٢٧٠٢)۔ ومسلم، القسامة والمحاربين، باب القسامة (١٦٦٩).

قَالُوا: لا . قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودُ)) . ❶ | فرمایا: ''پھر یہود قسم کھائیں گے۔''

[١٦٧٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالأَنْصَارِيِّينَ، فَلَمَّا لَمْ يَحْلِفُوا رَدَّ الأَيْمَانَ عَلَى يَهُودَ. ❷

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا انصاریوں سے کی جب انہوں نے قسمیں نہ اٹھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسموں کو یہودیوں پر لوٹا دیا۔

**فوائد**:...... معلوم ہوا پہلے مدعی افراد میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا کر اپنا دعویٰ ثابت کریں گے پھر فریق مخالف سے قسمیں لی جائیں گی۔

[١٦٧٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. ❸

ایک اور سند سے بشیر بن یسار کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

[١٦٧٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطِءَ عَلَى أُصْبُعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنَزَى فِيهَا فَمَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِمْ: تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا؟ فَأَبَوْا أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الأَيْمَانِ، فَقَالَ لِلآخَرِينَ: احْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ وَالْقَسَامَةِ وَالْكُسُوفِ، وَالثَّانِيَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَهِيَ آخِرُ مَا فِيهِ. ❹

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بنی سعد میں سے ایک آدمی نے گھوڑا دوڑایا اور جھینہ قبیلہ کے ایک آدمی کی ایک انگلی کچل دی، اس میں خون جاری ہوا اور وہ آدمی فوت ہوگیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انگلی کچلنے والے کی قوم سے کہا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ وہ آدمی انگلی کچلنے سے نہیں مرا؟ تو انہوں نے قسمیں کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر دوسروں (میت کے ورثا) سے کہا تم قسمیں کھاؤ تو انہوں نے بھی انکار کر دیا اور وہ قسمیں کھانے سے رک گئے۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٦٧٤)

❷ اخرجه مسلم، القسامة والمحاربين، باب القسامة (١٦٦٩).

❸ انظر الحديث السابق برقم (١٦٧٧)

❹ اسناده ضعيف لانقطاعه فان سليمان بن يسار لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٢٥ و ١٠/ ١٨٣، ١٨٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٩٤٤)۔ وعبدالرزاق (١٨٢٩٧)۔ وابن ابي شيبة (٢٧٦٢٩).

29

# كِتَابُ الْقَضَاءِ وَالْأَحْكَامِ وَالدَّعَاوَى وَالْبَيِّنَاتِ وَالْيَمِينِ وَمَعَ الشَّاهِدِ وَالْأَيْمَانِ وَالشَّهَادَاتِ

# قضا، حکومت، مقدمات، دلائل، قسم، ایک گواہ اور قسم کے ساتھ (فیصلہ دینا) اور گواہیوں کے مسائل

## بَابُ أَدَبِ الْقَاضِي

## [1]...... قاضی کے ادب کا بیان

[١٦٨٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ لا يَحْكُمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)). ❶

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاضی یا کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔''

[١٦٨١]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ أَوْ لا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ أَدَبِ

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاکم یا قاضی دو آدمیوں کے درمیان حالت غصہ میں فیصلہ نہ کرے۔''

---

❶ اخرجه البخاري، الأحكام، باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبانٌ (٧١٥٨)۔ ومسلم، الأقضية، باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان (١٧١٧).

الْقَاضِي وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ . ❶

فوائد :...... ❶ لوگوں کے باہمی اختلافات کا فیصلہ ایک اہم ذمہ داری ہے صحیح فیصلوں سے معاشرے امن وامان کا گہوارہ بنتے ہیں اور غلط فیصلوں کا نتیجہ بدامنی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اس لیے شریعت اسلامیہ نے قاضی کی ذہنی حالت سے متعلق یہ بات کہی ہے کہ وہ غصے میں فیصلہ نہ دے کیونکہ ایسی حالت میں عموماً معاملات کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا ممکن نہیں ہوتا اور فیصلہ کے غلط ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔

❷ غصے کے علاوہ شدید غم، کسی بیماری کی وجہ سے تکلیف وغیرہ بھی ایسی کیفیتیں ہیں جو انسان کی یکسوئی کو متاثر کرتی ہیں۔

❸ رسول اللہ ﷺ معصوم عن الخطا ہیں اس لیے آپ علیہ السلام کے دیگر لوگوں کے برعکس حالت غصہ میں کیے ہوئے فیصلے درست اور وحی الٰہی کے مطابق تھے۔

## بَابٌ مِنْهُ: فِي الشُّورَى

## [2]......مشاورت کا بیان

[١٦٨٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مُشَاوَرَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ﴾ [الشورى: ٣٨] . ❷

زہری سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو بھی اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ان کے معاملات آپس میں مشورہ سے ہوتے ہیں۔'' (الشوری: ۳۸)

فوائد :...... ❶ مذکورہ روایت اگرچہ سنداً کمزور ہے تاہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت کے بکثرت واقعات ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں۔ مثلاً:

(i) جنگ بدر سے قبل

(ii) جنگ بدر کے قیدیوں سے متعلق

(iii) واقعہ افک میں

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٦٨٠)

❷ اسناده ضعيف لانقطاعه فان الزهدى لم يسمع من ابى هريرة: اخرجه البيهقى: ٧/ ٤٥ ، ٤٦۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٨٦٢)۔ وعبدالرزاق (٩٧٢٠) .

(iv) بنو ہوازن کے بچے اور قیدی خواتین واپس کرنے سے متعلق وغیرہ

2 نبی علیہ السلام وحی کے متبع تھے اور اللہ رب العزت کا بھی حکم یہی تھا کہ ﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران: ۱۵۹) اور ان سے آپ معاملات میں مشاورت کیجیے۔ اور آپ علیہ السلام اور صحابہ کرام کی اسی مشاورت کو ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ: ۳۸) اور ان کا ہر کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے میں بیان کیا گیا ہے۔

[۱۶۸۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، يَعْنِي: حِينَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَبَلَغَ وُقُوعَ الطَّاعُونِ بِهَا. ❶

سالم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ واپس آ گئے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے (جوانہوں نے طاعون والے علاقے میں نہ جانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تھی) یعنی جب وہ شام کے لیے (مدینہ سے) نکلے تھے اور انہیں وہاں طاعون کی وباء پھیلنے کی اطلاع ملی تھی۔

**فوائد**:...... 1 مذکورہ روایت اگرچہ سندا کمزور ہے تاہم یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۱۸ھ میں شام کے لیے روانہ ہوئے تو راستے میں ان کی سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے سرزمین شام میں طاعون کی وبا سے متعلق انہیں آگاہ کیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے ہجرت میں سبقت اختیار کرنے والے مہاجرین سے مشاورت کی، پھر انصار سے، پھر قریش کے مشائخ سے پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث رسول سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارًا منه))

"جب تمہیں کسی علاقے میں (وباء) کے واقع ہونے کا پتہ چلے تو اس علاقے میں نہ جاؤ اور اگر تم وہاں رہتے ہو جہاں وباء پھوٹ پڑے تو اس سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے نہ بھاگو۔" (صحیح بخاری، کتاب الطب، باب ما یذکر فی الطاعون، رقم: ۵۷۲۹۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۲۱۹)

2 معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خلفاء راشدین بھی باہم مشاورت سے اہم امور کے فیصلے صادر فرماتے تھے۔ رضی اللہ عنہم

❶ صحیح ثبت موصولا: اخرجه البخاری، الحیل، باب ما یکره من الاحتیال فی الفرار من الطاعون (۶۹۷۳)۔ ومسلم، السلام، باب الطاعون، والطیرة والکهانة ونحوها (۲۲۱۹).

[١٦٨٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، قَالَ: بِمَنْ تَرَوْنَ أَنْ أَبْدَأَ؟ فَقِيلَ لَهُ: ابْدَأْ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ بِكَ، قَالَ: بَلْ أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ، وَهُوَ آخِرُ مَا فِيهِ. ❶

ابوجعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں کو وظائف دینے کے لیے) رجسٹر مرتب کروائے تو فرمایا تمہارے خیال میں کن سے میں ابتداء کروں؟ تو انہیں مشورہ دیا گیا اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں سے آغاز کیجیے۔ فرمایا، بلکہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ داروں سے آغاز کروں گا۔

## بَابٌ: فِي اجْتِهَادِ الْحَاكِمِ وَأَجْرِهِ

### [3]...... حاکم کے اجتہاد اور اس کے اجر کا بیان

[١٦٨٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)). ❷

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب حاکم فیصلہ اجتہاد سے کرے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کے لیے دہرا اجر ہے اور جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور غلطی کر جائے تو اس کے لیے اکہرا اجر ہے۔''

**فوائد**:...... ❶ اگر صاحب علم قاضی بھرپور کوشش کرے اور پھر صحیح فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے اور اگر کوشش کے باوجود صحیح فیصلہ نہ کر سکے تو اس کی غلطی بھی اس کے لیے باعث اجر ہے۔

---

❶ اسناده ضعيف لانقطاعه، فان ابا جعفر لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ٦/ ٣٦٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٤٠١٦).

❷ اخرجه البخاري، الاعتصام، بالكتاب والسنة، باب اجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو اخطا (٧٣٥٢)۔ ومسلم، الأقضية، باب بيان اجر الحاكم اذا اجتهد، فأصاب أو أخطا (١٧١٦).

2 لوگوں کے تنازعات کا خاتمہ کرنے اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حاکم و قاضی صاحب علم ہو کیونکہ اللہ نے وحی الٰہی کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے فرمایا:

﴿وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (المائدہ: ٤٩)

''اور آپ لوگوں کے درمیان اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے مطابق فیصلہ کیجیے۔''

اور جو شخص وحی کے علم (کتاب وسنت) کو نہیں جانتا وہ قاضی و مجتہد نہیں ہوسکتا۔

3 سرسری سماعت پر معاملے کی تہہ تک پہنچے بغیر فیصلہ دینا درست نہیں۔

4 اجتہادی غلطی سے حق تبدیل نہیں ہوتا لہٰذا اگر اجتہادی غلطی واضح ہو جائے تو اس سے رجوع کرنا بہتر و لازم ہے۔

[١٦٨٦]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. 1

ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن ہاد سے بیان کیا اس نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو بیان کی تو انہوں نے کہا مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا۔

[١٦٨٧]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)). 2

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور فیصلہ درست ہو تو اس کے لیے دہرا اجر ہے اور جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ دے اور غلطی کرے تو اس کے لیے اکہرا اجر ہے۔''

**فوائد**: ...... 1 دیکھیے فوائد حدیث نمبر: ۱۶۸۵۔

[١٦٨٨]...... قَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یزید بن ہاد نے کہا میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ حدیث اسی طرح ابوسلمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کی۔

1 انظر الحدیث السابق برقم (١٦٨٥)

2 انظر الحدیث السابق برقم (١٦٨٥)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ وَهُمَا آخِرُ مَا فِيهِ ، وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ جِمَاعِ الْعِلْمِ وَهُمَا مَا فِيهِ . [1]

## بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ

## [4]......ظاہر پر فیصلہ کرنے کا بیان

[١٦٨٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)) . [2]

اُمّ المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک میں انسان ہوں، اور تم اپنے باہمی جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، اور ممکن ہے تم میں سے کوئی اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے کی نسبت چالاک زبان والا ہو اور جو میں اس سے سنتا ہوں میں اس پر اس کے لیے فیصلہ دے دوں، جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ دے دوں تو وہ اسے ہرگز نہ لے کیونکہ اس طرح میں اس کے لیے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ دیتا ہوں۔“

[١٦٩٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تمہارے جیسا انسان ہوں، اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، ممکن ہے تم میں سے کوئی اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے کی نسبت چالاک زبان والا ہو اور جو میں اس سے سنتا ہوں اس پر اس کے

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (١٦٨٦)

[2] اخرجه البخارى ، الاحكام ، باب موعظة ، الامام للخصوم (٧١٦٩)۔ ومسلم ، الأقضية ، باب بيان أن حكم الحاكم لا يغير الباطن (١٧١٣) .

أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ إِبْطَالِ الِاسْتِحْسَانِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❶

لیے فیصلہ دے دوں، جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ دوں تو وہ اس سے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اس کے لیے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ دیتا ہوں۔"

**فوائد**:...... ❶ قاضی کا فیصلہ صرف ظاہر میں نافذ ہوتا ہے باطن میں نہیں یعنی قاضی کے فیصلے سے کوئی حلال چیز حرام یا حرام حلال نہیں ہوسکتی مثلاً کوئی آدمی کسی عورت سے متعلق اپنی منکوحہ ہونے کا دعویٰ دائر کرے اور اس پر گواہ بھی پیش کر دے جبکہ حقیقتاً وہ اس کی بیوی نہ ہو تو اس طرح قاضی کے فیصلے سے وہ اس کی منکوحہ نہیں بنے گی اور اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات اسے عنداللہ مجرم بنا دیں گے۔

❷ قاضی کو چاہیے کہ فریقین کی مکمل گفتگو سنے، پھر دلائل اور گواہوں کی گواہی اور دیگر قرائن کی بنیاد پر فیصلہ دے۔

❸ چالاکی سے ناجائز طور پر فیصلہ اپنے حق میں کروا لینا آخرت کی رسوائی کا باعث ہے لہٰذا ظالم کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کا حق مار کر آگ کا ٹکڑا لے رہا ہے۔

❹ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے بشر ہونے پر واضح دلیل ہے۔

❺ نبی علیہ السلام کو علم غیب نہیں تھا عالم الغیب صرف اللہ رب العزت کی وحدہ لاشریک ذات ہے۔

## بَابُ ضَمَانِ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي

## [5]......مویشیوں کے کیے ہوئے نقصان کے تاوان کا بیان

[١٦٩١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ: ((أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِقَوْمٍ، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَمَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا)). ❷

حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں داخل ہوئی اور اس کو تباہ کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ دن کو مال کی حفاظت مالکوں کے ذمہ ہے اور رات کو جو مویشی نقصان کریں، تو اس کا ضامن ان کا مالک ہے۔ (یعنی رات کو ہونے والا نقصان جانور کے مالک سے لیا جائے گا۔)

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٦٩٠)

❷ حديث صحيح وانظر الحديث الآتي: اخرجه ابن ماجة، الأحكام، باب الحكم فيما افسدت المواشي (٢٣٣٢)۔ وابوداود، البيوع، باب المواشي تفسد زرع قوم (٣٥٦٩).

[١٦٩٢]...... أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

حرام بن محیصہ سے روایت ہے۔ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک انصاری کے باغ میں گھس گئی، اور اس نے اس کو تباہ کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ باغ والوں پر اس کی دن کو نگرانی کرنا فرض ہے اور رات کو جو نقصان مویشی کریں وہ مویشیوں والوں پر (تاوان) ہے۔"

**فوائد** :...... ❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝﴾

(النباء: ١٠ـ ١٢)

"اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا اور ہم نے رات کو تمہارا اوڑھنا مقرر کیا اور ہم نے دن کو وقت روزگار بنایا۔"

اللہ تعالیٰ نے دن کو کام اور رات کو آرام کے لیے بنایا ہے دن کے وقت عموماً کھیت وغیرہ میں کام ہوتا ہے اس لیے اگر کسی کا جانور آ جائے تو اسے روکنا آسان ہے لہٰذا دن کے وقت کھیت وغیرہ کی حفاظت مالک کی ذمہ داری ہے۔

❷ رات کو لوگ گھروں میں سوئے ہوتے ہیں اور مویشی بھی باڑوں میں ہوتے ہیں ایسی صورت میں اگر کسی کا جانور کسی کھیت وغیرہ کا نقصان کر دے تو اس نقصان کی تلافی جانور کا مالک کرے گا کیونکہ جانور کا کھلا رہنا مالک کی سستی و کاہلی کی دلیل ہے۔

## بَابُ الدَّعَاوَى وَالْبَيِّنَاتِ

## [6]......مقدمات اور گواہیوں کا بیان

[١٦٩٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

❶ اخرجه ابوداود، البيوع، باب المواشي تفسد زرع قوم، رقم: ٣٥٧٠ـ وابن ماجة، الأحكام، باب الحكم فيما افسدت المواشي، رقم: ٢٣٣٢ـ صححه الحاكم: ٢/ ٤٧، ٤٨ـ ووافقه الذهبي والالباني في الصحيحة (٢٣٨).

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي)). أَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَا أُثْبِتُهُ أَنَّهُ قَالَ: ((وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)). ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گواہی پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔'' میرے خیال میں انہوں نے کہا اور میں اسے یادنہیں رکھ سکا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ''(گواہ نہ ہونے کی صورت میں) قسم مدعی علیہ پر ہے۔''

**فوائد**:...... ❶ اس حدیث میں ایک اہم اصول بیان کیا گیا ہے کہ مدعی اپنا دعویٰ دلائل اور گواہوں سے ثابت کرے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو مدعی علیہ قسم دے کر اپنی صفائی پیش کرے گا۔

[١٦٩٤]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدَيْهِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الدَّعْوَى وَالْبَيِّنَاتِ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور پر دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہی پیش کر دی کہ یہ اسی کا جانور ہے جسے اس نے بچہ جننے کے لیے تیار کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ اس کے حق میں دیا وہ جس کے ہاتھ میں تھا۔

## بَابُ قَبُولِ الْقَافَةِ فِي الْوَلَدِ

## [7]...... بچے میں قیافہ قبول کرنے کا بیان

[١٦٩٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّهُ شَكَّ فِي ابْنٍ لَهُ، فَدَعَا لَهُ الْقَافَةَ. ❸

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے میں شک کیا تو اس کے لیے قیافہ لگانے والے کو بلایا۔

---

❶ اخرجه البخاري، التفسير، باب ﴿ان الذين يشترون بعهد الله...... الخ (٤٥٥٢)۔ ومسلم، الأقضية، باب اليمين على المدعىٰ عليه (١٧١١)۔

❷ اسناده ضعيف جدًا فان ابن ابي يحيي واسحاق بن ابي فروة متروكان: اخرجه البيهقي: ١٠/ ٢٥٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٩٨٤)۔ والدارقطني: ٤/ ٢٠٩۔ والبغوي (٢٥٠٤)۔

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ١٠/ ٢٦٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٦٠٠٣)۔ وابن ابي شيبة (١٧٤٩٤)۔

فوائد :...... 1 قائف جو علم قیافہ کو جانتا ہو، ہاتھ، پاؤں، چہرہ، اعضاء دیکھ کر آدمی کے باطنی اخلاق دریافت کرے یا یہ معلوم کرلے کہ (یہ) فلاں کا بیٹا ہے یا بھائی ہے۔ باپ اور بیٹے میں مشابہت دیکھ کر (اس کی جمع قافۃ)۔ (لغات الحدیث: ۳/۶۲۳)

2 سیدہ عائشہ بیان فرماتی ہیں ایک قیافہ لگانے والا میرے گھر میں داخل ہوا، نبی علیہ السلام بھی (گھر میں) تشریف فرما تھے جبکہ اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما لیٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے نکلے ہیں۔ تو نبی علیہ السلام کو یہ بات بہت پسند آئی پھر آپ علیہ السلام نے یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتلائی۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب زید بن حارثہ، رقم: ۳۷۳۱)

[۱۶۹۶]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ:......

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا وَلَدًا فَدَعَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَهُ الْقَافَةَ، فَقَالُوا: قَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: وَالِ أَيَّهُمَا شِئْتَ. ❶

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک بچہ کا دعویٰ کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ لگانے والوں کو بلایا، تو انہوں نے کہا، یہ دونوں اس میں شریک ہیں۔ تو پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس بچے سے کہا ان دونوں میں سے جس کے پاس چاہے چلا۔

[۱۶۹۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. ❷

ایک اور سند سے سلیمان بن یسار کے واسطہ سے عمر رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

[۱۶۹۸]...... أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ مَعْنَاهُ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الدَّعْوَى وَالْبَيِّنَاتِ. ❸

ایک اور سند سے عروہ بن زبیر کے واسطہ سے بھی عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے اسی کی ہم معنی مروی ہے۔

---

❶ اسناده ضعيف لانقطاعه فان يحي بن عبدالرحمن بن حاطب لم يدرك عمر: اخرجه البيهقي: ۱۰/ ۲۶۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۰۰).

❷ اسناده ضعيف لإنقطاعه فان سليمان بن يسار لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ۱۰/ ۲۶۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۱۶۹۷)۔ والطحاوي في شرح المعاني: ٤/ ۱۶۱.

❸ اسناده ضعيف جدًا: بشده ضعف مطرف بن مازن ولإنقطاعه فان عروة بن الزبير لم يسمع من عمر: اخرجه البيهقي: ۱۰/ ۲۶۳۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۶۰۰۲).

# بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الزِّنَا

## [8]......زنا پر گواہی کا بیان

[١٦٩٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى يَأْتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ)). ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ (بن عبادہ) نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا اسے چار گواہ لانے تک مہلت دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

[١٧٠٠]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ سَعْدًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا چار گواہ لانے تک اسے مہلت دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

**فوائد**:...... ❶ زنا کی حد کے نفاذ کے لیے چار عینی گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۝﴾ (النور: ٤)

''اور جو پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں۔''

❷ شرعی حدود کے نفاذ سے قبل دلیل کا ہونا ضروری ہے۔

❸ شادی شدہ زانی کی سزا رجم اور غیر شادی شدہ زانی کی سزا سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر: ۱۵۶۹، ۱۵۷۳۔

[١٧٠١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

---

❶ اخرجه مسلم، اللعان، باب (١٤٩٨).

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٦٩٩)

عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا آخَرَ فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا، قَالَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ. ❶

ابن میتب سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے آدمی سے متعلق پوچھا گیا: جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پایا اور اس کو قتل کر دیا یا اپنی عورت کو قتل کر دیا تو فرمایا، اگر چار گواہ نہ لائے تو خود قتل پر تیار ہو جائے۔

[١٧٠٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ رَجُلًا بِالشَّامِ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا أَبُو الْحَسَنِ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ أَدَبِ الْقَاضِي، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. ❷

سعید بن میتب سے روایت ہے کہ شام میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پایا تو اسے قتل کر دیا یا اس عورت کو قتل کر دیا۔ تو (شام کے حاکم) معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ان کے لیے تم یہ مسئلہ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا، یہ واقعہ عراق کی سرزمین میں نہیں ہوا، میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ سچ بیان کرو، پھر انہوں نے حقیقت بتا دی، تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں ابوالحسن ہوں، اگر وہ چار گواہ نہیں لاتا تو قتل پر راضی ہو جائے۔

**فوائد:** ...... ❶ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا درست نہیں۔

❷ حدود کو قائم کرنا اسلامی حکومت کا کام ہے۔

❸ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو بدکاری کرتے دیکھے اور غیرت میں آ کر اسے قتل کر دے جبکہ اس کے پاس چار گواہ بھی نہ ہوں تو ایسی صورت میں قاتل، قتل کا ذمہ دار ہوگا اور اس سے قصاص لیا جائے گا۔

---

❶ انظر الحديث الآتي برقم (١٧٠٢)

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٣٠، ١٠/ ١٤٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٢٧٧)۔ وعبدالرزاق (١٧٩١٥)، (١٧٩١٦)۔ وابن ابي شيبة (٢٧٨٧٩)۔ ومالك في الموطا، الاقضية، باب القضاء فيمن وجد مع امرأته رجُلًا.

❹ سیدنا علی رضی اللہ عنہ قضایا میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی علمی مسائل میں ان کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

## بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ إِذَا تَابَ

## [9]......تہمت لگانے والے کی گواہی کو توبہ کے بعد قبول کرنے کا بیان

[١٧٠٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ:......

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: زَعَمَ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنَّ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ لا تَجُوزُ، فَأَشْهَدُ لَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرَةَ: تُبْ تُقْبَلْ شَهَادَتُكَ أَوْ إِنْ تُبْتَ قُبِلَتْ شَهَادَتُكَ. وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ بِهِ هَكَذَا مِرَارًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: شَكَكْتُ فِيهِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَشْهَدُ لَأَخْبَرَنِي فُلانٌ، ثُمَّ سَمَّى رَجُلا فَذَهَبَ عَلَيَّ حِفْظُ اسْمِهِ، فَسَأَلْتُ قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ: هُوَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. وَكَانَ سُفْيَانُ لا يَشُكُّ أَنَّهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ. ❶

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے زہری رحمہ اللہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ عراق والے یہ سمجھتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی شہادت جائز نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے سعید بن میتب رحمہ اللہ نے بتایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ سے کہا، تو توبہ کر لے تو تیری گواہی قبول کی جائے گی یا اگر تو توبہ کرتا ہے تو تیری گواہی قبول کی جائے گی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کو کئی دفعہ اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا پھر میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا، کہ مجھے اس میں شک ہوا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے فلاں نے بتایا، پھر آدمی کا نام لیا جسے میں یاد نہ رکھ سکا تو میں نے ان سے پوچھا تو مجھے عمر بن قیس بتایا کہ وہ سعید بن میتب سے روایت کرتے ہیں۔ اور سفیان رحمہ اللہ، سعید بن میتب کے متعلق شک نہیں کرتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اور ان کے علاوہ کوئی اور اسے ابن شہاب سے روایت ہے وہ سعید بن میتب رحمہ اللہ سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ١٠/ ١٥٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٨٩١)۔ وابن ابي شيبة (٢٠٦٤٨)۔ والطبري في تفسيره: ١٨/ ٧٦.

فوائد :...... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (النور: ٤)

''اور جو پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں۔''

اس آیت میں قاذف (بہتان تراشی کرنے والے) کے لیے تین حکم بیان ہوئے ہیں۔

1 حد قذف اسی کوڑے

2 ان کی آئندہ کبھی بھی گواہی قبول نہ کی جائے

3 ایسے لوگ فاسق ہیں۔ جبکہ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (النور: ٥)

''مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور مہربانی کرنے والے ہیں۔''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر قاذف توبہ کرنے کے بعد اپنی اصلاح کر لے تو آئندہ کے لیے اس کی شہادت قبول کی جا سکتی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

[١٧٠٤]...... أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ فَلَمَّا قُمْتُ سَأَلْتُ، فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، وَحَضَرَ الْمَجْلِسَ مَعِي: هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَشَكَكْتَ حِينَ أَخْبَرَكَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لا هُوَ كَمَا قَالَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَخَلَنِي الشَّكُّ. [1]

ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے زہری نے خبر دی۔ پھر جب ہم (مجلس برخاست کر کے) کھڑے ہوئے تو مجھے عمر بن قیس نے کہا جو میرے ساتھ مجلس میں موجود تھے کہ وہ سعید بن میتب ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا کیا سعید بن میتب رحمہ اللہ نے آپ کو خبر دی اسی وقت آپ کو شک لاحق ہوا؟ فرمایا، نہیں •• اسی طرح ہی ہے جس طرح انہوں نے فرمایا البتہ انہوں نے مجھے شک میں ڈال دیا۔

[١٧٠٥]...... وَأَخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا جَلَدَ الثَّلَاثَةَ اسْتَتَابَهُمْ،

سعید بن میتب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو حد (قاذف) لگائی تو ان

[1] اسناده صحيح: أخرجه البيهقي: ١٠/ ١٥٢ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٨٩١).

فَرَجَعَ اثْنَانِ فَقَبِلَ شَهَادَتَهُمَا وَأَبَى أَبُو بَكْرَةَ أَنْ يَرْجِعَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❶

سے توبہ کروائی، ان میں سے دو نے رجوع کرلیا تو ان دونوں کی شہادت کو قبول کیا، جبکہ ابوبکرہ نے رجوع سے انکار کردیا تو ان کی گواہی کو بھی رد کردیا۔

## بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

## [10]......عورتوں اور بچوں کی گواہی کا بیان

[١٧٠٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ عَلَى الشَّيْءِ مِنْ أَمْرِ النِّسَاءِ: لَا يَجُوزُ فِيهِ أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعٍ. ❷

ابن جریج سے روایت ہے انہوں نے عطاء رحمہ اللہ سے کہ انہوں نے عورتوں کی گواہی عورتوں کے کسی معاملہ میں قبول کرنے کے متعلق فرمایا، چار سے کم کی گواہی اس میں جائز نہیں ہے۔

[١٧٠٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ، لَا رَجُلَ مَعَهُنَّ فِي أَمْرِ النِّسَاءِ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعٍ عُدُولٍ. ❸

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: عورتوں کے معاملے میں عورتوں کی گواہی کہ ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو، تو چار عادل عورتوں سے کم کی جائز نہیں ہے۔

[١٧٠٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ: لَا تَجُوزُ. وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ [البقرة: ٢٨٢] . أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بچوں کی گواہی کے متعلق فرمایا، جائز نہیں ہے۔ ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کرو۔'' (البقرہ:۲۸۲)

---

❶ اسناده ضعيف لابهام شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ١٠/ ١٥٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٨٩٢).

❷ اسناده ضعيف لضعف مسلم بن خالد الزنجي: اخرجه البيهقي: ١٠/ ١٥٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٨٨٤)۔ وابن ابي شيبة (٢٠٧١٣).

❸ انظر الحديث السابق برقم (١٧٠٦)

كِتَابِ الدَّعْوَى وَالْبَيِّنَاتِ، وَالثَّانِي وَالثَّالِثَ
مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ. ❶

## بَابُ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ
## [11]...... قسم اور ایک گواہ کا بیان

[۱۷۰۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. قَالَ عَمْرٌو: فِي الْأَمْوَالِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

**فوائد**:...... ❶ مدعی کے پاس اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی درست ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ﴾ (البقرۃ: ۲۸۲)

"اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کرو۔"

❷ اگر مدعی کے پاس صرف ایک گواہ ہو تو اس گواہ کی شہادت اور مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔

❸ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا۔ (سنن ترمذی، رقم: ۱۳۴۵)

❹ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض صحابہ اور دیگر اہل علم کے نزدیک اس بات پر عمل موجود ہے کہ حقوق اور مالی معاملات میں قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ درست ہے امام مالک بن انس، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی الیمین مع الشاهد تحت الحدیث: ۱۳۴۵)

❺ احناف کے نزدیک مدعی پر قسم نہیں ہے ہدایہ میں ہے۔ لا ترد الیمین علی المدعی، یعنی مدعی پر قسم نہیں لوٹائی جائے گی۔ (هدایة: ۲/ ۳۰۳)

---

❶ اسناده صحیح: اخرجه البیهقی: ۱۰/ ۱۶۲۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵۸۹۸).

❷ اخرجه مسلم، الاقضیة، باب وجوب الحکم، بشاهد ویمین (۱۷۱۲).

[١٧١٠]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ......

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَرَجُلٍ آخَرَ سَمَّاهُ، فَلا يَحْضُرُنِي ذِكْرُ اسْمِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❶

معاذ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی سے جس کا انہوں نے نام لیا، اب مجھے اس کا نام یاد نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

[١٧١١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❷

ابن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر مقدمہ کا فیصلہ دیا۔

[١٧١٢]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كُتُبِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❸

سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے ان کے دادا سے روایت ہے فرمایا: ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں لکھا ہوا پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

[١٧١٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ: وَذَكَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كُتُبِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يَشْهَدُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ أَنْ يَقْضِيَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❹

عمرو بن شرحبیل نے بیان فرمایا ہم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں پایا، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایک قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیں۔

---

❶ اسناده ضعيف جدًا الا ان المتن صحيح: اخرجه البيهقي: ١٠/ ١٦٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٩١١).

❷ اسناده ضعيف جدًا لضعف شيخ الشافعي الا ان المتن صحيح: اخرجه البيهقي: ١٠/ ١٧٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٩٢٠).

❸ اخرجه الترمذي، الاحكام، باب ماجاء في اليمين مع الشاهد (١٣٤٣).

❹ ضعيف من حديث سعد، وقد صح من حديث غيره: اخرجه البيهقي: ١٠/ ١٧١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٩١٢).

[۱۷۱٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ، وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ، وَلَا أَحْفَظُهُ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ سُهَيْلًا عِلَّةٌ أُصِيبَ بِبَعْضِ حِفْظِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

[۱۷۱٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❷

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

[۱۷۱٦]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:......

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَسْأَلُ أَبِي، وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جِدَارِ الْقَبْرِ لِيَقُومَ: أَقْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ. قَالَ مُسْلِمٌ: قَالَ جَعْفَرٌ: فِي الدَّيْنِ. ❸

جعفر بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے حکم بن عیینہ کو اپنے باپ سے پوچھتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے کھڑے ہونے کے لیے قبر کی دیوار پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ (پوچھا) کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا؟ تو فرمایا: ہاں اور اسی طرح تمہارے درمیان علی رضی اللہ عنہ نے بھی فیصلہ دیا۔

---

❶ اخرجه ابوداود، القضاء، باب القضاء، باليمين والشاهد (٣٦١٠)۔ والترمذی، الاحکام، باب ماجاء فی اليمين مع الشاهد (١٣٤٣)۔ وقال "حسن غريب" وابن ماجة، الاحکام، باب القضاء بالشهد واليمين (٢٣٦٨)۔ وصححه ابن الجارود (١٠٠٧)۔ وابن حبان۔

❷ اسناده ضعيف لإرساله الا ان المتن صحيح كما تقدم: اخرجه البيهقی: ١٠/ ١٦٩، ١٧٣۔ والترمذی، الاحکام، باب ماجاء فی اليمين مع الشاهد (١٣٤٥)۔

❸ اسناده ضعيف لإرساله الا ان المتن صحيح: اخرجه البيهقی: ١٠/ ١٧٣۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٥٩١٧)

[۱۷۱۷]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الشَّهَادَةِ: ((فَإِنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهِ)). ❶

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے گواہی کے متعلق فرمایا: ''اگر ایک گواہ لایا اور گواہ کے ساتھ قسم بھی کھائی'' (تو کافی ہے۔)

[۱۷۱۸]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ......

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❷

ابوجعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

[۱۷۱۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ: أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ مَنْ يُنَاظِرُهُ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَوَى الثَّقَفِيُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. أَخْرَجَ الْعَشَرَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ وَالْحَادِي عَشَرَ مِنْ كِتَابِ الْأُسَارَى وَالْغُلُولِ وَهُوَ آخِرُ مَا فِيهِ. ❸

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قسم کے ساتھ ایک گواہ پر فیصلہ دیا۔

## بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِينِ وَوَقْتِهَا

## [12]......قسم کی جگہ اور اس کے وقت کا بیان

[۱۷۲۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِسْطَاسٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میرے اس منبر پر جھوٹی قسم

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله، ولضعف مسلم بن خالد ولعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ۱۰/ ۱۷۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۱۹).

❷ اسناده ضعيف لإرساله الا آن المتن صحيح كما تقدم: اخرجه البيهقي: ۱۰/ ۱۷۱۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۹۱۸).

❸ اخرجه الترمذي: الاحكام، باب ماجاء في اليمين مع الشاهد (۱۳۴٤)۔ وابن ماجة، الشهادات، باب القضاء بالشهد واليمين (۲۳٦۹)۔ وصححه ابن الجارود (۱۰۰۸).

حَلَفَ عَلَى مِنْبَرِي هٰذَا بِيَمِينٍ آثِمَةٍ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) . ❁ کھائی اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لیا۔

فوائد :...... ① جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے ایک اعرابی نے نبی علیہ السلام سے کبیرہ گناہ سے متعلق دریافت کیا" تو آپ نے فرمایا:"الا شراك بالله" "اللہ کے ساتھ شرک کرنا" اس نے پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا:"عقوق الوالدین" "والدین کی نافرمانی کرنا" اس نے تیسری دفعہ پوچھا پھر کون سا گناہ کبیرہ ہے۔ تو آپ نے فرمایا: "الیمین الغموس" "جھوٹی قسم۔"

(صحیح بخاری، کتاب استابة المرتدين...... باب اثم من اشرك بالله...... رقم: ٦٩٢٠)

② گناہ کا ارتکاب ہر جگہ ناپسندیدہ ہے لیکن اگر گناہ احترام والی جگہوں مثلاً مساجد وغیرہ میں کیا جائے تو اس کی سنگینی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

③ نبی علیہ السلام نے اپنے منبر کی جگہ سے متعلق ارشاد فرمایا:

((مابين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة، ومنبري على حوضي))

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر روز قیامت میرے حوض پر ہوگا۔ (صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة، باب فضل مابين القبر والمنبر، رقم: ١١٩٦)

④ قسم لینا اور کھانا جائز ہے۔ (صحیح مسلم، رقم: ١٣٩٠)

[١٧٢١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ:......

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ الْمُرِّيَّ قَالَ: اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيعٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي دَارٍ، فَقَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ زَيْدٌ: أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي . قَالَ مَرْوَانُ: لا وَاللّٰهِ إِلا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوقِ، فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ أَنَّ حَقَّهُ لَحَقٌّ، وَيَأْبَى أَنْ

ابوغطفان المری نے بیان فرمایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن مطیع نے اپنے ایک (مشترکہ) گھر کے جھگڑے کا مقدمہ مروان بن حکم کے سامنے رکھا تو مروان نے اس بات پر فیصلہ دیا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ منبر پر قسم کھائیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی جگہ پر ہی قسم کھاؤں گا، مروان نے کہا نہیں اللہ کی قسم! وہیں قسم کھاؤ جہاں لوگوں

❁ اخرجه ابوداود، الايمان والنذور، باب ماجاء فى ترعظيم اليمين عند منبر النبى صلى الله عليه وسلم (٣٢٤٦)۔ وابن ماجة، الاحكام، باب اليمين عند مقاطع الحقوق (٢٣٢٥)۔ وصححه ابن الجارود (٩٢٧)۔ وابن حبان، والحاكم: ٤/ ٢٩٦۔ ووافقه الذهبی.

يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ مَالِكٌ: كَرِهَ زَيْدٌ صَبْرَ الْيَمِينِ. ❶

کے فیصلے ہوتے ہیں۔ تو زید رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے کہ میں سچا ہوں لیکن منبر پر قسم کھانے سے انکار کرتے تھے اور مروان کو اس بات پر تعجب ہوتا تھا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا، زید رضی اللہ عنہ نے زبردستی قسم لینے کو ناپسند کیا ہے۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا عہد صحابہ میں مدینہ طیبہ کے اندر اختلافات کے حل کے لیے مسجد نبوی میں منبر کے پاس قسم لی جاتی تھی۔

❷ عہد جاہلیت میں مکہ والے جب کسی سے قسم لیتے تو وہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان لیتے تھے۔

(بخاری، رقم: ٣٨٤٥)

[١٧٢٢]...... أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُؤَمَّلٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الطَّائِفِ فِي جَارَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، وَلَا شَاهِدَ عَلَيْهِمَا فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنِ احْبِسْهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ اقْرَأْ عَلَيْهِمَا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧] فَفَعَلْتُ فَاعْتَرَفَتْ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❷

ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو طائف سے دو لونڈیوں کے متعلق لکھا جن میں سے ایک نے دوسری کو مارا تھا اور اس وقت کوئی گواہ بھی نہیں تھا تو انہوں نے میری طرف جواب میں لکھ بھیجا کہ ان کو عصر کے بعد روک اور ان پر یہ آیت پڑھ کہ ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں۔'' (آل عمران: ۷۷) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے اسی طرح کیا تو ان میں سے ایک نے اقرار (جرم) کر لیا۔

فوائد :...... ❶ مدعی اپنا دعویٰ دلائل اور گواہوں سے ثابت کرتا ہے اگر گواہ موجود نہ ہوں تو پھر مدعی علیہ اپنی صفائی میں قسم دے کر بری ہو جاتا ہے۔

❷ مذکورہ واقعہ میں گواہوں کی عدم موجودگی کی صورت میں چونکہ مدعی علیہ کے ذمہ قسم تھی لہٰذا اسے پہلے اللہ کی آیت کے ذریعے نصیحت کی گئی تو اعتراف جرم سے معاملہ حل ہو گیا۔

❸ تھوڑے سے دنیوی مفاد کے لیے جھوٹی قسم کھا کر آخرت کو داؤ پر لگا دینا انتہائی بیوقوفی کی علامت ہے۔

❹ جس طرح احترام والی جگہوں میں گناہ انتہائی بڑا ہے اسی طرح اہم اوقات اور ایام میں بھی گناہ کی سنگینی میں

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ١٠/ ١٧٧ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٥٩٣٠).

❷ اخرجه البخاري، التفسير، باب ان الذين يشترون بعهد الله...... الخ (٤٥٥٢).

اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً رمضان کے مہینے یا عشرہ ذوالحجہ وغیرہ میں گناہ کا ارتکاب کرنا۔

5 نماز عصر کے بعد کا وقت انتہائی اہم ہے اس وقت جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا جرم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''تین افراد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام کریں گے، نہ ان کی طرف دیکھیں گے، نہ ان کا تزکیہ فرمائیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' ان تین افراد میں سے ایک شخص وہ ہے جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر سودا سلف بیچتا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم: ۲۶۷۲۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۰۸)

6 بعض مفسرین کے نزدیک ''والعصر'' سے مراد بھی عصر کا وقت ہی ہے۔

7 عصر کے وقت کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل حدیث سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلاۃ الفجر وصلاۃ العصر)) (صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب فضل العصر، رقم: ۵۵۵)

''رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور یہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔''

## بَابُ لَغْوِ الْيَمِينِ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَوَكَّدَهَا

## [13]..... لغو (فضول) قسم اور جس نے قسم کھائی اور اس کو پختہ کیا

[۱۷۲۳]..... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ فِي ثَبِيرٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۵] قَالَتْ: هُوَ: لَا وَاللّٰهِ، بَلَى وَاللّٰهِ.

عطاء نے بیان فرمایا کہ میں اور عبید بن عمیر عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جبکہ وہ ثبیر مقام پر اعتکاف بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان سے اللہ کے فرمان کہ ''اللہ تم پر سے تمہاری لغو قسموں پر مواخذہ نہیں کریں گے۔'' (البقرۃ: ۲۲۵) سے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ (قسمیں ہیں جو لوگوں کا تکیہ کلام ہوں جیسے) نہیں اللہ کی قسم! ہاں اللہ کی قسم!

[۱۷۲۴]..... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَغْوُ الْيَمِينِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلَى وَاللّٰهِ. [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ لغو قسم یہ ہے کہ انسان (عادتاً) کہے، نہیں اللہ کی قسم! اور ہاں اللہ کی قسم!

---

1 اخرجه ابوداود، الایمان، والنذور، باب لغو الیمین (۳۲۵٤)۔ وصححه ابن حبان.

2 اخرجه البخاری، الایمان والنذور، باب ﴿لا یؤاخذکم الله باللغو فی ایمانکم﴾ (٦٦٦۳)۔

**فوائد:** ...... 1 ایسی قسم جو غیر ارادی طور پر عادتاً اٹھائی جائے "لغو" کہلاتی ہے۔

2 لغو قسم معاف ہے اس پر کفارہ نہیں ہے۔

3 بات بات پر قسم اٹھانا اچھی عادت نہیں لہٰذا آدمی کو پرہیز کرتے ہوئے اپنی عادت تبدیل کرنی چاہیے۔

[۱۷۲۵]...... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَوَكَّدَهَا فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْكَفَّارَاتِ وَالنُّذُورِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، جس نے قسم کھائی اور پھر اسے پختہ کردیا تو (اس کو توڑنے پر) اس پر ایک گردن آزاد کرانا ضروری ہے۔

**فوائد:** ...... 1 وہ قسم جو انسان اپنی بات میں پختگی پیدا کرنے کے لیے نیت و ارادے سے کھائے اسے اگر توڑے گا تو اس پر کفارہ لازم آئے گا۔

2 کفارہ قسم سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدة: ۸۹)

"اللہ تعالیٰ تم پر تمہاری لغو قسموں میں مواخذہ نہیں کریں گے، البتہ ان قسموں پر جو تم نے قصداً کھائی ہیں مواخذہ کریں گے۔ اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے دینا ہے، یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جس کی استطاعت نہ ہو تو (اس کے لیے مسلسل) تین روزے رکھنے ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ (پھر توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔"

[1] صحیح: اخرجه البيهقي: ۱۰/ ۵٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۸۱٤).

30

# كِتَابُ الْجِهَادِ وَقَسْمِ الْغَنَائِمِ

# جہاد اور مالِ غنیمت تقسیم کرنے کے مسائل

## بَابُ الْقِتَالِ عَلَى التَّوْحِيدِ

## [1]......کلمہ توحید پر لوگوں سے لڑنے کا بیان

[١٧٢٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ". ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ہمیشہ لوگوں سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ اقرار کرلیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جب انہوں نے اس کا اقرار کرلیا تو انہوں نے ہم سے اپنا خون اور اپنا مال محفوظ کرلیا سوائے اس کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔''

[١٧٢٧]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ اخرجه البخاری، الجهاد والسير، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام والنبوة...... الخ (٢٩٤٦)۔ مسلم، الايمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا اله الا الله...... الخ (٢١).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى ". ❶

فرمایا: ''میں ہمیشہ لوگوں سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے سوائے اس کے حق کے، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

**فوائد** :...... ❶ جہاد فی سبیل اللہ کا بنیادی مقصد توحید وسنت کی اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ یعنی غلبہ دین ہے۔

❷ کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو مسلمان سمجھا جائے گا اور اس پر مسلمانوں کے احکامات جاری ہوں گے۔

❸ خون اور مال کے محفوظ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ پڑھنے والے سے قتال نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کے مال کو بطور غنیمت لیا جائے گا۔

❹ "الا بحقها" سے مراد وہ جرائم ہیں جن کی وجہ سے کسی مسلمان کا خون بہانا جائز ہے یعنی قتل کی صورت میں قصاصاً قتل کرنا، شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا اور ارتداد اختیار کرنے والے کو قتل کر دینا۔

❺ شرعی احکام ظاہر پر نافذ ہوتے ہیں باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

❻ اگر کسی کو دنیا میں سزا نہ مل سکے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے روزِ قیامت اللہ چاہیں تو اسے معاف فرما دیں یا اسے گناہ کی سزا دیں۔

❼ توحید اور اعلائے کلمۃ اللہ کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے لڑنا اور اسے جہاد کا نام دینا درست نہیں۔

❽ جہاد ایک عظیم عبادت اور انتہائی افضل عمل ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنی حیات طیبہ میں تقریباً ستائیس یا اٹھائیس غزوات میں شرکت فرمائی چھہتر ۷۶ کے قریب مجاہدین کے مختلف مقامات پر فوجی دستے روانہ کیے۔

[۱۷۲۸]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلا كِسْرَى بَعْدَهُ ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلا قَيْصَرَ بَعْدَهُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا، اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا، مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ان دونوں (قیصر وکسریٰ) کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔''

❶ انظر الحديث السابق برقم (۱۷۲٦)

جِرَاحِ الْعَمْدِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ . ❶

**فوائد** :...... ❶ عہد رسالت میں دو بڑی حکومتیں تھیں ایک ایران اور دوسری روم، ایرانی آتش پرست تھے اور رومی عیسائی تھے۔ ایرانی فرمانروا، ''کسریٰ'' کے لقب سے مشہور تھا اور روم کا بادشاہ ''قیصر'' کہلاتا تھا۔

❷ روم وایران کی فتح سے متعلق یہ رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی تھی جو امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی اور مسلمانوں نے روم وایران کی عظیم الشان سلطنتوں کو فتح کیا، قیصر و کسریٰ کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور پھر ان کی موت کے بعد ان کا کوئی بھی جانشین پیدا نہ ہوسکا۔

❸ نبی علیہ السلام نے صلح حدیبیہ کے بعد مختلف بادشاہوں اور امراء کے نام اسلام کی دعوت کے خطوط روانہ کیے ان میں سے دو خط آپ نے روم وایران کے بادشاہوں کے نام بھی لکھے۔ سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو شاہِ فارس خسرو پرویز کے نام خط دے کر بھیجا تو اس نے خط سن کر چاک کر دیا جبکہ شاہِ روم قیصر کے نام لکھے گئے خط کو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لے کر گئے۔

❹ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا مسلمانوں کے لیے مالِ غنیمت حلال ہے۔

❺ ''والذی نفسی بیدہ'' کے الفاظ سے قسم کھانا جائز ہے۔

## بَابُ لَا يَفِرُّ وَاحِدٌ مِنَ اثْنَيْنِ

## [2]......ایک (مجاہد) دو (کافروں) کے مقابلے سے نہ بھاگے

[١٧٢٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَـٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنْ يَـكُنْ مِنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال: ٦٥] ، فَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَلَا يَـفِرَّ الْـعِشْـرُونَ مِـنَ الْمِائَتَيْنِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَـعْـفًـا فَـإِنْ يَـكُـنْ مِنكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِـائَتَيْـنِ﴾ [الأنفال: ٦٦] فَخَفَّفَ عَنْهُمْ وَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَلَا تَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اگر تم میں بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے'' تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ بیس آدمی دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: ''اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی، اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے، پس اگر اب تم میں سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔'' تو اللہ نے ان سے تخفیف

---

❶ اخرجه البخاری، المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (٣٦١٨)۔ ومسلم، الفتن، باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل...... الخ (٢٩١٨).

❷ اخرجه البخاری، التفسير، باب ﴿یا یها النبی حرض المومنین علی القتال﴾ (٤٦٥٢).

کردی اور ان پر یہ فرض کر دیا کہ سو (مسلمان) دو سو (کفار) کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔

**فوائد** :...... پہلا حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہ گراں گزرا کہ ایک مسلمان دس کفار اور دس مسلمان ایک سو کفار کے لیے کافی ہیں اور اگر مسلمانوں کی اتنی تعداد ہو تو ان پر جہاد فرض ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں تخفیف فرما کر ایک اور دو کا تناسب کر دیا۔

❶ میدان جہاد سے فرار اختیار کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَo وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُo﴾ (الانفال: ١٥۔ ١٦)

"اے ایمان والو! جب تم کفار سے ایک دوسرے کے مقابل ہو جاؤ تو ان سے پیٹھ مت پھیرنا اور جو شخص ان سے اس وقت پیٹھ پھیرے گا سوائے اس کے جو لڑائی کے لیے پینترا بدلتا ہو یا اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو۔ (ان کے علاوہ جو ایسا کرے) وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔"

❷ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اجتنبوا السبع الموبقات" سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔ ان سات کو شمار کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "والتولی یوم الزحف" اور مقابلے والے دن پیٹھ پھیرنا۔

(بخاری، کتاب الوصایا، باب قول الله ان الذین یاکلون اموال الیتمی...... الخ، رقم: ٢٧٦٦)

[١٧٣٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَمْ يَفِرَّ وَمَنْ فَرَّ مِنَ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جو (مسلمان) تین (کفار) کے مقابلے سے بھاگ نکلا تو وہ (حقیقت میں) نہیں بھاگا اور جو دو کے مقابلہ سے بھاگ گیا وہ (حقیقتاً) بھاگ گیا۔

❶ اسناده ضعیف لانقطاعه فان ابن ابی نجیح لم یلق احدا من الصحابة واخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (٥٣٨٢)۔ وفی الکبرٰی له: ٩/ ٧٦۔ والطبرانی فی الکبیر: ١١/ ٧٦ (١١٥١) مرفوعًا.

## بَابٌ مِنْهُ: الْفَارُّونَ الْكَارُّونَ

## [3]...... بھاگ کر پناہ لینے والوں کا بیان

[۱۷۳۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَفَتَحْنَا بَابَهَا، وَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ نَحْنُ الْفَارُّونَ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمُ الْكَارُّونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ (جنگ) میں بھیجا، دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، ہم مدینہ آئے تو ہم نے اس کے دروازوں کو کھول دیا اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ آپ پر رحمت بھیجے ہم تو (میدانِ جنگ سے) بھاگنے والے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(نہیں) بلکہ تم تو اپنے امام کے پاس آ کر پناہ لینے والے ہو اور میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں۔

## بَابٌ: فِي الْبُعُوثِ

## [4]...... لشکر بھیجنے کا بیان

[۱۷۳۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا، وَقَالَ: ((فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوًّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِلَالٍ أَوْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، شَكَّ عَلْقَمَةُ، ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ،

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو اس پر امیر مقرر کرتے اور فرماتے: "جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے (میدانِ جنگ میں) ملو تو انہیں تین باتوں یا تین خصلتوں۔ علقمہ رحمہ اللہ کو ان الفاظ میں شک ہوا ہے۔ کو ماننے کی دعوت دو (سب سے پہلے) انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دو اگر وہ آپ کی دعوت قبول کر لیں تو ان سے (اسلام) منظور کر لو، اور ان

---

❶ اسنادہٗ ضعیفٌ لضعیف یزید بن ابی زیاد اخرجه ابوداود، الجهاد، باب فی التولی یوم الزحف (۲٦٤٧)۔ والترمذی، الجهاد، باب ماجاء فی الفرار من الزحف (۱۷۱٦)

فَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ فَإِنِ اخْتَارُوا الْمُقَامَ فِي دَارِهِمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ كَمَا يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ إِلا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ لَمْ يُجِيبُوكَ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ، فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَدَعْهُمْ، فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ)). ❶

سے (اپنی تلوار) روک لو، پھر انہیں (اگر دعوتِ اسلام قبول کریں تو) اپنا وطن چھوڑ کر جہاں مہاجرین رہتے ہیں وہاں آنے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ اگر وہ ہجرت کریں گے تو ان کے لیے وہی فوائد ہیں جو مہاجرین کے لیے ہیں اور ان پر وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین پر ہیں۔ اگر وہ اپنی جگہ ہی رہنا چاہیں تو وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح جاری ہوگا جیسے دوسرے مسلمانوں پر ہوتا ہے اور ان کے لیے مال فئے میں کچھ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں (تو پھر انہیں غنیمت اور فی سے حصہ ملے گا) اگر وہ اس بات کو ماننے سے انکار کردیں تو ان کو کہو کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ اگر وہ یہ کام کرلیں تو ان سے (جزیہ) قبول کر کے انہیں چھوڑ دو، اور اگر وہ اس سے بھی انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے قتال کرو۔"

[۱۷۳۳]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا. . . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ. ❷

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان پر امیر مقرر کرتے ...... آگے لمبی حدیث بیان فرمائی۔

**فوائد** :...... ❶ قتال سے پہلے میدان میں دعوت سے متعلق شروع اسلام میں حکم تھا بعد میں نبی علیہ السلام نے ان قوموں سے جنہیں پہلے دعوت اسلام پہنچ چکی تھی میدان میں انہیں دعوت دیے بغیر قتال کیا۔ دیکھیے حدیث نمبر: ۱۷۴۱۔

❶ اخرجه مسلم في الجهاد، باب تأمير الامام الأمراء على البعوث، ووصيته اياهم ...... الخ (۱۷۳۱).

❷ انظر الحديث السابق برقم (۱۷۳۲)

2 جہاد اور قتال کا بنیادی مقصد اسلام کی ترویج وتغلیب ہے۔

3 مسلمان کفار کے ممالک میں رہیں یا اسلامی مملکتوں میں شرعی احکامات کی ادائیگی ان پر ہر حال میں لازم ہے۔

4 ہجرت کرنے والوں اور دارالکفر سے ہجرت نہ کرنے والے مسلمانوں میں بعض مسائل مختلف ہیں۔

5 اسلامی حکومت میں رہنے والے غیر مسلموں سے ان کے جانی و مالی تحفظ کے عوض وصول کیا جانے والا ٹیکس جزیہ کہلاتا ہے۔

6 کفار کی طرف سے جزیہ کی ادائیگی گویا ایک طرح کی ان سے جزیہ کے عوض صلح ہے۔

7 عرب وعجم کے تمام کفار اہل کتاب وغیر اہل کتاب سے جزیہ لینا درست ہے۔

8 امیر وحکمران کو چاہیے کہ جب جہادی قافلوں کو روانہ کرے تو انہیں بعض اہم امور سے متعلق ضروری ہدایات دے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

## [5]......عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنے کا بیان

[١٧٣٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ: ((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الَّذِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ)). ❶

ابن کعب بن مالک نے اپنے چچا سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنہیں ابن ابی حقیق کی طرف بھیجا تھا انہیں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا تھا۔

[١٧٣٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❷

ابن کعب بن مالک نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے جب ابن ابی حقیق کی طرف (لشکر) بھیجا تو انہیں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

**فوائد:** ......معلوم ہوا دورانِ جنگ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا درست نہیں۔ لیکن اگر عورتیں لڑائی میں حصہ

❶ صحیح: اخرجه البیهقی: ٩/ ٧٨۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٥٣٩٣)۔ وابن ابی شیبة (٣٣١١٥)۔ والحمیدی (٨٧٤).

❷ انظر الحدیث السابق برقم (١٧٣٤)

لیں تو انہیں قتل کرنا جائز ہے۔

## بَابُ الْمُصَابِ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَذَرَارِيهِمْ

## [6]......مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں کے مارے جانے ہونے کا بیان

[١٧٣٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبِيتُونَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُمْ مِنْهُمْ))وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے گھر والوں کا کیا حکم ہے جبکہ ان پر شب خون مارا جاتا ہے تو چھوٹے بچے اور عورتیں بھی اس کی زد میں آجاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ انہیں میں سے ہیں۔“ عمرو بن دینار نے زہری سے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے کہ ”وہ اپنے باپ دادوں میں سے ہیں۔“ (یعنی اسی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔)

[١٧٣٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبِيتُونَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُمْ مِنْهُمْ))، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي الْحَدِيثِ: ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ)). أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ. ❷

صعب بن جثامہ اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے گھر والوں کا کیا حکم ہے جبکہ شب خون مارا جاتا ہے تو چھوٹے بچے اور عورتیں بھی اس کی زد میں آجاتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ انہیں میں سے ہیں۔“ بعض اوقات سفیان رحمہ اللہ نے حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ”وہ اپنے آباء میں سے ہیں۔“

---

❶ اخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب اهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذارى (٣٠١٢)، (٣٠١٣)۔ ومسلم، الجهاد، باب جواز قتل النساء، والصبيان في البيات من غير عمد (١٧٤٥).

❷ انظر الحديث السابق برقم: (١٧٣٦)

**فوائد** :...... ❶ عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنا درست نہیں دیکھئے حدیث سابق۔
❷ وہ عورتیں اور بچے جو اپنی قوم کی طرف سے میدانِ جنگ میں آئیں اور معرکہ آرائی میں حصہ لیں ان کو قتل کرنا درست ہے۔
❸ کفار پر شب خون مارتے وقت اگر عورتیں اور بچے زد میں آکر قتل ہو جائیں تو ان کی معافی ہے۔

## بَابُ الْحِصَارِ وَالنُّزُولِ عَلَى حُكْمِ الْإِمَامِ

[١٧٣٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُ: إِذَا حَاصَرْتُمُ الْمَدِينَةَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: نَبْعَثُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَنَصْنَعُ لَهُ هَنَةً مِنْ جُلُودٍ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ رُمِيَ بِحَجَرٍ؟ قَالَ: إِذًا يُقْتَلُ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ تَفْتَحُوا مَدِينَةً فِيهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ مُقَاتِلٍ بِتَضْيِيعِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: جب تم شہر کا محاصرہ کرلو تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایک آدمی کو چمڑے کا لباس پہنا کر شہر کی طرف بھیجیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر اسے کوئی پتھر مار دے تو؟ انہوں نے کہا: تب وہ قتل ہو جائے گا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اس طرح نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے پسند نہیں کہ تم ایک مسلمان کے ضیاع کے بدلے میں ایک ایسا شہر فتح کرو جس میں چار ہزار لڑنے والے آدمی ہوں۔

[١٧٣٩]...... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: حَاصَرْنَا تُسْتَرَ فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ، فَقَدِمْتُ بِهِ عَلَى عُمَرَ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَكَلَّمْ، قَالَ: كَلَامَ حَيٍّ أَوْ كَلَامَ مَيِّتٍ، قَالَ: تَكَلَّمْ، لَا بَأْسَ. قَالَ: إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تستر قلعے کا محاصرہ کیا، ہرمزان عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترا تو میں اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بات کرو، اس نے کہا: زندہ (یعنی دلیر) آدمی کی (طرح بات کروں) یا مردہ (یعنی بزدل) آدمی کی

---

❶ اسنادہ ضعیف، لعنعنۃ حمید بن أبی حمید الطویل: اخرجه البیهقی: ۹/ ۴۲۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار له (۵۳۲۶).

اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، وَكُنَّا نَتَعَبَّدُكُمْ وَنَقْتُلُكُمْ وَنُغْضِبُكُمْ، فَلَمَّا كَانَ اللّٰهُ مَعَكُمْ لَمْ تَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا تَقُولُ؟ . فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، تَرَكْتُ بَعْدِي عَدُوًّا كَثِيرًا وَشَوْكَةً شَدِيدَةً، فَإِنْ قَتَلْتَهُ يَيْئَسِ الْقَوْمُ الْحَيَاةَ، وَيَكُنْ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ. فَقَالَ عُمَرُ: أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَقْتُلَهُ قُلْتُ لَهُ: لَيْسَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ، قَدْ قُلْتَ لَهُ: تَكَلَّمْ لا بَأْسَ، فَقَالَ عُمَرُ: ارْتَشَيْتَ وَأَصَبْتَ مِنْهُ. فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا ارْتَشَيْتُ وَلا أَصَبْتُ مِنْهُ، قَالَ: لَتَأْتِيَنِّي عَلَى مَا شَهِدْتَ بِهِ بِغَيْرِكَ، أَوْ لأَبْدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، فَشَهِدَ مَعِي، وَأَمْسَكَ عُمَرُ، وَأَسْلَمَ وَفَرَضَ لَهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى وَالْغُلُولِ. [1]

(طرح)؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کرو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے (یعنی جو کچھ کہنا چاہتے ہو بلا خوف وخطر کہو)۔ وہ کہنے لگا: ہم اور آپ عرب کے باشندے ہیں مگر اللہ نے ہمارے اور تمہارے درمیان فرق رکھا ہے ہم تمہیں غلام بنایا کرتے تھے اور تمہیں قتل کیا کرتے اور تمہارا مال غصب کرلیا کرتے تھے، جب اللہ تمہارے ساتھ ہوگیا تو ہم کمزور ہوگئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے اپنے بعد بہت زیادہ دشمن اور طاقت چھوڑی ہے، اگر آپ ان کو بھی قتل کردیں گے تو لوگ زندگی سے ناامید ہوجائیں گے اور اس طرح آپ کی طاقت بھی بڑھ جائے گی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرم کرو، براء بن مالک اور مجزاۃ بن ثور نے لڑائی کی جب تم اس کے قتل کیے جانے سے ڈرے تو تم کہنے لگے: اس کے قتل کی کوئی گنجائش نہیں، میں نے تو اسے کہا ہے بات کرو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس سے رشوت یا کوئی اور چیز لی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہ میں نے اس سے نہ رشوت لی ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم نے گواہی دی ہے اس پر اپنے علاوہ کوئی اور آدمی بھی پیش کرو یا پھر تمہیں سزا ملے گی، میں وہاں سے نکلا تو مجھے زبیر بن عوام ملے تو انہوں نے بھی میرے ساتھ گواہی دی، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کیا، وہ بھی بعد میں مسلمان ہوگیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تنخواہ مقرر کردی۔

[1] اخرجه البيهقي: ۹/ ۹۶۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۴۲۸)۔ وابن ابي شيبة (۳۳۴۰۲)۔

## بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

## [8]......غزوۂ خیبر کا بیان

[١٧٤٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ...... عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَى إِلَيْهَا لَيْلًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَ أَغَارَ عَلَيْهِمْ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ، وَرَكِبَ الْمُسْلِمُونَ، وَخَرَجَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ، وَمَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)). قَالَ أَنَسٌ: وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأُسَارَى وَالْغُلُولِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو خیبر پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کسی قوم کے پاس آتے (حملہ کے لیے) تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ اگر اذان سن لیتے تو حملہ نہ کرتے اور اگر وہ نماز نہ پڑھنے والے ہوتے تو صبح کے وقت ان پر حملہ کر دیتے۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور مسلمان بھی سوار ہو گئے۔ اور بستی والے (اس حال میں) نکلے کہ ان کے پاس ان کی ٹوکریاں اور کدالیں تھیں۔ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور (ان کا) لشکر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اکبر، خیبر خراب ہوا، جب ہم کسی قوم کے پاس پہنچتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔ جنھیں (جہنم کے عذاب سے) ڈرایا گیا ہے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا کہ میرا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو چھو رہا تھا۔

**فوائد**:...... ❶ جن کفار کو دعوت اسلام پہنچ چکی ہو انہیں میدان جنگ میں دوبارہ دعوت دینا ضروری نہیں ہے مزید تفصیل کے لیے دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۷۳۲، ۱۷۳۳۔

❷ دشمن کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان پر حملہ آور ہونا درست ہے

❸ جو کفار اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کریں ان کے خلاف اقدامی جہاد درست ہے

❹ صبح کے وقت حملہ کرنا بہتر ہے۔

❶ اخرجه البخاری، الجهاد والسیر، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام والنبوة...... الخ (٢٩٤٣)، (٣٧١).

5 اذان شعائر اسلام میں سے ہے جس بستی میں اذان ہو اس پر شب خون مارنا جائز نہیں۔

6 خمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے پانچ حصے ہوتے ہیں۔ ا۔ مقدمہ۔ ۲۔ ساقہ۔ ۳۔ میمنہ۔ ۴۔ میسرہ۔ ۵۔ قلب۔

7 میدان جہاد میں نعرہ تکبیر بلند کرنا مسنون ہے۔

8 خیبر کی بستی مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۷۵ کلو میٹر کے فاصلے پر شمال میں واقع ہے۔

9 غزوہ خیبر یہودیوں کے خلاف محرم الحرام ۷ ہجری میں ہوا۔

10 ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا اسی غزوہ میں قید ہوئیں بعد میں ان کے اسلام قبول کرنے پر نبی علیہ السلام نے ان کو آزاد فرما کر ان سے نکاح کر لیا۔

## بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَبَنِي النَّضِيرِ

## [9]......غزوہ بنی مصطلق اور بنی نضیر کا بیان

[۱۷۴۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيعِ، فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. *

عبداللہ بن عون سے روایت ہے کہ نافع رحمہ اللہ نے ان کی طرف لکھا اور اسے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے جب بنو المصطلق پر حملہ کیا تو وہ بالکل غافل اپنے جانوروں کے ساتھ مریسیع کے مقام پر تھے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں، بچوں کو قیدی بنا لیا۔

**فوائد**:...... 1 عبداللہ بن عون نے سیدنا نافع رحمہ اللہ سے میدان جنگ میں قتال سے قبل کفار کو دعوت دینے سے متعلق دریافت کیا تو نافع رحمہ اللہ نے انہیں یہ حدیث لکھ کر بھیجی۔ (دیکھیے صحیح مسلم، رقم: ۱۷۳۰)

2 دشمن کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان پر حملہ کر دینا بہترین جنگی تدبیر ہے۔

3 مریسیع ایک کنویں کا نام ہے جہاں حملے کے وقت بنو مصطلق اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے۔

4 غزوہ بنی مصطلق کا دوسرا نام غزوہ مریسیع بھی ہے اور یہ غزوہ ۵ یا ۶ ہجری کو شعبان کے مہینے میں ہوا۔

5 واقعہ افک اسی غزوہ سے واپسی پر پیش آیا تھا۔ (دیکھیے بخاری، رقم: ۴۱۴۱)

[۱۷۴۲]...... أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ......

---

* اخرجه البخاري، العتق، باب من ملك من العرب رقيقًا فوهب...... الخ (۲۵۴۱)۔ ومسلم، الجهاد والسير، باب جواز الاغارة على الكفار اللذين...... الخ (۱۷۳۰).

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے مالوں کو جلا دیا تھا۔

**فوائد** :...... ❶ مدینہ طیبہ کے اطراف میں یہودیوں کے تین قبیلے بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ آباد تھے، نبی علیہ السلام نے ہجرت مدینہ کے بعد ان سے دفاعی معاہدہ کیا، لیکن یہ لوگ ہمیشہ درپردہ سازشیں کرتے رہے حتیٰ کہ ایک دفعہ بنو نضیر نے رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کی سازش بھی کی، اس عہد شکنی کی وجہ سے آپ نے ان پر لشکر کشی کی، یہ لوگ کچھ عرصہ اپنے قلعوں میں محصور رہے پھر انہوں نے جلا وطنی پر آمادگی ظاہر کی جسے رسول اللہ ﷺ نے قبول فرمالیا۔

❷ مسلمانوں نے دورانِ محاصرہ نبی علیہ السلام کے حکم سے بنو نضیر کے درختوں کو آگ لگائی جس سے معلوم ہوا جنگی ضرورت کے تحت دشمن کے درختوں کو آگ لگانا یا ان کے گھروں کو گرانا جائز ہے۔

❸ بنو نضیر کی تباہی و بربادی کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی تفصیل سے نقشہ بیان فرمایا ہے۔ دیکھئے سورۃ حشر: ۱ تا ۶۔

❹ بنو نضیر کے خلاف رسول اللہ ﷺ نے ربیع الاول ۴ ہجری میں لشکر کشی کی تھی۔

[۱۷۴۳]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ قَائِلٌ:
لَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ . . . حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ . ❷

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے مالوں کو جلوا دیا، تو کہنے والے نے کہا: بنولؤی (یعنی قریش) کے سرداروں کے نزدیک بویرہ کے باغات میں چاروں طرف پھیلی ہوئی آگ ایک معمولی واقعہ ثابت ہوئی۔"

**فوائد** :...... ❶ مذکورہ شعر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (دیکھئے صحیح بخاری، رقم: ۲۳۲۶)

❷ بنو نضیر کے کھجوروں کے باغات جس جگہ پر واقع تھے اس کو "بویرہ" کہا جاتا تھا۔

[۱۷۴۴]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ . ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوروں (کے باغات) کو کٹوا کر ان کو آگ لگا دی اور

---

❶ انظر الحديث الآتي برقم (۱۷۴۳)

❷ صحيح ثبت موصولاً: اخرجه البخاري، الحرث والمزارعة، باب قطع الشجر والنخل، رقم: ۲۳۲۶۔ ومسلم، الجهاد، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها (۱۷۴٦).

❸ انظر الحديث الذي قبله برقم (۱۷۴۳)

وہ (باغات) بویرہ جگہ میں تھے۔

[١٧٤٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ قَائِلٌ: وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ . . . حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ. ❶

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کے مالوں کو جلوایا تو کہنے والے نے کہا: بنولوی (یعنی قریش) کے سرداروں پر بویرہ کے باغات میں چاروں طرف سے پھیلی ہوئی آگ ایک معمولی واقعہ ثابت ہوئی۔

[١٧٤٦]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُغِيرَ صَبَاحًا عَلَى أَهْلِ أُبْنَى وَأُحَرِّقَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى وَالْغُلُولِ. ❷

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں صبح کے وقت "أُبْـنـیٰ" کے علاقے پر حملہ کروں اور ان (کے ساز وسامان) کو جلا دوں۔

## بَابُ غَزْوَةِ يَوْمِ حُنَيْنٍ وَتَنْفِيلِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْمَقْتُولِ

## [10]......غزوہ حنین اور قاتل (مجاہد) کو مقتول (کافر) کا چھینا ہوا مال بطور انعام دینے کا بیان

[١٧٤٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ......

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ انصاری نے بیان فرمایا کہ ہم غزوہ حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم دشمن سے ملے تو ابتداء میں مسلمان ڈگمگانے لگے کہ میں نے مشرکوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک مسلمان پر غالب ہو چکا تھا، میں جلدی سے اس کی طرف مڑا یہاں

---

❶ تقدم تخريجه برقم (١٧٤٣)

❷ اسناده ضعيف: اخرجه ابوداود، الجهاد، باب في الحرق في بلاد العدو (٢٦١٦)۔ وابن ماجة، الجهاد، باب التحريق بأرض العدو (٢٨٤٣).

وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ))، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ عَنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا نَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ تَعَالَى يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى فَنُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ))قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَأَعْطَانِيهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَا تَأَثَّلْتُ فِي الْإِسْلَامِ. قَالَ مَالِكٌ: الْمَخْرَفُ النَّخْلُ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❶

تک کہ میں نے اس کے پیچھے سے آ کر اس کی گردن پر تلوار دے ماری، پھر وہ میری طرف مڑا اور مجھے اس قدر زور سے بھینچا کہ مجھے موت کا خدشہ محسوس ہوا، پھر اس کو موت نے آ لیا تب اس نے مجھے چھوڑا۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بعد میں ملا تو میں نے ان سے پوچھا، اب لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا جو اللہ کا حکم تھا وہ ہوا۔ پھر لوگ (یعنی مسلمان) جنگ میں واپس آ گئے (یعنی سنبھل گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر گواہی ہو تو اس (مقتول کافر) کا سارا ساز وسامان اسے ملے گا۔'' (ابوقتادہ کہتے ہیں) میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا، میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات دوبارہ کہی تو میں نے کھڑے ہو کر کہا، میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ (کسی نے گواہی نہ دی) تو میں پھر بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار یہی بات دہرائی تو میں تیسری بار کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوقتادہ کیا ہے؟'' پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا تو قوم سے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے سچ کہا، اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، اور آپ میرے حق میں انہیں راضی کر دیں۔ لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں اللہ کی قسم! ہم اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے لڑے اور ہم ان

❶ اخرجه البخاري، البيوع، باب بيع السلاح في الفتنة وغيرها (٢١٠٠)، (٣١٤٢)۔ ومسلم، الجهاد، باب استحقاق القاتل سلب القتيل (١٧٥١).

کا مال تمہیں دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر نے سچ کہا'' پھر آپ ﷺ نے وہ سامان انہیں دے دیا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ نے وہ مجھے وہ سامان دیا تو میں نے زرہ بیچی اور بنوسلمہ میں ایک باغ خریدا، اور یہ وہ پہلا مال تھا جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: مخرف کا مطلب ہے نخل (کھجور)۔

**فوائد**:...... 1 غزوہ حنین میں ابتدائی طور پر دشمن غالب آیا اور مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا پھر مسلمان متحد ہو کر پوری قوت سے لڑے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح ونصرت سے نواز دیا اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ o ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ o﴾ (التوبة: ٢٥۔ ٢٦)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد فرمائی اور حنین کی لڑائی والے دن بھی جب تم اپنی کثرت پر نازاں ہوئے، لیکن اس (کثرت) نے تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین تم پر فراخی کے باوجود تنگ ہوگئی اور تم پیٹھ پھیر کر پیچھے مڑ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اپنے نبی اور اور مومنوں پر تسکین اتاری، اور اپنے لشکر بھیجے جنہیں تم نہیں دیکھ رہے تھے اور کافروں کو سزا دی اور کافروں کا یہی بدلہ ہے۔''

2 جو شخص کسی جنگ میں کافر کو قتل کرے تو اس کافر کا ذاتی سامان قاتل کو ملے گا۔

3 معلوم ہوا اسلحہ بیچنا جائز ہے۔

4 غزوہ حنین فتح مکہ کے فوراً بعد ۸ ہجری کو شوال میں ہوا۔

## بَابُ الْمُظَاهَرَةِ بَيْنَ دِرْعَيْنِ

## [11]...... دو زرہوں کو اوپر تلے پہننے کا بیان

[۱۷٤۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ

وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأُسَارَى وَالْغُلُولِ. ❶

احد کے دن دو زر ہیں اوپر تلے پہنیں۔

فوائد:...... ❶ میدان جنگ میں اپنے بچاؤ کے لیے حفاظت تدابیر اختیار کرنا مشروع ہے اور یہ توکل علی اللہ کے منافی نہیں۔

❷ کفار کے خلاف لڑائی اور دشمن کے ہتھیاروں سے بچاؤ کے لیے نبی علیہ السلام نے اس وقت کے لحاظ سے اشیاء مثلاً تلوار، ڈھال، خود اور زرہ وغیرہ استعمال کیں اور اب سائنسی دور میں ٹینک، مشین گن، بکتر بند گاڑیاں وغیرہ کا استعمال شرعی تقاضا ہے۔

## بَابُ قَسْمِ الْمَغْنَمِ

## [12]......غنیموں کی تقسیم کا بیان

[١٧٤٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلْفَارِسِ بِسَهْمٍ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے مالک کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

فوائد:...... ❶ دشمن سے میدانِ جنگ میں حاصل ہونے والے مال کو مال غنیمت کہتے ہیں۔

❷ مجاہدین کو جو مال بطور غنیمت حاصل ہو اس کے چار حصے لشکر میں تقسیم ہوں گے جبکہ پانچواں حصہ حاکم وقت اپنی صوابدید پر مختلف مصارف میں خرچ کرے گا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (الانفال: ٤١)

"اور تم جان لو! کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔"

❸ معلوم ہوا میدانِ جہاد میں سوار کو مال غنیمت سے تین حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اپنا اور دو حصے اس کی سواری کے۔

❶ صحيح: اخرجه ابن ماجة، الجهاد، باب السلاح (٢٨٠٦)۔ والنسائي في الكبرىٰ (٨٥٨٣).

❷ اخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب سهام الفرس (٢٨٦٣)۔ ومسلم، الجهاد، باب كيفية قسمة الغنيمه بين الحاضرين (١٧٦٢).

4 میدان جہاد میں چلنے والے پیدل کی نسبت عموماً سوار کی کارکردگی زیادہ ہوتی ہے اس لیے سوار کو اس کی سواری کا بھی حصہ دیا گیا ہے۔

5 مال غنیمت سے طاقتور، کمزور لڑنے والے اور نہ لڑنے والے سب شرکاء کو برابر حصہ ملے گا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ بدر کے شرکاء میں مال غنیمت کو برابر برابر تقسیم فرمایا۔

(سنن ابو داود، رقم: ۲۷۳۹)

[۱۷۵۰]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْمَغْنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ: سَهْمٍ لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمٍ فِي ذِي الْقُرْبَى. قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، بِسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى سَهْمَ صَفِيَّةَ أُمِّهِ، وَقَدْ شَكَّ سُفْيَانُ، أَحَفِظَهُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى سَمَاعًا، وَلَمْ يَشُكَّ سُفْيَانُ أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى هُوَ وَلا غَيْرُهُ مِمَّنْ حَفِظَهُ عَنْ هِشَامٍ. *

یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ غنیموں میں چار حصے لیتے تھے۔ ایک حصہ ان کا، دو حصے ان کے گھوڑے کے، اور ایک حصہ رشتہ داری کا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی – اور اللہ خوب جانتے ہیں – قرابت کے حصے سے مراد ان کی ماں صفیہ کا حصہ ہے۔ سفیان کو اس میں شک ہوا ہے کہ آیا اس نے یہ بات ہشام عن یحییٰ سے سن کر یاد کی ہے۔ سفیان کو اس میں یہ شک نہیں ہوا کہ یہ ہشام کی یحییٰ کے واسطہ سے حدیث ہے نہ انہیں نہ ان کے علاوہ کسی کو جس نے ہشام سے یاد کیا۔

[۱۷۵۱]...... أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَؤُلاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ لا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا أَوْ مَنَعْتَنَا، وَإِنَّمَا

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قربی رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ہمارے بنو ہاشم کے بھائی ہم ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے کیونکہ اللہ نے آپ کو انہیں میں رکھا ہے، لیکن آپ کا ہمارے بنو مطلب کے بھائیوں کے متعلق کیا خیال ہے کہ آپ نے انہیں قرابت کا حصہ دیا اور ہمیں

* اسناده ضعيف لانقطاعه: اخرجه البيهقي: ۹/ ۵۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۳۴۴).

قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا)). وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. ❶

چھوڑ دیا یا ہمیں نہیں دیا۔ حالانکہ ہماری اور ان کی (آپ سے) رشتہ داری ایک (جیسی) ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔'' اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا۔

[١٧٥٢]...... أَخْبَرَنَا، أَحْسَبُهُ دَاوُدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. قَالَ الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ الْحِيرِيُّ: وَفِي نُسْخَةٍ أُخْرَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. ❷

ایک سند میں زہری رحمہ اللہ کے واسطہ سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور دوسرے نسخہ میں عن زہری عن ابن میتب عن جبیر بن مطعم سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

[١٧٥٣]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ: أَنَّ يُونُسَ وَابْنَ إِسْحَاقَ رَوَيَا حَدِيثَ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كَمَا وَصَفْتُ، فَلَعَلَّ ابْنَ شِهَابٍ رَوَاهُ عَنْهُمَا مَعًا. ❸

ایک اور سند سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے یہ بات مطرف بن مازن سے کہی کہ یونس، اور ابن سحاق دونوں نے ابن شہاب کی حدیث کو ابن میتب سے روایت کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں معمر نے حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان کیا اور شاید ابن شہاب نے اس کو ان دونوں سے ایک وقت میں روایت کیا ہو۔

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ومن الدليل على أن الخمس (٣١٤٠)، (٣٥٠٢).

❷ اخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة خيبر (٤٢٢٩).

❸ صحيح: اخرجه ابوداود، الخراج والفى والامارة، باب فى بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذى القربٰى (٢٩٨٠)۔ والنسائي، كتاب قسم الفيء (٤١٤٢).

فوائد: ...... ❶ مال غنیمت کے پانچ حصوں میں سے پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔ اس کو عام فلاحی کاموں میں خرچ کرنے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں پر بھی خرچ کیا جائے جن پر صدقات حرام ہیں۔

❷ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہی نبی علیہ السلام کے قرابت دار ہیں اور انہیں ہی خمس سے حصہ دیا جائے گا۔

❸ نبی علیہ السلام نے بنو نوفل اور بنو عبد شمس کو خمس سے حصہ نہیں دیا۔

❹ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو نوفل جبکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو عبد شمس سے تھا۔

❺ مذکورہ حدیث قریش کی فضیلت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

[١٧٥٤]...... أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. ❶

علی بن حسین سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ اور یہ الفاظ زیادہ کیے کہ ''اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تفریق ڈالی۔

[١٧٥٥]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ مِنْهُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا بَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. ❷

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشتہ داری کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا اور اس میں سے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کے کسی آدمی کو کچھ بھی نہیں دیا۔

[١٧٥٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ وَرَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، كِلَاهُمَا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، فَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِي وَأُمِّي مَا فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے بیان کیا کہ میں علی رضی اللہ عنہ سے احجار الزیت (یہ مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے) کے پاس ملا تو میں نے ان سے پوچھا، میرے ماں باپ آپ پر

---

❶ صحيح بدون الزيادة، وهذه الزيادة ضعيفة لأن السند الذى جاء بها معضل: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٩٩٦).

❷ حديث صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٩٩٥)۔ وانظر الحديث الذى قبله (١٧٥١)، (١٧٥٢)، (١٧٥٣).

رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُمَا فِي حَقِّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْـخُـمُـسِ؟ فَقَالَ: عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَمَّا أَبُو بَـكْـرٍ، رَحِـمَـهُ الـلّٰـهُ، فَلَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِـهِ أَخْـمَـاسٌ، وَمَـا كَـانَ فَقَدْ أَوْفَانَاهُ. وَأَمَّا عُمَرُ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعْطِينَاهُ حَتَّى جَاءَهُ مَـالُ السُّوسِ وَالأَهْوَازِ، أَوْ قَالَ: الأَهْوَازِ، أَوْ قَالَ: فَارِسَ، أَنَا أَشُكُّ، يَعْنِي الشَّافِعِيَّ، فَقَالَ: فِـي حَـدِيثِ مَطَرٍ أَوْ حَدِيثِ الآخَرِ، فَقَالَ: فِي الْـمُـسْـلِـمِـيـنَ خَلَّةٌ، فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ تَرَكْتُمْ حَقَّكُمْ فَـجَـعَـلْنَاهُ فِي خَلَّةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَأْتِيَنَا مَالٌ فَـنُـوَفِّـيـكُـمْ حَـقَّكُمْ مِنْهُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِعَلِيٍّ: أَتُطْمِعُهُ فِي حَقِّنَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا الْفَضْلِ أَلَسْنَا أَحَـقَّ مَـنْ أَجَـابَ أَمِيـرَ الْـمُؤْمِنِينَ وَرَفَعَ خَلَّةَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَتُوُفِّيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُ مَالٌ فَيَقْضِيَنَاهُ. وَقَالَ: الْحَكَمُ فِي حَدِيثِ مَـطَرٍ وَالآخَرِ: إِنَّ عُمَرَ قَالَ: لَكُمْ حَقٌّ: وَلا يَبْلُغُ عِـلْـمِـي إِذْ كَثُـرَ أَنْ يَـكُونَ لَكُمْ كُلُّهُ فَإِنْ شِئْتُمْ أَعْـطَيْتُـكُـمْ مِنْهُ بِقَدَرِ مَا أَرَى لَكُمْ، فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ إِلا كُلَّهُ فَأَبَى أَنْ يُعْطِينَا. [1]

قربان، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تم اہل بیت کے خمس کے حق کا کیا کیا؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوبکر۔ اللہ ان پر رحم کرے ۔ ان کے عہد میں خمس نہیں تھے اور جو کچھ (پہلے) تھا اس سے انہوں نے ہمیں پورا پورا دیا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمیں ہمیشہ دیتے رہے حتی کہ ان کے پاس شام اور اہواز کا مال آیا یا فرمایا: اہواز یا فرمایا فارس۔ میں یعنی شافعی رحمہ اللہ شک کرنے والا ہوں۔ حدیث مطر یا کسی اور حدیث میں کہا۔ پھر (عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا، اب مسلمانوں میں مفلسی ہے اگر تم چاہو تو تم اپنا حق چھوڑ دو اور ہم اسے مسلمانوں کی محتاجی دور کرنے میں صرف کردیں یہاں تک ہمارے پاس پھر مال آئے اور ہم اس سے تمہارا حق پورا کردیں۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ انہیں ہمارے حق سے کھلاتے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا اے ابوالفضل کیا ہم اس کے زیادہ حق دار نہیں کہ امیر المومنین کی بات مانیں اور مسلمانوں کی مفلسی دور کریں؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے قبل اس سے کہ ان کے پاس مال آتا اور وہ ہمیں ادائیگی کرتے۔ حکم اور ایک دوسرے راوی نے حدیث مطر میں فرمایا، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہارے لیے حق ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ جب یہ مال بہت زیادہ ہوجائے تو وہ سارے کا سارا تمہارے لیے ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اتنا دیتا ہوں جتنا میں تمہارا حق خیال کرتا ہوں۔ (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ ہمیں سارا دیا جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمیں دینے سے انکار کردیا۔

[1] اسنادہ ضعیف جدًا، لضعف شیخ الشافعی ومطر بن طهمان: اخرجه البیهقی: ٦/ ٣٤٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٣٩٩٩).

[۱۷۵۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: مَا أَحَدٌ إِلا وَلَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ أُعْطِيَهُ أَوْ مُنِعَهُ إِلا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. ❶

مالک بن اوس سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہر ایک کا اس مال میں حق ہے وہ اسے دیا گیا ہے یا اس سے روک لیا گیا ہے سوائے تمہارے غلاموں کے۔

[۱۷۵۸]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ......

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ، نَحْوَهُ، وَقَالَ: لَئِنْ عِشْتُ لَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِي بِسَيْرٍ وِ حِمْيَرَ حَقُّهُ. أَخْرَجَ الْعَشَرَةَ الأَحَادِيثَ، وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مِنْ كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ. ❷

مالک بن اوس سے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسی طرح ہے اور (مزید) فرمایا، اگر میں زندہ رہا تو بیسر اور حمیر کے چرواہے کے پاس بھی اس کا حق آئے گا۔

## بَابٌ مِنْهُ: فِي تَنْفِيلِ السَّرِيَّةِ

## [13]......لشکر میں (لوگوں کو) انعام دینے کا بیان

[۱۷۵۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا إِبِلا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، ثُمَّ نُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو انہیں غنیمت میں بہت زیادہ اونٹ ملے۔ تو ہر مجاہد کا حصہ بارہ یا گیارہ اونٹ تھا، پھر ایک ایک اونٹ انہیں بطور انعام دیا گیا۔

**فوائد**:...... ❶ مال غنیمت کی تقسیم برابر برابر ہوگی۔

❷ امیر و حاکم کسی خاص کاروائی میں علیحدہ طور پر حصہ لینے والوں کو اضافی انعام دے سکتا ہے۔

---

❶ صحیح: اخرجه ابوداود، الخراج والفيء والإمارة، باب فيما يلزم الامام عن...... الخ (۲۹۵۰).

❷ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار، رقم: ۴۰۱۰.

❸ اخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ومن الدليل على ان الخمس...... الخ (۳۱۳۴)۔ ومسلم، الجهاد، باب الأنفال (۱۷۴۹).

## بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ

## [14]......لڑکوں اور لڑنے والوں کے درمیان فرق کرنے کا بیان

[١٧٦٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أُحُدٍ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي. قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: هٰذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ، وَكَتَبَ أَنْ يَفْرِضَ لِابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتِلَةِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْهَا فِي الذُّرِّيَّةِ.
أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے سامنے غزوہ احد والے سال پیش کیا گیا اور میری عمر چودہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول نہیں فرمایا، پھر میں غزوہ خندق والے سال آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ نافع رحمہ اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور لڑکوں کے درمیان فرق (حد) ہے۔ اور لکھا کہ پندرہ سال والوں کو لڑنے والوں جیسا غنیمت کا حصہ مقرر کیا جائے اور جن کی عمر پندرہ سال نہیں ہوئی انہیں لڑکوں میں شمار کیا جائے۔

**فوائد**:...... ❶ اس حدیث سے متعدد علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ پندرہ سال کی عمر بلوغت کی عمر ہے اور اس عمر کے بچے شرعی امور کے مکلّف ہوں گے ان پر حد نافذ ہوگی، ان کی شہادت قبول کی جائے گی، انہیں جہاد میں قتال کا موقع دیا جائے گا۔

❷ امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں بلوغت کی تین منازل ہیں۔ (i) عمر کا پندرہ سال ہو جانا۔ (ii) یا احتلام کا آنا (iii) اگر عمر معلوم نہ ہو اور نہ ہی احتلام آئے تو پھر زیر ناف بالوں کا آ جانا بلوغت کی علامت ہے۔

(سنن ترمذی، تحت الحدیث: ١٣٦١)

❸ چھوٹے بچے جو ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے انہیں میدان جنگ میں لے جانا درست نہیں ہے۔

❹ غزوہ احد شوال ۳ ہجری اور غزوہ خندق ۴ یا ۵ ہجری میں ہوا۔

---

❶ اخرجه البخاری، الشهادات، باب بلوغ الصبيان وشهادتهم (٢٦٦٤)، (٤٠٩٧)۔ ومسلم، الامارة، باب بيان سن البلوغ (١٨٦٨).

## بَابُ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

## [15]...... بنونضیر کے جن مالوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر لڑے دے دیا

[١٧٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ:......

أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَالْعَبَّاسَ، وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فِي أَمْوَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا دُونَ الْمُسْلِمِينَ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ، فَمَا فَضَلَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَلِيتُهَا بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَأَلْتُمَانِي أَنْ أُولِيَكُمَاهَا فَوَلَّيْتُكُمَاهَا عَلَى أَنْ تَعْمَلَا فِيهِ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ وَلِيتُهَا فَجِئْتُمَانِي تَخْتَصِمَانِ أَتُرِيدَانِ أَنْ أَدْفَعَ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا نِصْفًا؟ أَتُرِيدَانِ مِنِّي

مالک بن اوس بن حدثان بیان فرماتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ عباس اور علی رضی اللہ عنہما آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مالوں میں (جو اللہ نے آپ کو بطور فی دیئے تھے) آپس کا جھگڑا لے کر آئے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بنونضیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر لڑائی کے دیا تھا، جس کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔ اور یہ اموال خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے، مسلمانوں کے علاوہ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا کوئی حصہ نہ تھا) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اپنے گھر والوں کا سالانہ خرچ دیتے اور جو باقی بچتا اسے گھوڑوں اور سامانِ جنگ میں اللہ کے راستے میں جہاد کی تیاری کے لیے خرچ کرتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت کر دیئے گئے، پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں اسی طرح ولی بن کر تصرف کیا، جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پھر میں نے بھی اس میں اسی طرح ولی بن کر کیا ہے جس طرح کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا، پھر تم دونوں (علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے مخاطب ہو کر کہا) نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ولی (وارث) بنا دوں، تو میں نے تم دونوں کو اس شرط پر ولی بنا دیا کہ تم دونوں بھی اس میں وہی (تصرف) کرو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیے۔ پھر میں

قَضَاءً غَيْرَ مَا قَضَيْتُ بِهِ بَيْنَكُمَا أَوَّلًا؟ فَلَا وَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ أَكْفِكُمَاهَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَقَالَ لِي سُفْيَانُ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَلَعَلَّ أَخْبَرَنِيهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. قُلْتُ: كَمَا قَصَصْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ. [1]

نے تمہیں اس (مال فی) کا ولی بنا دیا۔ اب تم دونوں جھگڑا لے کر آئے ہو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم میں سے ہر ایک کو آدھا آدھا حصہ دے دوں۔ کیا تم دونوں اب مجھ سے پہلے فیصلے کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہو؟ نہیں اس ذات کی قسم! جس کے حکم سے آسمانوں، وزمین قائم ہیں، میں تم میں اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر تم اس سے عاجز آ گئے ہو تو پھر وہ جائیداد میرے سپرد کرو، اور میں اس کا بھی انتظام کرلوں گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا مجھ سے سفیان رحمہ اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث زہری رحمہ اللہ سے نہیں سنی اور شاید مجھے عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے زہری رحمہ اللہ کے واسطہ سے بتایا (امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا) میں نے پوچھا جس طرح آپ نے واقعہ بیان کیا (اسی طرح ہی)؟ تو فرمایا، ہاں۔

**فوائد**:...... 1 وہ مال جو دشمن بغیر لڑے چھوڑ کر بھاگ جائے یا دشمن سے صلح کے ذریعے حاصل ہو ''مال فی'' کہلاتا ہے۔

2 مال فی کا حکم مال غنیمت سے مختلف ہے۔

3 بنو نضیر کا علاقہ مدینہ طیبہ سے تھوڑے سے فاصلے پر تھا جس کے لیے مسلمانوں کو نہ تو سواریوں کی ضرورت محسوس ہوئی، نہ ہی میدان میں اونٹ اور گھوڑے دوڑانے پڑے اور پھر لڑنے کی نوبت بھی نہیں آئی بلکہ صلح کے ذریعہ یہ علاقہ فتح ہو گیا۔

4 معلوم ہوا بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مال فی رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا۔

5 مال فی سے نبی علیہ السلام اپنی اور اہل بیت کی سال بھر کی ضروریات کے مطابق لے کر باقی جہاد مجاہدین کی تیاری اور دیگر امور میں خرچ فرما دیتے۔

6 نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طریقہ کے مطابق مال فی کا انتظام اور خرچ کرتے رہے جس

[1] اخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب المجن ومن يترس بترس صاحبه (٢٩٠٤)۔ ومسلم، الجهاد، باب حكم الفيء (١٧٥٧).

پر رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔

7 سیدنا علی اور عباس رضی اللہ عنہما چاہتے تھے کہ زیر انتظام جائیداد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے لیکن امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

8 معلوم ہوا سال بھر کا خرچ وغیرہ جمع رکھنا خلاف توکل نہیں بلکہ مشروع و مسنون ہے۔

9 رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے ہیں۔

10 اللہ رب العزت کے اسماء وصفات کی قسم کھانا درست ہے۔

## بَابٌ: فِي الْعِدَّةِ

## [16]......وعدہ کے بیان میں

[١٧٦٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ جَاءَنِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا)). فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْتِهِ، فَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَعْطَانِي حِينَ جَاءَهُ. قَالَ الرَّبِيعُ: بَقِيَّةُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي غَيْرُ الشَّافِعِيِّ مِنْ قَوْلِهِ: ((لَوْ جَاءَنِي . . .)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ . *

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا دوں گا'' مال آنے سے پہلے ہی نبی ﷺ وفات پا گئے، پھر جب وہ مال ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اس سے دیا۔ ربیع نے کہا، حدیث کا باقی ماندہ حصہ (لو جاء نی ......) سے لے کر مجھے شافعی رحمہ اللہ کے علاوہ کسی اور نے بیان کیا ہے۔

فوائد :...... 1 امیر و حاکم کسی کو مال فی یا جزیہ وغیرہ میں سے کچھ دینے کا وعدہ کر سکتا ہے۔

2 جب آدمی کسی کو کوئی چیز ہبہ کرے یا دینے کا وعدہ کرے اور دینے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے جانشین و وارث پر اس وعدے کا پورا کرنا لازم وضروری ہے۔

3 یہ حدیث نبی علیہ السلام کی سخاوت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

---

* اخرجه البخاری، الهبة وفضلها، باب اذا وهب هبة او وعد ثم مات قبل ان تصل اليه (٢٥٩٨)۔ ومسلم، الفضائل، باب فی سخائه ﷺ (٢٣١٤).

4 نبی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

5 نبی علیہ السلام کے جانشین اور خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اہل بحرین سے جزیہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا، نبی علیہ السلام نے اہل بحرین سے صلح کی تھی اور ان پر سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔

(صحیح بخاری، رقم: ۳۱۵۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۹۶۱)

## بَابُ الْغَزْوِ بِالنِّسَاءِ وَحَذْوِهِنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ

## [17]......عورتوں کے جنگ میں شریک ہونے اور ان کے مالِ غنیمت سے حصے کا بیان

[۱۷۶۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ: أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى، وَلَمْ يَكُنْ يُضْرَبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَلَكِنْ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ. ❁

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے؟ اور کیا ان کے لیے (مالِ غنیمت سے) کوئی حصہ مقرر کرتے تھے؟ تو (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں) کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جنگ میں ساتھ لاتے، وہ زخمیوں کو دوائی کھلاتیں، اور آپ انہیں کوئی علیحدہ حصہ نہیں دیتے تھے، البتہ انہیں کچھ غنیمت سے ضرور دیتے تھے۔

[۱۷۶۴]...... أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، يَعْنِي: ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ: أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحَرُورِيَّةَ، وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ، فَكَتَبَ نَجْدَةُ إِلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر کچھ باتیں پوچھیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حروریہ کو لکھنے والے ہیں اور اگر مجھے علم چھپانے کی سزا کا خوف نہ ہوتا تو میں اسے کبھی نہ لکھتا۔ نجدہ نے ان کی طرف لکھا تھا کہ حمد وثنا کے بعد مجھے بتایئے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں

❁ صحیح: اخرجه البيهقي: ۹/ ۲۹، ۳۰۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۵۳۰۶)، (۵۳۴۵).

عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُـنَّ بِسَهْـمٍ؟ وَهَـلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ؟ وَمَتَى يَـنْـقَـضِـي يُتْمُ الْيَتِيمِ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي: هَـلْ كَـانَ رَسُـولُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَـغْـزُو بِـالـنِّسَاءِ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْـمَـرْضَـى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ. وَأَمَّا السَّهْمُ فَـلَـمْ يَـضْـرِبْ لَهُـنَّ بِسَهْمٍ، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلِ الْوِلْدَانَ فَلا تَـقْتُـلْهُـمْ، إِلا أَنْ تَـكُـونَ تَـعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْـخَـضِـرُ مِـنَ الـصَّـبِـيِّ الَّـذِي قُتِلَ فَتُمَيِّزَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ، فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ وَكَتَبْـتَ مَتَـى يَـنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ؟ وَلَعَمْرِي إِنَّ الـرَّجُـلَ لَتَشِيـبُ لِـحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الأَخْذِ ضَـعِيفُ الإِعْـطَاءِ، فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَـا يَـأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ. وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ، وَإِنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا، فَأَبَى ذَلِكَ عَـلَيْـنَا قَوْمُنَا فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِـنْ كِتَـابِ الْـجِـزْيَةِ، وَهُـوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى وَالْغُلُولِ. ❶

عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے؟ اور کیا انہیں (مالِ غنیمت سے) حصہ دیتے تھے؟ اور کیا آپ ﷺ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور خمس کس کا ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے (جواب میں) لکھا، تو نے میرے طرف خط لکھا اور مجھ سے سوال پوچھتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جنگ میں ساتھ لاتے تھے؟ اور آپ ﷺ انہیں ساتھ لاتے اور وہ مریضوں کو دوائی دیتیں اور انہیں غنیمت سے کچھ (بطور انعام) دیا جاتا، ہاں البتہ ان کے لیے علیحدہ حصہ نہیں نکالا جاتا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے (کافروں کے) بچوں کو قتل نہیں کیا لہٰذا تم بھی ان کو نہ مار، مگر یہ کہ تجھے بھی خضر (علیہ السلام) کی طرح کسی بچے کے متعلق وہ علم ہو جائے جو خضر (علیہ السلام) کو تھا جب انہوں نے بچے کو مارا جس سے تو مومن اور کافر میں تمیز کر سکے اور تو کافر کو قتل کر کے مومن کو چھوڑ دے۔ اور تو نے لکھا کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ مجھے عمر دینے والے کی قسم! بعض دفعہ آدمی کی ڈاڑھی نکل آتی ہے اور اسے نہ لینے کا شعور ہوتا ہے اور نہ ہی دینے کا، جب وہ اپنے فائدہ کی وہ اچھی باتیں کرنے لگے جو لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی ختم ہوگئی۔ اور تو نے لکھا، مجھ سے خمس کے متعلق پوچھتا ہے، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ خمس ہمارے لیے ہے لیکن ہماری قوم نے نہ مانا تو ہم نے اس پر صبر کیا ہے۔

**فوائد**:...... ❶ حرورا کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جہاں خارجی اکٹھے ہوئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف تلوار اٹھائی اور ان کو قتل کیا۔

---

❶ اخرجه مسلم، الجهاد، باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم...... الخ (١٨١٢).

2 نجدہ حروری خوارج کا سردار تھا۔

3 ''خوارج'' گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے ان کی سات شاخیں ہیں۔ ا۔اباضیہ۔۲۔محکمیہ۔۳۔جیسیہ۔۴۔ ازارقہ۔۵۔بخدات۔۶۔صفریہ۔۷۔اور عجادرہ، یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتری تھیں مسلمانوں پر چسپاں کیا، اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔ (لغات الحدیث:۱/۲/۵۷)

4 علم کو چھپانا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من سئل عن علم علمه ثم كتمه الجم يوم القيامة بلجام من نار))

''جس سے علم کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا جو اسے معلوم تھا پھر اس نے چھپایا، اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔''

(سنن ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی كتمان العلم، رقم: ۲٦٤٩ وقال "حسن")

5 بدعتی اور گمراہ لوگوں کے سوالات کے تحریری جواب دینا درست ہے۔

6 عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی احادیث لکھی جاتی تھیں۔

7 عورتیں میدان جنگ میں شریک ہوسکتی ہیں۔

8 معلوم ہوا عہد نبوی میں صحابیات رضی اللہ عنہن بطور خدمت کار غزوات میں شریک ہوتیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں باقاعدہ مال غنیمت سے حصہ دینے کی بجائے انعام واکرام سے نوازا جاتا تھا۔

9 میدان جنگ میں عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا منع ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۷۳۴، ۱۷۳۶۔

10 خضر علیہ السلام کی نبوت سے متعلق اختلاف ہے تاہم اللہ رب العزت کے درج ذیل فرمان سے ان کا صاحب فضیلت ہونا واضح ہوتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۝﴾

(الكهف: ٦٥)

''پھر ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اپنی طرف سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔''

11 جب بچے سن رشد، شعور کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ﴾ (الانعام: ١٥٢)

''اور یتیموں کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر مستحسن انداز سے۔ یہاں تک کہ وہ سن رشد کو پہنچ جائیں۔''

⑫ خمس سے متعلق دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۱۷۵۱۔

⑬ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جوابی خط یزید بن ہرمز رحمہ اللہ نے تحریر کیا تھا۔ (دیکھئے صحیح مسلم، رقم: ۱۸۱۲)

## بَابُ قَسْمِ السَّوَادِ

## [18]......سامان کی تقسیم کا بیان

[۱۷٦٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ......

عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كَانَتْ بَجِيلَةُ رُبُعَ النَّاسِ، فَقَسَّمَ لَهَا رُبُعَ السَّوَادِ. فَاسْتَغَلُّوا ثَلاثَ أَوْ أَرْبَعَ سِنِينَ، أَنَا شَكَكْتُ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَعِي فُلانَةُ بِنْتُ فُلانٍ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ قَدْ أَسْمَاهَا، لا يَحْضُرُنِي ذِكْرُ اسْمِهَا. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا قُسِمَ لَكُمْ، وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تَرُدُّوا عَلَى النَّاسِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ السِّيَرِ عَلَى سِيَرِ الْوَاقِدِيِّ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❶

جریر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بجیلہ قبیلہ کے لوگ لوگوں کا چوتھائی حصہ تھے لہٰذا ان کے لیے سامان کا بھی چوتھا حصہ تقسیم کیا، تین یا چار سال تک (راوی کہتا ہے) میں نے اس میں شک کیا ہے۔ وہ اسی طرح رہے (یعنی ان کی تعداد زیادہ ہی رہی) پھر میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے پاس آیا اور میرے ساتھ ان میں سے ایک عورت فلانہ بنت فلاں تھی۔ (راوی کہتا ہے) انہوں نے اس کا نام لیا لیکن مجھے اب اس کا نام یاد نہیں۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا کہ جس سے پوچھ گچھ ہوگی تو میں تمہیں اسی مال پر چھوڑ دیتا جو تمہارے لیے تقسیم کردیا گیا ہے۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ تم (مال کو) لوگوں پر لوٹا دو۔

---

❶ صحیح: اخرجه البیهقی: ۹/ ۱۳۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۵٤۸۸)۔ وابن ابی شیبة (۳۲۹۷۳)، (۳۳۷٤۳).

31

# كِتَابُ الْأَسْرِ وَالْفِدَاءِ وَضَرْبِ الْجِزْيَةِ وَأَخْذِهَا

# قید، فدیہ، جزیہ لگانے اور لینے کے مسائل

## بَابُ الْأَسْرِ وَالْفِدَاءِ

## [1]...... قید اور فدیہ لے کر (قیدی) چھوڑنے کا بیان

[١٧٦٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ. [1]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنو عقیل میں سے ایک آدمی کو قیدی بنا لیا، جبکہ ثقیف والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان دو آدمیوں کے بدلے میں دیا جن کو ثقیف والوں نے قید کیا تھا۔

[١٧٦٧]...... أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنو عقیل کے ایک آدمی کو قیدی بنا

[1] انظر الحديث الآتي برقم (١٧٦٧)

بَنِي عُقَيْلٍ، فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ أَوْ قَالَ: أَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ، وَتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ))؟ فَقَالَ: فِيمَ أُخِذْتُ وَفِيمَ أُخِذَتْ سَابِقَةُ الْحَاجِّ؟ قَالَ: أُخِذْتَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ". وَكَانَتْ ثَقِيفٌ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، قَالَ: لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ. قَالَ: فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَإِنِّي عَطْشَانُ فَاسْقِنِي. قَالَ: ((هٰذِهِ حَاجَتُكَ)). فَفَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ وَأَخَذَ نَاقَتَهُ تِلْكَ. ❶

لیا، تو انہوں نے اس کو رسیوں سے باندھ کر حرہ (مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) میں پھینک دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور ہم آپ کے ساتھ تھے یا فرمایا اس کے پاس رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور اس کے نیچے ایک کمبل تھا۔ اس نے آپ ﷺ کو یا محمد! یا محمد! (ﷺ) کہہ کر آواز دی۔ تو نبی ﷺ اس کے پاس آئے اور پوچھا: ''کیا کہتا ہے؟'' تو اس نے کہا، مجھے کس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اور حاجیوں کے سردار (عضباء) کو کس قصور میں پکڑا ہے؟ فرمایا: ''تمہارے حلیف ثقیف کے اقدامات کی وجہ سے گرفتار ہوئی۔ اور ثقیف نے نبی ﷺ کے دو صحابہ رضی اللہ عنہما کو گرفتار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے چھوڑا اور چلے گئے۔ تو اس نے دوبارہ پکارا۔ یا محمد! یا محمد! (ﷺ) رسول اللہ ﷺ نے اس پر شفقت کی اور اس کی طرف لوٹے اور پوچھا: ''کیا کہتا ہے؟'' اس نے کہا، میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو یہ بات اس وقت کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا (یعنی گرفتار نہ تھا) تو تو بالکل نجات پاتا، فرمایا، پھر نبی ﷺ نے اسے چھوڑا اور چلے گئے، اس نے پھر پکارا یا محمد! یا محمد! (ﷺ) آپ ﷺ پھر اس کی طرف لوٹے تو اس نے کہا، میں بھوکا ہوں مجھے کھلایئے۔ فرمایا میرا خیال ہے اس نے (یہ بھی) کہا، اور میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تیری ضرورت ہے۔'' پھر اسے رسول اللہ ﷺ نے ان دو آدمیوں کے بدلے چھوڑ دیا جن کو ثقیف والوں نے

---

❶ اخرجه مسلم، النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد (١٦٤١).

قیدی بنایا تھا، اور اپنی اونٹنی بھی لے لی۔

**فوائد** :...... 1 دشمن قوم کے افراد کو قیدی بنانا درست ہے۔

2 قیدیوں کو مضبوطی سے باندھنا جائز ہے قرآن بھی اس بات پر شاہد ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ﴾

(محمد: ٤)

جب کافروں سے تمہارا ٹکراؤ ہو تو گردنوں پر وار کرو، جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب اچھی طرح مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو۔"

3 گدھے پر سواری مسنون ہے۔

4 آپس میں حلیف قبائل کے بعض افراد کے جرم میں دیگر افراد کو پکڑنا یا سزا دینا درست ہے۔

5 نبی علیہ السلام انتہائی مشفق و مہربان تھے اور آپ کی رحمت کا دریا اپنوں اور غیروں سبھی کے لیے یکساں بہتا تھا۔

6 اگر کوئی کافر قید میں مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل کرنا درست نہیں تاہم قیدی رکھنا جائز ہے۔

7 کسی مسلمان کو کفار کے جرم میں قید کرنا درست نہیں۔

8 قیدیوں کی ضروریات کو پورا کرنا لازم ہے۔

9 قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دینا درست ہے اور یہ فدیہ ایک قیدی کے بدلے دو کی رہائی، روپے پیسے وغیرہ کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔

10 نبی علیہ السلام نے جنگ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں معاف فرما دیا تھا۔ (دیکھئے صحیح مسلم، رقم: ١٧٦٣)

11 فدیہ کا ذکر قرآن میں بھی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾ (محمد: ٤)

"پھر (قیدیوں کو) احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔"

12 مذکورہ بالا حدیث کا اولاً حصہ اور مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ١٠٤٧۔

[١٧٦٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى رَجُلًا بِرَجُلَيْنِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى وَالْغُلُولِ، وَالثَّالِثَ مِنْ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دو آدمیوں کے بدلے میں دیا۔

كِتَابِ قِسْمَةِ الْفَيْءِ. ❶

## بَابُ ضَرْبِ الْجِزْيَةِ

## [2]...... جزیہ لگانے کا بیان

[۱۷۶۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ......

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ أَنَّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ أَوْ قِيمَتَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ، يَعْنِي: أَهْلَ الذِّمَّةِ مِنْهُمْ. ❷

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے یمن ذمیوں کی طرف لکھا کہ تم میں سے ہر انسان پر ہر سال ایک دینار ہے یا اس کی قیمت سے معافر (کپڑے) دینا ہیں۔

**فوائد**:...... ❶ اسلامی حکومت غیر مسلم رعایا سے ان کی جانی و مالی حفاظت کے عوض جو ٹیکس وصول کرتی ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ۝﴾ (التوبة: ۹)

''ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ اشیاء کو حرام گردانتے ہیں اور نہ دین حق کے تابع ہوتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہوتے ہوئے جزیہ ادا کریں۔''

❷ بطور جزیہ نقدی روپے پیسے کے علاوہ حسب سہولت اس کا عوض بھی لیا جاسکتا ہے۔

❸ اسلامی مملکت کی فلاح و بہبود کے لیے مسلمان زکوٰۃ ادا کرتے ہیں جبکہ کفار سے ٹیکس یعنی جزیہ لیا جاتا ہے۔

[۱۷۷۰]...... أَخْبَرَنِي مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، وَهِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، بِإِسْنَادٍ لَا أَحْفَظُهُ غَيْرَ أَنَّهُ

مجھے مطرف بن مازن اور ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے مسند بیان کی لیکن میں یاد نہیں رکھ سکا البتہ

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (۱۷۶۷)

❷ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الخراج والفيء والامارة، باب في اخذ الجزية (۳۰۳۸)، (۱۵۷۶)۔ والترمذي، الزكاة، باب ماجاء في زكاة البقر (۶۲۳)۔ وقال "حسن صحيح" وصححه ابن الجارود (۳۴۳)۔ والحاكم: ۱/ ۳۹۸۔ وابن حبان.

حَسَنٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنَ الْيَمَنِ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ، فَقُلْتُ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ: فَإِنَّهُ يُقَالُ: وَعَلَى النِّسَاءِ أَيْضًا، فَقَالَ: لَيْسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنَ النِّسَاءِ ثَابِتًا عِنْدَهُ. ❶

سند حسن ہے کہ نبی ﷺ نے یمن کے ذمیوں پر ہر سال ایک دینار (جزیہ کی ادائیگی) فرض کی۔ میں نے مطرف بن مازن سے پوچھا، یہ بات کہی جاتی ہے، کہ اسی طرح عورتوں پر بھی (جزیہ فرض ہے) تو مطرف نے کہا کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے (جزیہ) لیا۔ ان کے ہاں یہ بات ثابت شدہ نہیں ہے۔

[۱۷۷۱]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ......

عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى نَصْرَانِيٍّ بِمَكَّةَ، يُقَالُ لَهُ: مَوْهَبٌ، دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ. وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى نَصَارَى أَيْلَةَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ، وَأَنْ يُضِيفُوا مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثًا وَلَا يَغُشُّوا مُسْلِمًا. ❷

ابوحویرث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ میں موہب عیسائی پر ایک دینار سالانہ (جزیہ) لگایا۔ اور نبی ﷺ نے ایلہ کے عیسائیوں پر سالانہ تین سو دینار (جزیہ) لگایا اور (انہیں حکم دیا) کہ جو مسلمان ان کے پاس سے گزرے اس کی تین دن تک ضیافت کریں اور کسی مسلمان سے دھوکا نہ کریں۔

[۱۷۷۲]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَوْمَئِذٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ، فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ. أَخْرَجَ الْأَرْبَعَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ. ❸

اسحاق بن عبداللہ نے بیان فرمایا کہ وہ (ایلہ کے عیسائی) اس وقت تین سو (کی تعداد میں) تھے اس لیے نبی ﷺ نے ان پر سالانہ تین سو دینار مقرر کیا۔

## بَابُ أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

## [3]...... مجوسیوں سے جزیہ لینے کا بیان

[۱۷۷۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

---

❶ اسنادہ ضعیف، لابہام الاسناد الذی لم یحفظہ الشافعی اخرجہ البیهقی: ۹/ ۱۹۳۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (۵۵۲۲).

❷ اسنادہ ضعیف جدًا، ومنقطع: اخرجہ البیهقی: ۹/ ۱۹۵۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (۵۵۲۵)۔ وعبدالرزق (۱۰۰۹۲)

❸ اسنادہ ضعیف جدًا، ومنقطع: اخرجہ البیهقی: ۹/ ۱۹۵۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (۵۵۲۶).

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ الْمَجُوسَ، فَقَالَ: مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ)). ❶

جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوس کا ذکر کیا تو فرمایا: میں نہیں جانتا کہ ان کے معاملہ میں کیا کروں۔ تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "ان سے وہ طریقہ برتو جو تم اہل کتاب سے برتتے ہو۔"

[١٧٧٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

سَمِعَ بَجَالَةَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. ❷

بجالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

**فوائد**:...... ❶ معلوم ہوا مجوسیوں (آتش پرستوں) سے بھی جزیہ وصول کیا جائے گا۔

❷ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

"ان اهل فارس لمامات نبيهم كتب لهم ابليس المجوسية۔"

"جب اہل فارس کا نبی فوت ہوگیا تو ابلیس نے انہیں مجوسیت (آتش پرستی) پر لگا دیا۔"

(سنن ابو داود، كتاب الخراج والفئی والامارة، باب فی اخذ الجزية من المجوس، رقم: ٣٠٤٢)

معلوم ہوا آتش پرست دراصل ایک نبی کے امتی تھے جنہیں شیطان نے گمراہ کیا اور آگ کی پوجا پر لگا دیا۔

❸ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے امور خلافت نبی علیہ السلام کی سنتوں کے تابع تھے۔

❹ مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ١٧٣٢۔

[١٧٧٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ......

❶ اسناده ضعيف لانقطاعه فان محمد بن على لم يدرك عمر بن الخطاب ولكن يغنى عنه الحديث الآتی برقم (١٧٧٤)۔ اخرجه البيهقى: ٩/ ١٨٩، ١٩٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٥١٢)۔ وعبدالرزاق (١٠٠٢٥)۔ وابن ابى شيبة (٣٢٦٤٠)، (٣٢٦٤١).

❷ اخرجه البخارى، الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب (٣١٥٦)، (٣١٥٧).

عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيُّ: عَلَامَ تُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوسِ، وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ، فَقَامَ إِلَيْهِ الْمُسْتَوْرِدُ، فَأَخَذَ بِلَبَّتِهِ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، تَطْعَنُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٌّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، يَعْنِي: عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى الْقَصْرِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اتَّئِدَا، فَجَلَسَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْمَجُوسِ، كَانَ لَهُمْ عِلْمٌ يَعْلَمُونَهُ، وَكِتَابٌ يَدْرُسُونَهُ، وَإِنَّ مَلِكَهُمْ سَكِرَ، فَوَقَعَ عَلَى ابْنَتِهِ أَوْ أُخْتِهِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ، فَلَمَّا صَحَا جَاءُوا يُقِيمُونَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَامْتَنَعَ مِنْهُمْ فَدَعَا أَهْلَ مَمْلَكَتِهِ، فَقَالَ: تَعْلَمُونَ دِينًا خَيْرًا مِنْ دِينِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَدْ كَانَ آدَمُ يُنْكِحُ بَنِيهِ مِنْ بَنَاتِهِ فَأَنَا عَلَى دِينِ آدَمَ، مَا يَرْغَبُ بِكُمْ عَنْ دِينِهِ، فَتَابَعُوهُ وَقَاتَلُوا الَّذِينَ خَالَفُوهُمْ، حَتَّى قَتَلُوهُمْ فَأَصْبَحُوا وَقَدْ أُسْرِيَ عَلَى كِتَابِهِمْ، فَرُفِعَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِمْ وَذَهَبَ الْعِلْمُ الَّذِي فِي صُدُورِهِمْ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ، وَقَدْ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْجِزْيَةَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنَ الْجُزْءِ

نصر بن عاصم نے بیان کیا کہ فروہ بن نوفل اشجعی نے کہا، مجوسیوں سے جزیہ کیوں لیا جاتا ہے، وہ اہل کتاب نہیں ہیں (یہ سن کر) اس کی طرف مستورد کھڑے ہوئے اور انہیں گلے سے پکڑ کر کہا، اے اللہ کے دشمن! تو ابوبکر، عمر اور امیر المومنین یعنی علی رضی اللہ عنہم پر طعن کرتا ہے۔ جبکہ انہوں نے ان (مجوسیوں) سے جزیہ لیا ہے۔ پھر اسے قصر (خلافت) کی طرف لے گئے کہ علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا، تم دونوں نرمی برتو، تو وہ دونوں محل کے سایے میں بیٹھ گئے، پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجوسیوں کے بارے میں جاننے والا ہوں۔ ان (مجوسیوں) کے پاس علم تھا جسے وہ جانتے تھے، اور ایک کتاب تھی جسے وہ پڑھتے تھے، (ہوا یوں کہ) ان کا بادشاہ نشہ میں چلا گیا تو اس نے اپنی بیٹی یا اپنی بہن سے زنا کرلیا، اس بات کا پتا اس کی بادشاہت کے کچھ (سرکردہ) افراد کو لگا، تو جب انہوں نے آواز لگائی اور لوگ اس پر حد نافذ کرنے کے لیے آئے تو اس نے ان کو روکا اور اپنی مملکت کے سرکردہ افرد کو بلا کر کہا، تم آدم علیہ السلام کے دین سے (کوئی) بہتر دین جانتے ہو، آدم علیہ السلام تو اپنے بیٹوں کا اپنی بیٹیوں سے نکاح کر دیتے تھے، اور میں (تو) آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں اور تم ان کے دین سے کیوں دور ہو۔ پھر ان لوگوں نے اس کی اتباع کی اور اپنے مخالفین کے ساتھ قتال کیا یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا۔ پھر ان کی حالت یہ ہوگئی کہ ان کی کتاب پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔ پھر وہ ان سے اٹھا دی گئی، اور

الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . ❶

ان کے سینوں سے علم ختم ہو گیا، اور وہ اہل کتاب (میں سے) ہیں۔ اور (ان سے) رسول اللہ ﷺ، عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ لیا ہے۔

**فوائد** :...... ❶ مجوسی محرم عورتوں سے نکاح کرتے تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب مجوسیوں پر جزیہ نافذ کیا تو ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ جس کسی نے اپنی محرم سے نکاح کیا ہو ان میں تفریق کروا دی جائے۔

(دیکھئے صحیح بخاری، رقم: ٣١٥٦)

---

❶ اسناده ضعيف لضعف ابی سعد سعيد بن المرزبان، وهو ايضًا مدلسٌ وقد عنعن: اخرجه البيهقی: ٩/ ١٨٩، ١٨٨ ـ وفی المعرفة السنن والآثار له (٥٥١٥)۔ وعبدالرزاق (١٠٠٢٩)۔ وابو يعلى (٣٠١)۔

32

# كِتَابُ فَضَائِلِ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ وَأَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ

# قریش کے فضائل، اور ان کے علاوہ دوسروں کے فضائل اور مختلف ابواب کے مسائل

## بَابُ فَضَائِلِ قُرَيْشٍ

## [1]......قریش کے فضائل کا بیان

[۱۷۷٦]...... حَدَّثَنِي الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا وَلَا تُعَالِمُوهَا أَوْ وَلَا تُعَلِّمُوهَا، يَشُكُّ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ. ❶

ابن شہاب سے روایت ہے، انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریش کو مقدم کرو اور تم ان سے مقدم نہ ہونا اور تم ان سے سیکھو اور ان سے علم کا مقابلہ نہ کرو یا انہیں تم نہ سکھاؤ۔“ ابن ابی فدیک ان الفاظ میں شک کرتے ہیں۔

[۱۷۷۷]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ......

عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَابْنَ شِهَابٍ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَهَانَ

حکیم بن ابو حکیم سے روایت ہے کہ اس نے عمر بن عبد العزیز اور ابن شہاب سے سنا وہ دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے قریش کو رسوا کیا

❶ اسناده ضعیف لارساله: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (۱۵۳۷).

قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)) . ❶

اس کو اللہ تعالیٰ رسوا کریں گے۔"

[١٧٧٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ......

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)) . ❷

حارث بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر قریش والے ناشکری نہ کرتے تو میں ان کو بتاتا کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (نعمتیں) ہیں۔"

[١٧٧٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقُرَيْشٍ: ((أَنْتُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِهَذَا الأَمْرِ مَا كُنْتُمْ مَعَ الْحَقِّ إِلا أَنْ تَعْدِلُوا عَنْهُ فَتُلْحَوْنَ كَمَا تُلْحَى هَذِهِ الْجَرِيدَةُ)) يُشِيرُ إِلَى جَرِيدَةٍ فِي يَدِهِ . ❸

عطاء بن علی یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لیے فرمایا: "تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اس امر (خلافت) کے حقدار ہو، جب تک تم حق کے ساتھ ہو، سوائے اس کے کہ تم اس سے اعراض کرو، تو تم اسی طرح علیحدہ کردیے جاؤ گے جس طرح اس کھجور کی ٹہنی سے چھلکا۔" آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں موجود کھجور کی ٹہنی کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

[١٧٨٠]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى: ((أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ مَنْ بَغَاهَا الْعَوَاثِرَ أَكَبَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْخِرَيْهِ)) يَقُولُهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ . ❹

رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آواز دی: "اے لوگو! قریش امانت (سرداری، امامت، خلافت) والے ہیں جس نے ان سے بغاوت کی اس نے غلط کیا، اللہ تعالیٰ اسے ناک کے بل (جہنم میں) گرائیں گے۔"

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله ولجهالة حكيم بن أبي حكيم: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١/ ٨٨).

❷ اسناده ضعيف لاعضاله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١/ ٨٨).

❸ اسناده ضعيف لارساله ولضعف شريك بن عبدالله: اخرجه البيهقي: ٨/ ١٤٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (١/ ٨٨).

❹ اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١/ ١٨٩)۔ واحمد: ٤/ ٣٤٠۔ والبخاري في الأدب المفرد (٧٥)۔ وابن ابي شيبة (٣٢٣٧٣)۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٣٢٨، ٤/ ٧٣.

آپ ﷺ یہ الفاظ تین مرتبہ فرما رہے تھے۔

**فوائد** :...... ❶ قریش کو اللہ تعالیٰ نے بڑی فضیلت سے نوازا ہے ہمارے پیارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا تعلق بھی قریش سے ہے اور انہیں قریشیوں کی زبان میں اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ (دیکھئے بخاری، رقم: ۳۵۰۶)

❷ مذکورہ حدیث میں قریش کے وصف ایمانداری کو بیان کیا گیا ہے۔

❸ معلوم ہوا قریش سے بغض وعداوت اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

[۱۷۸۱]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ: أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانَ وَقَعَ بِقُرَيْشٍ، فَكَأَنَّهُ نَالَ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَهْلا يَا قَتَادَةُ، لا تَشْتُمْ قُرَيْشًا، فَإِنَّكَ لَعَلَّكَ تَرَى مِنْهُمْ رِجَالا أَوْ يَأْتِي مِنْهُمْ رِجَالٌ تُحَقِّرُ عَمَلَكَ مَعَ أَعْمَالِهِمْ وَفِعْلَكَ مَعَ فِعَالِهِمْ وَتَغْبِطُهُمْ إِذَا رَأَيْتَهُمْ، لَوْلا أَنْ تَطْغَى قُرَيْشٌ لأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ قتادہ بن نعمان نے ایک قریشی کو برا بھلا کہا (معلوم ہوتا تھا) گویا انہیں ان (قریش) سے کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے قتادہ ٹھہر جاؤ، صبر کرو، قریش کو برا بھلا نہ کہو، پس بے شک شاید کہ تو ان میں کچھ لوگوں کو دیکھے یا ان میں کچھ لوگ ہوں، تو آپ ان کے اعمال سے اپنے اعمال کو حقیر اور ان کے کاموں سے اپنے کاموں کو کم سمجھو اور جب کوئی تم میں سے انہیں دیکھے تو ان پر رشک کرے، اگر قریش سرکشی (ناشکری، غرور) نہ کرتے تو میں انہیں وہ بتاتا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لیے (جنت میں نعمتیں) ہے۔

[۱۷۸۲]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ بِإِسْنَادٍ لا أَحْفَظُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قُرَيْشٍ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ لا أَحْفَظُهُ، قَالَ: ((شِرَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ شِرَارِ النَّاسِ)). أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ

ابن ابی ذئب سے روایت ہے۔ انہوں نے سند بیان کی میں اسے یاد نہیں کرسکا کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے بارے میں کوئی اچھی بات کہی جسے میں نہیں کرسکا، فرمایا: "قریش کے برے لوگ بھی برے لوگوں میں سے اچھے لوگوں کی طرح ہیں۔"

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ١/ ٨٩- واحمد: ٦/ ٣٨٤.

قُرَيْشٍ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ. ❶

## بَابٌ: فِي فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

### [2]......ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا أَنَا أَنْزِعُ عَلَى بِئْرٍ أَسْتَقِي، قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي فِي النَّوْمِ وَرُؤْيَا الأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَجَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَنَزَعَ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرْيَهُ". أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبکہ میں کنویں پر (کھڑا ڈول) کھینچ کر پانی نکال رہا ہوں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی نیند میں، اور انبیاء علیہم السلام کے خواب (بھی) وحی ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن ابوقحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ ان کو معاف فرمائے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (ڈول) کھینچا، یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھ ایک بڑا ڈول بن گیا اور لوگوں نے حوض سے اپنے اونٹوں کو سیراب کیا، اور میں نے ان جیسا شہ زور نہیں دیکھا انہوں نے خوب پانی نکالا۔''

**فوائد**:...... ❶ مذکورہ حدیث کی تعبیر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت ہے کہ پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ حکومت کریں گے لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسی شان و شوکت اور قوت و طاقت انہیں حاصل نہ ہوگی پھر عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسلمانوں کی قوت و طاقت اور عظمت بڑھ جائے گی۔

❷ حدیث میں مذکور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ضعف عیب نہیں بلکہ ان کا پہلے ڈول کو سنبھالنا ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر ان کی فوقیت کو ثابت کرتا ہے۔

❸ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی کتب احادیث میں بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نبی علیہ السلام

---

❶ اسناده ضعيف لاعضاله ومسلم بن خالد متكلم فيه: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ۱/ ۸۹.

❷ اخرجه البخارى، فضائل اصحاب النبى، باب (۳۶۶٤)۔ ومسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر (۲۳۹۲).

کے بعد بالاتفاق ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اس امت کے افضل ترین انسان ہیں۔ (دیکھئے بخاری، رقم: ۳۶۵۵، ۳۶۷۱)

4 سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان اور صدیق لقب ہے باپ (ابو قحافہ) اور بیٹے دونوں نے کنیت سے شہرت حاصل کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلے خلیفہ راشد بنے اور ۱۳ ہجری جمادی الثانی میں وفات پائی۔

5 سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوحفص اور فاروق لقب ہے۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے اور ان گنت خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ یکم محرم الحرام ۲۴ ہجری میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مجوسی غلام ابولؤ کے قاتلانہ حملے سے شہادت پائی۔

## بَابٌ :فِي فَضْلِ الْأَنْصَارِ

## [3]......انصار (رضی اللہ عنہم) کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۴]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ)). ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہونا پسند کرتا، اور اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔ (یعنی میں ان کے ساتھ چلنا پسند کرتا۔)“

فوائد:...... 1 انصار، ناصر کی جمع ہے جس کے معنی مددگار کے ہیں مدینہ میں آباد اوس وخزرج کے قبائل جب مسلمان ہوئے اور نبی علیہ السلام سے دین اسلام کی نصرت کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام انصار رکھا۔ غیلان بن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: أرأيت اسم الانصار كنتم تسمون به ام سماكم الله؟ کیا آپ لوگوں نے اپنا نام انصار خود رکھا تھا یا اللہ تعالیٰ نے تمہارا یہ نام رکھا ہے؟ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بل سمانا الله“ بلکہ ہمارا یہ نام اللہ نے رکھا ہے۔

(صحيح بخاری، كتاب مناقب الانصار، باب مناقب الانصار، رقم: ۳۷۷۶)

2 مذکورہ بات نبی علیہ السلام نے اس وقت ارشاد فرمائی جب آپ نے حنین سے حاصل ہونے والے مال غنیمت کو تقسیم کیا تو بعض انصاری نوجوانوں نے تقسیم پر اعتراض کیا، نبی علیہ السلام کو جب خبر ہوئی تو آپ نے تمام انصاریوں کو جمع کیا اور انہیں کہا:

---

❶ اخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم: "لو لا الهجرة لكنت امرءاً من الانصار" (۳۷۷۹).

"الا ترضون ان یرجع الناس بالغنائم الی بیوتھم وترجعون برسول اللہ ﷺ"

''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ اپنے گھروں کو مال غنیمت لے کر جائیں اور تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو پلٹو۔'' (صحیح بخاری، رقم: ۳۷۷۸)

3 رسول اللہ ﷺ کا انصار میں سے ہونے کی تمنا و آرزو کرنا انصار کی فضیلت پہ دلالت کرتا ہے۔

4 نالے یا گھاٹی میں انصار کے ساتھ چلنے کا مطلب یہ ہے کہ میں ہر حال عسر و یسر، سفر و حضر میں انصار کے ساتھ ہوں۔

5 معلوم ہوا ہجرت انتہائی فضیلت والا عمل ہے۔

[۱۷۸۵]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)). وَقَالَ الْجُرْجَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ بَهَشَ إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ مِنَ الْأَنْصَارِ؛ فَرَقَّ لَهُمْ ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ. [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی (آخری) بیماری میں باہر تشریف لائے تو خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر فرمایا: ''انصار نے جو ذمہ داریاں ان پر تھیں وہ پوری کی ہیں، اور ان کا بدلہ تم پر باقی ہے۔ اس لیے تم ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کی قدر کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا۔'' جرجانی نے اپنی حدیث میں کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو بھی، اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو بھی۔'' اور اپنی حدیث میں کہا کہ جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو انصار کی عورتیں اور بچے آپ کے گرد جمع ہوگئے، تو آپ ﷺ نے ان کے لیے نرمی اختیار کی پھر خطبہ دیا تو یہ باتیں ارشاد فرمائیں۔

[1] اخرجه البخاری، مناقب الانصار، باب قول النبی ﷺ: "اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم (۳۸۰۱)۔ ومسلم، فضائل اصحابة، باب من فضائل الانصار (۲۵۱۰)۔ والترمذی، المناقب، فی فضل الانصار وقریش (۳۹۰۹).

**فوائد** :...... ❶ انصار نے اسلام، نبی علیہ السلام اور مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس وقت مدد کی جب انتہائی مشکل حالات تھے۔ مہاجرین سے ہر طرح کا تعاون کیا، کفار سے اسلام کی خاطر لڑی جانے والی جنگوں میں پیش پیش رہے حتی کہ مسلمان مالی طور پر مضبوط ہونے لگ گئے اور کفار کی طاقت بکھر گئی اسی لیے نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''انصار نے جو عہد وفا باندھا تھا پورا کر دکھایا اب انصار کا خیال رکھنا۔''

❷ انصار سے محبت جزو ایمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((آية الايمان حب الانصار وآية النفاق بغض الانصار))

''انصار سے محبت ایمان کی دلیل ہے اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔'' (صحيح بخاری، كتاب مناقب الانصار، باب حب الانصار من الايمان، رقم: ۳۷۸٤۔ مسلم، رقم: ۷٤)

❸ کسی کے احسان کو یاد رکھنا ہی طریقہ نبوی ہے۔

❹ نبی علیہ السلام کا انصار کی تین نسلوں کے لیے دعا فرمانا ان کی قربانیوں کی دلیل اور ان کی فضیلت و منقبت پر شاہد ہے۔

❺ خطبہ کے آغاز پر حمد و ثنا کے کلمات کہنا مسنون ہے۔

❻ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا نہیں ہیں۔

## بَابٌ: فِي فَضْلِ أَهْلِ بَدْرٍ

## [4]...... بدر والوں کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ، فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ))، فَخَرَجْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا، فَإِذَا نَحْنُ بِظَعِينَةٍ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ. فَقَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا لَهَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبید اللہ بن ابو رافع سے روایت ہے فرمایا میں نے علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر اور مقدار رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم روضہ خاخ (ایک جگہ کا نام ہے) پر پہنچو تو وہاں ایک بڑھیا (اونٹ پر سوار) تمہیں ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہوگا'' ہم روانہ ہوئے تو ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی سے لے جا رہے تھے کہ ہم اس بوڑھی عورت کے پاس پہنچ گئے۔ تو ہم نے (اس سے) کہا، خط نکالو! اس نے کہا، میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے پھر اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟))قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مِمَّنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَاتِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي بِمَكَّةَ قَرَابَةٌ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُهُ شَكًّا فِي دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ)). فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ"، وَنَزَلَتْ: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ﴾ [الممتحنة: ١] . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الأُسَارَى وَالْغُلُولِ. ❶

نے کہا (دھمکی دیتے ہوئے) تو خط نکال یا ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے۔ تو اس نے وہ خط اپنی مینڈھی سے نکالا، ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس کا مضمون یہ تھا، حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند آدمیوں کی طرف، وہ اس خط میں نبی ﷺ کے بعض معاملات (رازوں) کی (انہیں) خبر دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اے حاطب! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا میرے بارے میں جلدی (فیصلہ) نہ کریں، میری حیثیت یہ تھی کہ میں نے قریش میں رہنا اختیار کر لیا، اور میرا ان سے کوئی رشتہ نہ تھا، اور آپ کے ساتھ دوسرے مہاجرین (رضی اللہ عنہم) کی ان سے رشتہ داریاں ہیں، تو وہ (مکہ والے) ان کی رشتہ داریوں کی وجہ سے ان کے (رشتہ داروں اور مالوں کی) حفاظت وحمایت کریں گے، اور میری مکہ والوں سے کوئی رشتہ داری نہ تھی، لہٰذا میں نے چاہا جب میری ان سے رشتہ داری نہیں تو میں ان پر احسان کر دیتا ہوں (جس کے صلہ میں وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں گے۔) اللہ کی قسم! نہ تو میں نے یہ کام اپنے دین میں شک کی بنیاد پر کیا اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر پر رضا مند ہونے کی وجہ سے کیا، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی بات سن کر) فرمایا: ''انہوں نے سچ کہا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں میں اس منافق کا سر اڑا دوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بدر

❶ اخرجه البخاری، الجهاد والسير، باب الجاسوس والتجسس التبحث...... الخ (٣٠٠٧)، (٤٨٩٠)۔ ومسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعه واهل بدر (٢٤٩٤).

کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ) شریک ہوئے ہیں، اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر جھانکا ہے اور فرمایا ہے: تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔" اور پھر یہ آیت نازل ہوئی: "اے ایمان والو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔" (الممتحنۃ:۱)

**فوائد** :...... 1 نبی علیہ السلام عالم الغیب نہ تھے۔

2 تحقیق و تفتیش کے دوران مجرموں کو دھمکانا اور ڈرانا درست ہے۔

3 کفار مکہ اور نبی علیہ السلام کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تھا اہل مکہ کی طرف سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خفیہ طور پر لڑائی کی تیاری کا حکم دیا "یخبر ببعض امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم" سے مراد یہی لڑائی کی تیاری کا حکم ہے۔

4 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفعت شان کے باوجود بشری خطاؤں سے مبرا نہ تھے اس کے باوجود تمام کے تمام صحابہ عادل اور رضائے الٰہیہ کے مستحق ہیں۔

5 دین سے ارتداد کے لیے کفر پر شرح صدر ضروری ہے۔

6 عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک قانون کی حیثیت رکھتی ہے کہ جو شخص ملک و ملت سے غداری کرے اور جن کی راز دشمن کو پہنچائے قابل موت مجرم ہے۔

7 نبی علیہ السلام نے سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبے اور صحیح نیت کی وجہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق نہ فرمایا۔

8 اہل بدر نفاق کی تہمت سے بری تھے۔

9 "اعملوا ما شئتم" کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اہل بدر شرعی پابندیوں سے آزاد تھے بلکہ یہ اہل بدر کی تعریف و توصیف ہے۔

10 انسان کے دشمن تین طرح کے ہیں۔

(i) وہ دشمن جو انسان کا ذاتی ہو۔ (ii) دوست کا دشمن۔ (iii) اور دشمن کا دوست۔ اور دوست بھی تین طرح ہی کے لوگ ہوتے ہیں۔ (i) انسان کا ذاتی دوست۔ (ii) دوست کا دوست اور (iii) دشمن کا دشمن۔ اللہ مومنوں کے ولی ہیں اور کفار اللہ کے دشمن ہیں لہٰذا اللہ کے دشمنوں سے مومنوں کو بھی دشمنی رکھنی چاہیے انہیں دوست نہیں بنانا چاہیے۔ غزوہ بدر اسلام کا پہلا اور فیصلہ کن معرکہ ہے جو رمضان المبارک کے مہینے میں ۲ ہجری کو ہوا اہل بدر کو اللہ نے خاص فضیلت

سے نوازا ہے جو بدریوں کے علاوہ دیگر صحابہ کے حصہ میں نہیں آئی۔

## بَابٌ: فِي فَضْلِ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ

## [5]...... حدیبیہ والوں کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ)). قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا، حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سوتھی اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''آج تم تمام دنیا والوں سے بہتر ہو'' جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آج میری بینائی ہوتی تو میں تمہیں اس درخت کا مقام بتاتا۔

فوائد:...... ❶ حدیبیہ والوں سے متعلق اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۱۸) ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے جو ان کے دلوں میں تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح نصیب فرمائی۔''

معلوم ہوا حدیبیہ کے مقام پر بیعت کرنے والے رضائے الٰہی کے حقدار ٹھہرے اور ان کے پکے سچے مومن ہونے کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔

❷ حدیبیہ کے مقام پر موجود صحابہ کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں پندرہ سو بعض میں چودہ سو اور بعض روایات میں تیرہ سو تعداد ذکر کی گئی۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵)

❸ صلح حدیبیہ کی تاریخ اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے اللہ نے اس صلح کو فتح سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ (الفتح: ۱) ''بے شک ہم نے آپ کو فتح مبین دی۔'' (۴) صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ ہجری میں ہوئی۔

---

❶ اخرجه البخاری، المغازی، باب غزوة الحديبية (٤١٥٤)۔ ومسلم، الامارة، باب استحباب مبايعة الامام الجيش عند ارادة القتال...... الخ (١٨٥٦).

## بَابٌ: فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَتَابِعِي التَّابِعِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

## [6]......صحابہ، تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

[۱۷۸۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ......

عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ بِالْجَابِيَةِ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا كَقِيَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: ((أَكْرِمُوا أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْكُنَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❶

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح میں کھڑا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے صحابہ کی عزت کرو، پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب ہیں، پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب ہیں، پھر جھوٹ عام ہوجائے گا یہاں تک کہ ایک شخص (خود بخود) قسم اٹھائے گا اور اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی، اور وہ گواہی دے گا جبکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ خبردار! جس شخص کو جنت کی درمیانی جگہ میں رہنا پسند ہے وہ جماعت کے ساتھ ملا رہے، بلاشبہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہے، جبکہ شیطان دو آدمیوں سے (ان کے اتحاد کی بدولت) دور ہوتا ہے، اور کوئی شخص (کسی غیر محرم) عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے کیونکہ (اس وقت) شیطان ان کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے اور جس کو اس کی نیکی پسند آئے اور برائی غمزدہ کرے تو وہ مومن ہے۔“

**فوائد**:...... ❶ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انبیاء علیہم السلام کے بعد کائنات کے افضل ترین انسان ہیں ان سے محبت جزو ایمان ہے ان کی امانت و دیانت، پاکبازی اور ایمان و تقویٰ کی خود اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے۔

❶ اخرجه الترمذی، الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة (۲۱٦۵) وقال "حسن صحيح" - وابن ماجة، الشهادات، باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد (۲۳٦۳)- وصححه ابن حبان.

2 صحابہ سے بغض رکھنے اور ان پر طعن کرنے والوں کا اسلام اور ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

3 تابعین اور تبع تابعین بھی قابل عزت و احترام ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ تمام صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین آئمہ دین رحمہم اللہ اور تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں سے محبت کریں۔

4 خیر القرون میں خیر غالب اور شر مغلوب رہا پھر ان کے بعد شر عام ہونے لگا اور اب صورت حال یہ ہے کہ حق کو باطل اور باطل کو حق بنا کر پیش کرنے میں کسی کو عار محسوس نہیں ہوتی۔

5 "ان الرجل لیحلف ولا یستحلف ویشھد ولا یستشھد" کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اخلاقی طور پر اس قدر گر جائیں گے کہ وہ گواہی اور قسم کے لیے مطلوب اعتماد کھو دیں گے۔

6 جماعت سے مراد اہل حق کا گروہ ہے اگرچہ ان کی تعداد تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔

7 امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وتفسیر الجماعة عند اھل العلم ھم اھل الفقه والعلم والحدیث۔ علماء کے نزدیک "الجماعة" سے مراد دین کا فہم رکھنے والے اہل علم اہل الحدیث ہیں۔ (سنن ترمذی، تحت الحدیث، رقم: ٢١٦٧)

8 غیر محرم مرد وزن کا اختلاط ممنوع ہے۔

9 شیطان ہر وقت انسان کو اپنے دام میں لینے کے لیے مستعد رہتا ہے لہٰذا اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

10 نیکی کرنے پر دلی سکون اور گناہ پر بے چینی کا ہونا ایمان کی دلیل ہے۔ نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

((البر حسن الخلق والاثم ما حاك فی صدرك وکرھت ان یطلع علیه الناس .))

"نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو ناپسند سمجھے کہ لوگوں کو اس کی اطلاع ہو۔" (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تفسیر البر والاثم، رقم: ٢٥٥٣)

## بَابٌ: فِي فَضْلِ أَهْلِ الْيَمَنِ

## [7]...... یمن والوں کی فضیلت کا بیان

[١٧٨٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا، وَأَرَقُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تمہارے پاس یمن والے آتے ہیں، وہ نرم

أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ". ❶

دلوں والے ہیں، اور ان کے دل کے پردے باریک ہیں، ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن والوں کی ہے۔"

**فوائد** :...... ❶ مذکورہ حدیث میں اہل یمن کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اہل یمن حلیم الطبع اور نرم دلوں والے ہیں جو حق بات کو جلد قبول کر لیتے ہیں۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں "بـاب نسبة الیـمن الی اسماعیل" کے عنوان سے باب قائم کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اہل یمن سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب المناقب، قبل الحدیث: ۳۵۰۷)

❸ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سمیت الیمن لانها عن یمین الکعبة والشام عن یسار لکعبة" یمن کا نام یمن اس لیے بڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ (بخاری، رقم: ۳۴۹۹)

❹ مذکورہ حدیث اہل یمن کے سچے اور کھرے مومن و مسلمان ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔

[۱۷۹۰]...... أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ......

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَنِيَّةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: ((مَا هٰهُنَا شَأْمٌ))، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جِهَةِ الشَّأْمِ، ((وَمَا هٰهُنَا يَمَنٌ))، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جِهَةِ الْمَدِينَةِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ. ❷

حسن بن قاسم الازرق نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک کے پہاڑی راستے پر کھڑے ہو کر فرمایا: "یہاں پر نحوست ہے۔" اور آپ نے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "اور یہاں پر برکت ہے۔" اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا۔

## بَابٌ: فِي فَضْلِ دَوْسٍ
## [8]......قبیلہ دوس کی فضیلت کا بیان

[۱۷۹۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ

---

❶ اخرجه البخاری، المغازی، باب قدوم الاشعریین واهل الیمن (۴۳۸۸)، (۳۳۰۱)۔ ومسلم، الایمان، باب تفاضل اهل الایمان فیه ورجحان اهل الیمن فیه (۵۲).

❷ اسناده ضعیف لاعضاله ولجهالة الحسن بن القاسم: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ۱/ ۹۱.

الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا. فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ. [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! (قبیلہ) دوس نے بات نہیں مانی اور (اللہ کا کلام سننے سے) انکار کیا ہے۔ لہٰذا آپ ان پر بددعا کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اب دوس کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ کہ آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ (قبیلہ) دوس (کے لوگوں) کو ہدایت دے اور انہیں (اسلام کی طرف) کھینچ لا۔

**فوائد**:...... (1) جب سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف مبلغ بنا کر بھیجا تو قوم والوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، انہوں نے نبی علیہ السلام سے قوم کے لیے بددعا کا کہا تو آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی جس سے دوس قبیلے کے اکثر و بیشتر لوگ ایمان لے آئے۔

(2) مشہور صحابی سیدنا و محبوبنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی دوس قبیلہ سے تھا اور یہ طفیل دوسی رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے ہی مسلمان ہوئے تھے۔

(3) مذکورہ حدیث نبی علیہ السلام کے رحیم و کریم ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے کہ آپ نے دوس والوں کے لیے بددعا کرنے کی بجائے ہدایت کی دعا فرمائی۔

## بَابٌ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا

## [9]...... جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں

[١٧٩٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجِدُونَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں کو (اچھائی اور برائی میں) کان کی طرح پاؤ

[1] اخرجه البخاری، المغازی، باب قصة دوس والطفیل بن عمرو الدوسی (٤٣٩٢)۔ ومسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار و اسلم وجهينة...... الخ (٢٥٢٤).

النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ وَفَضَائِلِ قُرَيْشٍ. ❶

گے، جو لوگ ان میں سے جاہلیت میں بہترین ہیں وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

**فوائد** :...... ❶ اللہ تعالیٰ کا مجموعی طور پر ضابطہ و قانون ہے کہ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۳) یعنی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

❷ اسلام میں برتری کا معیار خاندان، قبیلہ یا حسب و نسب نہیں بلکہ اصل معیار دین میں فقاہت ہے۔

❸ حالت کفر سے اسلام قبول کرنے والے معززین اگر دین میں فقاہت حاصل کریں تو ان کی عزت و عظمت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

## بَابٌ: إِنَّ مُوسَى الْخَضِرِ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ

## [10]......خضر کے ساتھی موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام ہیں

[۱۷۹۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَذَبَ وَاللَّهِ عَدُوُّ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ مُوسَى وَالْخَضِرِ بِشَيْءٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مُوسَى صَاحِبُ الْخَضِرِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ خضر کے ساتھی موسیٰ، بنی اسرائیل کے (نبی) موسیٰ علیہ السلام نہیں تھے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر موسیٰ اور خضر کے واقعہ والی لمبی حدیث بیان کی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ موسیٰ (نبی) علیہ السلام ہی خضر کے ساتھی تھے۔

---

❶ اخرجه البخاري، المناقب، باب المناقب (۳۴۹۵)، (۳۴۹۶)۔ ومسلم، فضائل الصحابة، باب خيار الناس (۲۵۲٦).

❷ اخرجه البخاري، احاديث الانبياء، بـاب حديث الخضر مع موسٰى عليهما السلام (۳٤۰۱)۔ ومسلم، الفضائل، باب من فضائل الخضر (۲۳۸۰).

**فوائد:** ...... 1 موسیٰ علیہ السلام سے ایک آدمی نے دریافت کیا: "ھل تعلم احداً منك" کیا آپ سے بڑا بھی کوئی عالم ہے؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے نفی میں جواب دیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خضر علیہ السلام کے پاس جانے کا حکم دیا۔ (دیکھیے: بخاری، رقم:۷۴)

2 خضر علیہ السلام کے پاس جانے والے جلیل القدر پیغمبر، بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے رسول موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ہی تھے۔

3 موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام سے متعلق تفصیلی واقعہ کے لیے دیکھیے سورۃ کہف (آیت ۶۰ تا ۸۰) اور صحیح بخاری (رقم الحدیث: ۷۸، ۴۷۲۶، ۴۷۲۷)

4 نوف بکالی سے متعلق سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ کوفہ میں ایک قصہ گو تھا اور اس کا خیال تھا کہ خضر کے پاس جانے والے بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے نبی موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نہیں تھے۔ (بخاری، رقم: ٤٧٢٦)

5 سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نوف بکالی پر اتنی سخت تنقید اس لیے کی کہ اس کی بات کتاب اللہ کے خلاف تھی۔

6 شرعی مسائل اور واقعات سے متعلق تحقیق کرنی چاہیے۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ

## [11]......سنت کی اتباع کے حکم کا بیان

[١٧٩٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ......

سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ ". ❶

ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم میں سے کسی کو (اس حال میں) نہ پاؤں کہ وہ اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہو کہ اس کے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم آجائے جس کے کرنے کا میں نے کہا یا جس سے میں نے منع کیا ہو اور وہ (جواب میں) کہے میں تو نہیں جانتا، ہم نے جو کچھ اللہ کی کتاب میں پایا ہم اس کی پیروی کریں گے۔

---

❶ اخرجه ابوداود، السنة، باب فی لزوم السنة، رقم: ٤٦٠٥۔ والترمذی، العلم، باب ما نهی عنه ان يقال عند حديث رسول الله ﷺ (٢٦٦٣)۔ وقال "حسن صحيح" وصححه الحاكم: ١/ ١٠٨، ١٠٩۔ ووافقه الذهبی، وصححه ابن حبان.

[۱۷۹۵]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: الأَرِيكَةُ: السَّرِيرُ. ❶

ہمیں سفیان نے خبر دی فرمایا مجھے محمد بن منکدر نے نبی ﷺ کے واسطہ سے یہی حدیث مرسل بیان کی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ''الاریکۃ'' سے مراد ''سریر'' چارپائی ہے۔

[۱۷۹۶]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ...... عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ مَا نَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)). ❷

ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو (اس حال میں) نہ پاؤں کہ وہ چارپائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس میرے احکامات میں سے کوئی حکم آئے جس کے کرنے کا میں نے کہا ہو یا جس سے میں نے روکا ہو پھر وہ کہے ہم نہیں جانتے، ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا ہے اسی کی ہم پیروی کریں گے۔''

**فوائد** :...... ❶ جس طرح قرآن پر ایمان لانا اور اس کے احکامات کی اتباع کرنا ضروری ہے اسی طرح صحیح احادیث کا اتباع بھی ضروری ہے۔

❷ احادیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا ناممکن ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤)

''اور ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کی طرف نازل شدہ (احکامات) کی خوب وضاحت فرمادیں۔''

قرآن کے اجمال کی تفصیل اور وضاحت رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور تقریرات سے ہوتی ہے۔ اسی لیے مسلمانوں میں یہ شعر معروف ومشہور ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

❶ قد صح موصولاً انظر الحدیث الذی قبله برقم (۱۷۹٤)۔ اخرجه البیهقی فی الدلائل: ۱/ ۲٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار له: ۱/ ٦۷۔ والحمیدی (۵۵۱) مرسلاً۔ ❷ انظر الحدیث السابق برقم (۱۷۹٤)

3 صحیح حدیث کو سن کر انکار اور تکبر کا اظہار کرنا دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

(النور: ٦٣)

''جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہیں وہ کسی آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائیں یا انہیں دردناک عذاب نہ آ جائے۔''

4 حدیث کا انکار درحقیقت قرآن کا انکار ہے کیونکہ قرآن احادیث کی طرف رجوع کا حکم دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ٧)

''اور رسول اللہ (ﷺ) تمہیں جو دیں لے لو اور جس سے روکیں باز آ جاؤ۔''

اس کے علاوہ اور بھی متعدد آیات حجیت حدیث پر دلالت کرتی ہیں۔

5 رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں بے شمار احکامات لکھوا کر لوگوں کو دیے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ (i) نبی علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کی عزت و حرمت سے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا تو ایک یمنی صحابی ابوشاہ نے عرض کیا آپ مجھے یہ باتیں لکھوا دیں تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا "اکتبوا لأبی شاہ" ابوشاہ کو یہ خطبہ لکھ دو۔ (بخاری، رقم: ۲۴۳۴) (ii) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بھی نبی علیہ السلام سے ایک صحیفہ لکھا جس میں مختلف احکامات موجود تھے۔ (بخاری، رقم: ۳۱۷۹) (iii) حدیبیہ کے مقام پر صلح کی شرائط بھی لکھی گئی تھیں۔ (بخاری، رقم: ۴۱۸۰، ۸۱) (iv) ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں نبی علیہ السلام نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی۔ (بخاری، رقم: ۳۰۶۰) اس کے علاوہ اور بھی متعدد تحریریں عہد نبوی علیہ السلام میں لکھی گئیں جن میں سے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھی تھے لہٰذا منکرین حدیث کا یہ کہنا کہ عہد نبوی میں احادیث کی کتابت نہیں ہوئی ایک پروپیگنڈے کے سوا کچھ نہیں۔

[١٧٩٧]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِإِسْنَادٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يُمْسِكَنَّ النَّاسُ عَلَيَّ شَيْئًا فَإِنِّي لا أُحِلُّ إِلا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُمْ وَلا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ إِلا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ صِفَةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ

ابن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک سند سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو نہیں چاہیے کہ ہر بات میں میری نقل کریں، کیونکہ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جو اللہ نے ان پر حلال کی ہے، اور میں اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جو اللہ نے ان پر حرام کی ہے۔''

أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ . ❶

## بَابٌ مِنْهُ: وَالْإِجْمَالُ فِي الطَّلَبِ

## [12]......دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرنے کا بیان

[١٧٩٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ بِهِ إِلا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا نَهَاكُمُ اللّٰهُ عَنْهُ إِلا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ قَدْ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَيْسَ تَمُوتُ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ)).
أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ . ❷

مطلب بن حنطب کے آزاد کردہ غلام عمرو بن ابوعمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے کوئی چیز بھی نہیں چھوڑی کہ جس کے کرنے کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے تم کو اس کا حکم دے دیا، اور میں نے کوئی بھی چیز نہیں چھوڑی کہ جس سے اللہ نے تم کو روکا ہو مگر میں نے بھی تمہیں اس سے منع کر دیا، اور بے شک روح الامین (جبریل علیہ السلام) نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے کہ جب کسی کو موت آتی ہے تو اس کا رزق پورا ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرو۔''

**فوائد**:...... ❶ نبی علیہ السلام ناطق وحی تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ٣ ـ ٤)

''اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، مگر وہ تو وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔''

مزاح، خوش طبعی اور حالت غصہ میں بھی آپ وحی الٰہی کے بغیر لب کشائی نہیں فرماتے تھے آپ کی زبان سے جو بھی نکلتا جس حال میں بھی ارشاد ہوتا وہ حق ہی ہوتا تھا۔ اس لیے آپ کے احکامات کو ماننا اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے رک جانا اس کا نام ایمان واسلام ہے۔

❷ نبی علیہ السلام کی اتباع درحقیقت اللہ رب العزت کی اتباع ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝﴾ (النسآء: ٨٠)

---

❶ اسناده ضعيف لاعضاله: اخرجه البيهقي: ٧/ ٧٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له ١/ ٧٠۔ وعبدالرزاق (٨٧٦٦)

❷ اخرجه البيهقي: ٧/ ٧٦۔ وفي شعب الايمان له (١١٨٥)۔ وفي المعرفة السنن والآثار له ١/ ٦٣۔ وصححه الالباني في الصحيحة (١٨٠٣).

"جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔"

3 قرآن و حدیث دونوں وحی الٰہی ہیں قرآن کو وحی متلو اور حدیث کو وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔

4 انسان کے دنیا میں آنے سے قبل اس کی چار چیزیں، روزی، موت، عمل، شقاوت یا سعادت لکھ دی جاتی ہیں۔
(صحیح بخاری، رقم: ٣٣٣٢۔ صحیح مسلم، رقم: ٢٦٤٣)

معلوم ہوا رزق انسان کو محنت سے نہیں مقدر سے ملتا ہے اور جب تک انسان کے مقدر کا ایک لقمہ بھی باقی ہوتا ہے اسے موت نہیں آتی۔

5 دنیا کمانا معیوب نہیں لیکن اپنی تمام تر صلاحیتوں کو حصول دنیا میں لگا دینا اور آخرت کی بالکل پروا نہ کرنا کسی صورت بھی مستحسن نہیں ہے۔

6 جن لوگوں کا مقصد حیات صرف دنیا کمانا ہے ان کے متعلق نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((تعمس عبدالدينار والدرهم والقطيفة والخميصة ان اعطى رضى وان لم يعط لم يرض))

"دینار و درہم اور کپڑے چادر کا بندہ برباد ہوگیا اگر اسے دیا جائے تو راضی رہتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔" (بخاری، كتاب الرقاق، باب ما يتقى من فتنة المال، رقم: ٦٤٣٥)

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ

## [13]...... کثرت سے سوالات کی ممانعت کا بیان

[١٧٩٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَعْنِي مُحَرَّمًا فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)) . ❶

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے وہ حرام بنا دی گئی۔"

[١٨٠٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ

ایک اور سند سے بھی عامر بن سعد عن ابیہ کے واسطہ سے

❶ اخرجه مسلم، الفضائل، باب توقيره ﷺ، وترك اكثار سؤاله عما لا ضرورة...... الخ (٢٣٥٨).

شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. ❶

نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

**فوائد** :...... اگر چہ اب حلت وحرمت کا دور نہیں تاہم پھر بھی غیر ضروری اور فرضی سوالات جن کا عملی زندگی سے تعلق نہیں کرنا درست نہیں۔

[١٨٠١]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ أَمْرٍ، فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا)). ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس (چیز) کو میں نے تمہارے لیے چھوڑ دیا ہے تم مجھے بھی اس میں چھوڑ دو، کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے بہت زیادہ (غیر ضروری) سوالات اور انبیاء کے سامنے اپنے اختلافات کی وجہ سے تباہ ہوئیں اور میں جس کام کا تمہیں حکم دوں تم اسے جتنی طاقت رکھتے ہو بجا لاؤ اور جس کام سے میں تمہیں روکوں تم اس سے رک جاؤ۔''

[١٨٠٢]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. ❸

ایک اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔

**فوائد** :...... ❶ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا انہوں نے اس سے متعلق مختلف سوالات کیے وہ گائے کیسی ہو؟ اس کی رنگت کیا؟ وہ کس طرح کی ہو؟ وہ جتنے سوالات کرتے گئے پھنستے گئے، ان کا یہ طریقہ کار درست نہیں تھا، امت محمدیہ علی صاحبہا السلام کو بھی ایسے غیر ضروری سوالات سے بچنے اور سابقہ امم کی راہ پر چلنے سے روکا گیا ہے۔

❷ نبی علیہ السلام کا ہر حکم واجب الاتباع ہے اور جس کام سے نبی علیہ السلام روک دیں اس سے بچنا بھی ضروری ہے اسی بات کو

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٧٩٩)

❷ اخرجه البخاري، الاعتصام، بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ (٧٢٨٨)۔ ومسلم، الحج، باب فرض الحج مرة في العمر (١٣٣٧).

❸ انظر الحديث الذي قبله برقم (١٨٠١)

اللہ تعالیٰ قرآن میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر : ٧)

''اور رسول (ﷺ) تمہیں جو دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز آ جاؤ۔''

3 نبی علیہ السلام کا حکم وجوب کے لیے ہے الا یہ کہ کوئی قرینہ اسے وجوب سے استحباب یا جواز کی طرف پھیر دے۔

[١٨٠٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنِ السَّاعَةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا﴾ [النازعات: ٤٣]، فَانْتَهَى. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. [1]

عروہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہمیشہ قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق ہے۔'' (سورۃ النازعات:۴۳)

## بَابُ النَّصِيحَةِ

## [14]......خیر خواہی کا بیان

[١٨٠٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ:......

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [2]

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کی ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

[١٨٠٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ......

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الدِّينُ

تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے، دین خیر خواہی کرنے کا

---

[1] صحیح ثبت موصولاً: اخرجه اسحاق بن راهویه فی مسنده (٧٧٧)۔ والطبری فی تفسیره: ٣/ ٤٩۔ وصححه الحاکم: ١/ ٥۔ ٢/ ٥١٣.

[2] اخرجه البخاری، الایمان، باب قول النبی ﷺ الدین النصیحة...... الخ (٥٧)، (٥٨)۔ ومسلم، الایمان، باب بیان أن الدین النصیحة (٥٦).

النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِم ❶

نام ہے: اللہ کی، اس کے نبی ﷺ کی، مسلمانوں کے ائمہ کی، اور عام مسلمانوں کی۔"

**فوائد**:...... ❶ اللہ کے لیے خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی توحید کا اعتقاد رکھا جائے، خالص اسی کی رضا و خوشنودی کے لیے اس کی عبادت کی جائے اور اس کے علاوہ کسی کو مستحق عبادت نہ سمجھا جائے۔

❷ اس کی کتاب کی خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کلام اللہ مانتے ہوئے اس کی تصدیق کی جائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

❸ رسول کی خیر خواہی سے مراد رسالت و نبوت کی تصدیق کرنا اور آپ علیہ السلام کے اوامر و نواہی کا پابند رہنا ہے۔

❹ آئمہ کی خیر خواہی سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ شریعت پر چلیں ان کا ساتھ دیا جائے، دنیاوی امور میں ان کی اطاعت کی جائے، ان کے خلاف بغاوت وخروج سے اجتناب کیا جائے اور ان کی طرف سے آنے والی تکالیف پر صبر کیا جائے۔

❺ عام مسلمانوں کی خیر خواہی سے مراد یہ ہے ان کی نیکی کی طرف راہنمائی کی جائے اور انہیں گناہ سے روکا جائے ان کے ساتھ رویہ ہمدردانہ اور مخلصانہ ہو ان کے متعلق دل میں عناد، بغض اور کینہ نہ ہو۔

[١٨٠٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ......

عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى غَيْرِ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ تَعَالَى، وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَاتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ". أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی، اس کو محفوظ کیا، اس کو یاد رکھا، اور لوگوں تک پہنچا دیا، بعض دفعہ علم والے غیر فقیہ ہوتے ہیں (یعنی استنباط کا ملکہ نہیں رکھتے) اور بعض دفعہ علم والے اس کی طرف بات پہنچا دیتے ہیں جو ان (پہنچانے والوں) سے بھی زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین خصلتیں ایسی ہیں جن سے مسلم کا دل دھوکہ نہیں کرتا

❶ اخرجه مسلم، الايمان، باب بيان أن الدين النصيحة (٥٥).

مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❶

(یعنی مسلمان انہیں اپناتا ہے)، اللہ کی رضا کے لیے خالص عمل کرنا، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا، اور مسلمانوں کی جماعتوں سے منسلک رہنا، کیونکہ ان کی دعائیں ان کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہیں۔"

فوائد:...... ❶ اس حدیث میں فرامین نبوی سننے، یاد کرنے والوں اور اس کی تبلیغ کرنے والوں کے شرف کا بیان ہے کہ ایسے لوگوں کو نبی علیہ السلام نے دعا دی ہے۔

❷ حدیث کو محفوظ کرنے کے عہد نبوی سے لے کر اب تک دو طریقے رائج ہیں حدیث کو زبانی یاد کرنا یا تحریری طور پر محفوظ کرنا۔

❸ معلوم ہوا بسا اوقات شاگرد استاد سے زیادہ لائق و فائق اور مجتہد بن جاتا ہے۔

❹ فقہ سے مراد دین کا فہم اور حدیث دانی ہے۔

❺ شرعی احکامات کی روشنی میں مسائل کے استنباط اور اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کے لیے کھلا ہے۔

❻ اس حدیث میں تین امور اخلاص کے ساتھ عمل کرنے، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے اور لزومِ جماعت کی بھی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❼ اللہ تعالیٰ نے سابقہ شریعتوں کے ماننے والوں اور ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ عبادت اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ کی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ (البينة : ٥)

"اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔"

❽ لزوم جماعت سے مراد حق کی اتباع اور حق والوں کا ساتھ ہے اور ایسے کاموں سے اجتناب کی کوشش کرنا ہے جو تفرقہ و اختلاف کا باعث نہیں۔

## بَابُ إِثْمِ الْكَذِبِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## [15]...... نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے کے گناہ کا بیان

[١٨٠٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْبَصْرِيِّ......

❶ أخرجه الترمذي، العلم، باب ماجاء في الحث على تبليغ السماع (٢٦٥٧)، (٢٦٥٨) وقال حسن صحيح۔ وابن ماجة، السنة، باب من بلغ علماء (٢٣٢)۔ وصححه ابن حبان.

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَفْرَى الْفِرَى مَنْ قَوَّلَنِي مَا لَمْ أَقُلْ، وَمَنْ أَرَى عَيْنَيْهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَيَا وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ)). ❶

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ جس نے میرے ذمہ وہ بات لگائی جو میں نے نہیں کہی، اور جس نے نیند میں اپنی آنکھوں کو وہ دیکھایا جو انہوں نے نہیں دیکھا (یعنی جھوٹا خواب بیان کیا) اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کو باپ بنایا۔''

**فوائد**:...... ❶ جھوٹ بولنا قبیح فعل ہے شریعت اسلامیہ نے اس کی بہت زیادہ مزمت کی ہے اور اگر جھوٹ نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا جائے تو اس کی سنگینی اور بھی بڑھ جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ صحیح العقیدہ مسلمان نبی علیہ السلام کی بات کو بیان کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

❷ جھوٹا خواب بیان کرنا بھی سنگین جرم ہے۔

❸ اسلام کے تمام معاشرتی احکامات کا تعلق حسب نسب سے ہے اس لیے اس کے تحفظ پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور جو شخص اس میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو بڑی سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

❹ مسلمانوں میں دوسروں کے بچے لے کر پالنے، انہیں اپنی حقیقی اولاد ظاہر کرنے اور پھر انہیں وراثت کا حقدار بنانے سے متعلق جو سلسلہ چل پڑا ہے سراسر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے خلاف ہے ایسے مسلمانوں کو اللہ سے معافی مانگ کر اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

❺ ذات و برادری کو تبدیل کرنا بھی درست نہیں کیونکہ ذات و برادری کا تمام تر انحصار انسان کے حسب ونسب پر ہے۔

[١٨٠٨]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: ((مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میرے ذمہ وہ بات لگائی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔''

**فوائد**:...... ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینے کے مترادف ہے

❶ اخرجه البخاری، المناقب، باب (٣٥٠٩).

❷ اخرجه البخاری، العلم، باب اثم من كذب على النبي صلی اللہ علیہ وسلم (١١٠)، (٦١٩٧)۔ ومسلم، المقدمة، باب تغليظ الكذب على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم (٣).

اور یہ کام حرام ہے۔

2 رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کی گئی جھوٹی حدیث کو "موضوع" کہتے ہیں، موضوع روایات کا بیان کرنا بھی درست نہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((من حدث عنی حدیثًا وھو یری انه کذبٌ فھو احد الکاذبین))

"جس نے میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی اور وہ اس کے خیال میں جھوٹ (موضوع) ہے تو وہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔"

(سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب من حدث عن رسول الله...... الخ، رقم: ۳۸)

3 لوگوں کو آگاہی دلانے کے لیے جھوٹی احادیث بیان کرنا درست ہے تاکہ لوگ موضوع و جھوٹی روایات سے دھوکہ نہ کھائیں۔ محدثین آئمہ دین نے موضوع احادیث پر اسی لیے مستقل طور پر کتب تحریر فرمائی ہیں۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

[۱۸۰۹]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ)). ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر جھوٹ منسوب کرتا ہے، اس کے لیے جہنم میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔"

[۱۸۱۰]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التِّنِّيسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ لِجَنْبِهِ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ))، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ، وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْأَرْضَ. ❷

اسید بن ابو اسید سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا کہ اس نے کہا، میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ کو کیا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح احادیث نہیں بیان کرتے جس طرح کہ دوسرے لوگ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں؟ تو وہ فرماتی ہیں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ جس نے قصداً میری طرف جھوٹ منسوب کیا تو وہ اپنے پہلو کے لیے جہنم میں ٹھکانہ بنا

❶ صحیح: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ۱/ ۷۷۔ واحمد: ۲/ ۲۲، ۱۰۳، ۱۰۴۔ وابن ابی شیبة (۲۶۲۳۶)۔ والطبرانی فی الکبیر (۱۳۱۵٤).

❷ اسناده ضعیف: فان ام اسید فی عداد المجهولین: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ۱/ ۷۸.

لے، رسول اللہ ﷺ یہ بات ارشاد فرما رہے تھے اور (ساتھ ساتھ) اپنا ہاتھ زمین پر پھیر رہے تھے۔

[۱۸۱۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ)). أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل سے (واقعات) بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں، اور مجھ سے احادیث بیان کرو اور میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو۔''

**فوائد**:...... 1 بنی اسرائیل کی وہ باتیں جو تاریخی روایات سے متعلقہ ہیں اور جن میں صدق وکذب کا احتمال ہو انہیں بیان کرنا درست۔

2 جن امور کا قرآن وحدیث سے جھوٹ ہونا ثابت ہو چکا ہے ان کی تکذیب کرنا اور جن کا سچ ہونا ثابت ہو ان کی تصدیق کرنا بھی لازم ہے۔

3 مذکورہ حدیث میں نبی علیہ السلام کی احادیث کو بیان کرنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ ان سے متعلق احتیاط کرنے کا بھی حکم دیا گیا مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: حدیث نمبر: ۱۸۰۸۔۱۸۰۷۔

## بَابٌ: اَلْحَدِيثُ لا يَرْوِيهِ إِلا الثِّقَاتُ

## [16]...... حدیث کو صرف ثقہ راوی ہی روایت کریں

[۱۸۱۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنِّي لأَسْمَعُ الْحَدِيثَ أَسْتَحْسِنُهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنْ ذِكْرِهِ إِلا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَسْمَعَهُ سَامِعٌ فَيَقْتَدِي بِهِ أَسْمَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ لا أَثِقُ بِهِ قَدْ حَدَّثَ عَمَّنْ أَثِقُ بِهِ وَأَسْمَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ أَثِقُ بِهِ قَدْ حَدَّثَ بِهِ عَمَّنْ لا أَثِقُ بِهِ. وَقَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: لا يُحَدِّثُ

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: بعض دفعہ میں کوئی حدیث سنتا ہوں اور وہ مجھے اچھی بھی لگتی ہے لیکن میں اسے بیان نہیں کرتا کہ کوئی سننے والا سن کر اس پر عمل کرے گا، جبکہ میں وہ بات ایک ایسے آدمی سے سنتا ہوں جس کی میں توثیق نہیں کرتا حالانکہ اس نے اس سے بیان کی ہوتی ہے جس کی میں توثیق

[1] اخرجه البخاری، احادیث الانبیاء، باب ما ذكر عن بنی اسرائيل، رقم: ٣٤٦١۔ وابن ماجة، السنة، باب التغليظ فی تعمد الكذب علی رسول الله ﷺ (٣٤).

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلا الثِّقَاتُ . ❶

کرتا ہوں۔ اور بعض دفعہ کسی ثقہ آدمی سے سنتا ہوں جبکہ وہ کسی غیر ثقہ سے بیان کررہا ہوتا ہے۔ سعد بن ابراہیم نے فرمایا، نبی ﷺ سے ثقہ راویوں کے علاوہ اور کوئی احادیث نہ بیان کرے۔

[١٨١٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَسْأَلَةٍ، فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّا لَنُعْظِمُ أَنْ تَكُونَ ابْنَ إِمَامَيْ هُدًى، تَسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ . فَقَالَ: أَعْظَمُ وَاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ بِمَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ . ❷

یحییٰ بن سعد نے بیان فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، پھر ان سے یہ بات کہی گئی، ہم یہ بات بڑی (عجیب) سمجھتے ہیں کہ آپ دو ہدایت یافتہ اماموں (یعنی عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے بیٹے ہیں اور آپ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جبکہ آپ کے پاس اس کے متعلق کچھ بھی علم نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس سے بھی بڑی عجیب بات اللہ کے ہاں، اور جس نے اللہ کو پہچانا، اور جس نے اللہ سے سمجھ حاصل کی یہ ہے کہ میں وہ بات کہوں جس کا میرے پاس علم نہیں ہے، یا میں کسی غیر ثقہ (راوی) سے کوئی بات بتاؤں۔

[١٨١٤]...... قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: وَقَدْ رَوَيْتُ أَحَادِيثَ مُرْسَلَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُقُوبَاتِ وَتَوْقِيتِهَا تَرَكْنَاهَا لانْقِطَاعِهَا . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، وَهُمَا آخِرُ مَا فِيهِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ، وَهُوَ آخِرُ مَا فِيهِ . ❸

محمد بن ادریس (شافعی) رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے نبی ﷺ سے سزاؤں اور ان کے اوقات کے تعین کے بارے میں بھی مرسل احادیث روایت کی ہیں، ہم نے انہیں (صرف) ان کے منقطع ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔

---

❶ الكفاية للخطيب البغدادي، ص: ٣٢، صحيح مسلم، المقدمة، ح: ١٥ .

❷ أيضاً .

❸ صحيح مسلم، المقدمة، ح: ١٦ .

## بَابُ أَخْبَارٍ مُتَفَرِّقَةٍ

## [17]......مختلف باتوں کا بیان

[۱۸۱۵]...... قَالَ الرَّبِيعُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سُئِلَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَطَأُ إِلَى اطِّلَاعِ الْفَجْرِ، وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ نَبِيلٌ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ طَلَعَ الْفَجْرُ نِصْفَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: الْزَمِ الصَّمْتَ يَا أَعْرَجُ. ❶

ربیع نے کہا میں نے شافعی رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روزے دار کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کھاتا ہے، پیتا ہے اور طلوع فجر تک مباشرت کرتا ہے۔ (تو اس کا کیا حکم ہے؟) اور ان کے پاس ایک معزز آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے کہا، اگر فجر آدھی رات کو طلوع ہوجائے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، اے لنگڑے خاموش ہوجاؤ❶۔

[۱۸۱٦]...... سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ. ❷

میں نے ربیع بن سلیمان سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں، علم کا حاصل کرنا نفلی نماز سے بہتر ہے۔

[۱۸۱۷]...... سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَوْلَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ لَذَهَبَ عِلْمُ الْحِجَازِ. ❸

میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں اگر مالک اور سفیان رحمہما اللہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم اٹھ جاتا۔

[۱۸۱۸]...... قَالَ الْأَصَمُّ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُولُ: كَانَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ يُرِيدُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي يَحْيَى، وَإِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ يُرِيدُ بِهِ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الصَّدَاقِ وَالْإِيلَاءِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ

اصم نے کہا میں نے ربیع بن سلیمان سے سنا وہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ جب اخبرنی من لا اتہم کہتے تو ان کی اس سے مراد ابراہیم بن ابویحییٰ ہوتے اور جب اخبرنی الثقۃ کہتے تو ان کی مراد یحییٰ بن حسان ہوتے۔

---

❶ تلاش بسیار کے بعد یہ روایت نہیں ملی۔

❷ تاریخ بغداد: ۱۳/ ۳۸۳، مناقب الشافعی للبیہقی: ۲/ ۱۳۸۔

❸ تہذیب الکمال: ۱۱/ ۱۸۹۔

وَالذَّبَائِحِ ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ . ❶

## بَابُ وَفَاةِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسِنِّهِ

## [18]......امام شافعی رحمہ اللہ کی وفات اوران کی عمر کا بیان

[١٨١٩]...... قَالَ الْأَصَمُّ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ: مَاتَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ ، وَسُئِلَ عَنْ سِنِّهِ ، فَقَالَ: نَيِّفٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الصَّيْدِ . ❷

اصم نے کہا میں نے ربیع سے سنا وہ فرماتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ دو سو چار ہجری رجب کے آخری دن فوت ہوئے۔ اور ان سے ان کی عمر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ”پچاس سال اور کچھ زیادہ ہے۔“





❶ المعرفة للبيهقي : ٣/ ١٠٦ ، صحيح البخاري ، كتاب بدء الخلق باب ما جاء في قوله ، ﴿وهو الذى يرسل الريح بشراً بين يدى رحمته﴾ ، ح : ٣٢٠٦ ، صحيح مسلم ، كتاب صلاة الاستسقاء ، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطرح ، ح : ٨٩٩ .

❷ مناقب الشافعي للبيهقي : ٢/ ٢٩٧ .